

اقصرانی اود

شتر

حکیم
مفتی
ابن



Checked
1987

NOT TO BE ISSUED

59
مقتضی اردو

RARE BOOK
NOT TO BE

CHECKED

مستقیم

قدوہ حکمائی روزگار سر آمد اطباء عالیقدر افاضیوں جکت
اسطوطبیت مقبول زم جناب حکیم محمد حسن صاحب
مستقیم بہ حافرق حسین شش آباد عروت میرٹھ سلاہ الدعا

بہ ایمای جناب رای بہروانی پیرشاہ صاحب بہار گیو کمیشن
ایجنٹ ویک سیدولی در بیکلان

CHECKED 1996



مستقیم گلستان حنفی پیر شریفین جہا

کتاب

۲۱۴

بسم الله الرحمن الرحيم

جمیع حمد و ثنا حکیم مطلق و شافی برحق کو سزاوارتر از بارها بر صلوات و لولوئی تحیات با نگاہ جناب سلطان انبیا و دو گاہ
 حضرات ائمہ دین پشاور۔ اسکے بعد خدام اطباء نے زمین محمد حسن صاحبہ الدعویٰ الکرب و المحنت منقش بہ حافق ولد
 حکیم خادم حسین منقش بکتیا ابن حکیم و اکثر کریم بخش غاب الدشراہما و جل العینۃ شواہما مستوفی قییم
 بلکہ سراج البلاء و عشق آباد و عرف میر شہرہ و کہترین تلامذہ عمدۃ الحکماء قدوة الاطباء اسطوی زبان جالینوس و دران حکمت
 مآب عالیجناب حکیم بلدیوسنگہ صاحب مدظلہ العالی بدوام الایام واللیالی حکماء و الرش منقش و اطباء
 نبض شناس کی خدمت میں یہ التماس کرتا ہے کہ جب اس فقیر نے خلاصہ مخزن الادویہ و تقاریر الامراض و
 تقاریر الادویہ و مفتاح الادویہ و توضیح الادویہ و شریعت وصال و تصاب الطب و تریاق الکف و الامصیان
 و جام عشرت و قرابادین حافق و تبجوں حیات و منطق کی پہلی کتاب و نور محمدی و مظہر العزیز و طلسم و لکش و
 سعدن جوابات و گوہر نایاب وغیرہ وغیرہ کی تالیف سے فرصت پائی تو میری بعض احباب نے یہہ رغبت دلائی
 کہ اگر اقصائی کہ جو دسی کتاب طب میں لا جواب ہے مولیٰ سے اردو میں ترجمہ ہو جائے تو یقین ہے
 کہ سب کتب زکوٰۃ اور جو شخص عربی سے محروم ہے وہ بھی فائدہ اٹھائے ہر چند عذر ناصحت و وقت
 و رقت استعدا پیش کیا گیا یہ قبول تک نہ ہو چنانچہ مذکور پیش رفتی مجبوری نے صورت دیکھائی کہ اگر وہ
 پہلی دوستانہ جہل راستہ نہ شروع رہے مالا اول مستطاب مجری نبوی صلعم سے ترجمہ کرنا شروع کیا اور آہ
 جاری ہوئی کہ اگر یہ کتاب ترجمہ ہو تو وہ گاہ پر گاہ رہے اور اس کتاب کا نام تاج العارفین

یہ پہلی ترجمہ نہیں ہے جیسا کہ اکثر صاحبوں نے طب کی کتابوں کا ترجمہ کیا ہے بلکہ کتاب کا مطلب اسپتے محاورہ اور روزمرہ کے موافق لکھا ہے جس جگہ جو صاحب ترجمہ میں کچھ خلل ملاحظہ فرمائیں بلا تکلف بنائیں۔

اومی ازہو خط پاک نیست پڑ آب روان جز خوش و خاشاک نیست
اور یہ محوط خاطر خاطر ہے کہ ان سے مراد متن اور شرح سے مراد شرح ہے جس میں اللہ تعالیٰ رحمہ اللہ

آغاز ترجمہ

بعد حمد و صلوات کے واضح ہو کہ علم طب بسبب اسکے کہ موضوع اس کا شریف ہے اور دلائل اس کے مضبوط ہیں اور ہر شخص اس کا محتاج ہے اور جو اس کو کرنا ہے اس کو ثواب عظیم حاصل ہوتا ہے یعنی اس کی وجہ سے آثار خدا کی رحمت کے بندوں پہ نظر ہوتے ہیں اور نیز اسکے وسیلہ سے انسان کو راحت ملتی ہے اور مرضوں سے بچتا ہے سب علوم سے شریف ہے اس سبب سے میں نے اس کی تحصیل میں بہت کچھ زمانہ صرف کیا اور جو مختصراً اس فن میں مشہور ہیں ان کو اپنے والد سے پڑا اور جو مطولات بہم پہنچ سکے اور محکم مطالعہ کیا جیسے کہ آج کل کے طبیب کسی قدر حاصل کر کے سلاطین کے مقرب ہو گئے اور عیش میں پڑ گئے اسپر میں نے گفتا نہیں کیا بلکہ اس فن کے قواعد کو اصول حکمیہ کے موافق تحقیق کیا اور جو کتابیں میں نے پڑی ہیں ان کے مؤخر صنف حکیم تحقیق ابوالحسن قرشی معروف بہ ابن نفیس ہے دینولا جو کچھ اس میں مشکلات تھے ان کو حل کر کے واسطے قاعدہ طلاب اور نیز واسطے طالب ثواب کے یہ کتاب بہ ترتیب دی اور صل ہوئے سے موسوم کی اور اس فن کے مقاصد اور قواعد تحقیق کر کے بیان کئے اور جو کچھ اس میں لکھا ہے کتب معتبرہ مثل قانون و کامل و حاوی اور مولفات حکیم فاضل نجیب الدین ہرقندی وغیرہ سے نقل کیا ہے تا قویۃ الا بالاء اللہ علیہ تو کلمت والیہ انیب۔

ن

اس کتاب میں چار فن ہیں پہلے فن میں طب کے دو نوخر یعنی علمی و عملی کے قواعد کلی کا بیان ہے۔

ح

قاعدہ قضیہ کلیہ ہے کہ خبریات پر مطلق ہوتا ہے اوس خبریات کے احکام اوس قاعدہ سے پہنچتے ہیں خواہ یہ خبریات حقیقی ہوں یا اصابی ابلانے قاعدہ کو بہ نسبت دوسرے قاعدہ کے کہ اوپر اس کے جو باقی

اوسکی دو قسم کے ہیں کلی اور جزئی اور جزئی سے اس تقسیم میں جزئی اضافی مراد لی ہے اس واسطے کہ کلیت قاعدہ کی تعریف میں مانور سے پس ہونا اسکا جزئی حقیقی حال ہے قاعدہ کلیہ سے وہ قاعدہ مراد ہے کہ نیچے آئیے قاعدہ ہوا اور قاعدہ جزئیہ سے وہ مراد ہے کہ اوپر اوس کے قاعدہ ہوا اس واسطے کہ عالی کلی بہ نسبت سافل کے ہوتی ہے اور سافل جزئی بہ نسبت عالی کے ہوتی ہے جیسے یہ قول کہ علاج ہر مرض کا باندھ ہوتا ہے یہ کلی ہے کیونچا اسکا جزئی مندرج ہے مثلاً وہ یہ ہے کہ علاج غب خالص کا تبرید سے ہوتا ہے چونکہ پہلے فن میں بہ نسبت اور فنون کے قواعد کلیہ مذکور ہیں اس سبب سے مصنف نے کلی کی قید کی ہے۔

ن

دوسرے فن میں دوائیں اور قلائین ہر فرد و مرکب میں تیسرا فن اوں امراض میں ہے کہ جو خاص کسی عضو سے مخصوص ہیں اور اون کے اسباب اور علامات اور علاج میں چوتھا فن اوں امراض میں کہ جو کسی عضو سے مخصوص نہیں ہیں اور اون کے اسباب اور علامات اور علاج اور معالجات میں ہر ایک طرح کی رعایت دواؤں اور غذاؤں اور استفرغات وغیرہ سے کی ہے دوسٹوں سے یہ رہنمائی ہے کہ جہاں کہیں غلطی لگے اس میں چوتھا فن

ح

مرض مخصوص مثل صداع کے کہ بخیر سر کے اور کہیں نہیں ہوتا غیر مخصوص مثل درم کے کہ ہر ایک عضو میں ہوتا ہے اور وغیرہ اشارہ اوسکی طرف ہے کہ جو معالجات میں ہاتھ کے اعمال مثل داغ دینے اور فصد اور حجامت اور برہنہ کا ذکر کیا ہے۔

ن

پہلے فن میں دھچلے میں پہلا جملہ طب کے جزو نظری کے قواعد کلی میں اور یہ چار اجزا پر شامل ہے پہلا جزو تجربہ جزئی نظری سراسر طبیعی کے بیان میں ہے

ح

نفس کلی کا وہ ہی قاعدہ ہے کہ جو پہلے جانا گیت۔

ن

طب کے دو جز ہیں نظری اور خبری عملی اور یہ دونوں علم و نظریہ ہیں۔

ح

طب ایک علم ہے جس کے ذریعہ سے اگر انسان تندرست ہے اسکی تندرستی کی حفاظت کر سکتے ہیں اور اگر مریض ہے تو صحت کو کہ جو زایل ہو چکی ہے پہنچا دیتی ہیں طب کے دو جز ہیں نظری و عملی اور یہ دونوں علم و نظریہ ہیں کی یہ ہے کہ جو طب کا جز ہوگا علم ہوگا اور ہر ایک علم متعلق ہوتا ہے پس متعلق طب کا جز کیا تو متعلق یہ کیفیت عمل نہ ہوگا یا ہوگا اول مراد نظری سے ہے مثل اس قول کے کہ روایات کا استدلال اور ام گرم پر کھنا اگر کوئی مانع نہ ہو تو واجب ہو اور جز اول کو علمی بھی کہتے ہیں اور دونوں جز علم میں اول کا علم ہوتا تو ظاہر ہے اور دوسرا بھی ایسا ہی ہے اس واسطے کہ علم عمل کی کیفیت کا نفس عمل نہیں ہے مثل رکھنے روایات کے اور مثل اسکی حرکات بدنہ سے علم و نظریہ دونوں کے ایک معنی ہیں مولف نے دو لفظ معاً و اسطر زیادتی توضیح کے بیان کی ہیں اور علمی اور نظری میں نسبت شے کے اپنے نفس کی طرف لازم نہیں آتی ہے جیسا کہ وہم ہوتا ہے بسبب ہونے اور علم و نظریہ جیسا کہ ثابت ہو چکا ہے اس واسطے کہ جز اول کی غایت عمل ہے اس واسطے کہ اول اصول ہیں کہ اون پر ثانی حاصل ہوتا ہے اور ثانی اصول ہیں کہ اون سے عمل حاصل ہوتا ہے پس جیسا کہ ثانی کو اس کے غایت کی طرف نسبت کیا ہے اول کو بھی اس کے غایت کی طرف بسبب اسکی کہ ان دونوں میں فرق ہی منسوب کیا جیکہ ثبوت بات ہو تو منسوب علم مخصوص ہوا اور منسوب الیہ علم مخصوص دوسرا ہوا پس اس وقت میں نسبت میں فساد باقی نہیں رہا۔

ن

نظری کے چار جز ہیں علم امور طبیعہ کا اور علم احوال بدن انسان کا اور علم اسباب کا اور علم الایل کا۔

ح

جن سے یہ الفاظ حل ہوں گے اون کا ذکر قریب کیا جائے گا

ن

ح

امور طبیعہ ارکان و امزجہ و اخلاط و اعضا و ارواح و قوی اور افعال میں اور ان کی یوں تعریف کی ہے کہ وہ
 ہرادی ہیں کہ وجہ بدن کا اون پر بنا گیا گیا ہے اور قوام بدن کا انہیں سے ہوتا ہے اگر ان میں سے ایک
 ہی عدم فرض کریں تو بدن کو ہرگز وجود نہ ہو اور طبیعت ایک قوت ہے کہ اس کی شان سے ہے حفظ کمالات
 اوسکا کہ طبیعت اوس میں پائی جاتی ہے یہ بولف سے منقول ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ طبیعت ہر
 اول ہر بالذات واسطے حرکت اور سکون اوسکے کہ جس میں وہ ہے اور ہر ایک چیز کہ جس میں وہ ہے ہر ایک چیز
 کو نسبت کی طبیعت کی طرف یہ ہے کہ بعض انہیں سے واسطے اوس کے کہ جس میں یہ ہیں مادہ میں وہ ارکان اور اخلاط
 اور اعضا اور ارواح میں یا اوسکے واسطے جس میں یہ ہیں صورت ہیں وہ امزجہ اور قوی میں اس واسطے کہ امزجہ صورت
 اولی ہے اور قوی صورت ثانی ہے یا اسکے واسطے علت ہیں وہ افعال ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ ارکان
 اور اخلاط اور اعضا اور ارواح طبیعت کے واسطے مثل مادہ کے ہیں اور امزجہ اور قوی مثل صورت کی ہیں
 چونکہ درمیان قوت اور فعل کے تعلق شدید ہے اٹھانے افعال کو بھی امور طبیعہ میں شامل کیا ہے۔

ان

ایک اون امور طبیعہ میں سے ارکان ہیں اور وہ چار ہیں ایک آگ ہے اسکا مزاج گرم و خشک ہے دوسری
 ہوا ہے اسکا مزاج گرم و تر ہے تیسرے پانی ہے اسکا مزاج سرد و تر ہے چوتھے مٹی ہے اسکا مزاج سرد و خشک

ح

دیل آگ کے گرم ہونے کی یہ ہے کہ جو آگ ہمارے پاس ہے گرمی اوسکی ظاہر محسوس ہوتی ہے باوجود
 اسکے کہ ہر مرتبہ ہے پس بیٹھ بطریق اولی گرم ہوگی اور دیل آگ کے خشک ہونے پر نہ قبول کرنا اشکال کا
 ہے اگر سہل قبول ہوتی تو مانند پانی اور ہوا کی اشکال چہ پہلو اور چہ پہلو وغیرہ اسانی سے قبول کرتی اور چونکہ
 مخالف ہے اسی سبب سے آگ سوائے صوبری کے اور کسی شکل سے متشکل نہیں ہوتی اسی سبب سے نور آگ سے
 نہیں ہر تگوشے اسکے خالی رہتے ہیں دیل ہوا کے گرم ہونے کی یہ ہے کہ ہوا اگر سرد ہوتی تو ثقالت اور ثبات
 اوس میں پائی جاتی کیونکہ برورت ان دونوں کی علت ہے ہوا باوجودیکہ گرم ہے مگر چونکہ آفتاب و دیل ہوا

سرو معلوم ہوتی ہے اس کی یہ وجہ ہے کہ انخرے جو زمین اور پانی سے اوٹھتے ہیں وہ ہوا کو سکوڑتے ہیں
 اگرچہ انخرے بسبب حرارت کے کہ جو آفتاب کی تاثیر سے حاصل ہوتی ہے اوٹھتے ہیں مگر بسبب بعد ہونے
 موضع انعکاس کے کہ وہ زمین کا سطح ہے گرمی اسکی نزاع ہو جاتی ہے اپنی اصلی طبیعت پر ہو جاتی ہے یعنی
 سرو ہو جاتی ہیں اور ہوا کو سرد کرتی ہیں بقدر انخری زیادہ اوٹھنے اور بقدر انخری کم ہونے کی حرارت بخار کے
 بروقت زیادہ ہوگی اور ہوا سرداوس مسافت تک ہوتی ہے کہ جہاں تک یہہ انخرے پہنچتے ہیں بعد
 اسکے ہوا اپنی اصلی طبیعت پر ہو جاتی ہے یعنی گرم ہو جاتی ہے اور باقی ظاہر ہے اور معنی ہوصوف ہونے ان
 اجسام کے ان کیفیتوں کے ساتھ یعنی مثلاً یہہ کہ آگ گرم ہے یہہ ہیں کہ اگر اسکو ویسے ہی چھوڑ دیا جائے اور خارج
 سے کوئی شے اوپر نہ وارد ہو تو اوسے حرارت خالص پاوین غیر آمیزش بروقت کے اور یہہ خلاف
 اس قول کے ہے کہ سو نہہ گرم ہے مثلاً۔

ن

دوسرے مزاج ہے۔

ح

مزاج مصدر ہے مانند ممازجت کی از روئے مجاز کے اوس کیفیت کو کہ جو ملنے سے حاصل ہوتی ہے مزاج کہتی ہیں
 اس سبب سے کہ مزاج یعنی ملنا سبب حاصل ہونے کیفیت کا ہے یوں سمجھنا چاہئے کہ اجزاء ارکان کے جس وقت
 چھوٹے ہوں اور ایک جزو دوسری سے ملے تو ایک دوسری میں بالاضافہ اثر کرتا ہے پس ایک دوسرے کی
 تیزی اور غلبہ کو توڑتا ہے اور یہہ یعنی ایک جو دوسرے کو توڑتا ہے یا تو اس سبب سے ہے کہ ہر ایک کیفیت
 سے اپنی ضد میں اثر کرتا ہے اور وہ ضد منقل ہوتی ہے یہہ اطباء کے نزدیک شہور ہے یا یہہ کہ صورت جو سبب
 کیفیت کے فاعل ہوتی ہے اور مادہ منقل ہوتا ہے یہہ حکما کا مذہب ہے یا یہہ کہ فاعل کیفیت ہوتی ہے
 اور مادہ منقل ہوتا ہے اسکو بعض متاخرین نے اختیار کیا ہے امام نے اول کو اس طرح باطل کیا ہے کہ
 ایک کا انکار دوسرے کے انکار سے اگر پہلے ہوگا تو اس صورت میں جو کسو سے پہرہ ہی کا یہہ ہوگا
 یہہ حال ہے اور اگر ایک کا انکار دوسرے کے انکار سے پہلے نہ ہوگا اور یہہ بات ضرور ہے حکما کا

انکسار منکسر کے موجود ہوتو یہ واجب ہوگا کہ دونوں کا سبب جس وقت کہ وہ باقی نہ ہوں باقی ہوں بہرہی
 حال ہے دوسرا احتمال غیر واضح ہے اس واسطے کہ گرم پانی میں جو بوقت سرد پانی ملایا جاوے تو وہ نیگرم ہو جائیگا
 دونوں پانی کی صورت مختلف نہیں ہوتیں بلکہ ایک ہی رہتی ہے شاید کہ صورت سے مطلق صورت مراد ہو پس
 تیسرا احتمال باقی رہا اگرچہ اسکا دفع کرنا بھی کہ جو امام نے اول کو باطل کیا ہے ممکن ہے مگر اسکے دفع کرنے میں بڑی
 دقت ہو رہی ہے سمجھنا چاہئے کہ کسرو و انکسار کسی طریق سے ہو جو اس سے کیفیت متشابہ الاجزاء حاصل ہوتی ہے
 اسکو فزج کہتے ہیں یعنی وہ کیفیت حاصل مزاج ہے اور معنی تشابہ الاجزاء کے یہ ہیں کہ جزئیاری کہ جو مترج میں
 بصورت موجود ہے سرد ہو جائے پس اس میں وہ کیفیت حاصل ہوتی ہے کہ جو جزئیاری میں کہ جو مترج میں بصورت
 موجود ہے حال ہے اسکو امام نے مباہتہ مشرقیہ میں ذکر کیا ہے بعض نے کہا ہے کہ مراد تشابہ الاجزاء جس میں
 میں ہوا فقط ہونا ہے اس طرح کہ اگرچہ جزئیاری سے حرارت قائم ہے اور جزئیاری سے برودت لیکن جس میں
 درمیان ان دونوں کے تفاوت نہ ہو مثل سکتیجین کے ہر چند قیام حلاوت کا شہد ہے اور قیام ترشی کا
 سرکہ سے لیکن مجموع میں ایک کیفیت اور حاصل ہوگی کہ ان دونوں کیفیتوں کو واسطے چھپایا یعنی نہ ترشی نہ
 شینی ان دونوں میں سے وقت جس کے ایک ظاہر نہیں ہوتی۔

ن

فزج کی دو قسم ہیں ایک معتدل ہے اور یہہ تعادل سے کہ جسکے معنی مساوی کے میں مشتق نہیں ہے ہواطر
 کہ ایسے معتدل کا وجود نہیں پایا جاتا بلکہ عدل فی القسمت سے مشتق ہے اور غیر معتدل یا تو مفرد ہوگا اس کی
 چار قسم ہیں گرم و سرد و خشک و تر یا مرکب ہوگا اسکی بھی چار قسم ہیں گرم و خشک و سرد و تر۔

ح

مزاج کی دو قسم ہیں معتدل اور غیر معتدل معتدل کے دو معنی ہیں ایک یہہ کہ مترج میں چاروں کیفیتیں برابر ہوں
 یعنی حرارت رطوبت کے برابر ہوا اور رطوبت بربودت کے برابر ہو یعنی اسل عناصر کا اپنے اپنے مکان کی طرف
 برابر ہوا اسکو معتدل حقیقی کہتے ہیں اس معنی سے غیر معتدل کی آٹھ قسم ہوں اس واسطے کہ خروج اسکا اعتدال
 یا تو مفرد کیفیت میں ہوگا اسکی چار قسم ہیں ایک یہہ کہ فقط حرارت میں غالب ہو یہہ گرم ہے دوسرے یہہ کہ

فقط رطوبت میں خارج ہو یہ تر ہے تیسرے یہ کہ فقط برودت میں خارج ہو یہ سرد ہے چوتھے یہ کہ فقط یبوست
 میں خارج ہو یہ خشک ہے یا دو کیفیتوں میں ہو اور یہ بات جو آپس میں ضد ہیں اور نہیں ممکن ہر یعنی حرارت و
 یبوست میں ہو یہ گرم و خشک ہے یا حرارت اور رطوبت میں ہو یہ گرم و تر ہے یا برودت اور رطوبت میں
 یہ سرد و تر ہے یا برودت اور یبوست میں ہو یہ سرد و خشک ہے چار جوابوں کے ہیں اور انکو مفرد کہتے ہیں
 اور دوسرے کو مرکب المیائے مزاج کو معتدل اور غیر معتدل کی طرف اس معنی میں تقسیم نہیں کیا ہے اس واسطے
 کہ انکو اولیٰ مزاجوں سے بحث ہو کہ جو خارج ہیں موجود ہوں اور ایسے معتدل کا وجود خارج میں ممکن نہیں ہے جانی کہ
 انسان کا مزاج ہو اور دلیل ایسے معتدل کی خارج میں نہ پائی جانے کی یہ ہے کہ اگر ایسے معتدل کا وجود
 خارج میں ہوتا تو دو باتوں سے خالی نہ ہوتا یا تو اس مترج کو میل طبعی اپنے مکان کے طرف ہوتا یا نہ ہوتا
 یہ دونوں باطل ہیں دوسرے کا باطل ہوتا تو ظاہر ہے کہ جسم مکان کی طرف مائل نہ ہو ممکن نہیں اور اول
 اس واسطے باطل ہے کہ اگر اس کے واسطے میل طبعی مکان کی طرف ہوتا تو یہ باتوں سے خالی نہیں یا تو وہ صی
 مکان ہو گا جو ماباط کا ہے یا غیر اس کے ہو گا غیر کا ہونا باطل ہے اس واسطے کہ مرکب کے واسطے مکان ماباط کے
 مکان سے علاوہ نہیں ہے اگر علاوہ ہو تو خلاف قبل حدوث مرکب کے لازم آتا ہے اور جو مکان مرکب کا ہے
 وہ صی ماباط کا ہو یہ بھی باطل ہے کہ میلان میں مساوی ہونے کی وجہ سے ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہے
 دوسرے معتدل کے یہ معنی ہیں کہ مترج کے واسطے ایسا مزاج کہ اس کے واسطے بہترین مزاجوں سے ہو
 حاصل ہو اور مترج تمام بدن ہو یا اس کا جزو اور مراد بہترین مزاج سے یہ ہے کہ مناسبت کی مقدار کیفیت
 اور کمیت میں جو لائق مزاج اوس مرکب کے ہو حاصل ہو کہ باعث تکمیل اوس فعل کا ہو کہ اوس مرکب سے
 مطلوب ہے مثلاً شیر کہ اوس سے شجاعت مقصود ہے زیادتی حرارت کی کہ موجب شجاعت کا ہے اور میں ضرور
 اسکو اعتدال اس قدر کہتے ہیں اسی طرح خرگوش کہ وہ مستحق خوف اور نامردی کا ہے زیادتی برودت کی
 کہ موجب نامردی اور خوف کا ہے اوس میں لازم ہے اسکو اعتدال اور نبی کہتے ہیں اس معنی میں غیر
 معتدل کی آٹھ قسم ہیں یا تو وہ گرم زیادہ ہو گا اوس سے کہ جو چاہے یعنی جس قدر گرمی اسکو لائق تہی
 اوس سے زیادہ ہوگی یا اوس سے زیادہ سرد ہو گا یا اوس سے زیادہ تر ہو گا یا اوس سے زیادہ خشک ہو گا

یہ چاروں کیفیتیں مفروضہ ہیں یا دو کیفیتوں میں زیادہ ہوگا یعنی گرم و تر زیادہ ہوگا اوس سے کہ جو لائق اسکو ہے یا گرم و خشک زیادہ ہوگا یا سرد و تر زیادہ ہوگا یا سرد و خشک زیادہ ہوگا یہ چاروں کیفیتیں مرکب ہیں اہل باغیچہ مزاج کی تقسیم معتدل اور غیر معتدل اسی معنی لکھ کے ہے نہ اوس معنی پر جو پہلے بیان کیا شیخ نے کہا ہے کہ معتدل عدل فی القسمت سے مشتق ہے نہ تعادل سے کہ جس کے معنی ہموزی اور برابر ہونے کے ہیں اگرچہ کوئی قاعدہ علم اشتقاق کا جاری نہیں ہو سکتا مولف بھی اس کلام میں شیخ کا تابع ہے بعض متاخرین نے جو گمان کیا ہے کہ غیر معتدل آٹھ قسم میں مختصر نہیں ہوتا جو شخص غور سے جو اوپر سننے لکھا ہے دیکھے گا تو اسکو معلوم ہوگا کہ غیر معتدل آٹھ قسم میں مختصر ہے

۹۱۶۲
اقصر ارضی اردو

ن

۶۱۵۵۸

تمام مزاجوں میں معتدل انسان کا مزاج ہے۔

۱-۲۶۲۴

ح

اعتدل مزاج سے یہاں یہ مراد ہے کہ اعتدال حقیقی کے قریب ہو اور اعتدال حقیقی وہ ہے کہ جس میں چاروں کیفیتیں برابر ہوں پس اس معنی کو سب سے معتدل انسان کا مزاج ہے کہ وہ اشرف المراتب ہے کہ اوس میں استعداد نفس ناطقہ کے متعلق ہونے کے ہے اور نفس ناطقہ سب مدبرات سے کہ جو متزج کے متعلق ہیں اشرف ہے پس حیکہ یہ بات ہے تو اسکا مزاج ہی سب سے اشرف ہونا چاہیے اشرف وہ ہے کہ جو اختلافات سے بعید ہو وسط حقیقی یہ ہی ہے ہر گاہ کہ ایسا ہونا ممکن نہ تھا تو بسبب وجود خارجی وہ اشرف ہوا کہ جو اوس سے قریب ہو پس واجب ہوئی یہ بات کہ مزاج انسان کا ایسا ہونا چاہیے کہ جو اوس سے بہت قریب ہو۔

ن

افسانوں میں ولایت کے اعتبار سے معتدل مزاج خط استوا کے رہنے والوں کا ہے۔

ح

یہاں دو مفہموں کا بیان کرنا ضروری ہے اول یہ ہے کہ نوان فلک خلاف توالی بروج کی حرکت کرتا ہے

یعنی مشرق سے مغرب کی طرف جاتا ہے کہ اس حرکت سے آفتاب و چاند وغیرہ مشرق سے مغرب کی طرف ہر روز طلوع ہوتی ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور وہ اوپر دو قطب کے ہے ایک کو قطب شمالی کہتے ہیں اس واسطے کہ وہ شمال کی طرف ہے اور کوکب جدی بنات النعش صغریٰ کے قریب ہے اور یہ جو مسکن شمالیہ کے رہنے والے ہیں اونکو ظاہر ہوتا ہے دو سراقطب جنوبی ہے اس واسطے کہ وہ جنوب کی طرف ہے اور یہ جو مسکن شمالیہ کے رہنے والے ہیں اونکو دکھائی نہیں دیتا اور منطقہ اس حرکت کا یعنی دائرہ کہ جو نوے فلک پر مفروض ہے بعد میں دو قطب سے متساوی ہے اسکو معدل النهار کہتے ہیں اس واسطے کہ قباب جسوقت اس کی طرف پہنچتا ہے تو رات اور دن تمام مسکن میں برابر ہوتے ہیں پس جسوقت کہ وہم کریں کہ سطح اس منطقہ کا قاطع عالم ہے تو اسی سطح ارض پر دائرہ عظیمہ مقابلہ معدل النهار کے حادث ہوتا ہے اور یہہ دائرہ زمین کو شمال سے جنوب تک نصف کرتا ہے اور بسبب اسکے کہ دن رات و دن ہمیشہ برابر ہوتا ہے اسکو خط استوا کہتے ہیں اور کہا ہے کہ خط استوا جنوب شرق زمین چین سے شروع ہوا ہے اور اس جزیرہ پر کہ اسکو اہل ہند حکومت کہتے ہیں اور درگنگ پر کہ یہ چین کی زمین سے ہے اور اسکو مستقر الشیاطین کہتے ہیں اور جزائر رات پر کہ اسکا نام ارض ذهب ہے گذرتا ہوا جزیرہ سیاند کے جنوب پر اور جزائر زنج کے شمال پر کہ وہ بڑا شہر ہی گذرا ہے اور حد زنج سے تجاوز کر کے صحاری سودان پر کہ جہان سے خصی جشے آتی ہیں گذر کر جبال قمر کی شمال پر گذرا ہے اور اسی پہاڑ سے منبع مصر کے نیل کے نکلنے والے ہیں بعد اسکے جنوب سودان کے مغرب کی طرف گذر کر محیط مغربی کی طرف کہ اسکو اوقیانوس کہتے ہیں گذرا ہے دوسرے یہ کہ آئہوان فلک موافق بروج کے حرکت کرتا ہے اور بسبب اس حرکت کے اس کے دو قطب ہیں اور اسکی منطقہ کا نام منطقہ البروج ہے کہ وہ بارہ قسموں پر مقسوم ہوتا ہے اور ہر ایک کو برج کہتے ہیں اور اسکے قطب عالم کی دونوں قطبوں کے غیر بین اور منطقہ اسکا معدل النهار کو زولیا وغیرہ قایمہ پر سات دو نقطوں کے کہ آپس میں مقابل میں قطع کرتا ہے اور ہر ایک کو نقطہ اعتدال کہتے ہیں اور ہر ایک کو نقطہ رات اور دن کے یعنی ہر برس میں دو مرتبہ کہ جب آفتاب اون دونوں نقطوں کی طرف پہنچتا ہے رات و دن برابر ہوتے ہیں ایک اون میں کا وہ ہے کہ جسوقت آفتاب اوس سے تجاوز کرتا ہے

تو وہ شمال میں حاصل ہوتا ہے اسکا نام نقطہ اعتدال ربعی ہے دوسرا وہ ہے کہ جس وقت آفتاب
 اوس سے تجاوز کرتا ہے تو وہ جنوب میں حاصل ہوتا ہے اسکا نام نقطہ اعتدال خریفی ہے صوقت دائرہ
 خطہ کا وہم کیا جاوے کہ وہ اقصاب معدل النهار اور منقطۃ البروج پر گزرے تو منقطۃ البروج کے دو
 نقطوں پر گزریگا اور ان دونوں میں معدل النهار سے نہایت بعد ہوتا ہے اور اسکا نام میل کلی سے
 اور یہ بتائیں جزا کو کیقد ہے اوس دائرہ سے کہ جو گذرتا ہے اقصاب اربعہ پر کہ جو مقسوم ہے چونتیس^۳
 جزا اور ان دونوں کا نام نقطہ انقلاب ہے ایک اور ان میں کا وہ ہے کہ شمال کی طرف ہے اس کا
 نام نقطہ انقلاب صیفی ہے اور دوسرا وہ ہے کہ جنوب کی طرف ہے اسکا نام نقطہ انقلاب شتوی ہے
 اور میل اعتدالین سے شروع ہوتا ہے اور انقلاب میں تک زیادہ ہوتا ہے بعد اسکے اعتدالین تک گھٹتا ہے
 اور یہ بات جافنی واجب ہے کہ میل اعتدالین سے انقلاب میں تک اگر چہ زیادہ ہوتا ہے لیکن زیادتی
 نقصان میں ہوتی ہے اور اس پر جو بران لائے ہیں وہ اسکے مقام پر مذکور ہیں اس واسطے زیادتی میں ثور
 کی میل چل کر زیادہ ہوتی ہے اوس زیادتی سے کہ جو میل جزا کو ہی میل ثور پر اس واسطے کہ میل حمل کا باقی
 بارہ جزا میں اور میل ثور کا بیس اور میل جزا کا تیس^۳ ونصف اور زیادتی میں کی بارہ پر زیادہ ہے اوس
 زیادتی سے کہ جو تیس^۳ ونصف کو ہی میں پر جس وقت کہ آفتاب حمل کو قطع کرتا ہے وہ تیس جزا ہے
 تو معدل النهار سے بارہ جزا پیدا ہوتا ہے اور جس وقت ثور کو قطع کرتا ہے اور وہ بھی تیس جزا ہے تو اگر
 آٹھ جزا بعد ہوتا ہے اس واسطے کہ بارہ جزا میں حمل کا ہے اور جو وقت کہ جوزا کو قطع کرتا ہے تو بعد ہوتا ہے
 اوس سے تین ونصف اس واسطے کہ میں میل ثور و حمل کا ہے ایسا ہی کل درجوں میں ہے اس واسطے کہ
 کہ میل اول درجہ کا حمل سے تقریباً پچیس دقیقہ ہے اور میل اول درجہ کا سرطان سے ایک دقیقہ اور کثیر
 ہے پس سب مقدار درجہ کے کہ حی کو شمس حوالی اعتدالین سے قطع کرتا ہے معدل النهار سے پچیس دقیقہ
 بعد ہوتا ہے اور سب مقدار درجہ کے کہ اوس کو شمس انقلابین سے قطع کرتا ہے اوس سے ایک دقیقہ
 بعد ہوتا ہے یہی مراد اسکے قول سے ہے کہ شمس صوقت کہ منتقل ہو اعتدالین سے تو اوسکی حرکت
 میل میں اسرع اور البطی ہوتی ہے اوس سے کہ ہوتی ہے وقت قریب ہونے اسکے انقلاب میں سے

جسوقت کہ پہچانا پس اب جاننا چاہئے کہ جگہ کے اعتدال ہونے میں اختلاف ہے اور یہ اختلاف باعتبار اوضاع علویات کے ہے اسباب ارضیہ مثل حال اور بحر و وہ زمین میں کہ خشک ہو انکی تہ پر اور زمین میں داخل ہے انکی سبب سے نہیں ہے پس شیخ کے نزدیک اعتدال جگہ خط استوا ہے اسکو مولف نے اختیار کیا ہے اور بعض قدما یہ کہتے ہیں کہ چوتھی ولایت ہے اور خط استوا کو چہشت گم کہتے ہیں اور امام فخر الدین رازی نے بھی اسکو اختیار کیا ہے اور شیخ خط استوا کو اس دلیل سے متدار کہتا ہے کہ خط استوا میں آفتاب انکی سمت راس پر آتا ہے تو اوس میں گرمی بہ نسبت غیر خط استوا کے کہ جب وہاں آفتاب سمت راس پر آتا ہے کم ہوتی ہے اسواسطے کہ خط استوا میں آفتاب سمت راس پر ہمیشہ نہیں رہتا بلکہ وہاں سے جگہ گزر جاتا ہے جیسا کہ مقدمہ ثانیہ میں پہچانا اور سبب جبکہ ہمیشہ نہ ہو تو تاشیرا و سکی کم ہوتی ہے اگر چہ وہ قوی کیوں نہ ہو اور جسوقت کہ اور شہروں کے رہنے والوں کے علاوہ انکے مثل راج کے قریب ہو تو بہت دنوں باقی رہتا ہے جیسا کہ جاننا گیا سبب جسوقت کہ ہمیشہ ہوا شرا و کا قوی ہوتا ہے اگر چہ وہ ضعیف ہوا سیواسطے تخفیف جس کے اسد میں اشد ہوتی ہے اوس سے کہ جو سلطان میں ہوتی ہے اور حرارت بعد زوال اشد ہوتی ہے اوس سے کہ جو قبل زوال کے ہوتی ہے اور سردی صبح کو نصف رات سے زیادہ ہوتی ہے حالانکہ صبح کو آفتاب قریب طلوع کے ہوتا ہے اور نصف رات میں بعید ہوتا ہے اور نیز تمام احوال خط استوا کے رہنے والوں کا سبب برابر ہونے دن کے گرمی کے رات کی سردی سے بوجہ برابر ہونے دن اور رات کے ہمیشہ مساوی ہوتا ہے بخلاف ان کے غیر کے کہ اون میں دن بڑا ہوتا ہے اور رات چھوٹی ہوتی ہے جسوقت کہ آفتاب بروج شمالیہ میں ہوتا ہے گرمی اسکی شدید حرارت نہیں ہوتی جیسا کہ پہچانا اور جاڑ ابھی شدید البرد نہیں ہوتا اسواسطے کہ آفتاب انکی سمت سے بہت بعید نہیں ہوتا ہے پس تفاوت درمیان انکے گرمی اور جاڑ کے بہت نہیں ہوتا ہے مدت ہر ایک فصل کی کم ہوتی ہے یعنی ڈیڑھ مہینے ہوتی ہے اسواسطے کہ فصل سال کے اس جگہ آٹھ ہوتے ہیں اسواسطے کہ آفتاب سمت راس پر ایک سال میں دو مرتبہ اعتدال میں آتا ہے پس دو صیف حادث ہوتی ہیں اور اسطر م انقلاب میں دو مرتبہ سمت راس پر

نہایت دور مورتا ہے پس دشتا حادث ہوتی ہیں درمیان صیف اور شتار کے خریف ہے اور درمیان
شتار اور صیف کے ربیع ہے پس زور ربیع اور دوزخریف لازم ہوتی ہیں پس اول حمل سے نصف ٹوک
صیف ہے اور نصف ٹوک سے اول سرطان تک خریف ہے اور اول سرطان سے نصف اسد تک شتار
اور نصف اسد سے اول میزان تک ربیع ہے اور اول میزان سے نصف عقرب تک پھر صیف شروع
ہوتی ہے اور نصف عقرب سے اول جدی تک خریف ہے اور اول جدی سے نصف دلو تک
شتار ہے اور نصف دلو سے اول حمل تک ربیع ہے اور یہ امور اسباب کو واجب کرتے ہیں کہ ہوا اُس جگہ
میں برابر ہوتی ہے مضاد نہیں ہوتی کہ جو قابل اعتماد کے ہو یعنی ضرر اوسکا نمایاں ہو پس مکان ومان کے
گویا انتقال کرتے ہیں ہمیشہ ایک حالت متوسط سے طرف اوس حالت کے کہ اوسکے مشابہ ہے بخلاف اور
اقایم کے کہ ومان کی سکان بسبب نہایت بعید ہونے آفتاب کے بیچ ایک فصل کے اور قریب ہونے کے
بیچ دوسری فصل کے گویا ضد سے طرف ضد کے منتقل ہوتے ہیں اور یہ بات نکات اور رنج کو ہوا میں واجب
کرتی ہے اس واسطے کہ احساس ایک ضد کا اوس شخص کو کہ بیچ ضد دوسری کے ہے قوی تر ہوتا ہے شیخ
بوعلی سینا نے کہا ہے کہ مینے ایک جنگلی کو دیکھا کہ وہ حجاز سے بخارا میں جبکہ نہایت گرمی پڑ رہی تھی آیا اور سردی
کی شکایت کرتا تھا کہ یہاں سردی بہت ہے اور بخارا کے رہنے والے گرمی کی شکایت کرتے تھے اور یہ بات
شدت انفعالی ولالت کرتی ہے امام نے کہا ہے کہ کسی شہر کو فرض کریں کہ عرض اوسکا دو گنا میل کلی سی ہو
یعنی چارائیس جزاؤں کی قدر ہو پس جو وقت کہ شمس اوس شہر کے رہنے والوں کے سر سے نہایت قریب ہو گا
تو بعد اوسکا دن سے مثل بعوض استوا کے ہو گا اور وہ اونکی صیف اور خط استوا کے شتار ہے اور تخمین
اوسکی اوسوقت میں اس شہر میں مثل اوسکے ہوگی جو خط استوا میں ہوتی ہے بسبب اسکے کہ دونوں میں بعد
برابر ہے اور جو وقت کہ صیف اونکی مثل شتار خط استوا کے ہوئے تو خط استوا کی صیف کی نسبت کیا گمان
ہوتا ہے اسکا جواب یہ دیا ہے کہ ہم اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ تخمین شمس کی اس شہر میں اس وقت
مثل اوس تخمین کے ہوتی ہے کہ جو خط استوا میں ہوتی ہے اور یہ قول کہ دونوں میں برابر ہو اسکا یہ جواب
کہ وہ تو بعد برابر ہونے سے مینہات لازم نہیں آتی کہ دونوں میں برابر ہی برابر ہو اس واسطے کہ دن

اس شہر کی اوّل رات سے طرہی ہوتی ہیں اس واسطے کہ دن تقریباً سولہ ساعت مستوی ہونے میں اور رات تقریباً آٹھ ساعت مستوی ہوتی ہے بخلاف خط استوا کے اور نیز یہ بات ہے کہ مالون اثر نہیں کرتا خط استوا کے رہنے والے جو ہوا کو سرد معلوم کرتے ہیں حالانکہ آفتاب انقلاب میں ہے شاید کہ یہ بات ہو کہ اونکو برودت مفہوم نہیں ہوتی اور طلب کرنا انکا حرارت کو بسبب نہ مفہوم ہونے حرارت کے ہے صاحب تذکرہ نے کہا ہے کہ اگر مرد اعتدال سے تشابہ احوال ہو تو اس بات میں شک نہیں ہے کہ یہ بات خط استوا پر زیادہ ہوتی ہے بخلاف رابع کے اور اگر دو کیفیتوں کا برابر ہونا راہلین تو اس بات میں شک نہیں کہ رابع میں زیادہ ہوتی ہے بخلاف خط استوا کے اس بات پر شدت سے سیاہ ہونا خط استوا کے رہنے والوں کا مثل رنگی وحشی کے اور نہایت پیچیدہ ہونا اونکے بالوں کا دلالت کرتا ہے اس واسطے کہ یہ بات حرارت سے ہوتی ہے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ جائز ہے یہ کہ شدت سے سیاہ ہونا اور بالوں کا پیچیدہ ہونا بسبب اس بات ارضیہ کے ہوا وریہ محل نزاع سے خارج ہے اور کہا ہے کہ کثرت تو الد اور تناسل کی اور کثرت آبادی کی اقلیم رابع میں ہے یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ اعدل ہے جواب اسکا یہ ہے کہ جائز ہے کہ خط استوا میں اس بات کا کوئی مالفات ارضی میں سے مانع ہو۔

ن

بعد اسکے چوتھی اقلیم کے رہنے والوں کا۔

ح

یہاں ایک مقدمہ کا بیان کرنا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ زمین جیسا کہ خط استوا سے نصف نصف شمال اور جنوب میں منقسم ہوتی ہے ایسے ہی دوسرے دائرہ عظیمہ سے کہ جو اوسکی بسط پر ہم کیا جاتا اور وہ دونو خط استوا کے قطب پر اور دونو عمارت کی طرف پر گزرتا ہے اوسے فوق اور اسفل میں نصف نصف ہوتی ہے پس زمین ان دونوں سے چار حصہ پر تقسیم ہوئی ایک اول ربع شمال عین کا ربع مسکون ہے اور عین کرنا اسکا متغیر ہے یعنی ممکن نہیں ہو سکتا بعد اسکے اگر وہ ہم کیا جائے اوسکی بسط تیسرا دائرہ عظیمہ گزرتا ہوا دونو خط اولین کی قطبوں پر تو وہ زمین کو نصف نصف کرتا ہے بلکہ ربع

مسکون کو شرقاً و غرباً نصف کرتا ہے مقطع اولیٰ کہ جو فوقانی میں نصف کرتا ہے اور سکا نام قبتہ الاخریٰ
تیسرے کو نصف نہا رقبہ کہتے ہیں چوتھ کو یہ پہچاننا پس اب سمجھنا چاہئے کہ اعدل جگہ خط استوا کے
بعد شیخ بوعلیٰ سینا کے نزدیک اقلیم رابع ہے اور نیز مولف کے نزدیک اقلیم رابع ہے خاص قریب
رابع کے ہے اگر کوئی کہے کہ اقلیم رابع اصل ہے ماسوا خط استوا کی تو ادویہ نافعہ مثل افادیہ کے اس میں
پیدا ہوتی چاہئے بہتیں جواب اسکا یہ ہے کہ اکثر ادویہ ایسی ہیں کہ اون میں ایک نہ ایک کیفیت
غالب ہوتی ہے پس یہ بات کہ یہ اوس اقلیم میں کہ جو اعتدال سے خارج ہیں اور زمین پیدا ہونی چاہیے
چونکہ اقلیم رابع معتدل ہرپس اس میں معتدل پیدا ہونی چاہئیں اور اس پر یہ دلیل ہے کہ ہمیشہ مسافت
آفتاب اونکی سنو سپر نہیں رہتی ہے اس لئے وہ اس گرمی سے نہیں جلتی ہیں جیسے کہ رہنے والے
اور آخر اقلیم ثمانے اور اوایل اقلیم ثالث کے اور نیز یہاں کے رہنے والوں کے اخلاط میں غامی نہیں
رہتی بسبب ہمیشہ دور رہنے آفتاب کے اونکی سمت راس سے جیسے آخر اقلیم پنجم اور چھٹے اور ساتویں
اور اوایل پنجم کے رہنے والے چوتھی ولایت کے رہنے والوں کے قریب ہیں اگر کوئی کہے کہ جبکہ چوتھی
ولایت اعدل ہے ماسوا خط استوا کی تو ادویہ نافعہ مثل افادیہ کے اس میں پیدا ہونی چاہئیں جواب اسکا
یہ ہے کہ اکثر ادویہ ایسی ہیں کہ اوس میں ایک نہ ایک کیفیت غالب ہوتی ہے پس جبکہ یہ بات ہے تو
یہ اوس اقلیم میں کہ جو اعتدال سے خارج ہو پیدا ہونی چاہئیں چونکہ اقلیم رابع معتدل ہے تو اس میں
معتدل پیدا ہونی چاہئے تاکہ صلاحیت اس بات کے رکھنے کہ بدن انسان کے شبہ ہو جاوے ایسی
وہ شے ہوتی ہے کہ جس میں غذائیت غالب ہو نہ دوائیت۔

ن

باعتبار عمر کے جو انون کا مزاج معتدل ہے بچے حرارت میں جو انون کے برابر ہیں لیکن رطوبت ان میں
اون سے زیادہ ہوتی ہے اس واسطے حرارت ان میں ملایم ہوتی ہے اور حرارت جو انون میں تیز ہوتی ہے

ح

یہاں سے مولف باعتبار عمر کے مزاجوں کا بیان کرتا ہے پس جاننا چاہئے کہ باعتبار اون ہتھاسوں کے

کہ جہاں آدمیوں کی کثرت ہے مثل چوہوں و پانچویں ولایت کے انسان کی عمر کے چار زمانہ میں اول زمانہ نمونکا ہے یعنی شربھیکا اور یہ ہر اول عمر سے تیس برس کے قریب تک رہتا ہے پس برس تک تو نمونکا رہتا ہے اور بعد میں برس کے جمال و کمال اور قوت اور جلاوت بڑھتی ہے اور ڈاڑھ میں بھی اکثر اس عمر میں نکلتی ہیں اور اگر قوت میں پس یہ باتیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ابھی قوت نامید پھری نہیں ہے دوسرا زمانہ وقوف کا ہے یعنی اس بات میں شک نہیں ہے کہ زمانہ نمونکا بھی ہوتا ہے اور انحطاط کا بھی ان دونوں حرکات متضادہ کے درمیان جو سکون ہوتا ہے وہ زمانہ وقوف کا ہے اسکو شباب بھی کہتے ہیں اور اسکا زمانہ آخر نمون سے بیستیس برس یا چالیس برس تک رہتا ہے تیسرا زمانہ انحطاط کا ہے اگر اس میں نقصان محسوس نہ ہوں اور قوت باقی ہو اسکو کہولت کہتے ہیں یہ آخر سن شباب سے ساتھ برس تک رہتا ہے اور اگر اس میں نقصان محسوس ہوں اور قوت میں ضعف نما ہو یعنی رطوبت غریزہ یہ حفظ حرارت غریبہ سے ناقص ہو جائے اسکو شیخوخت کہتے ہیں اسکا زمانہ آخر سن کہولت سے آخر عمر تک رہتا ہے اور وجہ ہجر کی یہ ہے کہ بدن یا تو ٹریٹیکا یا گھٹیکا یا یہ کہ دونوں حالتیں نہ ہونگی یعنی نہ ٹریٹیکا نہ گھٹیکا اول زمانہ نمونکا ہے دوسرا اگر اس میں نقصان نفعی ہوں تو زمانہ کہولت کا ہے اگر نقصان واضح ہوں وہ زمانہ شیخوخت کا ہے اور تیسرا زمانہ وقوف کا ہے سن نمون چار سیم ہوتے ہیں ہر سیم ساتھ برس کا ہوتا ہے ہر سیم میں انسان کے حال میں تغیر ہوتا ہے جب پہلا سیم گزر جاتا ہے تو اعضا کی قدر سخت ہو جاتے ہیں اور اوں میں کمی قدر قوت آجاتی ہے اور دودہ کے دانت گر جاتے ہیں اور اوں کی جگہ اور دانت قوی نکل آتے ہیں اسی کمال کی وجہ سے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبکہ لڑکے سات برس کے ہوں اوں کو نماز تعلیم کرنی چاہیے اور سب دانتوں کی تبدیل کا یہ ہے کہ دانتوں کی احتیاج واسطے چاہئے اور توڑنے کسی چیز کے ہوتی ہے اس واسطے کہ کسی چیز کے چلنے کی حاجت نہیں ہے جنین کے دانت نہیں نکلتے ہیں اور ایسے ہی اوس بچے کے کہ جو ابھی دودہ پیتا ہے دانت نہیں نکلتے کہ ابھی کسی چیز کے چلنے کی حاجت نہیں ہے اور دودہ کے دانت قوت دودہ کے قصد سے نہیں نکلتے بلکہ اس وجہ سے نکلتے ہیں کہ مادہ غلیظ ہوتا ہے اور دودہ کی حرارت اس کے معاون ہوتی ہے پس دانت چلنے کی

اسیواسطے جو لڑکا گرم دودھ پیتا ہے بہت جلد اس کے دانت نکل آتے ہیں اور جو دانت قوت مدبرہ کے قصد سے نہیں نکلتے ہیں وہ مضبوط بھی نہیں ہوتے جب کسی چیز کے چبانے کی احتیاج ہوتی ہے وہ دانت گر جاتے ہیں اور اس کی جگہ دانت صالح جگہ میں اور وقت گزرنے دوسرے سبب کے اعضا جیسے کہ سخت ہونے چاہئیں سخت ہو جاتے ہیں اسیواسطے اس وقت لڑکا بالغ ہوتا ہے اور لڑکیوں کو حیض جاری ہوتا ہے اور پستان اوپر آتی ہیں اور منی کا مادہ پیدا ہوتا ہے بالغ ہونے کی چند علامات جہور سے مقرر کی ہیں منجملہ اونکے کثادہ ہونا ناک کے تھنوں کا ہے اسواسطے کہ رطوبت غریبہ جو ناک کو ملحق ہوتی ہے بسبب شدت حرارت کے ناقص ہو جاتی ہے اور علامت بالغ ہونے کی یہ ہے کہ ٹیٹو باہر کو نکل آتا ہے اور آواز غلیظ ہو جاتی ہے اسواسطے کہ حرارت کی شدت خنجرہ کو وسیع کرتی ہے اور آواز کو غلیظ کرتی ہے اور یہ علامت ہے کہ بعض میں بوائے لگتی ہے اسواسطے کہ بسبب شدت حرارت کے دل سے فضلہ حنفہ نرم گوشت کی طرف کہ جو بغل میں ہے بسبب اسکے کہ وہ ضعیف ہے اور زول سے نزدیک ہے دفع ہونے میں اور اس وقت میں انسان پر احکام شرع کے واجب ہوتے ہیں اور وقت گزرنے تیسرے سبب کے انسان قوت میں کامل ہو جاتا ہے اسیواسطے اس وقت ملاہی نکل آتی ہے اور وقار ظاہر ہوتا ہے وارثی کے بچنے کا تین اقسام اللہ تعالیٰ اگے کیا جا رہا ہے اور وقت گزرنے چوتھے سبب کے بسبب اسکے کہ سختی انتہا کو پہنچ جاتی ہے مجاری کو اتساع اور مدد ملنے سے قوت نامیہ ہر جاتی ہے قریب تیس کے جو سن نمونہ کو کہا ہے کوئی زمانہ مقرر نہیں کیا اس کی یہ وجہ ہے کہ بعض میں جلدی تغیر ہو جاتا ہے اور بعض میں یہ مقرر نہیں ہے مگر نفس کے حوالے میں ضرور ہو جاتا ہے اسیواسطے اس کے قرب کا اعتبار کیا اگر سن نمونہ چار سبب سے گزرنے کے یعنی اٹھائیس برس میں نمونہ تو تیس سو قوت کا زمانہ ۲۰ برس سے ۲۵ برس تک ہوتا ہے یہ کثیر الوجود ہے اور اگر زمانہ نمونہ چار سبب سے زیادہ ہو اعلیٰ فرس کو کہ تیس برس میں ۲۵ برس تک ہوتا ہے ۲۵ برس سے ۳۰ برس تک ہو گا یہ کم ہوتا ہے اس وقت میں بعض افعال طبیعہ ساگر ہو جاتے ہیں اور بعض افعال طبیعہ قوی ہو جاتے ہیں اور بعض کہولت میں بھی تغیرات تین سبب ہوتے ہیں جن وقت اس کا

سن کہولت سے تجاوز کرتا ہے اور اسکی صحت کی حفاظت نہیں ہو سکتی اس وقت میں قوت ضعیف ہو جاتی ہے جو تدبیر کی جاتی ہے اولیٰ پڑتی ہے بعد ساٹھ برس کے موت آجاتی ہے جناب بھول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کی آجیوں کی عمریں ساٹھ اور ستر کے درمیان ہیں بونگی اور سن شیخوخت کی مدت بعض نے کہا ہے کہ ساٹھ برس ہے اسواسطے کہ سن کمال چالیس برس تک رہتا ہے تو نقصان کا زمانہ اوس سے دو گنا ہونا چاہئے یعنی اسی برس چالیس کمال کی اور اسی شیخوخت کی کل ایک سو بیس برس ہوئے اتنی عمریں اکثر دیکھنے میں آتی ہیں لیکن کوئی دلیل یہ نہیں ہے کہ عمر ایک سو بیس برس کی ہو بلکہ موت کے وجوب کے دلائل ہیں اور یہ ہو گا کہ زمانہ فساد کا دو گنا کمال کے زمانہ سے ہوتا ہے اسکی بھی کوئی دلیل نہیں ہے بخوبی کہتے ہیں کہ انسان کی عمر ایک سو برس کی ہوتی ہے ابو یحیٰی نے امثالہ سے حکایت کی ہے کہ ممکن ہے انسان نو سو ساٹھ برس تک جئے اور سکوا اسکے نزدیک قرآن اعظم کہتے ہیں اور کتب الہیہ میں لکھا ہے کہ پچھلے آدمیوں کی عمریں چل ہوتی تھیں اسکا انکار کرنا جہل ہے اور جو کہ کتب الہیہ میں لکھا ہے اوسکے جو لوگوں نے یہ بتا دیا ہے کہ وہ ان سن سے یہ مراد نہیں ہے جو ہماری نزدیک ہے بلکہ اس سے کم مراد ہے اسکی بھی کوئی دلیل نہیں پس حقیقت کہ یہ باتیں سچہ ہیں آگئیں ہم ہم کتاب کے مطلب کی طرف بھڑک کر تے ہیں مولف نے لکھا ہے کہ جوانوں کا مزاج سب سے معتدل ہے اسکے دو معنی ہیں ایک یہ کہ سن شباب کہ جو قریب سن کہولت کے تمام سنوں سے معتدل ہے اس واسطے کہ اس سے پہلے بہت طوبت ہوتی ہے اور اسکے بعد طوبت کم ہو جاتی ہے اور خشک ہو جاتی ہے دوسرے یہ معنی ہیں کہ جوان اگر کوئی معتدل ہیں اسواسطے کہ جوانوں میں جنس حرارت و برودت اور جنس طوبت اور یسوست دونوں میں اعتدال ہوتا ہے لہٰذا کون میں جنس حرارت اور برودت ہی میں فقط اعتدال ہوتا ہے اور دوسری جنس جنس طوبت اور یسوست میں اعتدال نہیں ہوتا یعنی طوبت زیادہ ہوتی ہے اسواسطے اور یسوست کم ہوتی ہے اطلبائے لڑکوں اور شاب کی حرارت میں اختلاف کیا ہے بعض یہ کہتے ہیں کہ لڑکوں کے مزاج میں بہت شباب کے زیادہ حرارت ہے اور بعض کہتے ہیں کہ شاب کے مزاج میں بہ نسبت لڑکوں سے زیادہ حرارت

جو کہ یہ کہتے ہیں کہ ٹکڑوں کے مزاج میں بہ نسبت شام کے زیادہ حرارت ہے یہ دلیل لائق نہیں کہ ٹکڑوں کو نم ہو تا ہے اور نم کو فاعل حرارت ہی بعض نے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ شام بہ سبب بیوست کے متولی ہونے کے نہیں بڑھتے ہیں کیونکہ طوبت واسطے اتصال اور انفصال اور تجدید اور تشکیل کے سہل القول ہوتی ہے نہ بیوست جیسا کہ فعل کا ہونا بہ سبب ہونے فاعل کے متغیر ہی ایسے ہی بہ سبب نہ ہو استدعا قابل کے متغیر ہے اور یہ بھی جواب ہے کہ انسان کو نمو سبب طلب کمال کے ہوتا ہے جبکہ کمال ہو گیا تو یہ کیا ضرورت نمونگی ہے اگرچہ حرارت اونکی ناقص نہیں ہوتی ہے جیسا کہ چاہئے اور وہ یہ دلیل لائق نہیں کہ شام میں خون زیادہ ہوتا ہے اور سبب خون ہی کی زیادتی کی اکثر تفسیر جاری ہوتی ہے اور خون گرم ہے اور نیز شام بہ نسبت ٹکڑوں کے قوی الحکمت ہوتے ہیں اور حرکت حرارت سے ہوتی ہے اسکا بعض نے یہ جواب دیا ہے کہ ہم سیات کو نہیں تسلیم کرتے کہ شام میں خون زیادہ ہوتا ہے ٹکڑوں کا خون نمونہ صرف ہوتا ہے اور عروق میں محتبس نہیں ہوتا اسیدو جہ سے ٹکڑوں کو اکثر تفسیر جاری نہیں ہوتی اور یہ بات بھی کہنی جائز ہے کہ کثرت رعات کی شام میں سبب بیوست عروق کی ہر اس واسطے کہ بایں بھینٹنے کو زیادہ قبول کرتا ہے اور ٹکڑوں کو جو حرکت میں قوت کم ہوتی ہے سبب غلبہ رطوبت کے ہے اسواسطے کہ استرخاؤ نہ ہوئے مانع قوت حرکت ہے جائینوس کے نزدیک ٹکڑوں اور شام میں حرارت کمیت میں برابر ہے اور لینت اور حدت میں مخالف ہو کمیت میں برابر ہونے سے مراد ہے کہ حرارت تاثیر میں برابر ہو نہ مقدار میں یعنی ٹکڑوں میں جو حرارت ہوتی ہے وہ شام میں نہ تو کم ہوتی ہے نہ زیادہ ہوتی ہے اور اول تو اس وجہ سے نہیں ہے کہ اگر کم ہوتی تو نزول واقع ہوتا اور ثانی باطل ہے پس مقدم بھی باطل ہوا اور یہ بات کہنی جائز نہیں ہے کہ اگر ناقص نہیں ہے تو نمو واقع ہوتا چاہئے کیونکہ اسکا وہ ہی جواب ہے کہ جو گڑا اور دوسری اس وجہ سے نہیں ہے کہ زیادتی حرارت غیر یہ کہنے یا تو سبب نقصان نفس کے ہوتی ہے دوسری مرتبہ بدن پر بعد وجود بدن کے یہ اسوقت ہے کہ اگر یہ کہیں کہ حرارت غیر نہ جس حرارت سے نہیں ہے یہ مذہب حکما فی محققین کا ہے یا سبب جناری کے ہوتی ہے کہ باقی عناصر سے حرارت کے متخرج ہوتا ہے یہ اسوقت تک ہے کہ اگر کہیں کہ حرارت جس حرارت نارینہ سے ہے

یہ مذہب اوس گروہ کا حکما میں سے ہے جنکو تحقیق نہیں ہے یہ دونو امحال میں اگر کوئی کھکھ اگر حرارت
 شاب میں ٹکرون کی حرارت سے زیادہ نہ ہوتی تو اوسکے اعضا کی تدبیر کب ممکن نہی سوائے کہ اعضا اوسکے
 ٹکرون کے اعضا سے بڑے ہوتے ہیں جواب اسکا یہ ہے کہ ٹکرون کے اعضا بڑے ہیں یہ بڑھنا
 زیادتی شاب کو قائم مقام ہے اور وحدت اور نیست میں مخالفت طلب اسکے ہے کہ ٹکرون میں بطوبت
 کثرت سے ہوتی ہے پس سبب کثرت بطوبت کے حرارت میں نیست آجاتی ہے اسوائے کہ حرارت ترشی
 کی ملایم ہوتی ہے اور حرارت خشک شے کی تیز ہوتی ہے دیکھو پانی اور پتھر جو وقت کہ یہ دونو برابر
 گرم کیے جاویں تو پتھر میں حرارت بہ نسبت پانی کے تیز ہوتی ہے بعض اطبا اسکی مثال حمام سے دیتی ہیں
 کہ زمین حمام پانی سے زیادہ گرم ہوتی ہے اور پانی ہوا سے زیادہ گرم ہوتا ہے اور گرم کرنے والے سب کی
 ایک شے ہو اور ٹکرون میں بطوبت اسوجہ سے زیادہ ہوتی ہے کہ ان میں جو بطوبت غریبہ ہے وہ منی
 اور خون اور روح بخاری سے حامل ہوتی ہے اور یہ وہ بطوبت ہے کہ تہوڑی تہوڑی اول عمر سے
 آخر عمر تک تحلیل ہوتی جاتی ہے یہ وہ ہے کہ جو جالینوس نے بیان کیا ہے اور یہ ہی مولف نے اختیار
 کیا ہے مولف کا کلام جالینوس کے کلام کے مطابق ہے۔

ن

اور یہ اور بڑھون کا مزاج سرد و خشک ہی لیکن شہ کے مزاج میں سبب بطوبت غریبہ بلکہ کے تری زیادہ ہوتی ہے۔

ح

سبب نقصان حرارت غریبہ کے تو سرد ہے اور سبب بطوبت کے تحلیل ہونے کے خشک ہے یہ بات یوں
 کے سخت ہونے اور جلد کے پٹھنے سے جانی جاتی ہے اسی سبب اسکے کہ اوس میں بطوبت غریبہ بالہ ہوتی ہے تر زیادہ
 ہے اور بطوبت غریبہ بے بیعت ہضم کے ہوتی ہے یعنی جیسا کہ غذا ہضم ہونی چاہئے ہضم نہیں ہوتی پس
 اس وجہ سے بطوبت فضلیہ بدن میں زیادہ ہوتی ہے اور وہ بطوبت اعضا کو تر کرتی ہے اور یہ بطوبت اعضا
 کے جوہر کو تر نہیں کرتی ہے جیسا کہ ٹکرون میں تر کرتی ہے بلکہ اعضا ہی کو تر کرتی ہے بطوبت ٹکرون کی مثل بطوبت
 اوس نہیں کے ہے کہ جو تازہ و تر ہو اور بطوبت بدن کی مثل بطوبت اوس لکڑی کے ہے کہ جو خشک ہو اور

پہر پانی میں بہکونی جاوے یہہ رطوبت غریبہ اعضائی اصلیہ کو خشک کرتی ہے یعنی بسبب اسکے غذا اعضا کو خارج سے نہیں پہنچ سکتی اور یہہ بسبب اسکے کہ فضلہ فی خود صلاحیت غذا ہونے کی نہیں رکھتی بسبب نہ پہنچنے غذا کے اعضا خشک ہو جاتے ہیں اور ادھر کے بدن میں یہہ رطوبت غریبہ حادث نہیں ہوتی یہ یعنی ہضم اور سکا ایسا ضعیف نہیں ہوتا کہ جو اسکو یہہیات لازم ہو اگر یہہ رطوبت بد ہون میں نہ ہوتی ہو بوٹر ہونا میں نبوست اور ہٹر کے بدن سے زیادہ ہوتی ہے۔

ن

اعضاؤں میں سب سے معتدل سبابہ اونگلی کے پورون کی جلد ہے بعد اسکے باقی اونگلیوں کے پورون کی جلد بعد اسکے اصابع کی جلد ہے بعد اسکے راحہ کی جلد ہے بعد اسکے کف کی جلد ہے بعد اسکے ماتہ کی جلد ہے بعد اس کے سارے بدن کی جلد ہے۔

ح

اعضاؤں میں سب سے معتدل جلد ہے اسواٹھ کے جس قدر اعضا بدن میں ہیں گرم کے مقابلہ میں تو سرد ہے مثل دل کے گرم تر ہے اور جلد اسکی مقابلہ میں سرد کے مقابلہ میں مثل شجر کے گرم ہے اور تر کے مقابلہ میں خشک ہو مثل دماغ کے گرم تر ہے اور جلد اسکی مقابلہ میں خشک ہو اور خشک کے مقابلہ میں تر ہے مثل بڈی کے گرم تر ہے اور جلد اسکی مقابلہ میں تر ہے اور نہ جلد میں خون و پیٹھے میں خون گرم تر ہے اور پیٹھے سرد و خشک میں پس و نوون مل کے معتدل ہو گئے بعض نے کہا ہے کہ جلد اسوجہ سے معتدل ہو کہ جو شے حرارت و برودت میں معتدل ہو اس سے متفعل نہیں ہوتی جیسے پانی ہوتا ہو کہ اوکے برابر اس میں برہن ہو جب جلد پر ڈالا جائے تو جلد سے متفعل نہیں ہوتی یعنی جلد کو کچھ اثر نہیں ہوتا بلکہ سرد و گرم پانی کے ایسے ہی جو رطوبت اور خشک میں معتدل ہو اس سے متفعل نہیں ہوتی مثل آوہن جگر کے کہ نہایت خشک ہو اور دوسرا نہایت تر ہو اور نوون پر اگر آئیں اور جلد پر ڈالیں جلد سے متفعل نہیں ہوتی یعنی جلد کو کچھ اثر نہیں ہوتا یعنی وہ اپنی پس و نوون سے متفعل نہیں کرتی معتدل سے نہ متفعل ہونا اعتدال کی دلیل ہے یہاں ایک شہ واحد ہوتا ہے اور وہ شہ اس وجہ سے وارد نہیں ہوتا کہ اعتدال محسوس کا اعتدال لاس سے جانا جاتا ہے پس اگر اعتدال لاس کا

لموس کے اعتدال سے جانا جاوے اور لازم آتا ہے اس واسطے کہ یہ بات ہم نہیں تسلیم کرتے کہ اعتدال لموس کا لاکھ
 کے اعتدال سے جانا جاتا ہے جیسا کہ ہم نے فرض کیا ہے بلکہ اس وجہ سے شبہ وارد ہوتا ہے کہ جلد معتدل جب ہو سکتی
 کہ جو چیز کہ غیر جلد کی ہے متعلق ہو اور اس چیز سے کہ اس سے جلد متعلق ہو اور یہ بات معلوم نہیں ہو سکتی اور
 یہ کلام مطلق جلد کے اعتدال میں ہوتا ہے کہ جلد تمام جسم کی جلد سے زیادہ معتدل ہو اور تاہم میں گفت کی
 زیادہ معتدل ہے اور اس سے زیادہ راحہ کی جلد معتدل ہے اور اس سے زیادہ اوٹگیوں کی جلد معتدل ہے
 اور اس سے زیادہ سبابہ کی جلد معتدل ہے اور اس سے زیادہ سبابہ کی اوپر کا جو پورے اس کی جلد معتدل ہے
 اس واسطے کہ معتدل وہ ہوتا ہے کہ جو حاکم ہو لموسات کی مقدار دریافت کرنے پر کیونکہ حاکم کو اطراف
 کی طرف میلان مساوی ہوتا ہے پس بہ نسبت اور جلدوں کے یہ بات تاہم کی جلد میں زیادہ ہے اور تاہم
 میں گفت کی جلد میں زیادہ ہے اور گفت میں راحہ کی جلد میں زیادہ ہے اور راحہ سے اوٹگیوں کی جلد میں زیادہ
 ہے اور اوٹگیوں میں پوروں کی جلد میں زیادہ ہے اور پوروں میں سبابہ کی پوروں میں زیادہ ہے سبابہ کا پور
 گویا بطبع حاکم ہے لموسات کی مقدار دریافت کرنے میں اس واسطے مصنف نے متن میں بالترتیب جلدوں کو
 بیان کیا ہے یعنی پہلے سبابہ کی پوروں کی جلد کو بیان کیا اور اسکے بعد پوروں کی جلد کو اور
 اسکے بعد علاوہ پوروں کے اوٹگیوں کی جلد کو اسکے بعد راحہ کی جلد کو اس کے بعد گفت کی جلد کو اسکے
 بعد تاہم کی جلد کو اسکے بعد مطلق جلد کو بیان کیا ہے

ن

اعضائوں میں سب سے گرم ذل ہے بعد اسکے جگر ہے بعد اسکے گوشت ہے

ح

دل اس وجہ سے سب سے زیادہ گرم ہے کہ روح علاوہ قلب کے جسے اعضا میں سب سے زیادہ گرم ہے کہ روح
 بہت لطیف اور بہت خفیف ہے بغیر اسکے کہ اس کو اعضا سے حرارت پہنچے جو ایسا ہو گا کہ میں روح
 خفیف زیادہ ہوتے ہیں اور جس میں عظم خفیف زیادہ ہوں وہ زیادہ گرم ہوتا ہے اس واسطے کہ روح دونوں
 گرم ہیں جگر روح اعضائوں میں زیادہ گرم ہے علاوہ ذل کے تو ذل اور اعضا سے زیادہ گرم ہوا کرتا ہے

زیادہ گرم ہے روح سو اس واسطے کہ دل و بدن روح کا ہے جو خفیہ لطیف کرنے والی ہے واجب ہے
یہ کہ اس کو اس کے لطیف کردار قوی ہو حرارت میں تاکہ خون کو لطیف کرے کہ وہ خون روح ہو جاوے جو گرمی
گرم جودہ بہت گرمی سے بعض نے کہا کہ روح اور دل حرارت میں مساوی ہیں یعنی بسبب اسکے کہ علت
قوی ہوتی ہے معلول سے یہ اس بات کو چاہتی ہے کہ دل زیادہ گرم ہو تاکہ اسکے کہ دل گوشت اور ریشہ اور عروق اور
اعصاب اور غضروف اور خون سے مرکب ہے اور ان میں حرارت روح کی حرارت سے کم ہے سو واسطے
کہ روح جو بہ لطیف ناری ہوئی ہے یہ اس بات کو چاہتا ہے کہ روح زیادہ گرم ہے اور مدعا اس قول سے
بھی ثابت ہے سو واسطے کہ جو شے گرم ہے اس کو مساوی ہی پس مساوی گرم کا گرم ہوتا ہے اگر کوئی کہے کہ
اس قول سے کہ دل روح کی حرارت میں مساوی ہے یہ قول مولف کا کہ سب سے زیادہ اعضاؤں میں گرم
قلب ہی صادق نہیں آتا جواب اسکا یہ ہے کہ روح عضو نہیں ہے پس یہ اعتراض وارد نہیں ہوتا بعد
اسکے جگر ہے اس کی حرارت دل کی حرارت سے کم ہوتی ہے اور گوشت کی حرارت سے کم کہ وہ تمام اعضا سے گرم
ہے زیادہ گرم ہے گرم سو واسطے ہو کہ اسکا فعل پکانا ہے اور غذا کو مستحیل بہ خون کرنا ہے پس یہ بات حرارت سے
حاصل ہوتی ہے اور دل کی حرارت سے اس کی حرارت اس وجہ سے کم ہے کہ اس کی حرارت خون کی حرارت سے
کم ہے اور خون کی حرارت دل کی حرارت سے کم ہے حرارتیں خلوص سے ہیں سو یہ کم ہے کہ جگر میں بھی خون کو گرم
کرتی ہے جو فی خیر میں غالب ہوتی ہے اور تھوڑے دم سے اس میں گرم جہاں بھی کم ہوتے ہیں اور خون کی حرارت کا
دل کی حرارت سے کم ہونا ظاہر ہے اور گوشت کی حرارت سے اس میں حرارت اس وجہ سے کم ہے کہ گوشت میں
لطیف عصب ہوتا ہے اور وہ سرد ہیں اور جگر میں لیف نہیں ہیں اور نیز جگر آلہ ہے واسطے احالہ اور طبع اور
ہضم کے پس اس میں حرارت کی بہ نسبت گوشت کی زیادہ حاجت ہے اور گوشت اس واسطے گرم ہے کہ یہ
خون پیدا ہو جائے اور خون گرم ہے پس واجب ہے کہ گوشت بھی گرم ہو اور حرارت اس کی جگر کی حرارت سے
کم ہوتی ہے اور باقی اعضاؤں سے زیادہ ہوتی ہے جگر کی حرارت سے اس وجہ سے کم ہوتی ہے کہ گوشت میں
لیف ہوتے ہیں اور جگر میں نہیں ہوتے اور باقی اعضاؤں سے اس وجہ سے زیادہ ہوتی ہے کہ تمام اعضا میں
اعصاب و رابطہ اور ریشہ ہوتی ہیں یہ اعضا کو سرد اور سخت کرتے ہیں اور بحال بسبب اسکے کہ اس میں

عکرم دم ہے یعنی تلچرٹ دم کی ہے کہ وہ سودا ہی سرد و خشک ہو۔

ن

سرد سب اعضاؤں میں بڑی ہی بعد اسکے خضوف بعد اسکے رباط بعد اسکے عصب بعد اسکے نخاع بعد اسکے دماغ ہو۔

ح

سردی تو بسبب اسکے سختی کے جانی گئی اس واسطے کہ سختی مرکبات میں بسبب غلبہ اجزای ارضیہ کے ہوتی ہے اور وہ سرد ہو تو ہین دھڑکے کہ کھڑکی عروق اور شرائین کے جو حامل خون کے ہیں کہ جو گرم کرنے والا اور سکا ہے کہ جس میں ہوجانی ہے اور یہ بات کیا کہ ان سب سے کہ جو اسکے بعد نہ کہ ہین سردھے اس بات سے جانی جاتی ہے کہ ان کو بعد میں اسکے بیان کیا پس بعد میں بیان کرنے سے یہ بات جانی جاتی ہے کہ یہ برودت میں اس سے کم ہے اور خضوف کی بھی برودت اس کی سختی کی وجہ سے جانی گئی اور برودت میں بڑی ہی اسوجہ سے کم ہے کہ وہ اس سے ملایم ہے پس خون کی طبیعت کے قریب ہی اس واسطے اسکو حاجت جو ف کی نہیں ہے بخلاف بڑی کے کہ چونکہ وہ خون کی طبیعت سے بعید ہے تو اس میں جو ف ہوتا ہے تاکہ خون اس جو ف میں مدت تک ٹھہرے اور بہت سی استحالہ ہو کہ شکل اعضا کی ہو جاوی رباط کی بھی برودت اس کی سختی سے جانی گئی دوسرے یہ بات ہے کہ اسکا خروج بڑی ہی ہوتا ہے اور وہ سرد ہے لیکن خضوف سے سرد کم ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اس سے ملایم ہے پیٹھے کی برودت ہی اسکی سختی سے جانی گئی رباط سے برودت میں اس وجہ سے کم ہے کہ اس سے ملایم ہے اور نخاع اسوجہ سے سرد ہے کہ اس پر ام الدماغ اور غمقات پشت کی محیط ہیں اور یہ دونوں سرد میں ام الدماغ تو سرد اسوجہ سے ہے کہ یہ جو غشائی ہے اور غشا عصب ہے اور عصب سرد ہے اور غمقات پشت اسوجہ سے سرد ہیں کہ وہ بڑی ہیں اور بڑی سرد ہے لیکن سردی میں عصب سے کم ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ دل و جگر کے مجاور ہے پس ان دونوں سے اسکو حرارت پہنچتی ہے دماغ اسوجہ سے سرد ہے کہ اس پر ام الدماغ اور تحت محیط ہے اور یہ دونوں سرد میں لیکن سردی میں نخاع سے کم ہے اس وجہ سے کہ اس سے ملایم ہے اور اکثر اس کو حرارت پہنچتی رہتی ہے اس واسطے کہ یہ دل کی مجاوی ہے پس ہمیشہ اس کی طرف ارواح حیوانیہ گرم پہنچتی ہیں۔

ن

سب سے زیادہ خشک بال ہیں بعد اسکے ٹہنی ہر بعد اسکے غفروں بعد اسکے رباط بعد اسکے ٹھپے۔

ح

بال کو خشک ہونے کی یہ وجہ ہے کہ یہ بخار و دغانی سے پیدا ہوتے ہیں کہ اجزاء فوائیدہ اوس میں سے زیادہ تحلیل ہو جاتے ہیں اور اجزاء دغانیہ نہ عقد ہو جاتی ہیں اور اجزاء دغانیہ خشک ہونے کی وجہ سے انکو منفک کر نیوالی حرارت ہو کر جو اسکے جلائی ہو اور اجزاء اسے جذبہ کو اس سے دفع کرتی ہے بدل میں بخار و دغانی سے زیادہ اور کوئی خشک نہیں ہو پس بال سب انحصار میں ہوتا ہیں اگر کوئی کہے کہ بال عضو نہیں ہیں جواب اس کا یہ ہے کہ چونکہ خیزی کمائی ہے واسطے بدن کے یعنی بدن کو اس سے کمال ہوتا ہے اس وجہ سے اسکو مشابہ عضو کے کہا اور بعض اطباء یہ کہتے ہیں کہ بال اعضا متشابہ الاخر اسے میں مضغ ہی اس رائے میں اور نکاتالاج ہے ہڈی اس وجہ سے خشک ہو کہ سب اعضا سے سخت ہے بال سر خشکی میں کم ہے بال سر خشکی میں اس وجہ سے کم ہے کہ ہڈی اکثر حیوانات کی غذا ہے اور غذا جسم رطب ہوتی ہو تاکہ اسہولت منقذی کی شکل کو قبول کرے اور بال چون کہ کوئی نہیں کہتا تا اور نمیز اس سے مطوم ہوتا ہے کہ یہ بال اور ہڈی کو برابر کیسے کہ میں ڈال کر مقرر کر میں تو ہڈی سے بہت پانی اور روغن ہوتا ہے اور بال خشک ہے کم اور بال سر آئس زیادہ باقی رہتا ہے پس طوبت ہڈی میں زیادہ ہوتی ہے اگر کوئی کہے ہڈی مٹتی نہیں ہے اور بال مٹتے ہیں پس بال غیر سبب چاہے کہ ہڈی میں مٹنے کی وجہ یہ ہے کہ اوس میں جو اہمیت ہے وہ سبب اس کے کہ ہڈی کا مزاج اصلی سرد ہے جب باقی ہے اس واسطے جب اسکو متحرک کرتے ہیں بہت پانی نکلتا ہے بخلاف بال کے کہ یہ جو برف کہ یہ خون سے زیادہ تر ہے مگر سبب مجھے کے مٹتا نہیں ہے اور غفروں میں پیوست بسبب صلابت اس کے جوہر کے ہے اور نیز سبب اس کے کہ خون اوس میں کم ہے اور پیوست میں ہڈی سے اس وجہ سے کم ہے کہ یہ اوس سے ملائم ہے اور رباط میں پیوست سبب اس کی سختی کے ہے لیکن پیوست اس میں غفروں سے کم ہے ان واسطے کہ اوس سے پیوست میں ملائم ہے اور عصب خشک ہے سبب اپنی صلابت کے لیکن بال اس خشکی میں کم ہے جو جب اس کے اس میں سختی رباط سے کم ہے عصب حسی سبب اس کے کہ وہ حاکم خمسوات ہے طوبت اور پیوست میں معتدل ہے اور عصب حرکت مختل سے خشک ہو اس واسطے کہ حرکت خشک کرتی ہو

ن

زیادہ تر طب اول میں سہلین ہے بعد اوس کے ششم سے بعد اوس کے لحم فتویٰ بعد اوس کے نخاع ہے

ح

سہلین اسوجہ سے رطب ہے کہ وہ لین الجور ہے اور لحم کی مجادر ہے پس لحم سے اوسکو رطوبت پہنچتی ہے اور ششم اسوجہ سے رطب ہے کہ وہ ہی لین الجور ہے اور چونکہ یہ مجادر لحم کا نہیں ہے اسوجہ سے رطوبت میں سہلین سے کم ہے اور نیز بسبب اسکے کہ سہلین سخت ہے اسوجہ سے رطوبت اس میں کم ہے رطوبت لحم رخو کے بیاض کی طرف مایل ہوتی ہے اس کو غدہ کہتے ہیں مثل بغل کے گوشت اور پستان کے گوشت کے اسواسطے کہ لحم غدہ پر اجزاء رطوبہ غالب ہوتی ہیں پس سفیدی بسبب غلبہ بلغم کے ہوتی ہے لیکن رطوبت میں ششم سے کم ہے اسواسطے کہ وہ لحم ہے اور حرارت اوسکی عائد ہے اور وہ مجفف ہے اور لحم کو دغلاؤ کے ساتھ اسواسطے قید کیا ہے کہ لحم صلب دماغ اور نخاع سے رطب نہیں ہے دماغ رطب اسواسطے ہے کہ وہ جو لہریں ہے لیکن رطوبت میں لحم رخو سے کم ہے اسواسطے کہ اوسکی طرف ہمیشہ ارواح حارہ پہنچتی ہیں اور نخاع کا رطب ہونا ظاہر ہے لیکن رطوبت میں دماغ سے کم ہے اسواسطے کہ قوام اسکا بہ نسبت دماغ کو سخت

ن

تیسرے اخلاط ہیں۔

ح

شیخ ابو علی سینا نے کہا ہے کہ خلط ایک جسم سے تر روان کہ پہلے احتمال غذا کا اوسکی طرف ہوتا ہے یعنی جو چیز ماکول کہ معدہ میں وارد ہوتی ہے اپنی صورت اور غیہ چھوڑ کر پچلے کہ دوسری صورت بدلتی ہے وہ بھی ہوتی خلطی ہے رطب یعنی تر کے معنی ہیں کہ سہل القول ہو واسطے شکل اور اتصال اور انفصال کے پہلے ہڈی اور لحم اور غضروف سے احتراز ہے سیال یعنی روان وہ ہے کہ اوسکی شان سے ہو کہ اوسکے اجزاء بالطبع میل اور خواہش ہفتی کو کریں پس اس سے معلوم ہوا کہ رطوبت سیال ہونے میں شلو نہیں ہے اسی سبب سے ریت کو سیال کہتے ہیں باوجود اسکے کہ وہ شدید الیوست ہے اور وجہ سیال کے کہی گئی ہے

اگر اجزاء اسکی بالطبع میل طرف اسفل کے رکھتی ہیں سیال کے کہنے سے چربی بھل گئی کہ سیال نہیں ہے اگر کوئی کھے کہ بلغم جسی اور زجاجی بھی خارج ہو گئی کہ یہ رطب و سیال نہیں ہیں جواب اسکا یہ ہے کہ بلغم جسی اور زجاجی سے یہ مراد ہے کہ گچ اور شیشے پگھلاؤ ہوئی کے رنگ میں مشابہ ہو نہ تو ام میں پس یہ دونوں رطب و سیال ہیں اور کہا ہے کہ مراد رطب و سیال سے بحسب طبع ہے اگر کسی وجہ سے سبب ملنے کسی شے کے رطب و سیال نہیں ہے تو کچھ قباحات نہیں اور مستحیل ہوتی ہے اسکی طرف غذا اسکے یہ معنی ہیں کہ صورت نوعیہ غذا کی بدل جاوے یہ احتراز ہے کیلوس سے کہ اس میں غذا صورت نوعیہ سے نہیں نکلتی اسی سبب سے جب کیلوس تھے میں نکلتا ہے مزہ اس چیکا کہ کہا لی گئی ہے معلوم ہوتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کیلوس اپنی صورت نوعیہ پر باقی ہے اور غذا اسکو کہتے ہیں کہ جس کو حیوان اعتدا کے واسطے تناول کرے اور نیز احتراز ہے اس سے کہ جو قزع اور انبیق میں گوشت کو رکھا ہر قطر کرین کیونکہ گوشت غذا ہے اور وہ رطوبت کی طرف مستحیل ہوتا ہے مگر صورت نوعیہ اسکی نہیں بدلتی اور لفظ اول و آخر احتراز رطوبت ثانیہ کے ہے اور وہ خلط کہ جو خلط سے پیدا ہوتی ہے اس سے خارج نہیں ہوتی اس واسطے کہ اسکی طرف غذا اول فی الجملہ مستحیل ہوتی ہے اس واسطے کہ یہ خلط جس سے پیدا ہوتی ہے اسکی طرف غذا اول مستحیل ہوتی ہے اور اس میں شبہ ہے ۔

ن

وہ چار ہیں ۔

ح

نہیں پہلی صادق نے کہا ہے کہ خلط چار اسوجہ سے ہیں کہ خلط غذا سے پیدا ہوتی ہے اور غذایہ عناصر سے مرکب ہوتی ہیں پس بالضرور چاہئے کہ غذائیں قوت ایک عنصر کی غالب ہو اس سبب سے کہ برابری محال ہے اور جو ایک قوت عنصری غذائیں زیادہ ہوگی بالضرور چاہئے کہ وہ خلط کہ مناسب طبیعت اس قوت طاعن کے ہو ظاہر آوے لہذا ہر ایک خلط اور طبیعت ایک عنصر کے واقع ہے ۔

ن

افضل اون چاروں میں خون ہے اور اسکا مزاج گرم تر ہے اور فائدہ اسکا یہ ہے کہ بدن کو نڈا پہنچا دے۔

ح

افضل سب خلطوں میں خون بھی اس واسطے کہ غذا کے واسطے سب سے عمدہ ہے شیخ بوعلی نے حیوان اشقایہ
 لکھا ہے کہ غازی حقیقت میں خون ہے اور باقی اخلاط مثل باریز مصلح کے ہیں کہ اسکی اصلاح کرتے ہیں اور نیز افضل
 ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مزاج اسکا گرم تر ہو اور یہ مزاج حیات کے مناسب ہے اور طعم اسکا لذیذ اور
 میٹھا ہے اور بھیجی فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ اس سے بشرہ کو جمال و حسن حاصل ہوتا ہے اور نیز ذیل افضل ہونے
 کی یہ بھی ہے کہ حتی الامکان طبیعت اسکو دفع نہیں کرتی ہے مگر بعد تمام اخلاط کے یعنی جب کوئی خلط نہیں
 رہتی تب یہ خارج ہوتا ہے بعد خون کے افضل بلغم ہے اس واسطے کہ وہ دم بالقوہ ہے بعد اس کے صفرا ہے کہ
 یہ خون سی حرارت میں موافق ہے اور سودا خون سے دونوں کیفیتوں میں مخالف ہے یعنی خون گرم و تر ہے
 مثل ہوا کے لیکن حرارت اور رطوبت دم کی بحسب اغلب ہے اس واسطے کہ وہ مرکب ہو اور ہوا کی حرارت
 اور رطوبت ایسی نہیں ہے اس واسطے کہ وہ بسیط ہے اور خون کے گرم و تر ہونے کی یہ دلیل ہے کہ قوت
 بدن پر غالب ہوتا ہے تو بدن پر حرارت اور رطوبت غالب ہوتی ہے اور گرم تر بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور
 سرد و خشک چیزوں سے فائدہ ہوتا ہے اور غذا گرم و تر مثل گوشت و شراب سے پیدا ہوتا ہے اور گرم تر
 وقت میں ہیجان ہوتا ہے اور نیز سن خمومین ہیجان ہوتا ہے کہ وہ بھی گرم تر ہے اگر کوئی کھے کہ خون سرد ہے
 اور ذیل سرد ہونے کی یہ ہے کہ عورتوں میں بیت ہوتا ہے کہ یہ عین حیض ہوتا ہے اور عورتوں کا مزاج سرد
 ہے پس خون بھی سرد ہے جواب اسکا یہ ہے کہ ہم اس بات کو نہیں مانتے کہ پیدائش خون کی عورتوں کے بدن میں
 سردی کے بدن سے زیادہ ہوتی ہے چونکہ ان کے بدن میں بسبب سردی مزاج کے کمرسام کو کشید کرتی ہے
 تحلیل کم ہوتا ہے اسوجہ سے زیادہ معلوم ہوتا ہے اور نیز کمی حرکات کے ان میں سردی مزاج کو زیادہ
 دیتی ہے پس طبیعت بحکم خالق خون کو حیض سے دفع کرتی ہے اور فائدہ خون کا یہ ہے کہ یہ بدن کو غذا
 پہنچاتا ہے یعنی جو کچھ بدن سے بسبب تحلیل لگے ہوتا ہے خون بدل اسکا ہو جاتا ہے اور یہ بدل جانے کا
 کہ سن نمو ہے زیادہ نقصان سے وارد ہوتا ہے اور سن و قوت میں تعذر نقصان ہوا اور سن و اخلاط میں

کتاب نقصان سے وارد ہوتا ہے۔

ن

طبعی خون سرخ رنگ ہوتا ہے اور بدبو اور دھن ہوتی اور معتدل القوام اور شیرین ہوتا ہے طبعی وہ ہے کہ جو مخالف اسکے ہے رنگ اور بدبو اور قوام اور مزہ میں۔

ح

خون کی دو قسم میں طبعی اور غیر طبعی طبعی وہ ہے کہ جو جگر میں پیدا ہوا اس واسطے کہ جو خلط جگر میں پیدا ہوتی ہے وہ طبعی ہے اور جو جگر میں نہ پیدا ہوا اسکو اطباء کے نزدیک طبعی نہیں کہتے اور خون طبعی سرخ رنگ ہوتا ہے اس واسطے کہ جگر سرخ رنگ محض اور خون جگر میں پیدا ہوتا ہے پس اسکو اپنے مشابہ کرتا ہے کہ قافی اور تھید میں مشابہت ہوتی چاہے جسوقت کہ سفیدی کیلوسی جسم ہے دور ہو کر سرخ ہو جاوے دلیل استحالہ تام کی ہے اور نیز غری دلیل اعتدل حرارت کی ہے جیسے زردی دلیل اسکی اشتداد کا قافیہ و گیل سہلہ اور دود کی ہو اور سفیدی کچھ پرن پر دلالت کرتی ہے غری خون کی باعتبار مکان کے متفاوت ہوتی ہے جو خون دل اور شریان میں ہوتا ہے ناصع الحار یعنی طویل طرف شقرت کے بہ نسبت اوس خون کے کہ اور وہ اور کبد میں ہے اور جو خون ہیکل اور درہ میں ہے وہ قافی ہے یعنی سرخ صوف کہ کچھ زردی و سیاہی اور سرخ ہو اور سرخی اسکی بہ سبب خون شریان کے غلیظ ہوتی ہے اور نیز خون طبعی میں بو نہیں ہوتی اس واسطے کہ جو صفیوت سے ہوتی ہے اور یہہ استیلا حرارت غریبہ پر دلالت کرتی ہے اور نیز خون طبعی معتدل القوام ہوتا ہے یعنی قوام اسکا متوسط ہوتا ہے درمیان قوام صفر و یغم و سودا کے مانند صفر کے پتلانہ میں ہوتا اور مانند برونون خلطون باقیوں کے گارٹانہ میں ہوتا حکمت انہیں میں یہ ہے کہ بہت پتلانہ یوں میں غذا ہونکی صلاحیت نہیں رکھتا اور گارٹھی سے روح کا پیدا ہونا ممکن نہیں اور معتدل دونوں کی صلاحیت رکھتا ہے اور نیز خون طبعی شیرین ہوتا ہے یعنی مزہ اسکا مشابہ شیرین چرکے مزہ کے ہوتا ہے مانند شہد اور شکر کے نیز یہ کہ شیرینی اسکی مثل شیرینی شہد اور شکر کے ہو یعنی مشابہ خلوص کے ہو بہ نسبت باقی اخلاط کے اس واسطے کہ وہ اعضا کی غذاؤں کے واسطے عمدہ غذاؤں میں سے ہے اور اعضا اکثر شیرین ہیں اسکی وجہ انیسویں نے

ثابت کیا ہے جبکہ یہ بات ہر توگردا خون طبعی کو مشابہ اور ان اعضا کے لحم میں تاکا و سکو جلدی اور زیادہ جذب کریں اور خون غیر طبعی وہ ہے کہ جو مخالف خون طبعی کے ہوا اور یہ غیر طبعی روحاں سے خالی تہیں ایک یہ کہ سب صفات میں مخالف ہو یعنی سفید اور بدبودار اور غلیظ القوام ہوا اور شیریں نہ ہوا سکو غیر طبعی مطلق کہ تہیں دوسرے وہ کہ بعض صفات میں مخالف ہو یعنی یہ کہ معتدل القوام اور شیریں ہوا اور بدبودار بھی نہ ہو مگر سفید ہوا سکو غیر طبعی صفت منفیہ میں کہتے ہیں پس مثال مذکور میں غیر طبعی رنگ میں کہہ سکتے۔

ن

بعد اسکے بلغم ہے اسکا مزاج سرد تر ہے۔

ح

بلغم فضلیت میں خون کے بعد اور اور اخلاط سے پہلے ہے جیسا کہ گذرا اور سرد تر ہونے کی یہ دلیل ہے کہ جس وقت بدن میں زیادہ ہوتا ہے سرد تر بیماریاں پیدا ہوتی ہیں گرم و خشک چیزوں سے فائدہ ہوتا ہے اور اگر پیدائش اسکے مزاج اور سن اور وقت سرد و تر میں ہوتی ہے اور سرد تر غذاؤں پر پیدا ہوتا ہے۔

ن

فائدہ اسکا یہ ہے کہ یہ اس بات کی صلاحیت رکھتا ہے کہ حیوت بدن میں کسی وجہ سے غذا نہ پہنچے یہ خون ہو جاوے اور نیز اعضا کو تر کرتا ہے تاکہ حرکت او سکو خشک نہ کرے اور نیز بعض اعضا کی غذا ہوتا ہے مثل دماغ کے۔

ح

فائدہ اولی یہ ہے کہ بلغم اس بات کی صلاحیت رکھتا ہے کہ کسی وقت میں خون ہو جاوے اس واسطے کہ وہ حقیقت خون ہے کہ ابھی او سکا نفع پورا نہیں ہوا ہے یعنی جو شرائط خون کی نفع کے واسطے شروع نہیں ہوئے بلغم میں پوری نہیں ہوئی ہے یعنی بعض شرائط نفع کے رہ گئی ہیں پس بلغم کمال نفع کے قابل ہے اور اس وقت میں بسبب ہو جانے او سکی کے خون تغذیہ جمیع بدن کی صلاحیت رکھتا ہے جبکہ بلغم اس بات کی حکمت الہی اس بات کی مقتضی ہوئی کہ بلغم ذخیرہ کے طور پر رہے حیوت بدن کو غذا کی حیثیت میں نہ ہو

یہ اعضا پر مثل خون کے تقسیم ہو جاویں یعنی بوجہ افلاس کے غذا ہم نہ پہنچی یا کسی اور سبب سے غذا نہ پہنچ سکے مثل سدہ کے کہ یہ یعنی سدہ جو مدد جگر سے اعضا کو پہنچتی ہو اسکا مانع ہے تو ایسی وقت میں جراثیم غیر نری بلغم کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور اسکو پکاتی ہے پس بدن اسکو غذا کرتا ہے یہ فائدہ بلغم کا ہر صفا و سودا میں یہ بات حاصل نہیں کہ وہ خون ہو جاوے اس واسطے کہ یہ دونوں خون کی نفع سے تجاوز کر جاتی ہیں پس ممکن نہیں ہے کہ صورت دھویہ کی طرف رجوع کر کے مثل کچے کھانے کے اور اس کو کھانے کے کہ جو جلنے کی حد سے تجاوز کر جاوے اور اس کو کھانے کے کہ جو جل جاوے یعنی حد اتر سے تجاوز کر جاوے یعنی اول کا پہنچنا نفع معہوز کی طرف ممکن ہے اور دوسرے کا پہنچنا نفع معہوز کی طرف ممکن نہیں اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ حرکت اعضا اور مفاصل کو خشک کرتی ہو اس واسطے کہ اس میں تسخین ہوتی ہو پس حکمت الہی اس بات کی مقتضی ہوئی کہ بلغم اعضا اور مفاصل کو تر کرے تاکہ اسکو خشکی نہ عارض ہو تیسرا فائدہ یہ ہے کہ بعض اعضا میں لاونکی غذا خون کہ جس میں کسی قدر بلغم مخلوط ہو بسبب ہونے اس عضو کے بلغمی مزاج ہوتا ہے مثل داغ کے پس حکمت الہی اس بات کی مقتضی ہوئی کہ بلغم اسکی غذا میں داخل ہو سکی لے کہ ہے کہ ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ بلغم خون میں لزوجت پیدا کرتا ہے اور وہ بسبب لزوجت کے اعضا میں ٹپتا ہے۔

ن

یعنی وہ ہے کہ جو صلاحیت اس امر کی رکھی کہ جلد خون ہو جاوے اور غیر طبعی یا تو بسبب مزہ کے ہوگا یعنی نمکین ہوگا اور یہ حرارت اور یہ پوست کی طرف مایل ہوتا ہے اور یا ترش ہوگا یہ برودت اور یہ پوست کی طرف مایل ہوتا ہے اور یا میوہ ہوگا یہ خالص البرد اور کثیر الغلاب ہوتا ہے یعنی بہت کچا ہوتا ہے یا عضو ہوتا ہے یہ برودت اور یہ پوست کی طرف مایل ہوتا ہے اور یا سبب قوام کے ہوتا ہے کہ بہت رقیق ہو اسکو ناک کی کہتے ہیں یا بہت غلیظ ہو اسکو حبس کہتے ہیں یا مختلف القوام ہوں یعنی بعض اجزاء رقیق ہوں اور بعض غلیظ ہوں یا غالی کہتے ہیں۔

بلغم کی دو قسم ہیں طبعی اور غیر طبعی وہ ہے کہ جو صلاحیت اس امر کی رکھتی کہ جلد خون ہو جاوے گو یا وہ خون ہے
 کہ ابھی تک نفع خوب نہیں پایا ہے اس واسطے اس کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے یعنی جیسا کہ صفرا و سودا کا ہے کل اعضا
 اسکی احتیاج رکھتے ہیں کہ وقت احتیاج کے دم ہو جاوے دم کے جو مجاری ہیں اس میں جاری ہوتا ہے تاکہ
 وقت احتیاج کے اس کے قریب ہو اور پیدائش اس قسم کی جگہ میں ہوتی ہے بسبب موجود ہونے اور کھارہ کے
 غذائیں اور یہ دو طرح کا ہوتا ہے ایک تو یہ کہ اس میں کس قدر شیرینی ہوتی ہے اس واسطے کہ کس قدر نفع تو اس میں ہو
 ہی ہے اور یہ قسم شدید البرد نہیں ہے بلکہ بہ نسبت بدن کے قلیل البرد ہے اور بہ نسبت خون و صفرا کو سرد
 ہے اور دوسری قسم یہ ہے کہ معتدل القوام ہوتا ہے اور معتدل القوام اس کو کہتے ہیں کہ خون و کس قدر غلیظ
 ہو اور خون سے غلیظ بہر سبب قصور نفع کے ہوتا ہے اور غیر طبعی یا تو بسبب طعم کے ہوتا ہے یا بسبب قوام
 اس واسطے کہ خروج اس کا طبعی سے انہیں دوسوہوں سے ہوتا ہے نہ بسبب لون اور بوج کے اس واسطے کہ
 سفید ہے اور اس میں بونہیں ہوتی ہے اس واسطے کہ وہ سرد ہے اور سردی موجب سفیدی اور نہ ہونے کا
 ہے پس حیوت کہ اس میں وہ شے ملی کہ اس کے رنگ میں تغیر پیدا کرے تو وہ بلغم کے اقسام سے ہے
 خارج ہو جائیگا یعنی بلغم کے اقسام میں شمار نہ ہوگا جو شے اس میں ملے گی اسی کی قسم سے شمار کیا جائیگا
 اس واسطے شمار کیا جاتا ہے صفرائی حمیہ اقسام صفرا سے اگرچہ بلغم اس میں زیادہ ہے صفرا سے مگر شے
 اسکی طرف منسوب ہوتی ہے کہ جو اس پر جس میں غالب ہو اس واسطے کہ رنگت اسکی زرد ہوتی ہے نہ
 سفید پس حیوت کہ اس کو عفونت عارض ہو تو اس کو بلغم غیر طبعی میں شمار نہیں کرتے اس واسطے کہ عفونت
 بلغم کی کسی قسم سے مخصوص نہیں ہے پس سبب اس کے غیر طبعی میں شمار نہیں ہو سکتا اس واسطے کہ ہم نے
 جو تقسیم بلغم کی کی ہے باعتبار اوان اوصاف کے کی ہے کہ جو بلغم کو مخصوص ہیں بلغم غیر طبعی کی بسبب
 طعم کی ہریت قسم میں بتجملہ اول کے نمک کی یہ حرارت اور میوہ کی طرف مایل ہوتا ہے یہاں تک کہ
 شیخ بوعلی نے کہا ہے کہ یہ سبب بلغمون سے گرم خشک ہوتا ہے اور یہ یعنی گرم خشک ہونا اس قسم کے بلغم کا
 اس حکم کے منافی نہیں ہے کہ کل بلغم سرد و تر ہیں اس واسطے کہ یہ بقیاس خون و صفرا کے ہے اور سبب
 بلوحث کا یہ ہے کہ صفرائی محقرہ موافق اعتدال کے اوج میں مل جاتا ہے اور یہ اسکی بعض کو حلاوت

پس اوس میں کسی قدر لزوج ہو جاتا ہے اور جو صفرائی محرقہ اوس میں موافق اعتدال کے نہ ملے تو وہ بلغم
 بالغ نہیں ہوتا اس واسطے کہ اگر صفرا زیادہ مختلط ہو تو اوسکو صفرائی عجیب کہتے ہیں اور یہ اقسام بلغم سے نہیں
 گنا جاتا اور منجملہ اوسکے بلغم حامضی اور یہ برو دت اور یہ پوست کی طرف مایل ہوتا ہے اور یہ سودا کے
 ملنے کے سبب سے ہوتا ہے کہ موافق اعتدال کے ملے یا بہ سبب ورود برو دت کے ہوتا ہے کہ حرارت
 اوسکو مقہور کرے پس اسبب ستولی ہونے برو دت کے حرارت منطفی ہو جاتی ہے ترشی آجاتی ہے مثل
 شراب کے کہ جاتوں میں ترش ہو جاتی ہے یا اسبب اوسکی غلیان کے ہوتا ہے کہ اسبب ورود حرارت
 قویہ کے غلیان ہوتا ہے اس واسطے کہ غلیان موجب زوال حرارت ذاتیہ ہے پس برو دت مستولی ہوتی ہے
 اور ترشی آجاتی ہے مثل عصاہ ضعیفہ کے کہ گرمیوں میں ترش ہو جاتی ہیں منجملہ اوسکے منج سے اسکو تہ بھی
 کہتے ہیں اسکا کوئی طعم نہیں ہوتا خالص البرد اور کثیر الفجابت ہوتا ہے اور یہ ساری بلغموں سرد میں
 مستحیل ہوا ہوتا ہے اور بلغم مائی سے حاصل ہوتا ہے کہ اسبب کثرت احتقان کے زایل
 ہو جاتی ہے اور اسبب نہ ملنے کسی شے کے اسکا کوئی بلغم نہیں ہوتا اگر کوئی کھلے کہ چکلا اسکا کچھ طعم نہیں ہوتا
 تو اوسکو اقسام مذی طعم سے کیوں گردانا ایلاتی نے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ بیخ کو اوان اقسام سے
 کہ اوسکے واسطے طعم ہونہیں گردانا ہے بلکہ بلغم غیر طبعی کی قسم سے ازرو فی طعم کے گردانا ہے اور جائز ہے
 کہ بلغم کے باعتبار طعم کی دو قسم ہوں کہ ایک ذی طعم نہ ہو جیسا کہ جائز ہے کہ کیا جاتا ہے کہ حیوان ازرو
 نطق کے یا انسان ہے یا غیر اسکا ہے باوجود اس بات کے کہ غیر انسان ناطق نہیں ہوتا شیخ رحمہ اللہ علیہ
 نے فرمایا ہے کہ ایک بلغم کی اور قسم ہے کہ اوسکو حفص کہتے ہیں اور وہ وہ ہے کہ اوس میں سودائی شدید
 اور فجابت مختلط ہوتا ہے پس مائیت اوسکی منجمد ہو جاتی ہے اور یہ حامض سیرو دت اور یہ پوست میرا
 شہ ہوتا ہے اور یہ قسم اکثر اس من کے نسخوں میں نہیں ہے اور بعض میں ہے یہ ہر کل بیان بلغم غیر طبعی کا
 ہوتا ازرو فی طعم کے اور غیر طبعی کہ جو ازرو فی طعم کے ہوا اوسکی دو قسم ہیں یا تو مختلف القوام نہ ہو گا
 یا یکساں ہو گا اگر اول ہو گا تو اوسکی دو قسم ہیں یا تو بہت تھلا ہو گا اسکو مائی کہتے ہیں اسبب اس کے
 کہ پانی سے رقبہ میں مشابہت رکھتا ہے اور یہ اسبب رفت کے بہت جلد غصوں میں تاثیر کرتا ہے

بابت غلط ہوگا اسکو بھی کہتے ہیں بسبب اسکے کہ مشابہ ہو جس سے سفید میں کہ جو پائین گویا ہوا ہو اور یہ سب غلط ہوتا ہے اگر کوئی کہے کہ خارج ہو گیا اس سے وہ کہ جو نہ بہت تپلا ہوا اور نہ بہت گاڑا ہو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ قوام طبعی ہے اور کلام نوعی میں ہو رہا ہے اگر دوسرا ہوگا اسکو مخاطبی کہتے ہیں بسبب اسکے کہ مخاطب مشابہ ہوتا ہے مختلف القوام اکثر بسبب اسکے ہوتا ہے کہ ریح بخاری بلغم غلیظ میں لمحاتی ہے جاننا چاہئے کہ مشہور یہ ہے کہ مخاطبی حقیقت میں وہ مختلف القوام ہے کہ اختلاف اسکا از روی حس کے ظاہر ہوا ہو جو کہ حقیقت میں مختلف القوام ہوا اور اختلاف اسکا حس میں نہ ظاہر ہو اسکو مخاطبی نہیں کہتے بلکہ اسکو خام کہتے ہیں بسبب مشابہت کے ثوب خام سے کہ جو اپنے حال پر باقی رہتا ہے اور مضارہ سے تغیر نہیں ہوتا ہے مولف کے کلام سے خام اور مخاطبی میں فرق نہیں ہوتا جیسا کہ اکثر نسخوں میں ہے مگر ایک نسخہ میں ایسا لکھا ہے کہ اوس میں لکھا ہے والختلف القوام الخ مخاطبی یہ اس کے موافق ہے جو مشہور ہے۔

ن

بیدار کے صفرا ہے اور اسکا مزاج گرم و خشک ہے۔

ح

صفرا فضلیت میں بلغم سے بعد میں اور سودا سے پہلے ہے جیسا کہ ذرا اور مزاج اسکا گرم و خشک ہے اسواطی کہ پیدائش اسکی انتہائی طبع سے ہوتی ہے اسدواسطے جب پافانہ میں لا ہوا نکلتا ہے ملہدہ کے کنارے میں لزع اور سوزش پیدا ہوتی ہے اور جس شخص کی قے میں دفع ہوتا ہے معدہ میں اس کے خلیج معلوم ہوتی ہے اور مونہ اسکا گرم و معلوم ہوتا ہے اور اون امراض کو پیدا کرتا ہے کہ جنکو سرد تر جزوین سے نفع ہوتا ہے

ن

فائدہ صفرا کا یہ ہے کہ خون کو لطیف کرتا ہے تاکہ مجازی تنگ میں گزر جائے اور بعض اعضا کی غذا میں داخل ہوتا ہے مثل پیشہ کے اور کس قدر امعا کی طرف کرتا ہے نقل اور بلغم لزوج جو امعا میں ہوتا ہے اسکو دھوتا ہے

ح

تقریر فائدہ اولی کی یہ ہے کہ خون اگرچہ بہ نسبت بلغم اور سودا کے لطیف ہے مگر فی نفسہ غلیظ ہے اور صفرا

بناست اوسکے بہت رقیق ہے اور بسبب ملنے بلغم اور سودا کے خون اور پھی غلیظ ہو جاتا ہے چسبہ
 یہ بات ہے تو مسالک تنگ میں نفوذ نہیں کر سکتا پس حکمت الہی اس بات کی مقتضی ہوئی کہ عروق میں
 جلد سے جو خون آتا ہے اوسکے ساتھ وہ صفرا کہ جو بہت لطیف ہے جاری ہو کیونکہ اس میں قوت مبدقہ
 و تررقہ یعنی بہانے والی اور رقیق کرنے والی ہے بسبب اسکے مجاری تنگ میں نفوذ کر جاتا ہے تقریر
 و دوسری فائدہ کی یہ ہے کہ بعض اعضا اس بات کو مستحق ہیں کہ اونکی غذا بہت لطیف ہونی چاہئے کیونکہ وہ
 لطیف میں غذا لطیف کی لطیف ہونی چاہئے مثل پیٹھ کے پس حکمت الہی اس بات کی مقتضی ہوئی کہ غلط
 ہو خون کے ساتھ کہ جو غذا اس عضو کی ہوتا ہے کسی قدر صفرا پس وہ خون کو آمادہ اس بات پر کرتا ہے
 کہ مشابہ عضو کے ہو جاوے تقریر تیسری فائدہ کی یہ ہے کہ جو ثقل امعا میں واقع ہوتا ہے وہ اس میں اس
 سبب سے کہ اوسکو کب جذب کری بہت دیر پڑتا ہے کیونکہ اوس میں اجزائی غذائی لطیف ہوتی ہیں اور یہ ثقل
 ہوتا اور عرض ہوتا ہے پس کہ یہ بات ہے تو واجب ہے کہ امعا پر رطوبات بلبوس ہو کہ جو اوس ثقل کو مٹا
 اوسکو بچاوی یعنی یہ رطوبات مانع احتباس امعا میں یعنی امعا کو اوسکی وجہ سے لزج نہیں ہوتا اور جو اوسکو
 کیفیت رومی ہو وہ محسوس نہیں ہوتی پس یہ یعنی رطوبت اوس شے سے ہے کہ طبیعت کو اوس ثقل کے
 دفع کرنے سے غافل کرتی ہے پس کہ یہ بات ہے تو ضرور ہوئی یہ بات کہ امعا کی طرف وہ شے گری کہ
 جو اوسکو دفع کرنے پر آگاہ کرے جو قوت کہ اوسکے دفع کرنے کی حاجت ہو اور یہ بات اوس وقت ہوتی ہے
 کہ گرنے والی شے عادا اور لذاع اور شدید لجا ہو پس یہ صفرا ہے پس حکمت الہی اس بات کی مقتضی ہوئی
 کہ کہہ کے کسی قدر صفرا سے طرف امعا کے تاکہ امعا کی ثقل اور بلغم لزج کو دھو دھو جو قوت کہ عضلہ متعین صفرا
 النوع پیدا کرتا ہے تو انسان کو حاجت پا خانہ کی ہوتی ہے۔

ن

مضراتی طبعی زعفرانی رنگ ہوتا ہے اور غلیظ یا تو بسبب ملنے بلغم غلیظ کے ہوتا ہے اسکو کہتے ہیں
 ملنے بلغم رقیق کہ ہوتا ہے اور اسکو مہ صفرا کہتے ہیں سودا کو احتراقیہ کہ ہوتا ہے اسکو صفرائی کہتے ہیں یا بسبب اسکو ہوتا
 کہ صفرا و لجا اسکو کراچی اور زنجاری کہتے ہیں احتراق زنجاری میں قوی ہوتا ہے اسکو اسطرسم کہ مشابہ ہوتا

ح

صفر کی دو قسم ہیں طبعی اور غیر طبعی طبعی وہ ہے کہ جو جگہ میں پیدا ہوا اور اس میں کئی اوصاف ذاتی ہیں ایک یہ کہ خالص سرخ رنگ ہوتا ہے کہ سید زردی کی طرف مایل ہو مثل بال زعفران کے لیب اسکے کہ خون سے زیادہ لطیف ہے اور جسم بوقت کہ لطیف اور رقیق ہوتا ہے زرد اور شفاف ہوتا ہے اس واسطے خون میں سرخی خالص لیب صفر کے خالص ہوتی ہے دوسرے یہ کہ خفیف ہوا واسطے کہ یہ اور طبیعت نازکے ہوتا ہے یعنی جیسے ارکان میں نازکی طبیعت ہے ایسے ہی اخلاط میں اسکی طبیعت ہے اس واسطے سب کے اوپر تہا ہے تیسرے یہ کہ حاد ہو جو شخص قے کرتا ہے تو وہ لذع اور حدت اپنی معدہ اور موہ بہ بہت پاتا ہے اور اگر اسہال میں خارج ہو تو امعا میں لذع اور حدت بہت ہوتی ہے اور سبب اسکا زیادتی طبع اور حرارت کی شدت ہے یا غیر طبعی ہوتا ہے اسکی کئی قسم ہیں ایک وہ ہے کہ اس میں بلغم غلیظ مل جاوے اسکو محیہ کہتے ہیں کہ حج اندی کی زردی کو کہتے ہیں قوام اور رنگ میں انڈے کی زردی کے مشابہ ہوتا ہے دوسرے وہ کہ بلغم رقیق اور سینہ لجاؤ اسکو مرہ صفر کہتے ہیں اگرچہ یہ نام ساری اقسام پر سبب لغت صادق نکلتا ہے یعنی مرہ کے معنی لغت میں شدت اور قوت کے ہیں مگر اس سبب سے کہ اور اقسام صفر کی سبب مشابہت کے ایک ایک نام سے مخصوص ہیں چونکہ اس قسم میں مشابہت نہ تھی پس اس قسم کا نام عام رکھا تاکہ اور اقسام سے متناظر رہے اور نیز یہ بات ہے کہ یہ قسم کثیر الوجود ہے کہ گویا صفر یہ ہی ہے اور رنگ ان دونوں قسم کا زرد ہوتا ہے اس واسطے کہ رنگ صفرائی طبعی کا سرخ ہوتا ہے اور رنگ بلغم کا سفید ہوتا ہے اور جبکہ سرخی سفیدی سے ملتی ہے زردی حاصل ہوتی ہے تیسرے یہ کہ سیدہ سودا کی تحریق اور سینہ مل جائے اسکو صفر الخمر کہتے ہیں جو تھے وہ کہ بعض اجزا اس کے فی نفسہ مل جاوین پس وہ سبب شدت احتراق کے سیاہ ہو جاتا ہے اور باقی کے ساتھ مل جاتا ہے یعنی باقی اجزا جو جلتے نہیں ہیں اور سینہ لجا جاتا ہے اور اسکا رنگ زرد ہے پس یہ دونوں مل کر حضرت حاصل ہوتی ہے اس واسطے کہ سودا اور صفر سے حاصل ہوتا ہے اسکو کرائی کہتے ہیں اس واسطے کہ کراث یعنی گند ناکے پانی کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر کراث سے احتراق ہو جاوے تو رنگ اسکا سبب شدت زوال بطوب اور تحلیل ہونے کے سیدہ سفید بھی

کی طرف مایل ہوتا ہے مثل را کہہ کے بہ نسبت کوئلے کے اسکو زنجاری کہتے اور فرق درمیان ان دو قسموں کے یعنی کراچی اور زنجاری اور ان کے جو مثل انکے ہیں یعنی منفری محرقہ یہ ہے کہ جو ان دونوں میں مختلط ہوتا ہے وہ ان دونوں کے نفس میں حاصل ہوتا ہے اور جو اس میں مختلط ہوتا ہے کہ جو مثل اسکے ہیں وہ خارج سے وارد ہوتا ہے اس واسطے کہ سودا جل کر صفر کے ساتھ مختلط ہوتا ہے زنجاری صفر کی قسموں سے غوث میں احد ہے اور اردی اور قاتل ہے اس واسطے مثلاً یہ سموم کے پہنچنے سے کہا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ جو ہر سموم سے ہے۔

ن

بعد اوسکے سودا ہے اور اسکا مزاج سرد و خشک ہے۔

ح

دیں خشکی اور سردی کی یہ ہے کہ غذائیں سرد و خشک سے پیدا ہوتا ہے اور امراض سرد و خشک پیدا کرتا ہے اور نفع اشیا گرم و تر سے ہوتا ہے نزدیک محققین کے سردی بلغم کی زیادہ ہے سودا کی سردی سے جیسے گرمی صفر کی زیادہ ہے خون کی گرمی سے۔

ن

فائدہ اسکا یہ ہے کہ خون کو غلیظ کرتا ہے اور بعض اعضا کی غذا میں داخل ہوتا ہے مثل ہڈی کے اور اس سے کیتھرقم معدہ کی طرف گرتا ہے فم معدہ کو ہیوک پر خیردار کرتا ہے۔

ح

تقریر فائدہ اولیٰ کی یہ ہے کہ خون ایک خلط رقیق ہے اور اسکا ٹھہرا اعضا میں شکل ہے کہ وہ مستحیل ہے غذا جو پس مقبلی ہوئی حکمت الہی اس بات کی کہ اس کے ساتھ هرق میں کیتھرق سودا بھی جاری ہوتا کہ اسکو غلیظ کرے اور تقویت دے اور نیز فائدہ ثنات اور صلابت کا دیتا ہے جیسا کہ پیرمایہ دوم میں مل کر تا ہے ایسے ہی یہ بیان عمل کرتا ہے اگر کوئی کہے کہ کثیف ہونا سودا کا خون کو مٹاتی ہے اس بات کی کہ جو تھنے ذکر کیا کہ صفر خون کو لطیف کرتا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ اس میں منافات نہیں ہے

اس سبب سے کہ اکٹھا ہونا ان دونوں فائدوں کا کہ آپس میں نہیں ایک وقت میں مقصود نہیں بلکہ ایک وقت میں حاجت تکثیف کی ہے اور ایک وقت میں تلخیص کی ہے طبیعت بحکم خالق ایک وقت میں ایک کو استعمال کرتی ہے دوسرے وقت میں دوسرے کو ایسا ہی شرح کلیات میں لکھا ہے تقریر فائدہ ثانی کی سہل ہے یعنی جیسا کہ بلغم اور صفایہ میں معلوم ہو چکا ہے ایسا ہی یہاں سمجھنا چاہئے مثل شہیون کے کہ سودا انکی غذا میں داخل ہوتا ہے غصہ ایسا در ریاحات اور مثل ان کے ہین اور وہ اعضا کہ جبکی غذا میں سودا داخل ہوتا ہے اور ان اعضا سے زیادہ میں کہ جبکی غذا میں بلغم داخل ہوتا ہے اور جن اعضا کی غذا میں بلغم داخل ہوتا ہے وہ اور ان اعضا سے زیادہ میں کہ جبکی غذا میں صفرا داخل ہوتا ہے تقریر تیسرے فائدہ کی یہ ہے کہ غذا ضروری چیز ہے اور یہ بات ممکن نہیں ہے کہ کل اعضا وقت غذا کے مددک ہوں فم معدہ کو کل اعضا کا واسطے طلب غذا کے کہ وقت حاجت کے طلب کر کے کھیل گروانا ہے پس جو وقت کہ بہوک لگتی ہے اس کو جس ہوتی ہے اسید واسطے اس کو صبر اگر دانا ہے اور واجب ہے یہ کہ احساس اس کا قوی ہو یعنی غذا کے حاصل کرنے میں وہ بہت کوشش کرے اور یہ بات اس وقت ہوتی ہے کہ اس کی طرف وہ شے گرے کہ جو اس میں دغ غذا و لذیذ پیدا کرے وقت حاجت کے اور جو شے اس کی صلاحیت رکھتی ہے وہ سودا ہے اس واسطے کہ وہ سبب اپنی محوشت کے فم معدہ میں دغ پیدا کرتا ہے اور باوجود اسکی سبب کثافت کے تقویت بھی کرتا ہے پس حکمت الہی اس بات کی متقنی ہوئی کہ متوجہ ہو کہ یہ قدر سودا سے کہ جو جگر میں پیدا ہوتا ہے فم معدہ کی طرف تاکہ فم معدہ جہاں ہو واسطے اس فائدہ کے پس حق سبحانہ تعالیٰ نے طحال کو پیدا کیا تاکہ اس میں یہ قدر سودا جمع ہوا اور منجلب ہوا اسی طرف فم معدہ کی وقت حاجت کے وہ چیز کہ جہاں یہ غرض حاصل ہوا اور دلیل اس بات کی کہ ترشی باعث جوع اور محرک اشتہا ہے یہ ہے کہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ جبکی بہوک ضعیف ہوتی ہے جب ترشی کھاتے ہیں بہوک ظاہر ہوتی ہے لہذا اگر شہیون میں روزے دایر کرے روزہ افکار کرتے ہیں اور اگر نہ کریں بہوک جیسے کہ چاہئے ظاہر نہیں ہوتی۔

سودا کی دو قسم ہیں طبعی اور غیر طبعی سودا طبعی درود ہے خون طبعی کا سودا طبعی وہ ہے کہ کسی خلط کے جلنے سے حاصل ہوتا ہے یہاں تک کہ خود سودا اجل کر سوداوی غیر طبعی ہو جاتا ہے۔

ح

سودا کی دو قسم ہیں طبعی اور غیر طبعی طبعی وہ ہے کہ جگر میں پیدا ہوا اس سبب سے کہ مادہ اور سکا غذا میں ہوتا ہے کہ وہ اجزائے ارضیہ ہے نسبت سودا کی اخلاط کیسا تہہ ایسی ہے جیسے زمین کو ارکان کے ساتھ نسبت ہے اور طریق اسکی پیدائش کا یہ ہے کہ اجزائے ارضیہ جو جگر میں ہوتی ہیں وہ نیچے پٹھ جاتی ہیں یعنی جزائے ارضیہ بنیب ثقالت کے جسم سائل کو بہا کر نیچے پٹھ جاتی ہیں جیسا کہ گدے پانی میں دیکھا جاتا ہے پس یہ اجزاء کہ جو نیچے پٹھ جاتی ہیں سوداوی طبعی ہیں اور یہ خون محمود سے پیدا ہوتا ہے اس واسطے اور سکی مولف نے تعریف کی ہے کہ وہ خون کا درود ہے اور ہونا اسکا ایسا یعنی خون کا درود صد میں خون کے ساتھ جو خارج ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ جمود اس پر مستولی ہوتا ہے جالیٹو سوداوی طبعی کا نام خلط سوداوی اور خلط اسود کہا ہے اور غیر طبعی وہ سودا ہے کہ کسی خلط کے جلنے سے حاصل ہوتا ہے یہاں تک کہ خود سودا اجل کر سودا طبعی ہو جاتا ہے جیسے اشیائے رطیبہ میں اجزائے ارضیہ الجھائی ہیں اور وہ بنیب اس کے کہ نیچے پٹھ جاتے ہیں متمیز ہوتے ہیں جیسا کہ سودا طبعی میں جانا گیا ایک اور جذبہ سے بھی متمیز ہوتے ہیں وہ یہ ہے کہ بسبب خشونت کے وارد ہونے کے جل جاتی ہیں پس رطیت تحلیل ہو جاتے ہیں اور کثیف باقی رہتے ہیں اور اس خبر ارضی بارود کو سودائے اخراقی کہتے ہیں اور یہ سوداوی غیر طبعی ہے اور بحسب خلط کے اسکی کئی قسم ہیں کہ اخراق خلط سحر حال ہوتی ہیں طعم اور رنگ میں متفاوت ہوتی ہیں اور نکات اسکے مطولات میں مذکور ہیں۔

ن

چوتھے اعضا میں بعض اول میں سے منفرد ہیں اور وہ بڈی اور غضروف یعنی نرم بڈی اور رباط اور پٹھے اور وتر اور جیلی اور گوشت اور چربی اور سمن اور شرانین اور اور وہ ہیں

ح

اعضا اجماع معلوم ہے مین کہ جس سے معلوم ہوتی مین اونکی تعریف کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہے اوسکی
 دو قسم مین مفرد اور مرکب اور وجہ تھری یہ ہے کہ وہ عضو کا اور کثیر محسوس ہوا اپنے کل کو اسم اور حد مین شاک ہو
 وہ مفرد ہے جیسے ہڈی اور گوشت کہ ذرا سی ہڈی کو بھی ہڈی کہتے مین اور بڑی کو بھی ہڈی علیٰ ہذا القیاس کہ ذرا سی
 گوشت کو بھی گوشت کہتے مین اور بڑے کو بھی گوشت کہتے مین یا مشارک نہ ہو اسم اور حد مین مثل ہاتھ اور
 منہ کے کہ ہاتھ کے جز کو ہاتھ نہیں کہتے اور ایسے بھی مونہ کے جز کو مونہ نہیں کہتے یہ مرکب ہے اول کا نام
 متشابہ الاجزا کہتے ہے دوسرے کا نام آلیہ ہے اس واسطے کہ یہ اعضا آلم مین واسطے نفس کے اوسکی حرکات
 اور فحال کے تمام ہونے کے واسطے کہ بصارت بلا انکھ کے تمام نہیں ہوتی اور پیکر نابالغا ہتھ کے حاصل نہیں ہوتا
 ایسے ہی تمام اعضا آلیہ کا حال ہے پس بعض اعضا بے مفردہ مین سے ہڈی ہے اور یہ ظاہر ہے اور بعض
 اول مین سے غفروف ہے اور وہ جسم ہے ہڈی سے ملائم اس واسطے مڑ جاتی ہے بخلاف ہڈی کے بعض اور نیز
 سے رابطہ ہے وہ ایک عضو ہے مشابہ پٹھے کے لیکن سفیدی اور سختی مین اوس سے زیادہ ہے اس واسطے کہ وہ
 ہڈی سے پیدا ہوتی مین اور پٹھے و مانع اور نخاع سے نکلتے مین بعض اول مین سے رابطہ مین وہ ایک جسم
 ہے بعض رابطہ تو کچھ پکڑ عضلہ تک پہنچتے مین اور بعض عضلہ تک نہیں پہنچتے مین بلکہ اوسنے دونوں کا رے
 دونوں مفصل کی ہڈیوں کے وصل کردی مین اور اعضا کے درمیان مین وصل پیدا کیا ہے یعنی بسبب اسکے
 ایک شے ایک شے سے بند ہتی ہے یہ رابطہ یا اینکہ رابطہ ہی اسے کہتے مین اسکا نام عصب بھی ہے بسبب
 مشابہت کے عصب قوس سے یعنی کمان کے چلہ سے اور رابطہ مین جس نہیں ہے بعض اول مین سے عصب
 مین اور یہ ایک عضو ہے سفید مڑنے مین تو ملائم ہوتا ہے اور ٹوٹنے مین سخت ہوتا ہے یہ اسوجہ سے پیدا
 کیا گیا ہے کہ اعضا کو اوسکی وجہ سے حرکت حاصل ہوتی ہے بعض اول مین سے وہ نہیں یہ سمجھنا چاہیے
 کہ دماغ سے یا نخاع سے ایک پٹھ نکلتا ہے اور جو ہڈی حرکت کرتی ہے اوس سے رابطہ نکلتا ہے پس حرکت کہ
 یہ دونوں یعنی عصب اور رابطہ ملتے مین تو گنارے یا ایک ظاہر ہوتے مین پس جو فحل درمیان مانہ دونوں کے
 واقع ہوتا ہے وہاں سرخ گوشت بھرا جاتا ہے اور اوسکے اوپر غذا ڈالی جاتی ہے پس اس جسم کا نام کمر
 عصب اور رابطہ اور گوشت سرخ اور غشائے عضلہ ہے بعد اوسکے وہ چیز کہ جو عضلہ اور رابطہ اور عصب سے

نکلتی ہے اور وہ منتقل ہوتی ہے یعنی ٹہرتی ہے وہ ایک جسم موصاتی ہے اور وہ نہ مثل عصب کے مایم ہوتی ہے اور نہ مثل شہری کے سخت ہوتی ہے اسکا نام وتر ہے اور فائدہ اسکا یہ ہے کہ وقت سٹھنے عضو کے بہہ مغذب ہوتی ہیں پس عضو کو جس سے حرکت مراد ہوتی ہے کہچتا ہے اور سترخی ہونے میں یعنی پٹیلی ہونے میں وقت انبساط عضلی کے یعنی عضلہ کے کہلنے کے وقت ڈھیلے ہوتے ہیں یعنی عضلہ اپنی وضع اول کی طرف عود کرتا ہے یا وضع اول سے ہی طول میں زیادہ کہلتا ہے یعنی جقدر مطلوب ہو اوس قدر کہلتا ہے پس عضو منبسط ہوتا ہے بعض اوان میں سے غنائیں وہ وہ عضو ہے کہ درویشوں سے کہ جکا جم یا ریک ہے اور دقیق اور عریض ہیں مبنی جاتی ہیں ایک عصبی ہوتی ہے اور ایک رباطی اور یہ اسواسطے پیدا کی ہیں کہ اعضا پر محتوی ہوں یعنی اعضا کو چپا لیوے اور انکو پناہ میں رکھے اور یہ قول کہ درویشوں سے مبنی جاتی ہے ایک عصبی ہوتا ہے اور دروسر رباطی اور اعضا پر محتوی ہوتی ہے یہ باعتبار اکثر کے ہے اسواسطے کہ بعض اغشیہ فقط عصبی ہوتے ہیں اور بعض رباطی ہوتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ کسی شے پر محیط نہیں ہوتیں مثل اوس غشا کے کہ جو قاسم صدر ہے اور مثل اوس غشا کے کہ جو حامل ہے درمیان آلات نفس اور آلات غذا کے بعض اوان میں سے گوشت ہے وہ ایک بہرتی ہے کہ جو اعضا کے خلل کے درمیان میں ہوتا ہے اور اوس میں بہر جاتا ہے مثل مٹی کے کہ جو لٹوٹوں میں چٹنے کے وقت اوسکے خلل میں بہتی ہے اور یہے جاتی ہے بعض اوان میں سے شحم ہے وہ ایک جسم ہے سفید نہایت مایم اکثر اغشیہ اور اعضا عصبانی پر سبب اسکے کہ ان دونو کا مزاج سرد ہی ہوتا ہے اعضائی لحمیہ پر نہیں ہوتا اسواسطے کہ اوس میں حرارت ہو اسوجہ سے نہیں جمتا یعنی جو چیز لطیف اور حکینی خون سے ہوگی حیووت کہ وہ اعضائے لحمیہ کی طرف جاوے گی سبب حرارت کے کہ اوس میں ہلکی ہلکی غذا ہو جاوے گی یعنی حرارت کی وجہ سے شحم پگھل گپیں کر اوسکی غذا ہوتی ہے جیسے چراغ کا تیل بتنی کو سبب حرارت کے پہونچتا رہتا ہے اور حیووت اوان اعضا کی طرف جاتی ہے کہ جو جس عصب اور غشا سے ہیں تو سبب سردی مزاج کے اور سبب گرمی جاتی ہے اسواسطے شحم سب پر زیادہ ہوتی ہے اسواسطے کہ اوس میں عصب زیادہ ہوتے ہیں اور بعض اوان میں سکھیں ہے اور یہ مثل شحم کے ہوتی ہے لیکن اوس سے مایم کم ہوتی ہے اور وہ غشا میں کہ جو عضلہ پر ہوتا ہے

میں آؤتین بسبب اسکے کہ اسکا مزاج سرد ہے پانی جاتی ہے اور گوشت میں اسواسطے کہ گوشت کی حرارت اسکو بگاڑ کر غذا کر لیتی ہے نہیں پائی جاتی اور فائدہ مین اور شحم کا یہ ہے کہ اعضا کو خشک کو ملائم کرتے ہیں اسواسطے کہ ان دونوں میں مطوبت دہنیہ ہے بعض اول میں سے شرائین میں یہ اجسام مین دل سے آؤگتے ہیں اور محیوت یعنی خالی اور طولانی ہوتی ہیں ان کے واسطے حرکت انبساطی اور انقباضی دونوں ہوتے ہیں کلاسیکی تشریح بعض کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ کیسیانگی بعض اول میں سے اور وہ مین اور یہ شرائین کے مشابہ ہیں لیکن یہ مگر بے آؤگتے ہیں اور ساکن ہوتے ہیں اور یہ اعضا پر خون کو تقسیم کرنے کے واسطے پیدا کی گئی ہیں اور یہ شرائین سے ملائم ہوتی ہیں اور ملائم ہونے کی وجہ یہ ہے تاکہ خون اس کے اعضا کی طرف متشرع ہو اور اس میں ایک طبقہ ہوتا ہے اور شرائین مین اکثر دوطبقے ہوتے ہیں۔

ن

کلیہ اعضا سوائے گوشت کے منی سے پیدا ہوتے ہیں اور گوشت خون صاف اور نچتہ سے پیدا ہوتا ہے اور اسکو حرارت بہتہ کرتی ہے اور مین اور شحم کی پیدائش اس خون کی ماییت سے ہے اور انکو سردی بہتہ کرتی ہے اسواسطے حرارت سے تحلیل ہو جاتے ہیں

ح

اعضائے مفردہ اول ہی پیدائش مین منی سے پیدا ہوتے ہیں مگر وہ اعضا کہ جنکو مستثنیٰ کیا ہے یہہ خوشی پیدا ہوتی ہیں اسبواسطے جب ان عضوؤں سے علاوہ انکے کہ جنکو مستثنیٰ کیا ہے اگر کسی طرح کا نقص بسبب اسباب خاصہ کے آجائے خود نہیں کرتی مگر کسی قدر یعنی بعض عضوؤں کی حالت میں درست ہو سکتا ہے اسواسطے کہ منی بدن میں زیادہ نہیں ہوتی ہے اور جنکو مستثنیٰ کیا ہے بسبب اسکے کہ بدن میں خون زیادہ ہے خود کرتی ہیں یعنی اگر کسی وجہ سے گھٹ جاتی ہیں یا لوٹ جاتی ہیں تو یہ ویسے ہی درست ہو جاتی ہیں اور جنکو مستثنیٰ نہیں کیا ہے انکو اعضائے منویہ اور اصلیہ کہتے ہیں اور جنکو مستثنیٰ کیا ہے انکو منویہ اور غیر اصلیہ کہتے ہیں اگر کوئی کہے جبکہ عضو منوی سے کچھ تحلیل ہو جاتا ہے اور غذا اس کی حلیف یعنی قایم مقام ہو جاتی ہے تو جب اس عضو میں کسی وجہ سے نقص آجائے تو پہر کیوں اپنی

حالت پر نہیں آتا جواب اسکا یہ ہے کہ عضو نوری سے جو تحلیل ہوتا ہے اصل میں اسکا جز نہیں ہوتا ہے بلکہ
 جو جز اُسے دمو یہ کہ جو اس میں زاید ہوتی ہیں وہ تحلیل ہو جاتی ہیں اور خون بدن میں بہت ہوتا ہے اور خشک
 مستثنیٰ کیا ہے وہ تین ہیں اول گوشت یہ نہانت خون سے پیدا ہوتا ہے اسواسطے کہ مائیت اوس میں
 تر ہل اور ضعف پیدا کرتی ہے اور حرارت اوسکو باندھتی ہے اسواسطے کہ حرارت رطوبت کو تحلیل کرتی
 ہے پس استساک کہ جو گوشت میں ہے حاصل ہوتا ہے اور درجہ باقی رہے سمین اور شحم میں یہ مائیت
 اور چکنائٹ خون سے پیدا ہوتے ہیں اور انکو برودت باندھتی ہے اسواسطے ان دونوں کو حرارت
 تحلیل کرتی ہے پس اگر کوئی کھے کہ تر کو بھی بسبب اسکے کہ وہ عصب اور رابطہ سے مرکب ہے مستثنیٰ
 کرنا چاہئے تھا اور نیز دانتوں کو بھی مستثنیٰ کرنا چاہئے تھا اسواسطے کہ یہ نفسی پیدا ہونے میں جواب
 اس کا یہ ہے کہ منی سے پیدا ہونا عام ہے کہ پیدائش اونکی بواسطہ ہو یا بدون واسطہ کے ہو دانت اُس
 خون سے پیدا ہوتے ہیں کہ جو مشابہ منی کے ہے اسواسطے کہ گرگی کو بسبب اسکے کہ وہ قریب العہد ہے یعنی
 پیدائش کا زمانہ قریب ہوتا ہے حال خون کا مشابہ منی کے اسہل ہوتا ہے بسبب مشابہت سن کے
 اور جب قوت فاعلہ ملاتی ہوئی مادہ قابلہ سے کہ نسبت انسان میں نہ ہے بالضرورت دانت کو جلدیہتی ہے
 پس گویا کہ وہ منی ہے سے پیدا ہوتے ہیں اسواسطے اسکو مستثنیٰ نہیں کیا ہے اور بعض مشایخ میں دانت
 بعد کرنے کے پہر جتے ہیں یہاں تک کہ لوگوں نے حکایت کی ہے کہ ایک شخص کے چہرے مرتبہ دانت نکلے تھے
 ایسے دانتوں کے جنہ میں کئی قول بیان کئے ہیں ایک یہ کہ مادہ پہلے دانت کا باقی ہوتا ہے وہ بڑھتا جاوے
 دوسرے یہ کہ بعض مشایخ کو ایسا مزاج عارض ہوتا ہے کہ وہ مشابہ مزاج جس صہبی کے ہوتا ہے پس دانت
 بالعرض پیدا ہوتے ہیں تیسرے یہ کہ یہ حقیقت میں دانت نہیں ہیں بلکہ یہ جنس ثالیں سے ہیں کہ
 سخت ہو کر قائم مقام دانت کے ہو جاتے ہیں جو پختے یہ کہ جو عصب کہ دانت سے متصل ہے بعد کرنے
 دانت کے خام اور مکشوف ہو کر تبدیل پخت ہوتا ہے اور وہ گوشت کا اوسکی نواح میں تھا چبانے سے چل
 جاتا ہے پس عصب مذکور قائم مقام دانت کے ہوتا ہے اور حقیقت میں دانت نہیں ہے۔

بعض اوان میں سے مرکب میں اوان میں ترکیب اولی ہوشل عضلہ کے یا دوسری ہوشل انگہ کے یا ترکیب
تیسری ہوشل مونہہ کے یا ترکیب چوتھی ہوشل سر کے۔

ح

ہر گاہ کہ مصنف نے اعضائے مفردہ کا ذکر کیا اور اوان پر حکم کیا کہ یہ خون اور مٹی سے پیدا ہوتے ہیں بعد
اسکے اعضائے مرکب کو بیان کیا اور اوان پر یہ حکم نہیں کیا کہ یہ ہا میں سے پیدا ہوتے ہیں اس واسطے کہ
اعضائے مفردہ سے حادث ہوتے ہیں یا اوان سے پیدا ہوتے ہیں کہ جنسے اعضائے مفردہ پیدا ہوتے
ہیں اور وہ اقسام کہ جو ذکر کئے ظاہر میں اس واسطے کہ ترکیب کبھی اولی ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اجزا کی مرکب
مفرد ہوں مثل عضلہ کے بسبب مرکب ہونے اور اسکے گوشت اور ربا اور عصب اور غشا سے یہ سب عضو
مفرد ہیں اور کبھی ثانی ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اس سے مرکب ہو کہ جو مفرد سے مرکب میں مثل انگہ کے
کہ اس میں عضلہ وغیرہ ہیں کہ جو مفرد سے مرکب ہیں اور اسی معنی سے ترکیب ثالث اور رابع کے جانی گئی
اس واسطے کہ انگہ مونہہ کے اجزا میں سے ہے اور مونہہ ایک سر کے اجزا میں سے ہے۔

ن

اعضائے مرکب میں سے اعضائے رئیسہ میں یعنی مبداء و اصل میں واسطے قوائی ضروری کے یا تو باعتبار
شخص کے ہیں وہ تین ہیں ایک دل جو اس کی شرائین خادم ہیں دوسرے دماغ ہے اور کچھ خادم ہیں
تیسرے جگر ہے اور وہ خادم ہیں یا باعتبار بقائے نوع کے ہیں یعنی واسطے باقی رکھنے نوع کے وہ یہ
تینوں عضو مذکور ہیں اور دو خصیہ میں اور انکا خادم مجرا ہے منی ہے معیت سقر اپنے کے۔

ح

ہر گاہ کہ اعضائے مرکب کا ذکر کیا اور منجملہ انکے اعضائے رئیسہ میں کہ انکا ذکر نا سبب اسکے کہ جو مباحث
آگے آنے والے ہیں انکا پہچانا ان پر موقوف ہے اعضائے مرکب کے ذکر کرنے کی وقت ضرور ہو
اور تحقیق کہ جبکہ مصنف نے ذکر کیا اس بات کو چاہتی ہے کہ ایک مقدمہ بیان کیا جاوے اور وہ یہ ہے
کہ جبکہ میں جو وقت کہ خون کہ جو بدن کی غذا کے واسطے عمدہ ہے حاصل ہوتا ہے تو منجذب ہوتا ہے

اوس میں حاصل ہوتا ہے ایک حصہ کہ جو صاف اور لطیف ہوتا ہے دل کی طرف پھرنے لے اوس سے غذا پاتا ہے اور اوس میں سے بھی جو زیادہ لطیف ہے اوس سے اوسکی بائیں تجولیت میں نچلا اور تجولیت کے جسم لطیف بخاری پیدا ہوتا ہے اس واسطے کہ دائیں تجولیت خون کو جگر سے جذب کرنے میں مشغول ہے اور اسکو بسبب لطافت اوسکی کے روح حیوانی کہتے ہیں اور نفس ناطقہ سے اوس پر قوت کا فیضان ہوتا ہے اوسکو قوت حیوانیہ کہتے ہیں اگر یہ نہ ہو تو بدن متعفن ہو جاوے اور اوسکے واسطے وہ شہ عارض ہوجے کہ جو فساد میت کے بدن کو عارض ہوتا ہے اسکی تحقیق قریب آویگی انشاء اللہ تعالیٰ بعد اسکے روح حیوانی پر اور بھی دو قوتوں کا فیضان ہوتا ہے ایک قوت طبعیہ ہے دوسرے قوت نفسانیہ ہے اسکی بھی تحقیق انشاء اللہ تعالیٰ قریب آویگی لیکن انار ان دونوں کے جب تک روح قلب میں ہے ظاہر نہیں ہوتی بعد اوسکے متعجب ہوتا ہے اوس سے حصہ دماغ کا اور یہاں اگر نفیج جدید ہوتا ہے اور اسوقت میں اسکا نام روح نفسانی ہے اسوقت میں انار قوت نفسانی کے ظاہر ہوتے ہیں یہر متعجب ہوتا ہے اوس سے ایک حصہ دوسرا جگر کطیف اور یہاں بھی نفیج جدید ہوتا ہے اسکو اسوقت میں روح طبعی کہتے ہیں اور اس میں انار قوت طبعیہ کے ظاہر ہوتے ہیں یہ رائے حکما کی ہے اور طبیبوں میں سے بعض تو حکما کی اس میں کہ جو ذکر کیا بخیر ایک امر کے موافق ہیں یعنی وہ کہتے ہیں کہ قوت نفسانیہ کا فیضان جو اس حصہ پر ہوتا ہے جو دماغ کی طرف متعجب ہوتا ہے وہ دماغ میں ہوتا ہے اور قوت طبعیہ کا فیضان جو اس حصہ پر ہوتا ہے جو جگر کی طرف متعجب ہوتا ہے وہ جگر میں ہوتا ہے اور بعض طبیب حکما کی اوس میں کہ جو ذکر کیا خلاف ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں کہ روح نفسانی قلب سے متعجب نہیں ہوتی ہے بلکہ دماغ میں خون کہ جو اوسکی طرف جگر سے آتا ہے پیدا ہوتی ہے اور روح طبعی قلب سے متعجب نہیں ہوتی ہے بلکہ جگر پر خون سے کہ جو اوس میں حاصل ہوتا ہے پیدا ہوتی ہے پس دونوں قوتوں کا فیضان دونوں طرف دماغ اور جگر میں ہوتا ہے یہ مذہب حکما کے مذہب کے بہت خلاف ہے اور جو کہ قبل اسکے ہے اوس کے کس قدر خلاف ہے پس جو وقت کہ یہ پچھانا پس اب ہم بیان کرتے ہیں کہ اعضا و ریسہ دل جگر و دماغ اور دونوں حصہ میں اور معنی ریاست کے یہ ہیں کہ یہ اعضا مادی اور اصول میں واسطی

قوای ضروری کے اور وہ ضروری یا تو بسبب اسکے ہیں کہ اون سے شخص باقی رہتا ہے یا اس اعتبار سے ہیں کہ اون سے نوع باقی رہتی ہے جسے شخص باقی رہتا ہے وہ قوت حیوانیہ اور نفسانیہ اور طبعیہ کہ جو غائیہ اور نامیہ ہے ہیں اور جس سے نوع باقی رہتی ہے وہ یہ ہے وہ قوتیں ہیں یعنی حیوانیہ اور نفسانیہ اور طبعیہ کہ جو مولدہ اور مصورہ ہی ہیں یہاں کئے امور کا بیان ضروری ہے اقول یہ کہ اعضائے رئیسہ ان قوی کے مبادی اور اصول ہیں اور بیان اسکا یہ ہے کہ نفس سے ان اعضا کو جواول ہی قوت پہنچتی ہے یہہ بالاتفاق اسکے قابل ہیں اور علت قابلہ مبدیہ ہوتی ہے اس واسطے کہ مراد مبدیہ سے علت ہے دوسرے یہ کہ یہہ اعضا اصول ہیں واسطے ان قوی کے بیان اسکا یہہ ہے کہ یہہ قوتیں اس میں حاصل ہوتی ہیں اور یہاں سے اور جگہ پہلے ہیں پس وہ قوی کی مثل معدن اور کان کے ہیں اس واسطے کہ فرع جڑ سے نکلے ہیں اور جڑ فرع کی معدن ہے تیسرے یہہ کہ قوت حیوانیہ واسطے باقی رکھنے شخص کے ضروری ہے بیان اسکا یہہ ہے کہ بدن مرکب ہے عناصر سے کہ جو الفکا کہ معنی جدا ہونے کو چاہتے ہیں اور عفونت اور فساد کی طرف مایل ہونے والے ہیں پس جبکہ یہہ بات ہوئی تو ضرور ہوئی یہہ بات کہ کوئی اون کا حافظ ہونا چاہئے کہ او کو فاسد نہ ہونے دے اور نہ جدا ہونے دے وہ قوت حیوانیہ ہے جو ہر یہہ کہ قوت نفسانیہ واسطے باقی رکھنے شخص کے ضروری ہے بیان اسکا یہہ ہے کہ بعض اشیاء بدن کو ضرر کرتی ہیں اور بعض نفع کرتی ہیں پس جبکہ یہہ بات ہے تو اسکو اس بات کا شعور ہونا چاہئے کہ جو مناسب ہو اسکو طلب کرے اور جو مضر ہو اسکو دفع کرنے اور جسے یہہ شعور ہوتا ہے وہ قوت نفسانیہ ہے پانچویں یہہ کہ قوت طبعیہ جو نامیہ اور غائیہ ہیں واسطے باقی رکھنے شخص کے ضروری ہیں بیان اسکا یہہ ہے کہ تغذیہ اور تنہیہ یہہ دونوں واسطے شخص کے ضروری ہیں اسکا ذکر قریب آئے والا ہے اور شخص بعد وجود ان قوی کے دوسری قوت کی طرف محتاج نہیں ہوتا اس واسطے کہ تینوں قوتیں مصوت حاصل ہوتی ہیں بدن کو حیات اور صحت حاصل ہوتی ہے کہ جو چیزیں مناسب اور منافہ ہیں انکو کامل طور سے ادراک کرتا ہے چہٹے یہہ کہ یہہ قوی واسطے باقی رکھنے نوع کے ضروری ہیں بیان اسکا یہہ ہے کہ نوع کا وجود بدون شخص کے متصور نہیں ہوتا جبکہ شخص میں انکا ہونا ضروری ہے تو

انکے واسطے بھی ضرور ہونی ساتویں یہ کہ جو واسطے باقی رکھنے نوع کے مصروف ہے وہ بھی ضروری ہے بیان اسکا یہ ہے کہ وجود شخص کا ہمیشہ رہے یہ غیر ممکن ہے پس جو کہ نوع کی حفاظت کرے اسکا ہونا ضروری ہے پس جانا گیا کہ اعضا و رئیسہ مبادی اور اصول ہیں واسطے قوائے ضروری کے دو وجہ سے یہ ہے معنی ریاست کے ہیں اور رؤسائے شہر سے مشابہ ہیں یعنی جیسے رئیس شہر کے خادم ہوتے ہیں ان اعضا کے بھی خادم ہیں دل کے خادم شرائین ہیں کہ یہ خون کو دل سے لیکر تمام بدن میں پہنچاتے ہیں اور جگر کے خادم اور دہ ہیں کہ روح طبعی اور خون کو جگر سے تمام بدن میں پہنچاتے ہیں اور دماغ کے خادم عصب ہیں کہ یہ روح نفسانی کو تمام بدن میں پہنچاتے ہیں اور دونوں خضیوں کے خادم مجرانی مٹی ہے موائی مستقر کے یعنی جہان ٹھرتی ہے مجرانی مٹی اخیل اور اس کے عروق ہیں مستقر رحم اور اس کے عروق ہیں کہ اسکا ہونا محل میں مٹی کے استقرار کے واسطے ضروری ہے۔

ن

پانچویں ارواح ہے اور ہاں اس سے نفس مراد نہیں ہے جیسا کہ کتب الہیہ میں مراد ہے بلکہ ارواح سے جسم لطیف بخاری مراد ہے کہ لطافت اخلاط سے پیدا ہوتا ہے مثل اعضا کے کہ وہ کثافت اخلاط سے پیدا ہوتے ہیں اور ارواح حامل قوی ہیں اس لیے واسطے اقسام اور ارواح کے مثل اقسام قوی کے ہیں۔

ح

دروغ کا لفظ دو شیئوں پر اطلاق کیا جاتا ہے ایک نفس ناطقہ پر کہ جو کتب الہیہ میں مثل قرآن مجید وغیرہ کے مراد ہے دوسرے جسم لطیف بخاری پر کہ جو لطافت اور بخاریت اخلاط سے پیدا ہوتا ہے مثل عھنا کے کہ کثافت اخلاط سے پیدا ہوتے ہیں اطباء کے نزدیک یہ بھی مراد ہے ازوہ قوی کے حامل اور شامل ہے یعنی قوی کو معدن سے جہان جہان پہنچانا ہوتا ہے پہنچاتی ہے پس اقسام اور اس کے مثل اقسام قوی کے ہوتے ہیں اور قوی تین ہیں حیوانی و طبعی و نفسانی۔

ن

چھٹے قوی ہے اور اس کے تین جنس ہیں ایک قوای طبعیہ ہے اور اسکی دو قسم ہیں ایک تو واسطے باقی رکھنے

شخص کی غذا میں مشغول ہے اور یہ یہ یا تو واسطے تغذیہ کے مشغول ہے یہہ غافیہ ہے یا واسطے بڑھانے جسم کے طول و عرض و عمق میں کہ جو اسکی نوع کے مناسب ہے مشغول ہوتی ہے یہہ نامید ہے دوسرے واسطے باقی رکھنے نوع کے مشغول ہے یہہ دو قوتیں ہیں ایک تو اخلاط بدن سے جو ہر ہنی کو جدا کرتی ہے ہر ہنی کے جز کو واسطے قبول کرنے صورت کسی عضو کے اعضا سے آمادہ کرتی ہے یہہ مولد ہے دوسرے ہر جز سے وہ شکل بناتی ہے کہ جو اس نوع کو کہ جس سے وہ جدا ہوا ہے مقضی ہے یا قریب اوس کے ہے خطوط و تجویف وغیرہ میں مینصورہ ہے۔

ح

قوت مبداء فعل کی ہے بالذات اور فعل سے اسکا وجود جانا گیا اسواسطے کہ وجود فعل کا بدون اوسکے مبداء کے محال ہے اور قوی کہ جو امور طبعیہ میں سے ہیں تیج بس میں قوائی طبعیہ قوائی نفسانیہ قوائی حیوانیہ اور وجہ محرک یہ ہے کہ قوت کہ جو امور طبعیہ میں سے ہے فعل اسکا یا تو شعور کے ساتھ ہوتا ہے یا نہیں ہوتا ہے اول قوت نفسانیہ ہے دوسرے یا تو حیوان کیا ساتھ مخصوص ہوگی یا اوس سے عام ہوگی اول قوائی حیوانیہ ہے دوسرے قوائی طبعیہ ہے یا یون کہنا چاہئے کہ فعل اسکا یا تو دانائی سے ہوگا یا نہ ہوگا اگر دانائی سے ہو اور اوسکے ساتھ اوسکے فعل کا شعور بھی ہو وہ قوت نفسانیہ ہے اور اگر فعل اسکا دانائی سے نہ ہو وہ بھی قوت حیوانیہ ہے جس اول قوائی طبعیہ ہے اسکا ذکر اسواسطے مقدم کیا کہ عام ہے حیوانات و نباتات کو اور عام میں شرطیں کم ہوتی ہیں اور جو ایسا ہو وہ اعرف ہوتا ہے اور تقدیم اعرف کی ادنیٰ ہے اور طبعیہ اس قوت کا تغذیہ اور تنبیہ اور تولید مثل ہے اسواسطے کہ وہ یا تو واسطے بقائے شخص کے مصروف ہوتی ہے یا واسطے باقی رکھنے نوع کے اور جو واسطے باقی رکھنے شخص کے مصروف ہے غایت اوسکی حفظ شخص اور تکمیل شخص ہے اور حفظ شخص تغذیہ سے ہوتی ہے اور تکمیل اوس کی تنبیہ سے ہوتی ہے اور جو واسطے باقی رکھنے نوع کے مصروف ہے اوسکی غلیظت باقی رکھنا نوع کا ہے اور وہ تولید مثل سے ہوتی ہے خیر قوت کہ یہہ جانا پس اب سمجھنا چاہیے کہ جو واسطے باقی رکھنے شخص کے مشغول ہو وہ غاذیہ اور نامید ہوتی ہے اور وجہ محرک یہ ہے کہ اوسکا فعل یا تو تباہت حیات شخص نہ منقطع ہوگا یا منقطع ہوگا پس اگر

اول تو وہ غازیہ ہے اگر ثانی ہے تو وہ نامیہ ہے غازیہ وہ ہے کہ غذائے صورت کو پلٹ دیتی ہے یعنی
منقذی کے مشابہ کر دیتی ہے تاکہ جو تحلیل ہو گیا ہے اس کا خلیفہ ہو اور مراد پلٹنے سے یہ ہے کہ غذا صورت
غذائے گوچھوڑ کر صورت عضویہ پیدا کرے اور مراد غذا سے وہ ہے کہ بالقوہ غذا ہو نہ بالفعل اس واسطے
کہ صورت غذا بالفعل ہوتی ہے تو اس وقت میں غازیہ تصرف نہیں کرتی ہے اور مراد اس سے کہ مشابہ
منقذی کے ہوئے یہ ہے کہ مثل اس کے مزاج اور قوام اور رنگ میں ہو جاوے بلکہ جوہر میں ہو
اور یہ جو کہا کہ وہ خلیفہ ہو اس کا کہ جو تحلیل ہو گیا ہے یہ احتراز ہے اس حال سے کہ جو ایسا نہیں ہوتا
جیسا کہ استحقاقی لحمی میں ہوتا ہے مثلاً اگر کوئی کچھ غذا اور منقذی اور قوت غازیہ یہ تینوں معرفت اور جہالت
میں مساوی نہیں یعنی انکی کچھ تعریف نہیں کی پس ان لفظوں کا لانا باعث ہے جواب اس کا یہ ہے کہ غذا اور منقذی
تو دونوں معلوم ہیں اور غازیہ وہ کہ جو انکی اصطلاح جانتا ہے جانتا ہے نامیہ وہ قوت ہے کہ حکیم کو اقطار نشہ بغیر
جلل و عرض و عمق میں تناسب طبعی پر زیادہ کرے تاکہ جسم تمام نشو کو بذریعہ اس چیز کے جو غذا سے
اوس جسم میں داخل ہو کر چھو بدن ہو تاکہ یہ ہو پھر اور اس سے نموا اور اس کے غیر میں مثل درم اور میں اور
تحلیل میں فرق جانا گیا اگر کوئی کہے کہ دخول میں تفرق اتصال ہونا ضروری ہے اور وہ مولم ہے اور نمو
میں الم نہیں ہوتا ہے جواب اس کا یہ ہے کہ تفرق اتصال غریبی مولم ہوتا ہے نہ غیر اس کا اور نام نہ
مباحث مشرقیہ میں گمان کیا ہے کہ صورت جو چیز کہ وارد ہو وہ تحلیل سے زیادہ ہو اور صورت میں نامیہ
وہ ہی غازیہ ہے بعینہ اس کا اثر نے اس طرح رد کیا ہے کہ تعداد افعال کی دلیل ہے تقد قوی پس اس واسطے
کہ واحد سے واحد ہی صادر ہوتا ہے واحد سے دو صادر نہیں ہوتے اور اس میں شبہ ہے وہ یہ ہے کہ
کہ ایک سے زیادہ نہ صادر ہوتا اور وقت ہے کہ جب اوس میں ایک سے زیادہ صادر ہونے کی قابلیت
نہ ہو جیسا کہ اسکے مقام پر اس کا بیان کیا گیا ہے اور یہ شرط یہاں مقصود ہے اور تحقیق اس بات کی کہ غازیہ
اور نامیہ کے درمیان معاشرت ہے شیخ نے شفا میں ذکر کیا ہے وہ یہ ہے کہ غازیہ غذا میں اور طرح
تصرف کرتی ہے اور نامیہ اور طرح یعنی جیسے نامیہ تصرف کرتی ہے اس طرح غازیہ تصرف نہیں کرتی یعنی
غازیہ صورت منفرد ہو اور غرض اس کے قوی ہونے اور جو چیز کہ وارد ہو زیادہ ہو اس سے کہ جو تحلیل ہو

حشر

یہ عضو کے عرض و عمق میں زیادتی کہ جو موٹائی سے ظاہر ہوتی ہے زیادہ کرتی ہے طول میں زیادتی کہ جس کا اعتبار ہونہیں کرتی ہے اور نامیہ کا اکثر عمل طول میں ہوتا ہے وہ اطراف عضو کو بڑھاتی ہے اور یہ زیادتی عرض سے دشوار ہے اس واسطے کہ جو زیادتی طول میں ہوتی ہے وہ محسوس ہوتی ہے اس بات کی کہ غذا اعضائے اصلیہ کی طرف نفوذ کرے مثل ہڈی کے اور اس کے اجزاء میں داخل ہو اور عرض کبھی ترتیب گوشت سے اور تغذیہ ہڈی سے حاصل ہوتا ہے غیر اس سے کہ کوئی شے کثیر عضو میں نفوذ کرے اور اس کو حرکت دے اور جو کہ واسطے باقی رکھنے نوع کے مصروف ہے وہ دو قوتیں ہیں ایک مولدہ دوسرے مصورہ اور وجہ حصر کی یہ ہے کہ باقی رکھنا نوع کا تحصیل فرد سے کہ جو قایم مقام اس فرد کے ہو کہ جو فانی ہو گئی ہے حاصل ہوتا ہے اور جو فرد کے حاصل ہوا اسکے واسطے مادہ اور صورت کا ہونا ضروری ہے پس وہ کہ جو واسطے باقی رکھنے نوع کے مصروف ہے اگر مادہ حاصل ہو پس وہ مولدہ ہے اگر صورت حاصل ہو وہ مصورہ ہے مولدہ سے دو قوتیں مراد ہیں اور اس کو ایک سمجھنا اعتباری ہے ایک تو وہ ہے کہ جدا کرتی ہے یعنی تمیز کرتی ہے اخلاط بدن سے جو ہر منی کو اوہ اخلاط بدن سے مراد خون عمدہ ہے کہ جو چوتھے ہضم میں پکتا ہے اور وہ ہے کہ جو اخلاط سے اس کے ساتھ ہوتے ہیں اور اس قوت کا عمل انیشین میں ہوتا ہے یعنی یہ خون منی خضیوں میں ہوتا ہے اور اساج کے معنی اخلاط کے ہیں اور یہ ہر سب کی جمع ہے جیسے ایامیت سیم کی جمع ہے اور سب کے معنی مختلط کے ہیں مجتہب الشی بالشی سے ماخوذ ہے یعنی یہ عرب کا محاورہ ہے کہ جب کسی شے کو کسی شے کے ساتھ ملاتے ہیں تو کہتے ہیں مجتہب الشی بالشی یعنی ملایا معنی شے کو ساتھ شے کے اور نیز یہ بھی بات ہے کہ حیوت مرد کی منی عورت کی منی سے مختلط ہوتی ہے تو اس وقت وہ لوگ نطفہ منشاچ کہنہ میں اور وہ شے کہ جس سے منی پیدا ہوتی ہے ملتا بعض اس پیر کا کہ اس میں ہے دم وغیرہ شے ساتھ بعض کے ہے یہی سبکہ یہ بات ہے تو اساج سے تعبیر صحیح ہو گئے دوسرے وہ ہے کہ منی کے جز کو کہ جو عورت و مرد سے رحم میں حاصل ہوتی ہے واسطے عضو مخصوص کے آمادہ کرتی ہے یعنی بعض کو مستعد واسطے ہڈی کے کرتی ہے اور بعض کو مستعد واسطے شرایین کے کرتی ہے

علیٰ بنہ القیاس اس واسطے کہ اجزائے مریض کے مزاج میں مختلف ہوتے ہیں برابر ہے کہ وہ متشابہ الاجزاء ہوں
 یا متشابہ الاجزاء ہوں دونوں مذہب کے موافق ہے پس مترجہ کرتی ہے یہ قوت ان اجزاء کی کیفیتوں
 کو یعنی اسکی کیفیات مزاجیہ کو واسطہ اپنے مزاج کے ان اجزاء سے پس واسطہ ہر عضو کے وہ حصہ کہ واسطہ
 مزاج اور اس عضو کے مناسب ہو گا قوتی ہو پس جبکہ وہ رحم میں ہوتا ہے تو یہ بھی رحم میں ہوتا ہے اور اس قوت کا
 ہم مغیرہ اولیٰ ہے اور اسکو مغیرہ اولیٰ اسوجہ سے کہتے ہیں کہ جیسے مغیرہ کا اطلاق اس قوت پر ہوتا ہے
 قوت غاذیہ پر بھی اسکا اطلاق ہوتا ہے بسبب موجود ہونے مغیرہ کے ان دونوں میں اور محل عمل
 اس قوت کا مریض ہے اور محل عمل ثانی کا دم غازی ہے پس اسکو مغیرہ ثانیہ کے ساتھ بسبب اس کے کہ
 اس پر یعنی غاذیہ پر وہ قوت موجود کے بدن میں مقدم ہوتی ہے مخصوص کیا اور فعل اس قوت کا وقت
 ہونے مریض کے رحم میں ہوتا ہے اس واسطے کہ فعل قوت مصورہ کا اور اسکا قریب قریب ہے مولدہ مواد
 اعضاء کو واسطے قبول کرنے صورت کے آمادہ کرتی ہے اور عمل قوت مصورہ کا پہنا تا صورت عضوی کا
 ہے اس مادہ مستعدہ کو باعتبار اسکی خواہش کے اگر یہ فعل عضویں ہوتا تو حسب قوت و مریضی مختلف ہوتا اور
 اسکی کیفیات متغیر ہوتیں تو اور دوسرے مغیر کی احتیاج ہوتی اس واسطے کہ تغیر کیفیتوں میں بعد مریضی دونوں
 مریضی کے فروج ہے اور تغیرے مغیر کے نہیں ہوتا اور مریضی میں سوائے ایک مغیر کے دوسرا کسی نے نہیں گنا
 پس جانا گیا کہ فعل اسکا رحم میں ہوتا ہے اور اس سے یہ بھی جانا گیا کہ مصورہ کا بھی فعل رحم میں ہی ہوتا ہے
 بعض نے کہا ہے کہ یہ قوت اور مصورہ حسب قوت کہ مریضیوں سے جدا ہوتی ہے یہ دونوں قوتیں مریضی
 صاحب ہوتی ہیں بعض نے کہا ہے کہ دونوں قوتوں کا مریضی پر تعلق کے نفس سے فیضان ہوتا ہے حسب قوت
 کہ مریضی رحم میں ہوتی ہے یہ ظاہر ہے اس واسطے کہ عضو سے تعلق نفس کا یہ سبب
 فیضات کے زیادہ ہوتا ہے اس واسطے کہ حسب قوت مضلہ بدن سے جدا ہوتا ہے تو تعلق نفس کا اس سے
 منقطع ہوتا ہے اور وہ فاسد ہو جاتا ہے نیز کہ یہ بات ہے تو باپ کے نفس کا تعلق مریضی سے جتنا
 کہ رحم میں باقی رہے اور اس سے اعضاء پیدا ہوں کیونکہ مریضی اس سے اور مصورہ اعضاء کی فعل مانتی ہے
 یعنی مریضی کے لیے مریضی صورت کے جدا ہو سکی نوع کو کہ جس سے وہ جدا ہوتا ہے مقتضی ہی مانتی ہے

جان

یا جو اسکے قریب ہے اور کئی شکل بناتی ہے جیسا کہ اوس حیوان میں کہ دونوں سے پیدا ہوتا ہے بناتی ہے مثل
خچر کے کراوس میں خطوط اور تجاویف اور ثقبہ اور ملاست اور خشونت وغیرہ اور ان اوصاف سے کہ حیوان
مقادیر اعضا پر قائم ہوتے ہیں پائی جاتی ہے کہ اوس سے فرقہ کہ مثل اپنی نوع کے ہو یا اسکے قریب ہو مثال ہوتی ہے

ن

غاذیہ کی چار قوتیں خادم ہیں ایک وہ ہے کہ نافع کو جذب کرتی ہے اوسکو جاذبہ کہتے ہیں دوسری وہ ہے
کہ غذا کو اوس مدت تک کہ اوسکو طبع ہو پھرتی ہے اوسکو ماسکہ کہتے ہیں اور تیسری ماضیہ ہے یہ غذا
کی صورت کو بدل دیتی ہے چوتھی دفعہ ہے کہ غذا کے فضلات کو دفع کرتی ہے۔

ح

ہر چند قوت غاذیہ سچ تغذیہ عضو کے کافی ہے یعنی جو قوت فعل اوسکا تمام ہوتا ہے عضو کو غذا پر پختہ ہے لیکن
تمامی اسکے فعل کی معوقہ ہے اور خادم یعنی ان چار قوتوں کی ایک اور میں سے قوت جاذبہ ہے اور
وجہ حاجت غاذیہ کی جاذبہ کی طرف یون ہے کہ یہ ظاہر ہے کہ غذا نزدیک عضو مغذی کے موجود نہیں ہے
اور انا غذا کا اپنی جگہ سے بذاتہ اس عضو تک غیر ممکن ہے پس بالفرض کوئی کہینے والا چاہئے تو اوس
غذا کو نزدیک عضو مغذی کے کہینے والا ہے وہ جاذبہ ہے دوسری قوت ماسکہ ہے کہ جو غذا کو ٹھہراتی ہے
اور ماسکہ کی طرف حاجت یون ہے کہ غذا البعید جذب جاذبہ کے ضرور ہے کہ کچھ دیر رہے تو مشابہ لکڑی کے عضو
مغذی کے ہوا سوا سوا استعمال کو زمانہ ضرور چاہئے پس واجب آیا کہ کوئی روکنے والا ہو تو اس مدت تک
روکے اور روکنے والا ماسکہ ہے اگر کوئی کہے کہ جائز ہے کہ غذا بذاتہ وہاں ٹھہرے بدون ماضیہ کے پس
حاجت ماسکہ کی کچھ نہیں ہے جواب اسکا یہ ہے کہ غذا کو مجذب خوب خون رقیق سیال ہوتا ہے ایسا جسم
بدون روکنے ماضیہ کے سطح عضو نہیں ٹھہر سکتا تیسری قوت ماضیہ ہے اور اسکی حاجت اسوجہ سے ہے کہ
غذائے مجذب صورت عضو کی قبول نہیں کرتی مگر بعد اسکے کہ مستعد قبول کرنے کی ہوا اور یہ استعداد حاصل
نہیں ہوتی مگر اس طور پر کہ قوام اور مزاج اوسکا صلاحیت عضو ہونے کی رکھتی اور صلاحیت قوام اور
مزاج کے نہیں ہوتی ہے بدون تفریق اور جمع اور رقیق اور غلیظ اخرا بے غذائی مجذب کے فاعل

چیزوں کا لازم ہوا وہ قوت باضمہ ہے اور فرق درمیان باضمہ اور غازیہ کے یہ ہے کہ غازیہ غذا کو مشابہ عضو کے کرتی ہے اور باضمہ غذا کو مستعد مشابہ ہونے کے کرتی ہے چوتھے قوت دافعہ ہے اور اسکی اسواسطہ حاجت ہے کہ اس میں شک نہیں ہے کہ غذا کے مجذب و مجرب سے مرکب ہے ایک اور میں سے غیر ضائع ہے اور سکا کانا ضرور ہے اگر وہ عضویں باقی رہیں تو باعث ضرر کا اسوجہ سے ہے کہ بسبب اسکے مکان میں تنگی آجائگی اور حرارت غیر موزون ہو جائیگی پس دفع کرنا اسکا لازم ہوا اور دفع بدون دفع کرنے والے کے نہیں ہو سکتا پس وہ قوت دافعہ ہے۔

ن

ان چار قوتوں کی چار کیفیتیں خادم میں ایک حرارت دوسرے برودت تیسرے رطوبت چوتھے یبوست۔

ح

ان چار قوتوں مذکورہ کے یعنی جاذبہ و ماسک و باضمہ و دافعہ کی حرارت و برودت و رطوبت و یبوست خادم میں اسواسطہ کے فاعل ہونا قوائی مذکورہ کا تمام نہیں ہوتا اگر حرکت سے لیکن حاجت جاذبہ اور دافعہ کی طرف حرکت کی اسواسطہ ہے کہ فعل ان دونوں کا نقل کرنا شے کا ہے مکان سے دوسرے مکان کو اور نقل حرکت سے ہوتی ہے اسبطح باضمہ ہے اور باضمہ کا فعل اسالا و ربط ہے اور اسکی حرکت مکانیہ تابع ہے اسواسطہ کہ تعلیق کرنا رقیق کا اور رقیق کرنا غلیظ کا اور قطع کرنا ملی ہوئی کا یہ سب حرکت مکانیہ کے محتاج ہیں ماسک کا فعل یہ ہے کہ مسموک کو حرکت سے منع کرے لیکن یہ منع بدون حرکت کے نہیں ہوتا اسواسطہ کہ فعل ماسک کا وہ ہے کہ لیف مورب کو طرف ہیئت اشتغال کے حرکت دے اور کبھی لیف مستعرض ہی مدد کرتی اس امر کو یہ کہ جمع کرتی ہے اعضاء سافلہ کو عضو سے کہ اوپر مسموک کے شامل ہے پس اسکو خروج سے منع کرتی ہے جالیئوس نے کہا ہے کہ لیف مورب اور بعض جب ممتد ہوتی ہیں منافذ تنگ ہو جاتی ہیں اور یہ ہونے سے کہ اساک پرود کرتا ہے پس اس سے جاگیا کہ افعال ان قوتوں کی بلا حرکت کے نام نہیں ہوتی ہیں اور وہ شے کہ حرکت کو مدد دیتی ہے وہ حرارت ہے پس خدمت حرارت کی ان چاروں قوتوں کے درمیان مشترک ہوئی لیکن کئیات تینوں باقی بعض اور کئے مخصوص بعض قوتوں سے ہیں جیسا کہ بیان کیا

یعنی جاذبہ کی خادم حرارت کے ساتھ یبوست ہے اس واسطے کہ جبوقت استرخائے رطوبی پیچ جو ہر روح کے
 کہ حامل قوت کی ہے یا پیچ الکوی کے تقرر کرتا ہے تو روح کو زیادہ ٹہرنے سے اور الگ کو حرکت سے
 مانع ہوتا ہے اس واسطے کہ رطوبت مرخی ہے اور درمیان حاذب اور حرکت کے مخالفت ہے بالذات
 یبوست کہ صذر رطوبت کی ہے پیچ جذب کے مطلوب ہے تا مقوی او سکون فعل کی ہو اور دافع کی
 ضرورت کے ساتھ یبوست اور برودت دونو خادم ہیں اور وجہ خدمت یبوست کی بسبب منع کرنے
 استرخائے رطوبی کے ہے حرکت کو اور برودت کی وجہ یہ ہے کہ برودت کیفیت عامہ کو مکشف
 کرتی ہے اور حفاظت کرتی ہے اوسکی اوس شکل پر کہ جو حصہ میں ہونی چاہئے تو دفع بالکل حاصل ہو
 اور ظاہر ہے کہ چھوڑنا محتاج اسطرح ہے کہ چھوڑنے والا ایک زمانہ لائق تک اوپر نہایت اشتمال اور عرصہ
 باقی رہے تو جو کچھ او میں ہے نکل آوے اور اس کے کی خادم حرارت کیا تہ یبوست اور برودت ہے
 اور وجہ خدمت یبوست کی بسبب منع کرنے استرخائے رطوبی کے ہے حرکت کو کہ جو جالی گئی اور بہت
 کی وجہ یہ ہے کہ یہ حفاظت کرتی ہے اوسکی کہ جو شامل ہے اوپر نہایت اشتمال کے بسبب ہونے
 اوسکی کے سکون اور یہ احتیاج بہت بڑی ہے اس واسطے کہ نہایت کا باقی رکھنا بہت مدت تک ضروری
 اور ناصہ کی حرارت کے ساتھ رطوبت خادم ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ رطوبت مدد کرتی ہے پیچ بول
 کرنے اوسکے فعل کے کہ احالہ اور طبع اور تغیر ہے اور ان قوائے لریج سے سوائے ناصہ کے کوئی
 محتاج رطوبت کی نہیں ہے۔

ن

غاذیہ نامیہ کی خادم ہے اور یہ دونو مولد کے خادم ہیں۔

ح

اول تو اسوجہ سے ہے کہ غاذیہ نامیہ کے واسطے غذا کو جس قدر تکمیل ہو گئی ہے اوس سے زیادہ انا
 لرتی ہے اگر یہ غاذیہ نہ ہوتی تو ممکن نہیں تھا کہ نامیہ طول و عرض و عمق میں عضو میں زیادتی کرے
 اور دوسرے اسوجہ سے ہے کہ تولید شل بلا حصول مادہ غاذیہ کے ممکن نہیں ہوتی اوس مادہ غاذیہ

سنی حاصل ہوتی ہے اور اعضا ٹھرتے ہیں اور مجاری کشادہ ہوتے ہیں تاکہ وہ واسطے تولید کے بہت صالح
شہود دے اور حصول مادہ غذائیہ کا غائی سے ہوتا ہے اور اعضا کا ٹھہرنا اور اسکی مجاری کا کشادہ
ہونا نامیہ سے ہوتا ہے پس ہر ایک ان دونوں سے مولدہ کے خادم ہوئیں اور یہہ خارج ہے۔

ن

جنس ثانی قوائی نفسانیہ ہے بعض اول میں سے محرکہ اور بعض مدرکہ ہیں۔

ح

قوائی نفسانی وہ ہے کہ اسے حس و حرکت ہوتے ہے اور اسکی حاجت اسوجہ سے ہے تاکہ حیوان کو
جو چیز ضرر پہنچا دے، اسے بھاگنے اور جو شے فہم پہنچا دے اسے قریب ہونکی قدرت ہو
اس واسطے کہ بھاگنا اور قریب ہونا یہ دونوں حرکت سے ہوتے ہیں اور یہہ دونوں بدول ادراک
فائدہ اور نافع کے نہیں ہو سکتے ہیں۔

ن

بعض محرکہ تو حرکت کے باعث ہیں وہ شوقیہ ہے اور اسکی شہوانیہ اور غضبیہ خادم ہیں اور بعض انہیں
نے فاعل میں واسطے حرکت کے یہ کہ عضلہ کو تشنج کرتی ہے پس وتر منجذب ہوتا ہے اور عضو منقبض
ہوتا ہے یا عضلہ کو ڈھلا کرتی ہے پس وتر مدانہ ہوتا ہے اور عضو کھلتا ہے فقارک اللہ احسن الخالقین۔

ح

قوت محرکہ کی دو قسم ہیں اول تو وہ قوت ہے کہ جو باعث ہو اور حرکت کے دوسرے وہ قوت ہے کہ
فاعل ہو واسطے حرکت کے ناسیہ کو شوقیہ اور تروعی کہنہ میں اور اسکی قوت شہوانیہ اور غضبیہ خادم ہیں
اس واسطے کہ جو قوت متعشش ہوتی ہے خیال میں یا وہیم میں صورت کہ جو ملایم ہو یا منافر ہو تو قوت شہوانیہ
میں ارادہ اس لایم کے حاصل کرنے کا حاصل ملتا ہے اور قوت غضبیہ میں ارادہ اس منافر کے دفع
کرنے کا حاصل ہوتا ہے پس راہ گھٹتہ کرتی ہے قوت شوقیہ قوت محرکہ کو کہ جو محرک کے فاعل ہے
پس قوت شوقیہ علت بغیہ ہوتی ہے واسطے حرکت کے اور ہر ایک شہوانیہ اور غضبیہ محرک کو خادم ہیں

اور جو کہ فاعل واسطے حرکت کے ہو پس وہ قوت ہے کہ اس کی شان سے ہے یہ کہ متنبج کرتی ہے عضلہ کو پس و ترنخیز ہوتا ہے اور عضلہ متنبض ہوتا ہے یا ڈھلا کرتی ہے عضلہ کو پس و تر دراز ہوتا ہے اور عضلہ کہتا ہے یہ حکمت عجیبہ سے ہے کہ حیوان عضلہ کی حرکت دینے کا ارادہ کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ کون سے عضلہ کو حرکت دینا واجب ہے اور نہیں استعمال کرتا ہے کسی شے کو عضلہ بدن سے مگر اس عضلہ کو بعینہ۔

ن

مدرکہ کی دو قسم ہیں مدرکہ ظاہری اور مدرکہ باطنی۔

ح

یہ تقسیم ظاہر ہے اور بعض قوای باطنیہ کو جو مدرکہ کہتے ہیں مجازاً ہے اس واسطے کہ متعرفہ اوس میں سے مثلاً مدرکہ نہیں ہے لیکن عمل اوسکا مدرکہ میں ہوتا ہے پس اس واسطے اوسکو مدرکہ سے شمار کیا۔

ن

اور جو مدرکہ فی الظاہر ہے وہ پانچ قوی ہیں اور یہ مثل جاسوسوں کی یعنی ہر کارون کے ہیں واسطے جو اس باطنی کے۔

ح

اول کا پانچ ہونا یہ رائے مشہور ہے اور بعض کہتے ہیں کہ آٹھ ہیں یعنی ہر ایک حرارت اور برودت اور یہوست سے قوت ہے کہ اس سے ان کے نزدیک حس ہوتی ہے اور باعث اسکے کہنے کا یہ ہے گرمی مثلاً مخالف سردی کے ہے اور اختلاف محسوسین کا اختلاف حاسنین کا مقتضی ہے اور یہ باطل ہے اس واسطے کہ سیاحی اور سفیدی دونو مختلف ہیں اور کوئی شخص قوت باصرہ کو متعدد نہیں کہتا اور اسکے معنی کہ جو اس ظاہرہ مثل جاسوس کے ہیں باطنیہ کے واسطے یہ و خالیف قوای باطنیہ سے پہچانے جاتے ہیں۔

ن

قوت بصر کا موضع تقاطع صلیبی ہے کہ ورمیان دو عصب مجوف کے واقع ہے اور اوسکی شان سے

ادراک رنگ اور روشنی اور شکل کا ہے۔

ح

جاننا چاہئے کہ دماغ سے ہر ایک آنکھ کی طرف عصبہ مجوف آیا ہے اور اسکی تجویف میں مروج باصرہ کہ سما ہے واسطے ادراک بصری کے جاری ہوتی ہے اور شصہ یہ ہے کہ یہ دو نوپٹھے تقاطع صلیبی کی طرح قطع کرتی ہیں یعنی دامنہ عصب بائیں طرف آیا ہے اور بایان دامنہ کی طرف جالینوس لے گیا ہے کہ ایسا نہیں ہے بلکہ وہ دونوں مثل دو خطوں منحنی کے ہیں کہ جو سطح واحد پر موضوع ہیں ایک دوسرے سے ملائی ہے نہ وہ تقاطع کہ جو صاحب تصریح نے کمون میں کہ جو قانون کی تفتیح میں ہی ذکر کیا ہے پس جو قوت کہ چاہا پس اب ہم بیان کرتے ہیں کہ قوت البصار کی قوت ہے کہ جہاں دو نوعہ مذکورہ ملتے ہیں مترتب ہوتی ہے اور اسکی شان سے ادراک رنگ اور روشنی اور شکل کا ہے اور کیفیت البصار میں اختلاف ہے بعض اٹھین سے ہر خروج شعاع قائل ہوئے ہیں اور بعض انطباع کی بالجملہ تحقیق اور بحث کی بہت بیان کو چاہتی ہے کہ جو اس کتاب کے شرح کے لائق نہیں ہے

ن

قوت سمع کا موضع چٹھہ ہے کہ جو کان کے سورخ پر پچھا ہوا ہے اور اسکی شان ہی آواز کا ادراک کہنا ہے۔

ح

یہ غابر ہے لیکن ہم جاننا چاہئے کہ ادراک کرنا اس قوت کا آواز کو سبب متوج ہوا کے ہوتا ہے کہ وہ اسکی عصبہ تک پہنچتی ہے اور قرع سخت اور قلع سخت کرتی ہے۔

ن

قوت شہم یعنی سونگھنے کا موضع دو زیا دتین ہیں کہ جو شانہ پستان کے ہیں اور اس کی شان سے ادراک کرنا رایحہ کا ہے کہ جو ہوائے مستشق کے ساتھ معدود کرتی ہے۔

ح

یہ دو زیا دتین مقدم دماغ میں اور گتہ میں اور حامل ہونا راہ حکم کا ہوا ہے مستشق سے نزدیک

حکمائے تحقیق کے انفصال باجزاء ذی راحیہ سے نہیں ہے نہ انتقائے ذی راحیہ سے یعنی نہ تو اجزاء ذی راحیہ کی اوس سے جدا ہو کر اوس میں ملتی ہیں نہ ذی راحیہ اوس سے ملائی ہونا ہے بلکہ وہ یہ صورت لے کر ذی راحیہ کو ہوا میں حادث کیا ہے کہ ہوا میں بسبب مجاورت ذی راحیہ کی استعداد و شکیلی

ن

قوت ذوق کا موضع وہ پٹہ ہے کہ جو برم زبان میں ہے اور اوسکی شان سے مزون کا دریافت کرنا ہا

ح

رطوبت لطیفہ کہ جو موہم میں ہے وہ طعم میں کہ جو مدرک ہوتا ہے بل جاتی ہے پھر وہ رطوبت اوس طعم کو قوت ذائقہ کی طرف پہنچاتی ہے۔

ن

قوت لمس یعنی چھونے کا موضع جلد اور اکثر گوشت ہے اور اوسکی شان سے ادراک کرنا لمبوسات کا ہے حرارت و برودت و سہرت و رطوبت اور غیری اور سختی اور چکنی پن اور کھڑے پن کو۔

ح

یہ قوت جلد میں اور اکثر گوشت میں ہے اس واسطے کہ سطح ظاہری معرض ملاقات لمبوسات ہے جس سے یہ بات ہے تو واجب ہے کہ یہ قوت جلد میں ہو اور جلد ہی پر اسوجہ سے اقتضائے نہیں کیا کہ اسکی طرف یعنی جلد کے بدن سے فضلات دفع ہوتے ہیں تاکہ اعضاء شریفہ سے بعید ہو باوین اور ان فضلات کا دفع ہونا اس قوت کو کہ جو جلد میں ہے باطل کرتا ہے پس اکثر لحم کو کہ جو اوسکے نیچے ہے ذی حس کیا کہ قوت کوئی آفت جلد کو پہنچے یہ اوسکے قائم مقام ہو جاوے۔

ن

مدرک باطنی میں سے بعض تو اوں میں سے صورت محسوسہ کے کہ جو حواس ظاہر سے مدرک ہوئے ہیں مدرک ہیں وہ جس مشترک ہو اور یہ موضع اسکا و مانع کے بطن مقدم کا مقدم ہے۔

ح

قوای اولی قوای مدکہ باطنیہ سے مشترک ہے اور یہ وہ قوت ہے کہ اون صورتوں کو کہ جو دکھائی
 دینے اور سوچنے اور چھونے اور چکھنے سے بواسطہ حواس ظاہری کے درک ہوتی ہیں ادراک کرتا ہے
 یعنی اسکو حواس ظاہری ادراک کرتا ہے وہاں سے مشترک کی طرف پہنچتی ہیں اور وہاں جمع ہوتی ہیں
 اور دلیل اسکے وجود پر یہ ہے کہ ہم اس بات کو جانتے ہیں کہ ہم میں ایک امر ایسا ہے کہ وہ حکم کرتا ہے بات پر
 کہ یہ مہرہ غیر اس رنگ کے ہے اور جو عالم اس حکم کا ہے ضرور ہے کہ اس کے پاس یہ رنگ اور طعم حاضر ہوں
 یعنی یہ رنگ اور یہ مہرہ نزدیک حاکم مذکور کے جمع ہوں پس جبکہ یہ بات ہے تو واجب ہوئی یہ بات
 کہ ہم میں وہ شے ہونی چاہئے کہ جس میں یہ صورت محسوسات جمع ہوں اور وہ نفس ناطقہ نہیں ہے اس واسطے
 کہ محسوس کو قوت حیاتی ہے ادراک کرتی ہے حواس ظاہری میں سے بھی کوئی ادراک نہیں کرتا ہے ہوا سطر
 کہ یہ ہر ایک اوس محسوس کو کہ جو اسکو مخصوص ہے اسکو ادراک کرتا ہے دیکھو بصر طعم کو ادراک نہیں
 کرتی ہے اور فرق لون کو ادراک نہیں کرتی ہے ایسے ہی اور و نکا حال ہے پس واجب ہوئی یہ
 بات کہ اجتماع اسکا دوسری قوت میں ہوا اور وہ مشترک ہے اور اسکو حس مشترک اسوجہ سے کہتے ہیں
 کہ یہ مشترک ہے درمیان حواس ظاہری کے یعنی ہر ایک ان سے جو دریافت کرتا ہے اوسکی طرف پہنچتا ہے
 اور فائدہ اسکا یہ ہے کہ انسان مثلاً اون احکام کو کہ جن پر اجتماع صورت محسوسہ موقوف ہے حاصل کرے
 مثلاً بنم کے کروہ ایک شے کیواسطے ہے یا بہت سی شے یون کے واسطے ہر موضع اسکا دماغ کے بطن
 میں مقدم ہے تاکہ سہل ہو پہنچنا صورت محسوسہ کا حواس ظاہر سے اوسکی طرف اور دلیل ہر نفس مشترک
 یہ تمام پر تجربہ طبی شے ہو رہے یعنی جو قوت مقدم دماغ میں کچھ آفت پہنچتی ہے اس قوت کی فعل میں خلا واقع ہوتا

ن

نظر الملک خیال ہے اور موضع اسکا بطن مقدم کا موخر ہے۔

ح

قوت ثانیہ اس میں خیال ہے اور فعل اسکا حفاظت کرنا صورت کا ہے کہ جبکہ حس مشترک ادراک کرتا ہے اور
 اس میں جمع ہو جاتے ہیں بعد غایب ہونے کے حواس ظاہر سے اس واسطے کہ صورت محسوسہ جب تک کہ جس

ظاہر میں ہے جس شے تک سے غایب نہیں ہے لیکن بعد غایب ہونے کے اس قوت کی حاجت ہے تو تصویر غایب ہونے کی محافظت کرے اور دلیل اسکی کہ حفظ صورت اور دراک اور سے قوت کا ایک قوت ہے نہیں ہوتا ہے یہ ہے کہ قبول کرنا غیر حفظ سے ہے ثانی شکل کو قبول کرتا ہے اور اسکی حفاظت نہیں کرتا اور تغایر فعلوں کا دلیل ہے اوپر تغایر قوتوں کے اس واسطے کہ واحد سے واحد ہے صادر ہوتا ہے پس ہونا ایک قوت کا قابل اور حافظ محال ہے پس مقابلہ غیر حافظ کی ہوئی اور یہ ہی مطلوب ہے اور موضع اسکا دماغ کے بطن مقدم کا موخر ہے اس واسطے کہ خزانہ قوت کا مناسب ہے کہ نیچا اس قوت کے ہوا اور علم اس بات کا کہ یہ قوت اس مقام میں ہے یہ ہے کہ جب کوئی آفت اس مقام میں واقع ہوتی ہے اس قوت کے افعال باطل ہو جاتے ہیں۔

ن

بعض اول میں سے معانی جزئیہ کے کہ جو ان صورتوں سے قائم ہیں مدد کرتا اور وہ وہم ہے اور موضع اس کا بطن اوسط ہے۔

ح

تیسری قوت اول میں سے وہم ہے فعل اسکا دریافت کرنا معانی جزئیہ کا ہے کہ جو صومحسوسہ سے قائم ہوتی ہیں مثل اور اک کرنے بکری کے ہیڈ کے عدوات کو کہ جو قوت وہ اسکو دیکھتی ہے اور دریافت کرنا گھاس دانہ دینے والے کی دوستی کا جو قوت کہ اسکو دیکھے اس واسطے ہیڈ سے بہا گتی ہے اور گھاس دانہ دینے والے کے پاس آتی ہے اور یہ قوت جو قوت کہ امر غیر محسوس میں حکم کرتی ہے تو اطمینان اسکا حکم کاذب ہوتا ہے اس واسطے کہ حکم کیا جاتا ہے اوپر اس کے کہ جو موافق محسوس کے ہوا اس واسطے کہ وہ غیر کو عقل نہیں کرتا ہے جیسا کہ حکم کیا جاتا ہے اوپر اس جسم موجود کے کہ نہیں ہے جسم اور نہ جسمانی ہے یہ کہ محسوس ہے یا تمیز ہے یا کسی جہت میں ہے اور دلیل اس ثبوت کی کہ مدرک اس معنی کا حس ظاہر نہیں ہے یہ ہے کہ وہ محسوس نہیں ہے اور نہ نفس ناطقہ ہے اس واسطے کہ کل مدرک اسکی کلی نہیں ہیں اور یہہ یعنی امور جزئیہ میں اور موضع اسکا دماغ کا بطن اوسط ہے اس واسطے کہ اسکا خیال کے قریب ہونا لازمی ہے

تاکہ صورت جبرئیلہ کہ جس پر معانی جبرئیلہ کا حکم کیا جاتا ہے اس کے مقابلہ میں معن اور دلیل اس کی کریم قوت اس مقام میں ہی یہ ہے کہ جب کوئی آفت بطن اور وسط پر پڑتی ہے ان قوت میں خلل واقع ہوتا ہے۔

ن

خزانہ اس کا حافظہ ہے اور موضع اس کا بطن موزع ہے۔

ح

جو تھی قوت اوغنین سے حافظہ ہے اور اس کو متذکرہ ہی کہتے ہیں اور وہ خزانہ ہے کہ جو ہونچنے میں طرف و ہم کے معانی محسوسات غیر محسوسہ کے اور موضع اس کا دماغ کا بطن موزع ہے اس واسطے اس کا وہم کہ نیچے ہونا سزاوار ہے اور دلیل اس کی کہ یہ اس کا موضع ہے یہ ہے کہ جب کوئی آفت اس مقام میں ہوتی ہے تو اس قوت میں خلل واقع ہوتا ہے جیسا کہ ذکر کیا۔

ن

الحض اور میں سے منحرف ہے اور باعتبار اسکے کہ نفس ناطقہ اس سے خدمت لیتا ہے اس کا نام منکر ہے اور باعتبار اس کے کہ وہم اسی صورتوں اور معانی جبرئیلہ میں خدمت لیتا ہے متخیلہ اس کا نام ہے۔

ح

پانچویں قوت اول میں سے متصرف ہے اور باعتبار اسکے کہ نفس ناطقہ انسی خدمت لیتا ہے اس کو مفکر کہتے ہیں یعنی مجہول کو جو معلوم سے حال کرتے ہیں مقدمات ترتیب دینے سے حاصل کرتے ہیں سہرا اس کو استعمال کرتا ہے اور باعتبار اس کے کہ وہم اس سے صور اور معانی میں خدمت لیتا ہے متخیلہ کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ بعض اجزاء کو بعض اجزاء سے ترکیب دیتا ہے اور بعض کو بعض سے جدا کرتا ہے مثل ترکیب دینے ایسی صورت کے کہ نصف اس کا انسان ہو اور نصف گھوڑا اور مثل اسکے کہ انسان کو دس سر کا ثابت کریں ترتیب دینا معانی کا اور تفصیل کرنا معانی کا اس پر قیاس کرنا چاہئے اور موضع اس کا وہ بطن ہے کہ جو دو بطن اول ہیں اس کے درمیان میں ہے اور خدمت لینا نفس ناطقہ کا اس قوت سے انسان بن ہے پایا جاتا ہے پس مفکر سوائے انسان کے اور کسی میں نہیں پائی جاتی۔

ن

تیسری جنس قوی سے قوائی حیوانیہ ہے کہ وہ اعضا کو واسطے قبول کرنے قوت نفسانیہ کے آمادہ کرتی ہے۔

ح

قوت حیوانیہ وہ ہے کہ جسوقت اعضاء میں حاصل ہوتی ہے تو ان اعضا کو واسطے قبول کرنے قوت میں و حرکت کی بشرط اسکے کہ کوئی مانع نہ ہو اور شرائط حاصل ہوں آمادہ کرتی ہے یعنی یہ بدن کو زندہ کرتی ہے اور مرکب اور سکاروج حیوانی ہے اور آلا اسکا حرارت غیر زہری ہے اور دلیل اسکی کہ یہ قوت نفسانیہ سے غیر یہی یہ ہے کہ عضو زندہ ہے اور اس میں جس و حرکت نہیں ہے اور زندہ ہونا بجز اس باہت کے اور کچھ ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ متعفن نہیں ہوتا اور نہ فاسد ہوتا ہے اور مخالفت اس قوت کی قوت طبعیہ و ظاہری

ن

ساتوین افعال میں بعض اون میں سے مفرد ہیں کہ ایک قوت سے تمام ہو جاتے ہیں مثل جذب اور دفع کے اور بعض اون میں سے مرکب ہیں کہ دو قوتوں سے یا زیادہ سے تمام ہوتے ہیں مثل نگلنے کے۔

ح

افعال کی دو قسم ہیں مفرد و مرکب اور فعل مفرد سے وہ مراد ہے کہ ایک قوت سے تمام ہوتی ہیں یعنی حقیقت اسکی ایک قوت سے متحقق ہوتی ہے مثل جذب اور دفع کے اس واسطے کہ جذب قوت میں جاؤ سے تمام ہوتا ہے اور دفع دافع سے تمام ہوتا ہے ایسے ہی امساک اور مضغ ہے اگر کوئی کہے کہ ہضم بلا اسکے کہ غذا اپنی جگہ کہ جہاں وہ ہضم ہوتی ہے پھری نہیں ہوتا پس یہاں امساک کی ضرورت ہے اور یہ فعل قوت ماسکہ کا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ پھر نا وجود ہضم میں شرط نہیں ہے جبکہ شرط نہیں ہے تو وہ اس کے وجود میں داخل ہی نہیں ہے لیونکہ شرط سے مشروط خارج ہوتا ہے اور فعل مرکب سے وہ مراد ہے کہ جو دو قوتوں سے یا زیادہ سے تمام ہوں مثل نگلنے کے کہ اس میں جذب جاذبہ کہ جو مری میں ہے اور دفع دافع کے کہ جو نگلنے کے عضلہ میں ہے ضرورت ہے اس واسطے کہ نگلنا مکمل فعل ہے خصوصاً جبکہ وہ شے کہ جو نگلی جاوی غایط الجور اور کثیر المقدار ہو جس کے یہ بات ہے تو حکمت اللہ اسان کے

مقتضی ہوئی کہ دو قوتیں موجود ہوں کہ اونکی وجہ سے نگلا جاوے اسیدواسطے حیوت کران
دونوں قوتوں میں سے کوئی ضعیف ہوتی ہے تو نگلا مشکل ہوتا ہے۔

ن

دوسرا جزا خبر نظری سے احوال میں انسان کے بدن کی یہی احوال انسان کی بدن کی تین ہیں۔

ح

یہہ جزا انسان کے بدن کے احوال کی جو باعتبار اطباء کے ہیں ہے کہ وہ صحت اور مرض اور وہ حالت ہے
کہ جو درمیان ان دونوں کے ہے ورنہ احوال انسان کے بدن کی بہت ہیں اور دلیل اسکی کہ
احوال انسان کو بدن کا کہ جسے طبیعت بحث کرتی ہیں انہیں تین حالتوں میں منحصر ہے یہہ کہ احوال
انسان کے بدن کا ان تین حالتوں میں خالی نہیں ہے یا تو سارے افعال اس کے سالم ہونگے یا سارے
افعال اس کے مائوف ہونگے یا یہہ ہوگا کہ بعض سلیم ہوں اور بعض مائوف ہیں اول صحت اور دوسرا
مرض اور تیسری حالت متوسطہ ہے۔

ن

ایک صحت ہے اور وہ ایک ہیئت بدنہ ہے کہ بسبب اس کے تمام بدن کے افعال سالم ہوں۔

ح

لفظ ہیئت مثل جنس کے ہے اور یہہ عرض کی مراد ہے یعنی عرض اسکو کہتے ہیں کہ جو بالآخر قایم ہو تو
ہیئت بھی ایسے ہی ہے اور کیفیت اگرچہ ہیئت سے خاص ہے اسوجہ سے نہیں کہا کہ وہ جمہور میں واقع
نہیں ہے بخلاف ہیئت کے اور بدنہ سے یہہ مراد ہے کہ جو بدن کی طرف منسوب ہو اسواسطے کہ ہیئت
بدن میں حلول کرتی ہے اور مراد بدن سے انسان کا بدن ہے اور اس پر یہہ قول کہ احوال ہمارے بدن
کے تین ہیں دلالت کرتا ہے یہہ احتراز ہے اس ہیئت کہ جو انسان کے بدن کی طرف منسوب نہیں ہے
اور اس سے احتراز اسوجہ سے واجب ہے کہ طبیب بدن غیر انسان کی ہیئت میں کلام نہیں کرتا مگر
صحت گھڑے کے مثلاً اگر اس میں کلام کر دے وہ بیچارہ طبیب نہیں ہو اور مصنف کا یہہ قول کہ

تمام افعال سبب اس کے سلیم ہوں یعنی جمیع افعال لطیفہ و حیوانیہ و فسانہ سبب اس میںیت کے سلیم ہوں یہہ اخترازمراض اور حالت متوسط سے ہوا و جمیع افعال کی اس واسطے تفسیر کی ہے تاکہ حالت متوسط کا ثابت کرنا ممکن ہو اس واسطے کہ جبکہ صحت میں یہہ شرط ہے کہ کل افعال سلیم ہوں اور مرض یہہ ہر کل افعال اس کے مآوٹ ہوں تو حالت متوسط ثابت ہوتی ہے اور مصنف نے یہاں کہ جبکہ ترجمہ سبب اس کے ہے کہا اور یہاں کہ جبکہ ترجمہ ساتھ اس کے ہے نہ کہا اس کی وجہ یہہ ہے کہ صحت علت سلامتی افعال کی ہے اگر مہا کہتا تو یہہ صحت کی علت ہونے پر دلالت نہیں کرنا اس سبب سے کہ جائز ہے یہہ بات کہ ساتھ اس کے مہا اور مہلول دوسری علت کا ہوا اور بذاتہ سبب ہیئت سے اخترازمراض سے اخترازا سوچہ سے واجب ہوا کہ سبب شی کا اور ہے اور نفس شے اور ہے اگر کوئی کہے کہ مراد افعال سے تمام افعال ہیں تو مؤلف نے ایسی لفظ سے کہ جو عمومیت پر دلالت کرے کیوں تصریح نہیں کی جیسا کہ جالینوس نے کہا ہے کہ صحت ایک ہیئت ہو کہ ہو و سبب اس کے بدن انسان کا مزاج اور ترکیب میں اس حیثیت سے کہ اس سے کل افعال صحیح صادر ہوں جواب اس کا یہہ ہے کہ لفظ افعال کے اوپر حوالامحور وہ شمول کا ہے اگر کوئی کہے کہ سلامت صحت کی مراد وہ صحت کہ یہہ بات صحیح تو تعریف صحیح نہ ہوئی یعنی صحت کا عام ہونا چاہئے موعود ہے جواب اس کا یہہ ہے مراد سلامت سے لغوی معنی ہیں اور جبکہ تعریف کی ہے یعنی صحت کی اس کے اصطلاحی معنی مراد ہیں۔

ن

دوسرے مرض ہے وہ ایک ہیئت بدنہ ہے کہ جو صحت کی ضد ہے۔

ح

مرض ایک ہیئت ہے کہ صحت کی ضد ہوتی ہے اور وہ ہیئت بدنہ ہے اس کے سبب افعال مآوٹ ہوتے ہیں اور آفت کا محسوس ہونا ضرور ہے اس واسطے کہ احساس کرنا ضرور افعال کا شرط ہے مرض میں اگر ایسا نہ ہوتا تو ہمیشہ تمام آدمی بہ نسبت فضل ہیئت کے مرض میں رہتے اور لفظ کتاب کا اس شرط پر دلالت نہیں کرتا ہے۔

ن

تیسری حالت ثالثہ ہے اور وہ حالت ہے کہ نہ صحت ہو نہ مرض یہ یا تو سبب اسکے ہوتی ہو کہ نہ تو عایت درجہ کی صحت ہو اور نہ غایت درجہ کا مرض ہو مثل حال بوڑھے اور جوان اور نابالغین کے یا سبب اسکے ہوتی ہے کہ صحت و مرض دونوں ایک وقت میں درو عضوین جمع ہوں مثل اندھے کے حال کے یا ایک عضو میں درو جنس بعد میں جمع ہوں مثل صحیح مزاج اور مرض ترکیب کے یا درو جنس قریب میں جمع ہوں مثل صحیح الخلقت اور مرین المقدار کے یا درو قوتوں میں جمع ہوں مثل اوش شخص کے کہ جاثون میں احمد وقت شجاعت کے مریض ہو اور گرمیوں اور جوانیکے وقت میں صحیح ہو۔

ح

مولف نے حالت متوسط کی تعریف اسوجہ سے نہیں کی کہ اسکی تعریف صحت و مرض سے پہچانی جاتی ہو یعنی ان دونوں کی تعریف سے جانا جاتا ہے کہ حالت ثالثہ ایک ہیئت پر نیہ ہے کہ اوسمیں نہ تو کمال افعال سلیم ہوتے ہیں اور نہ کل مآؤف پس وہ ہے کہ بعض افعال سالم ہوں اور بعض مآؤف پس اطباء کہا ہے کہ حالت ثالثہ وہ ہے کہ اوسمیں افعال کسیدہ مجری طبعی سے خارج ہوں اور یہ تعریف بالمجہول ہوئی اسواسطے کہ کئی کئی حد نہیں کی شیخ ابو علی سینا نے حالت ثالثہ کا انکار کیا ہے اور اس میں نزاع نہلی ہے وہ یہ ہے کہ اگر مرض میں بیچ جمیع افعال کے آفت کا اعتبار کیا جائے تو حالت ثالثہ ثابت ہوتی ہے اگر اعتبار نہ کیا جائے تو نفی اسکی واجب ہوتی ہے اور حق یہ ہے کہ باوجود ان اقوال کے کہ جو بیان کی نفی واجب ہو اسواسطے کہ کوڑھی اور مریض اور مجموعہ وغیرہ مریضوں سے بعض افعال میں سلامتی پاتی ہیں اور سب ان احوال کے امراض ہونے پر متفق ہیں بلکہ حالت ثالثہ اس بات کو واجب کرتی ہے کہ کوئی مریض نہ پیدا جائے مگر شاید زیادہ پس لفظ مرض سے یہ اصطلاح کر لینا کہ مرض وہ ہے کہ جمیع افعال مآؤف ہوں یہ اس کے مخالف ہے کہ جو لفظ ہے جانا ہے ایسے معنی سمجھنا نزدیک محققین کے خطا ہے مولف نے حالت ثالثہ کو دو قسموں کی طرف تقسیم کیا ہے وہ یہ اسکی یہ ہے کہ حالت ثالثہ یا تو اثر سبب سے ہوتی ہے کہ نہ عایت درجہ کی صحت ہو اور نہ غایت درجہ کا مرض ہو یا ایسے ہوتی ہے

کہ یہ دونو ایک بدن میں جمع ہوں اور صحت اور مرض کی تفسیر یہ معنی لغوی اسوجہ سے کی ہوگا اگر اصطلاح سے تفسیر کرتے تو تقسیم میں فساد واقع ہوتا جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے قسم اول کی تین قسم ہیں مولف نے انکی مثالوں سے اشارہ کیا اسواسطے کہ وہ کہ جسمین غایت درجہ کی صحت ہو اور نہ غایت درجہ کا مرض ہو یہ یا تو سبب تقدم امراض کے ہوگا یا سبب تقدم امراض کی ہوگا پس اسکی طرف توجہ ناقہ سے اشارہ کیا گیا رہا دوسرا یعنی جو سبب تقدم امراض کے نہ ہو اسکی دو قسم ہیں یا تو یہ نقصان سبب انتقال زمانہ کے ہوگا اسکی طرف شیخ سے اشارہ کیا ہے یا سبب نہ ہونے کمال سن کی ہوگا اور اسکی طرف طفل سے اشارہ کیا ہے اور تقسیم قسم اول کی ان اجسام کی طرف محصور نہیں ہے اور حصیر ہاں مراد بھی نہیں ہے غرض مثالوں سے یہ ہے کہ غایت درجہ کی صحت و مرض کا انتخاب اور دوسری قسم کی ہی کسی قسم میں اسواسطے کہ جمع ہونا صحت و مرض کا ایک بدن میں یا تو ایک وقت ہو تا ہے یا دو وقتوں میں ہوتا ہے جو ایک وقت میں ہو یا تو دو عضوں میں ہو یا ایک عضو میں ہو کہ دو عضوں میں ہوتا ہے وہ مثل حال اندھیر کے ہے کہ آنکھ میں اس کے مرض ہے اور باقی اعضا میں صحت ہے اور جو کہ ایک عضو میں ہوتا ہے یا تو وہ دو جنس بعید میں ہوتا ہے یا دو جنس قریب میں ہوتا ہے اول جیسا کہ صحیح مزاج اور مریض ترکیب میں ہو اسواسطے کہ مزاج اور ترکیب جنس متباہ میں کہ مزاج متولد کیفیت سے ہے اور ترکیب متولد وضع سے ہے اور دوسرا جیسا کہ صحیح الخلقت اور مریض مقدار اسواسطے کہ خلقت اور مقدار دو جنس قریب میں ہے سبب شامل ہونے ترکیب کے اور ان میں بخلاف مزاج اور ترکیب کے یعنی کہ دو متولد وضع سے ہیں اور جمع ہوا اور کا ایک بدن میں یا تو دو وقتوں میں ہوتا ہے اور وقت یا تو باعتبار فصول کے ہوتے ہیں یا باعتبار سن کے اول مثل اس شخص کے کہ صحیح ہو مگر میوں میں اور مریض ہو جائیوں میں یا اسکے برعکس ہو یعنی اسکے یہ ہیں کہ واسطے اسکے مزاج موافق ایک فصل کے ہو اور میں اچھا رہے دوسری فصل میں اچھا نہ رہے اور شرط یہ ہے کہ یہ حال ان کے مزاج کے ہو دوسری مثل اس شخص کے کہ صحیح ہو سن شباب میں اور مریض ہو سن شہوت میں یا اسکے برعکس ہو جمع ہونا صحت و مرض کا جو باعتبار فصول کے ہوتے ہیں یا سن کے ہوتے ہیں یا اسکے برعکس ہو جمع ہونا صحت و مرض کا جو باعتبار فصول کے ہوتے ہیں یا سن کے ہوتے ہیں یا اسکے برعکس ہو

ن

مرض کی دو قسم میں مفرد و مرکب۔

ح

مرض یا تو بسبب بہت مرضوں کے جمع ہونے سے ہوتا ہے یعنی بہت سو مرض جمع ہوں اور اول سے مل کر ایک مرض پیدا ہوا اور اول کی اجزا پر نہ مرض صادق نہ آئے یا ایسا نہیں ہوتا اول کو مرکب مرکب کہتے ہیں دوسرے کو مرض مفرد کہتے ہیں مرکب مثل ورم کی کہ یہ ایک مرض ہے اور مرکب ہے مضمون جو ایک سو مزاج مادی و اسواسطہ کہ مادہ موہر جب تک کہ ورم نہ حاصل ہونہیں پایا جاتا اور جب تک یہ مادہ متعفن نہ ہو ورم نہیں ہوتا اور عفونت اسکی سو مزاج عضو کو چاہتی ہے دوسرے مرض مرکب ہر اسواسطہ کہ ورم جب تک آفت شکل اور مقدار میں نہ ہونہیں ہوتا اور تیسرے تفرق اتصال اسواسطہ کہ جب تک تفرق اتصال اجزائے عضو میں نہیں پڑتا مگر مادہ کا اوس میں اسطور پر کہ ورم پیدا کرنے ممکن نہیں کسی کو ان امراض ثلثہ سے ورم نہیں کہتے اس معنی کی تحقیق قریب آنے والی ہے مفرد مثل حمی کے کہ جبر کا نام حمی یوم ہے۔

ن

مرض مفرد اگر پہلے ہی اعضائے مفردہ میں عارض ہوا و سکوا امراض سو مزاج کہتے ہیں اگر اعضا مرکب میں عارض ہوا و سکوا امراض ترکیب کہتے ہیں اگر اول جو دونوں میں عارض ہونا ممکن ہو وہ امراض تفرق اتصال کہلاتے ہیں۔

ح

مرض مفرد کی تین قسم ہیں اول سو مزاج دوسری مرض ترکیب تیسرے تفرق اتصال اور چھٹی وہ یہ کہ پہلے ہی کہ عضو و حال سے خالی نہیں ہے مفرد ہوگا یا مرکب پس مرض مفرد مخصوص ہوگا ایک اولیٰ میں سے یا عام ہوگا اول دونوں کو پس اگر مخصوص مفرد سے ہو وہ سو مزاج ہو اگر مخصوص ترکیب سے ہو وہ مرض ترکیب ہو اور اگر دونوں کو عام ہو وہ تفرق اتصال ہو اختصار کی تفسیر نا

یہاں فرد ہوا پس معنی اختصاص سوء مزاج عضو مفرد کے یہ ہیں کہ سوء مزاج عضو مفرد کو عضو مفرد
 ہے یعنی اول صی عضو مرکب کو اسکا عارض ہونا ممکن نہ ہوا سو اسلئے کہ جب تک عضو مفرد کو نہ عارض
 ہو مرکب کو عارض نہیں ہو سکتا اسوا سلئے کہ یہ بات محال ہے کہ مزج سب کا یعنی مرکب کا تو
 اعتدال سے خارج ہو اور اسکے ہر اجزا کا مقتدل ہو کیونکہ مزاج کیفیات ساریہ سے ہے ناں یہ
 بات ممکن ہے کہ پہلے مفرد کو عارض ہو بعد اسکے مرکب کو عارض ہو اسوا سلئے عروض میں اول کی
 قید کی ہے امراض ترکیب کا مرکب کے ساتھ مخصوص ہونا بھی اس معنی سے جانا گیا اور معنی عام
 ہونے تفرق اتصال کے یہ ہیں کہ اسکا دونوں کو عارض ہونا اولاً ممکن ہو یعنی مفرد مرکب کو
 اعضاؤ مفردہ کو عارض ہونا تو ظاہر ہے کہ پٹھے میں مثلاً تفرق اتصال ممکن ہے اور اسلئے ہڈی وغیرہ
 میں اعضاؤ مفردہ سے اعضاؤ مرکب کو عارض ہونا یہ ہے کہ کوئی عضو جگہ سے جدا ہو جائے اور
 تفرق اتصال کسی اعضاؤ مفردہ میں نہ ہو مثلاً اسکی رباط بسبب تنولی ہونے رطوبت کے آپو
 ڈھیلے ہو جائیں اور اس میں تفرق اتصال نہ واقع ہو پس مفصل میں تفرق اتصال عارض ہوتا ہے
 اعضاؤ مفردہ میں سے کیونکہ عارض نہیں ہوتا تفرق اتصال کو خلال مفرد بھی کہتے ہیں۔

ن

امراض سوء مزاج کے آٹھ ہیں کہ اعتدال سے خارج ہیں اور ہر ایک کے ان میں دو قسم ہیں
 سازج و مادی اور مادی کی بھی دو قسم ہیں محاور اور داخل اور داخل کی دو قسم ہیں مکرر اور غیر مکرر

ح

سوء مزاج سے یہ مراد ہے کہ اس میں ایک کیفیت ایسی حاصل ہو کہ جو اعتدال سے خارج ہو یہ لگ کر گرم
 اور زیادہ کہ جو سرد اور سیاہ زیادہ سرد ہو یا زیادہ تر ہو یا زیادہ خشک ہو مثلاً اول اسکی آٹھ
 قسم ہیں چار مفرد ہیں اور چار مرکب مزاج کی بحث میں جاتی گئی ہر ایک ان میں سے یا تو سازج ہوتا
 ہے یا مادی ہوتا پس سولہ قسم ہوئیں اور مراد سازج سے وہ کیفیت ہے کہ جو بدون غلط کے بدن
 میں حادث ہو مثل حرارت کے کہ جو آفتاب سے ہو پھر اور اس سے غلط گرم نہ ہو اور مادی وہ

کیفیت ہو کہ بدن میں بیب وجود خلط کے حادث ہو مثل تپ کے کہ جو کسی خلط میں گرمی آئیے حاصل ہوا اور مثالیں ہولہ قسموں کی مطولات میں مذکور ہیں اگر کوئی کہے کہ جبکہ مادی کی یہ تفسیر ہے کہ مذکور ہوئی اور ہر ایک خلط کے واسطے فی نفسہ دو کیفیتیں ہیں تو مفرد مادی سو مزاج نہ ہوگا جو اسکا یہ ہے کہ ممکن ہے کہ اشتداد خون کو ہو مثلاً نذاو سکی طوبت کو بسبب دوا اور غذا اور خلط دوسری کے کہ یہ اور سکی طوبت کے تبدیل کرتے ہیں پس سو مزاج اور سکی حرارت کی طرف منسوب ہوگا نذاو سکی طوبت کی طرف سو مزاج مادی کا مادہ یا تو سطح عضوین چٹا ہوا ہوگا یا اوسمین غالیہ ہوگا اول بخاور ہے مراد ہے اور دوسری داخل سے اور داخل یا تو اعضا میں تفرق اتصال کر گیا یعنی جو متصل ہیں اوسمین تفرق کر گیا یا نہ کر گیا اول مورد ہے اور دوسرا غیر مورد ہے۔

ن

امراض ترکیب کی چارہین امراض خلقتی امراض مقدار امراض عدد امراض موضع

ح

جناس امراض ترکیب کے چارہین اس واسطے کہ عضو چیک پیدائش اور مقدار اور عدد اور موضع میں ایسا ہوگا کہ جیسا ہونا چاہیے تو وہ سلیم ہوگا امراض ترکیب سے اور جبکہ کوئی انہیں سے ایسا نہ ہوگا جیسا کہ سزاوارتہ تو وہ مرض ترکیب ہوگا

ن

امراض خلقت کے چارہین۔

ح

امراض خلقت کی چارہین امراض شکل و امراض مجاری و امراض تجاوزیت و امراض سطوح و اعضا اور جہان کا استقرائے ہے۔

ن

امراض شکل کی مثل اس مسقط اور مربع اور فرسہ کی ہیں۔

ح

شکل وہ ہے کہ گہری ہوا و سکو ایک حد یا بہت حد میں اول مثل کہ کے کہ او سکو ایک ہی حد گہری ہوئی ہو دوسرے
 مثل مثلث کی کہ او سکو کئی حد میں گہری ہوئی ہیں امراض او سکے یہ ہیں کہ اس شکل سے کہ جو او سکو سرد اور
 او سے متغیر ہوا اور یہ تغیر موجب آفت کا ہو فعل میں مولف نے او سکی دو مثالیں لکھی ہیں ایک پیدائشی ہے
 دوسرے غیر او سکے ہے اول راس کا مسقطی ہونا ہے جاننا چاہئے کہ شکل طبعی راس کی یہ ہے کہ متدیر ہو
 دونوں جانب سے ہرچا ہوا ہو مستدیر تو اسوجہ سے ہوتا ہے تاکہ کوئی آفت نہ قبول کرے اور ہرچا ہوا دونوں
 جانب سے اسوجہ سے ہوتا ہے تاکہ آگے او پیچھے او بہر ہوا ہو پس جبکہ یہ بات بھی پس طول او سکا کہ جبکہ
 احتیاج زیادہ ہوتا ہے کہ اعصاب پیدا ہوتے ہیں اسکا طول میں زیادہ ہونا چاہئے تاکہ بعض اعصاب بعض
 اعصاب سے مزاحم نہ ہوں اور مسقطی ہونا او سکا یہ ہے کہ دونوں او ہار یا ایک اول میں سے نہ پائے جاویں
 اور مسقطی ہونے سے وہ بطن کہ جو نزدیک اوٹن ہمارے ہوتا ہے تنگ ہو جاتا ہے اور اس سے قوت اس
 بطن کی ردی اور ناقص ہو جاتی ہے اور جبکہ دونوں او بہارتہ پاؤں جاویں وہ بہت ہی ردی ہے
 اسواسطے کہ اگر یہ دونوں نہ ہونگے تو سمرج ہو جائیگا اور یہ کئی وجہ سے ردی ہو اول یہ کہ سبب گشت
 ہونیکے معرض آفات ہوگا دوسرے یہ کہ منابت اعصاب کی تنگ ہو جائیگی پس بعض بعض سے مزاحم
 ہوگا تیسری یہ کہ جرم دماغ او سقد کہ واسطے تصرف قوائی نفسانیہ اور اعصاب کی احتیاج ہے کشادہ
 نہیں ہوگا جو تھے یہ کہ اوپر کے بطن سے کی شکل مثل او سکی شکل کے ہو جائیگی پس وہ نیچے کے بطن سے
 جیسا کہ ملنا چاہئے نہیں ملے گا پس اسوقت میں امرض یعنی چاہئے میں اختلال ہوگا یا بچوں میں کہ
 اسے اوپر کے تالو کا طول ہو یا ہو جاوے گا پس اسوقت میں قدرت زبان کی دوران پر جیسا کہ چاہئے
 نہیں ہوگی اور یہ بعض حروف کو فصاحت سے خارج ہونیکا مانع ہے دوسری ریح افرسہ ہاوردہ
 یہ ہے کہ فطرت کمر کی اپنی جگہ سے سبب ریح غلیظہ مدد وہ کے نازل ہوں اور ہونا اسکا امراض
 شکل سے اور یہ کہ بالفعل ہنر کرنا ہی واضح ہے۔

ن

امراض مجاری کے یہ ہیں کہ یا تو وہ مجاری کشادہ ہو یا وہ میں قفل انتشار کے یا تنگ ہو جاویں جیسے

مجاری نفس تنگ ہوتی ہیں یا بند ہو جاویں جیسے مزارہ کے مجری بند ہو جاتے ہیں۔

ح

امراض مجاری تنق ہیں بواسطہ یا تو وہ مجاری کشادہ ہو جائیگا اور واپس کشادہ ہونا سبب مجری ہونے کا ہے یا تنگ ہو جائیگا اور تنگ ہونا سبب مجری ہونے کا ہے یا بند ہو جائے پس اول مثل انتشاء عین کی کہ نقبہ غنبدہ کشادہ ہو جاتا ہے اور یہہ مرض اسواسطہ ہے کہ وہ مجرائی روح ہے اور آفت اسکی یہہ ہر اگر اتساع بہت ہو تو رویت باطل ہو جاتی ہے اور اگر اسے کم ہو تو شے اسے کہ جتنی وہ ہے چھوٹی دکھلائی دیتی ہے ایسے ہی اگر تنگ ہو جاوے تو شے اسے کہ جتنی چھوٹی ہوتی ہے بڑی دکھلائی دیتی ہے اور علت اسکی یہہ ہر کہ زیادہ مکان میں اتساع ہونا موجب زیادتی تحلیل روح کا ہے تاکہ مکان میں ہر جاؤ تاکہ خلل نہ لازم آوے پس یہ بات اوس قواسم سے کہ جو صلاحیت انطباع اور اشتیاع کے رکھتا ہے خارج کہ فی ہے اور اگر کشادگی میں اسے کم ہو تو تحلیل قلیل ہوتا ہے اس حد کو نہیں پہنچتا ہے کہ اس کی صلاحیت نہ رہی پس جو وقت شیخ واقع ہوا اور موضع تقاطع کی طرف منتقل ہو مقابلہ میں قوت یا صغر کے سبب کہ کوئی مانع نہیں ہو مقدار طبعی کے طرف رجوع کرتا ہے پس اس وقت میں حجم اسکا کم ہوتا ہے اور شیخ کہ جو اوپر واقع ہوتی ہیں اسے کہ جب روح کا توام معتدل ہو اور نقبہ معتدل ہو چھوٹے دکھلائی دیتی ہیں اور جو وقت کہ تنگ ہو تو روح کشیف ہوتی ہے پس جو وقت کہ اوپر شیخ واقع ہو اور موضع تقاطع کی طرف منتقل ہو تو منبسط ہوتا ہے اور مقدار طبعی کی طرف عاید ہوتا ہے پس بڑی ہوتی ہے شے کہ جو واقع ہو اوپر پس شے اسے کہ جتنی وہ ہے بڑی دکھلائی دیتی ہے اور دوسرے تنگ ہونا مجاری نفس کا ہے جیسا کہ ربو میں ہوتا ہے اور ضرر اسکا ظاہر ہے کہ صاحب اسکا نفس متواتر ہے اس میں نہیں پاتا جو قیصری مثل بند ہونے اور مجاری کے کہ جو جگر ہے مزارہ کی طرف آئے ہیں یا مزارہ سے امعا کی طرف آئی ہیں اور ضرر اسکا بالفعل واضح ہے اسواسطہ اول ہی مرقان اور دوسرے تو بیج حال ہوتا ہے

ن

امراض سجاویت کی یہہ ہیں کہ یا تو وہ سجاویت بڑی یا کشادہ ہو جائیں جیسے تہی خستہ کی بڑی ہو جائیں

یا تنگ اور چھوٹے ہو جائیں مثل چھوٹے ہونے معدہ کے یا وہ خالی ہو جائیں مثل خالی ہونے دل کے خون سے زیادہ خوشی کے وقت یا بند ہو جائیں اور متلی ہو جائیں مثل سکتہ کے۔

ح

مراد تجویف مر وہ نصاب ہے کہ جو باطن عضومین حاصل ہوتی ہے اور کسی ساکن شے کو حاوی ہوا اور یہ کہتے ہیں کہ باطن عضومین ہو مواد سے احتراز ہے کہ وہ ظاہر عضومین ہوتا ہے مثل باطن راحہ کے اور شے ساکن سے احتراز ہے اور سکہ جو متحرک کو حاوی ہو و اور جو متحرک کو حاوی ہو وے اور سکو حرجی کہتے ہیں نہ تجویف اور امراض تجویف کو امراض اوعیہ بھی کہتے ہیں اور اسکی چار قسم ہیں اول یہ کہ تجویف بڑی ہو جائیں یا کثادہ ہو جائیں مثل کثادہ ہونے انٹین کے تھیلی کی اور اسکا مضر یا فلفل ہونا واضح ہے دوسرے یہ کہ تنگ ہو جائے یا چھوٹے ہو جائیں مثل چھوٹے ہونے معدے کے اور ضرر اسکا یہ ہے کہ طعام کافی کے واسطے ایک مرتبہ کثادہ نہیں ہوتا ہے تیسرے یہ کہ خالی ہو جاوے مثل خالی ہونے قلب کے خون سے زیادہ خوشی کے وقت اور یہ ظاہر ہے چوتھے یہ کہ بند ہو جائیں یا متلی ہو جائیں جیسا کہ سکتہ میں ہوتا ہے کہ اگر دھتوں و داغ کے متلی ہوتے ہیں اور بند ہو جاتے ہیں اس واسطے اعضا میں حرکت سے محفل ہو جاتے ہیں۔

ن

امراض سطح اعضا کے قبل چلنے ہونے معدہ اور رحم اور کبرا ہونے قصیدہ کے۔

ح

امراض سطح اعضا کے یہ ہیں کہ جو چیز امسجونی چاہئے اور میں خشونت آجاتی اور حجاب خسر ہونا واجب ہے وہ امسج ہو جائی مثل ملاست معدہ اور رحم کے کہ انکا واسطے امسک اس شے کے کہ جو اس میں داخل ہو غذا اور نطفہ خشن ہونا واجب ہے تاکہ وہ قبل حصول نرض کے نہ خارج ہوا اور ملاست ان میں سبب رطوبات لہر جب و مزلقہ کے آجاتی ہے اور ضرر اسکا ظاہر ہے اور مثل خشونت قصیدہ کے کہ ان میں واسطے تسلیس آواز اور اسکی صفائی کے ملاست واجب ہے اس واسطے جس شخص کے قصیدہ میں سبب اسخار ہو اور ہمارہ کے خشونت آجاتی ہے اور سکہ کتبہ الصوت ہو جاتا ہے۔

ن

امراض مختار کے یا تو بسبب زیادتی کے ہوتے ہیں یا بسبب نقصان کے اور ہر ایک ان میں سے یا عام ہوتا ہے یا خاص مثل زیادہ موٹا ہونے اور پٹری ہونے زبان کی اور مثل زیادہ دبلا ہونا اور دبلا ہونا

ح

زیادہ موٹا ہونا مثال زیادہ عام کے ہے اور ضرر اسکا بالفعل واضح ہے مولف نے کہا ہے کہ میں نے ایک شخص کو دمشق میں دیکھا کہ بسبب موٹائی کے اس کو آنکھ بہ ہونا دشوار تھا اور ٹپڑ ہونا زبان کا مثال نادر خاص کے اور ضرر اسکا بالفعل ہے یعنی موٹہ نہیں زبان کو جو لان نہیں کر سکتا اور بعض حروف فصاحت سے ادا نہیں ہو سکتے زیادہ دبلا ہونا مثال ناقص عام کے ہے اور ضرر اسکا بالفعل واضح ہے حد قد کا دبلا ہونا مثال ناقص خاص کے ہے اور ضرر اسکا ظاہر ہے یعنی بصارت میں نقصان ہو جاتا ہے۔

ن

امراض عددی یا تو بسبب زیادتی کے ہوتے ہیں یا بسبب نقصان کے ہوتے ہیں اور ہر ایک ان میں سے یا تو طبعی ہوتا ہے یا غیر طبعی مثل زیادہ انگلی اور کیرے اور ناخونہ کے اور انگلی میں نقصان پیدا ہونے یا بسبب اس کے گرنے کے ہوتا ہے۔

ح

مراد طبعی زیادتی سے یہ ہے کہ جو جنس بدن میں موجود ہو اور جسے زیادتی ہو جائے اور غیر طبعی وہ ہے کہ جو جنس بدن میں موجود ہے اور جسے نہ ہو اور طبعی نقصان سے یہ مراد ہے کہ خلقی ہو اور غیر طبعی سے یہ مراد ہے کہ جو حادث ہو پس انگلی زائدہ مثال زیادتی طبعی کے ہے اور ضرر اسکا بالفعل ہوتا ہے کہ ہاتھ تنگ برتنوں میں داخل ہونے سے مانع ہوتا ہے اور اس میں وہ سرعت بھی نہیں رہتی اور ہر معلوم ہوتا ہے اور کیرے اور ناخونہ یہ دونوں مثال زیادتی غیر طبعی کے ہیں ایک زیادتی منفصلہ کی مثال ہے وہ کیرے میں کہ بدن میں پیدا ہو کر میں مثل امعاء کے کیڑوں کے اسکا ذکر قریب آو گیا دوسری زیادتی متصل کی مثال ہے وہ ظفر یعنی ناخونہ دوسری دفعہ کے ساتھ اور وہ ایک جہلی ہے کہ ماق میں پیدا ہوتی ہے اور ضرر اس میں دونوں کا

کہ بالفعل ہوتا ہے ظاہر ہے اور ونگلیوں میں خلقی نقصان ہونا مثال نقصان طبعی کے ہے اور جو نقصان
اوسلیں سبب گر نیکی ہو جائے یہ مثال غیر طبعی کی ہے اور ضرران دونوں کا پوشیدہ نہیں ہے۔

ن

امراض وضع کے وہ ہیں کہ جو موضع اور مشارکت کو مقتضی ہوں مثل نکل جانے عضو کے اپنی جگہ سے سبب
خلع کے یا غیر خلع کے یا حرکت ہو اور اس میں کہ جن میں سکون واجب ہو مثل عیشہ کے یا سکون ہو اور میں
کہ جو متحرک ہونے چاہئیں مثل متحرک ہونے مفاصل کے یا حرکت عضو سے جاتی رہے یا اپنے قریب کے عضو
کی طرف حرکت کرے یا حرکت اپنی طرف یا اپنے اطراف کی طرف دشوار ہو۔

خ

جالینوس نے کہا ہے کہ وضع موضع اور مشارکت کو مقتضی ہے یعنی بحث وضع عضو کی دو قسم کی طرف
منقسم ہوتی ہے اس واسطے کہ او سکوا بالتبٹ طرف اپنی مکان کے ایک ہیئت ہو اور یا نسبت غیر کے اعضا
سے بحسب قرب و بعد کے ہیئت دوسری اول موضع ہے اور ثانی مشارکت ہے مرض وضع کی چار قسم میں
اول زایل ہونا عضو کا ہے اپنی جگہ سے سبب خلع کے خلع کے یہ معنی ہیں کہ خروج تام ہو یعنی وہ عضو
اپنی جگہ سے بالکل نکل جاوے دوسرے زایل ہونا عضو کا ہے بغیر خلع کے یعنی خروج تام نہ ہو یعنی عضو
اپنی جگہ سے نہ نکلے بلکہ او سے چھٹک جاؤ اسکو زوال کہتے ہیں جنہوں نے اسکا نام وثب رکھا ہے
تیسری یہ کہ وہ عضو جبکہ سکون واجب ہے اپنی جگہ سے متحرک ہو مثل عیشہ کے چوتھے یہ کہ ساکن ہو
وہ عضو جبکہ متحرک ہونا واجب ہے مثل سخت ہو جانے جوڑوں کے اور مرض مشارکت میں یہ کہ
عضو کو اپنے مجاور کی طرف حرکت کرنا محتج ہو یا مشکل ہو یعنی مجاور کی طرف حرکت کرنا یا تو محتج ہو یا
مشکل ہو یعنی مختل ہو قرب او سے یا یہ کہ محتج ہو حرکت او کو مجاور سے یا مشکل ہو حرکت او سے
یعنی مختل ہو بعد او سے اور یہ ظاہر ہے۔

ن

امراض تفرق اتصال کے نام سبب مختلف ہونے جگہ کے مختلف ہوتے ہیں پس جو کہ جلد میں واقع ہے

اوسکی خدشہ اور سچ کہتے ہیں اور جو گوشت میں ہوتا ہے اوسکو جراثیم کہتے ہیں مگر یہ جراثیم پانی ہو جائے اسکو قحط کہتے ہیں اور اگر بڑی اور غضروف کی غرض میں واقع ہوا اوسکو کاسا اور فاسخ کہتے ہیں اور جو ان دونوں کے طول میں واقع ہو وہ صانع اور مفتت ہے اور جو عصب اور عروق کی غرض میں واقع ہوا اوسکو بائر کہتے ہیں اور جو طول میں واقع ہوا اوسکو صانع کہتے ہیں اور جو عروق کے مونہہ کو کھولے اوسکو بائق کہتے ہیں۔

ح

یہ اصطلاحات ظاہر ہیں لیکن یہ بات جاننی چاہیے کہ اعراض تفرق اتصال کے نام اگرچہ کچھ اختلاف اعضائے کہ جنہیں یہ واقع ہو مختلف ہوتے ہیں اور یہ سچی اکثری ہے لیکن مدخل کی وجہ سے ہی متغیر ہوتے ہیں جیسے تفرق اتصال کہ جو جلد میں واقع ہو بشرط اسکے کہ وہ دقیق ہو پھیلا ہوا نہ ہو اور اسکو خدشہ کہتے ہیں اور سچ وہ ہے کہ جو پھیلا ہوا ہو پس اختلاف شکل کو بھی مدخل ہوا سبھی نے کہا ہے کہ خدشہ وہ ہے کہ جو جلد میں واقع ہو بشرط اسکے کہ قریب العہد ہو اور سچ وہ ہے کہ جو بعید العہد ہو پس اختلاف زمان کو بھی مدخل ہوا جراثیم قحط اور سدرت میں ہوتی ہے کہ جب اوس میں پپ پڑ جائے اور جب تک پپ نہیں پڑتی اور سکو جراثیم کہتے ہیں اور جو بڑی میں واقع ہو بشرط اسکے کہ جو جزو بائیں یا بہت سے جزا اسکو فاسخ کہتے ہیں اسواسطے کہ برابر ہے کہ بڑی میں واقع ہو یا غضروف میں اگر اوسے چھوٹے چھوٹے اجزا میں تفرق واقع ہوا اسکا نام مفتت ہے

ن

دل جراثیم کی برداشت نہیں لاسکتا جب جراثیم دل میں ہوتی ہے آدمی فوراً مر جاتا ہے۔

ح

یہ اختہائے ریاست کی بات ہر اس دیواسطے اسکا نام سلطان بدن ہے۔

ن

امراض مرکب وہ ہیں کہ جو بہت سے مرتضون کے جمع ہو غیجہ حادث ہون مثل سہل کے کہ یہ پتہ دق اور پیسہ دق کے زخم سے حادث ہوتی ہے۔

ح

شیخ نے کہا ہے کہ امراض مرکبہ سے یہ مراد نہیں ہے کہ بہت سی مرض جمع ہو جائیں بلکہ وہ امراض مراد نہیں ہیں جو چند مرض جمع ہوں اور سے ایک مرض حادث ہو یعنی یہ بات ممکن ہے کہ ایک شخص میں بہت سی امراض جمع ہوں جیسے انسان میں تپ اور ریح افرسہ اور استسقا جمع ہوتے ہیں یا ایک عضو میں جمع ہوں جیسے آنکھ میں رد و قرعہ و نزول الماء و طفرہ جمع ہوتا ہے اور مرض مرکب اس وقت کہبتے ہیں کہ حیثیت مرض مفرد اس طرح جمع ہوں کہ ان کے جمع ہونے سے مرض دوسرا کہ جو مغایر ہر مرض مفرد کے سبب معین اور علاج معین کے حامل ہو شیخ نے مرض مرکب کی مثال مرم سے دی ہے اور اسکی تفسیر گزیر چکی اور مولف نے سل سے مثال دی ہے کہ یہ دو مرضوں سے حادث ہوتا ہے ایک تپ دق دوسرے پیپیٹھ کے زخم سے اول امراض سود مزاج سے ہے اور دوسرا امراض تفرق اتصال سے شارح کلیات قطب الدین شیرازی نے کہا ہے کہ میں گمان نہیں کرتا کہ کسی کا یہ مذہب ہو اور یہہہ او سکا کہنا حق ہے اس واسطے کہ مشہور اطباء میں یہہہ سے کہ سل قرعہ ہے اور دق اسکو لازم ہے۔

ن

مرضوں کے نام یا تو بسبب مشابہت کے ہیں مثل داء الاسد اور داء الحیہ کے یا بسبب محل کے جیسے داء الخبث یا ذات الریہ یا بسبب سبب کے ہیں جیسے یہہہ کہنا کہ یہہہ مرض سوداوی ہے یا بسبب عرض کو ہیں جیسے مرم

ح

داء الاسد خدام کو کہتے ہیں وجہ نام رکھنے کی یہہہ ہے کہ اس مرض والے کی صورت شیر کی صورت کو مشابہہ ہوتی ہے یعنی مونہہ اور اسکی آنکھ کی ہیئت شیر کی سی ہوتی ہے اور نیز کہا ہے کہ جبکو یہہہ مرض ہوتا ہے او سپر مثل شیر کے حکم کرتا ہے اس سبب سے داء الاسد کہتے ہیں اور یہہہ قول عمدہ نہیں ہے اس واسطے کہ جبکہ یہہہ بات ہے تو اس بیماری کو اسد کہنا چاہئے نہ داء الاسد اور یہہہ بھی کہا ہے کہ یہہہ مرض اکثر شیر کو عارض ہوتا ہے اگر یہہہ بات صحیح ہو تو یہہہ قول اولیٰ ہے اس واسطے کہ داء الاسد کہنا اس بات کو چاہتا ہے کہ یہہہ مرض ایک بیماری ہے کہ شیر کو عارض ہوتی ہے جیسا کہ داء الثعلب اور داء الحیہ کے پس لام سینہ اضافت کا ہے اس تقدیر پر تب یہہہ کے معنی ہونگے پس مراد مولف کی اول ہی قول سے ہے داء الفیل

سابقہ اور پٹلی کے بڑے ہونے کو کہتے ہیں کہ جب سودا بکثرت اور بلی طرف گرتا ہے تو یہ بڑی ہو جاتی ہیں اور وجہ اس نام کے رکھنے کی یہ ہے کہ اس مرض والے کا پائون ماتی کا سا ہوتا ہے اور ذات الحبہ اور ذات الریہ کا یہ نام اس وجہ سے ہے کہ یہ جنب اور ریہ میں حادث ہوتے ہیں اور ذات کے معنی صاحب کے ہیں معنی اضافت کی شرح باب میں کہ جو علم اعراب میں ہے بیان کی گئی اور مرض سوداوی مایخو لیا ہے اس واسطے کہ سبب اس کا سودا ہوتا ہے جیسے فارسی کو مرض صفراوی کہتے ہیں اس واسطے کہ سبب اس کا صفرا ہوتا ہے اور صرع کے معنی نخت میں گرنے کے ہیں اور گرناس مرض کے عوارضات میں سے ہے اس واسطے کہ ہیکو یہ مرض ہوتا ہے وہ گر پڑتا ہے اولی یہ ہر کہ عرض سے سقوط مراد لیجاوی یعنی لفظ کو اصطلاحی معنی پر معمول کریں پس اس باب کو نقل لفظ سے گروانا ہے یعنی سبب مناسبت کے عرض کو مرض کی طرف نقل کیا ہے۔

ن

ہر مرض یا تو اصلی ہوتا ہے یا شرکت سے ہوتا ہے پس اس کا حال سبب اختلاف حال اصلی کے مختلف ہوتا ہے اور پہلے ضرر اصلی میں ہوتا ہے اور شرکت کبھی سبب مجاور ہونے عضوؤں کے ہوتی ہے یا اس سبب سے ہوتی ہے کہ ایک راستہ دوسرے کا ہوجیک کہ جس وقت پائون میں زخم ہوتا ہے جگاسون میں ورم ہو جاتا ہے یا ایک دوسرے کا خادم ہوتا ہے جیسے پٹھے وماغ کے خادم ہیں یا ایک مبد و ہودوسرے کے فصل کا یا یہ ہو کہ ایک دوسرے کے مقابلہ میں ہوں پس اس کی طرف اس کے بخارجا تے ہیں یا یہ کہ ایک مہیب ہو یعنی جگہ کرنے مادہ کے واسطے دوسرے کے جیسے بغل واسطے دل کے اور رانہ واسطے جگر کے اور خلف الافین وماغ کے واسطے۔

ح

مرض یا تو ایسے عضو میں پیدا ہوتا ہے کہ وہ دوسرے عضو کا حصول مرض میں تابع ہو یا نہ تابع ہو لیکن اول کہ جو شرکت سے ہوتا ہے اس کو شرکی کہتے ہیں اور دوسرا کہ جو بالاصالت ہوتا ہے اس کو مرض اصلی کہتے ہیں پس مرض اصلی کے ہونے میں یہ شرط نہیں ہے کہ وہ دوسرے عضو میں مرض کو پیدا کریں لیکن اکثر اہل

کے نزدیک یہ ہے کہ مرض اصلی وہ ہے کہ دوسری عضویں مرض پیدا کرے اور شرکی وہ ہے کہ اسکا حال بسبب اختلاف حال اصلی کے مختلف ہو یعنی جو اوسین مرض ہو تو اوسین بھی ہو اور جو اوسین سے زایل ہوگا تو اوسین ہی زایل ہوگا اور جب اوس میں بخت ہو جائے تو اوسین ہی بخت ہو جائے اگر ذی دورہ ہو تو جب اگر دورہ آئے گا بھی دورہ ہو مثل بعض تب اور صرع کے یہہ علامات مرض شرکی کی ہیں اور مرض اصلی وہ ہے کہ اوسین پہلے ضرر ہو اسواسطے کہ اصل کا اول مستحق ہو تا ضروری ہے تاکہ وجود فرع کا واسطہ ترتیب دیا جائے یہہ علامت مرض اصلی کی ہے اور مشارکت درمیان دو عضویوں کے کئی طرح ہوتی ہے ایک یہہ کہ درمیان اون دو نون کے مجاورت ہو مثل رقبہ اور دماغ کے اسواسطے کہ فساد جو عضو پاس پاس ہوتے ہیں ایک دوسرے کو پہنچ جاتا ہے اسواسطے رقبہ کو ضعیف نہیں پیدا کیا اگر ضعیف ہوتا تو جمیع آفات سے کہ جو دماغ کو پہنچتی ہیں بسبب اسکے کہ انکے درمیان میں مسافت نہیں ہوتی ہے اذیت پاتا دوسرے یہہ کہ ایک عضو دوسرے کا راستہ ہو جیسی حالب اور رجل حالب راستہ پانوں کا ہے یعنی مواد پانوں کو حالب میں ہو کے جاتا ہے اسواسطے بسبب پانوں کے جراحت کے ورم کر جاتا ہے اسواسطے کہ طبیعت اوسکی اصلاح کا ارادہ کرتی ہے پس مواد کو اوسکی طرف بھیجتی ہے اور وہ مواد حالب میں ہو کے جاتا ہے اور وہ فی نفسہ رخو ہے مواد کو قبول کرتا ہے پس مواد اوسین ٹھہر جاتا ہے اور متورم ہو جاتا ہے بعض اونین سے ایک دوسرے کا خادم ہے جیسے عصب دماغ کے واسطے ہیں کہ مرض مخدوم سے مرض خادم کا لازم ہوتا ہے پس جب دماغ کو ضرر ہوتا ہے تو عصب کو بھی ضرر ہوتا ہے بعض اونین سے ایک دوسری کو فعل کا مبدر ہوتا ہے جیسے حجاب واسطے ریبہ کے تنفس میں خادم ہے یعنی وہ اوسکو حرکت دیتا ہے اسواسطے کہ حسوت و منبطع ہوتا ہے تو ریبہ منقبض ہوتا ہے اور خسوت وہ منقبض ہوتا ہے تو ریبہ منبطع ہوتا ہے پس وہ مبدع و محرک اسکے فعل کا یعنی اوسکی فعل کی علت ہے پس حسوت اوسکو آفت پہنچگی تو ریبہ ہی اوس آفت میں شریک ہوگا ریبہ میں بالذات حرکت نہیں ہے جیسا کہ جالینوس نے کتاب حرکت صدر و ریبہ میں ذکر کیا ہے بعض اونین سے ایک دوسرے کی سمت پر واقع ہیں یعنی مقابل ہیں پس اوسکی طرف اوسکے بخار ترفع ہوتے ہیں پس اذیت پہنچتی ہے اوسکو کہ جو اوپر ہے اوسکے بخارات سے کہ جو نیچے اوسکے نچے اور کچھ اوپر کے موضع سے نیچے کے موضع کی طرف ہوا

نازل ہوتا ہے پس جو بیچ موضع ہے وہ اس مواد نازلہ سے اذیت پاتا ہے یہ مثل دماغ اور معدہ کے ہوتا ہے اس واسطے کہ معدہ دماغ کے نیچے موضع ہے اور ان اعضا کو ان میں سے ہر ایک دوسرے کے مقابلہ میں ہوتا ہے اور ان دونوں کو درمیان میں بیچ ہے کہ وہ ایک عضو سے دوسری عضو میں جاتا ہے اور یہ بیچ ان دونوں کے درمیان شرکت ثابت کرتا ہے اور دلیل بیچ کے وجود کی دو ہیں ایک تو یہ کہ انسان جب کوئی بدبودار چیز سوگھتا ہے تو ہتھوڑ اور غشیلان عارض ہوتا ہے دوسری یہ کہ حیوانت سرد پانی پیا جاتا ہے تو دماغ میں سردی معلوم ہوتی ہے اور اس سے دوسرے عضو جاتا ہے بعض ان میں سے دوسری کے واسطے مصیبت ہوتا ہے مثل بغل کے کہ دل کی مصیبت ہے کہ دل سے فضلات بغل کی طرف دفع ہوتے ہیں اور شین ہیکر کے مضمیت میں دونوں کا نون کے نیچے کی جگہ دماغ کے مصیبت پس حیوانت کہ ان اعضا کو مادہ سے ضرر پہنچتا ہے تو ان مداخلت میں درم ہو جاتا ہے اور جبکہ درم ہو جاتا ہے اور اس کے علاج میں کوئی خطا واقع ہوتی ہے تو یہ مادہ انہیں اعضائے رئیسہ مذکورہ کی طرف لوٹ جاتا ہے اور انکو ضرر پہنچاتا ہے۔

ن

بعض تغیر یا تشدد سے ہوتا ہے یا کمی سے ہوتا ہے یا نہ شدت ہوتی ہے نہ کمی ہوتی ہے اول وقت تیز ایک ہوتا ہے دوسرا وقت انحطاط کا ہے تیسرا اگر قبل زیادتی کے وہ وقت ابتدا کا ہے اور اگر بعد زیادتی کے ہو وہ وقت انتہا کا ہے۔

ح

مراد مرض تغیر سے وہ ہے کہ جو کم کم حادث ہو اور کم ہی کم زایل ہوا اس واسطے کہ جو ایسا نہ ہو ورنہ مثل سقوط راس کے یا ہیکہ سقط کے کی گاہے کوئی عضو اکڑ جائے یا اور مثل انکی ان کے واسطے اوقات نہیں ہیں جانا چاہئے کہ یہ اوقات کبھی حسب اعتبار مرض کے ہوتے ہیں اول سے آخر تک ان اوقات کلی کہتے ہیں اور کبھی بحسب نوبت واحد کے ہوتے ہیں تو بتوں مرض واحد کو اوقات خبری کہتے ہیں۔

ن

تیسرا جزا جزائے خبری نظری کے اسباب کے بیان میں سبب وہ ہے کہ جو اول ہو اور کسی حالت

احوال بدن انسان سے واجب کرے یا اسکی ثبات کو واجب کرے۔

ح

مراد احوال بدن انسان سے صحت و مرض اور حالت متوسطہ ہے اور سبب وہ ہے کہ واجب کرے کسی حالت کو احوال بدن انسان سے یعنی اسکو پیدا کرے اسکا نام سبب فاعل اور مغیر ہے ورنہ کہ جسے ثبات حالت کا واجب ہو اسکو حافظہ اور دیم کہتے ہیں۔

ن

ان تینوں حالتوں کے واسطے تین سبب ہیں اسواسطے کہ سبب یا تو بدنی نہ ہوگا جیسے حرارت آفتاب اور سردت ہوا اور غضب اور فرغ اسکا نام بادی ہے یا بدنی ہوگا پس اگر وہ واجب کرے حالت کو بغیر واسطہ کے جیسے عفو تپ کو واجب کرتی ہے اسکا نام واصل ہے اور اگر واسطہ سے واجب کرے جیسے امتلا تپ عفنہ کو واجب کرتا ہے اسکا نام سابق ہے۔

ح

ان تینوں حالتوں یعنی صحت و مرض اور حالت ثالثہ کے تین اسباب ہیں اول سبب بادی ہے دوسرا سبب واصل حتیٰ تیسرا سبب سابق ہے اور دلیل ان تینوں میں منحصر ہونے کی یہ ہے کہ سبب یا تو بدنی نہ ہوگا وہ بادی ہے یا بدنی ہوگا یہ اگر حالت کو بغیر واسطہ کے واجب کرے وہ واصل ہے اور اگر واسطہ واجب کرے وہ سابق ہے اول کا نام بادی رکھنا تو ظاہر ہے کہ سبب پہچانتے ہیں اور بعضوں نے لکھا ہے کہ یہ باد سے ہے کہ ابتدا ہوتی ہے ایسی امراض کے پس وہ بادی ہوتا ہے واسطے او کو اسواسطی کہ اسباب بدنیہ منسوب ہوتی ہیں طرف اسباب خارجہ کے اسواسطے امتلا مثلاً غذا وغیرہ سے حاصل ہوتا ہے اور دوسری کا نام واصل اسواسطے رکھا ہے کہ یہ پہچانتا ہے بدن کو حالت کی طرف اور تیسری کا نام سابق اسواسطے رکھا ہے کہ وہ حالت پر بالزمان سابق ہوتا ہے اگر کوئی کہے کہ ماری ہی ایسا ہی ہوتا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ متعید کا مطلق کے ساتھ نام رکھنا عجیب و غریب متعید کسی اہم خاص کیساتھ متعید لکھا جاوے منع نہیں ہے مثال سبب بادی کیواسطے صحت و مرض و حالت متوسطہ کی حرارت

اور پروت ہوا کی اور غضب اور فزع ہے کہ بعض اشخاص میں صحت پیدا کرتی ہیں اور بعض میں مرض اور بعض میں حالت متوسطہ و نوازل کی مثالیں تو سبب ہادی کے ہیں کہ نفس سے حال نہیں ہوتی ہیں اور دونوں آخر کی مثالیں سبب ہادی کے ہیں کہ جو نفس سے حاصل ہوتی ہیں اس واسطے کہ نفس سے غیر بدن کی ہے اور مثال سبب واصل کے واسطے صحت کے اعتدال مزاج اور ترکیب ہر اور واسطے مرض کے عفوئت خلط کی ہے کہ یہ تپ حفہ کو واجب کرتی ہے اور مثال سبب سابق کے واسطے صحت کے بحران جیسے ہے اور واسطے مرض کے امتلاء ہے کہ یہ عفوئت کو سبب بند ہونے بجاری کے واجب کرتا ہے کہ بجاری کا بند ہونا مانع تحلل فضلات منارہ ہے اور انہیں مثالوں سے سبب واصل اور سابق واسطہ حالت متوسطہ کے پیدا ہو سکتا ہے۔

ن

فعل سبب کا یا تو بالذات ہوتا ہے جیسے ٹنڈک سرد پانی سے ہوتی ہے یا بالعرض ہوتا ہے جیسے احتقان حرارت یعنی گھٹ جانے حرارت کے تسخین سرد پانی سے ہوتی ہے۔

ح

سبب کا فعل یا تو بمقتضائے طبیعت ہوتا ہے کہ جیسی اسکی طبیعت ہو یہ فعل ذاتی سے مراد ہے یا اسکا فعل بمقتضائے طبیعت نہیں ہوتا ہے یہ فعل عرضی سے مراد ہے مثال اول کی سرد پانی ہے کہ بدن کو سرد کرے اس واسطے کہ مقتضا اسکی طبیعت کا تبرید ہے مثال دوسرے کی سرد پانی ہے کہ بدن کو گرم کرے اس واسطے کہ مقتضا اسکی طبیعت کا گرم کرنا نہیں ہے بالعرض گرم کرتا ہے یعنی یہ کہ سرد پانی بالذات ظاہر بدن کو سرد کرتا ہے پس کشف ہو جاتا ہے اور مسام تم ہو جاتے ہیں پس بخوہ حارہ باطن میں گھٹ جاتی ہیں پس باطن گرم ہوتا ہے اور کبھی اس سے ظاہر کی طرف سخونت عظیمہ منتشر ہوتی ہے پس یہ سخونت کہ ہو بروقت ہے سبب بند ہوئے مسام کے حاصل ہوتی ہے بالعرض سرد پانی کے افعال سے ہے۔

ن

سبب یا تو ضروری ہوتا ہے یا ضروری نہیں ہوتا اور غیر ضروری کسی طبیعت کے معناد ہوتا ہے یعنی طبیعت کو ضرر پہونچاتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا ہے۔

ح
سبب یا تو ضروری ہوتا ہے یعنی زندگی بدوں اس کے ممکن نہیں ہوتی جیسے ماکول اور مشروب اور شل ان کے یا ضروری نہیں ہوتا ہے یعنی بلا اس کے زندگی ممکن ہے اور وہ یا تو طبیعت کے مضا و ہوتا ہے جیسے سموم یا اس کے مضا و نہیں ہوتا جیسے ریتے میں لٹوٹا پس تین قسم میں مولف نے ان کی طرف اشارہ کیا ہے اور ان کے احکام بیان کئے اور لفظ کل بیان بے موقع ہے۔

ن

اسباب ضروریہ چہرین -

ح

دلیل مصر پر استقرائی ہے۔

ن

ایک اون میں سے ہوا ہے کہ انسان کو گہری ہوئی ہے اور انسان کو ہوا کی حاجت روح کے تعذیل کرنے کے واسطے ہے کہ اشتقاق سے داخل ہوتی ہے اور روغنفس سے اس کے فضلات کو خارج کرتی ہے

ح

اسباب ضروریہ میں سے ہوا ہے کہ بد لون کو گہری ہوئی ہے اور وجہ اس کی حاجت کی یہ ہے کہ روح دل میں پیدا ہوتی ہے جبکہ دل میں پیدا ہوتی ہے تو چونکہ دل کا مزاج گرم ہے تو روح کا مزاج بھی گرم ہونا چاہئے تاکہ سیراج النفوذ ہوا سو واسطے کہ بروقت غلطیت میں دو نویسیہ نقل کے مانع نفوذ و سرعت ہوتی ہیں اور اس بات میں شک نہیں ہے کہ گرم و لطیف خصوصاً وہ کہ جو کثیر الحکمت ہوں بسبب مناسبت جو ہر کے بہت جلد تعذیل بہ نار ہو جاتے ہیں اور یہ بہ باعث اشتغال اور اتار نفسانی کے قبول کر نیکی استعداد سے خارج ہونے کا باعث ہے پس یہ کہ یہ بات ہے تو ضرور ہوئی یہ بات کہ کوئی شے سرد ہونی چاہیے کہ روح کی تعذیل کوے اور یہ شے بہت سرد بھی نہ ہونی چاہئے اس واسطے کہ اگر بہت سرد ہوگی تو بسبب سردی کی کثرت کے اندر کے گھٹ جانے کا خوف ہے اس واسطے کہ روح بسبب لطافت کے

سریع القبول ہے پس واجب ہوئی یہ بات کہ پہلے شے لطافت اور خفیت میں اس کے جوہر کے مناسب ہو اگر ایسی نہ ہوگی تو روح بسبب اس کے ملنے کے مکدر ہو جائیگی پس یہ سب صفات سوائے ہوا کے اور کسی میں نہیں پائے جاتے پس اس سبب ہوا کی حاجت ضروری ہے اور کیفیت ہوا کے نفوذ کرنے کی دل کی طرف اس طرح ہو کہ اول ہوا پیپڑہ میں سانس کیسا ٹھکڑا داخل ہوتی ہے پس پیپڑہ اس کی اصلاح کرتا ہے اور اس کو خالص کر کے عروق خشنہ کی طرف دفع کرتا ہے وہاں سے مسام شریان و ریدی کی طرف دفع ہوتی ہے اور وہاں سے قلب کی طرف اور یہ فعل جذب کا اول حصہ دل کے واسطے دو درجہ سے نہیں گزرانا ایک یہ کہ حرکت دل کی مثل پیپڑہ کے حرکت کے متعفن میں نہیں ہوتی ہے بلکہ دل نہایت پیپڑہ کے سریع الحکمت ہے کہا ہے کہ دل ایک سانس مختل میں دس مرتبہ حرکت کرتا ہے یعنی پانچ دفعہ کہلاتا ہے اور پانچ دفعہ سکڑتا ہے جب کہ دل کی یہ کیفیت ہے تو یہ بات ضرور ہوئی کہ کوئی ایسی جگہ ہو سکی قریب ہونی چاہئے کہ جہاں ہوا کسی قدر جمع رہے اور وہاں سے وقت حاجت کے دل کو پہنچے اس واسطے کہ کبھی انسان کو ہوا کے دیر سانس روکنے کی حاجت ہوتی ہے یعنی جو وقت بدبو سونگھنے کا اتفاق ہوتا ہے اور نیز وہ میں اور غبار میں اور وقت ولادت اور پیش کے سانس کے روکنے کا اتفاق ہوتا ہے پس اگر دل بذاتہ جاذب ہوتا تو اتنی دیر میں بوجہ جس کے اس کا حال متغیر ہو جاتا دوسرے یہ بات تھو کہ اگر اول حصہ دل کو ہوا پہنچتی تو بسبب بروقت اور کثافت اور کدورت کے اور بسبب دفعہ پہنچنے کے دل کو اس سے ایذا پہنچتی اور جبکہ دل پیپڑہ جذب کرتا ہے تو پیپڑہ اس کی اصلاح کرتا ہے اور وہاں سے ہوا تھوڑی دیر کی طرف جاتی ہے اگر کوئی کہے کہ ہوا مزارع گرم ہے پر یہ روح کو کیونکر سرد کرتی ہے جواب اس کا یہ ہے کہ جو ہوا بدن کو گہری ہوئی ہے وہ بہ نسبت روح کے مزاج کے سرد ہے اور جو مزاج کہ روح کو احتقان کی وجہ سے حادث ہوا اس کی نسبت تو بہت ہی سرد ہے کہ روح کے احتقان کے وقت انجری دغانیہ کہ جو وقت تولد روح پیدا ہوتے ہیں روح میں لجاتی ہیں پس جو وقت کہ ہوا دن سے سرد ہے تو روح کی تبدیل کرتی ہے پس یہ بات جانی گئی کہ انسان کو ہوا کی حاجت روح کے تبدیل کرنے کے واسطے ہے اور یہ بات بھی جانی چاہئے کہ تبدیل ایک دفعہ سے کہ جو ہوا بدن میں جاوے اس سے نہیں ہو سکتی اس واسطے کہ وہ بسبب بہت دیر ٹھہرنے اور بسبب مصاحبت روح کر

گرم ہو جاتی ہے پس جو فائدہ اس سے مطلوب تھا وہ حاصل نہیں ہوتا پس ضرور ہوئی یہ بات کہ وہ ہوا خارج
اور اسکی جگہ دوسری ہوا داخل ہو علیٰ ہذا یہ خارج ہوا اور اسکی جگہ اور داخل ہوا اور نیز یہ بات ہے
کہ اگر خارج نہ ہوتی اور یونہی داخل ہوتی رہتی تو مکان تنگ ہو جاتا جیسا کہ خارج ہونا اہیات کو نفع
کہ وہ خارج ہوا اور اسکی جگہ اور داخل ہوا ایک اور بات کو بھی نفع دیتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کے ساتھ
روح کے فضلات بھی خارج ہوتے ہیں کہ وہ بخار و خانی ہیں اور نکاح خارج ہونا ضروری ہے اگر وہ خارج
نہ ہوں تو روح گرم ہو جاوے بلکہ جل جاوے پس ضرور ہوئی یہ بات کہ ہوا آتی جاتی رہی یعنی اشتاق
سے تو داخل ہوا اور دوسری سے خارج ہو فائدہ داخل ہونے کا قائل ہے اور خارج ہونے کا منقہ
فضلات کا ہے اور دوسری ہوا کو جگہ دیتا ہے پس حکم یہ بات ہوئی تو ہوا اسباب ضروری سے ہوئی۔

ن

جبتک ہوا صاف اور معتدل ہوتی ہے اور اوسمین تجارت اعیام اور بظہیر اور آس لہار اور ہوا در
جانوروں کی اور انجھہ مبالغہ رویہ اور اشجار خبثہ کی مثل شوخا ورتین کی اور غبار مترادف اور دھما
مختلط نہوں تو ایسی ہوا صحت کی حافظ ہوتی ہے اور صحت کو پیدا کرتی ہے۔

ح

ہوا کے احکام بیان کئے جاتے ہیں یعنی جبتک ہوا صاف ہوا اور مکدرات سے پاک ہوا اور معتدل ہو یعنی نہ
بہت سرد ہو اور نہ بہت گرم ہو اور جو شے ہو کو فاسد کرتی ہیں اوسمین نہ مختلط ہوں تو صحت اگر ازل
ہو گئی ہے تو اسکو پیدا کرتی ہے اور اگر صحت ہو تو اسکی حفاظت کرتی ہے اور اگر ازلے ارضیہ جو ہرات
سے اوڑتی ہیں اگر ازل پرانی غالب ہوا اسکو بخار کہتے ہیں اور اگر اوسپر ہوا کی گرم غالب ہو کہ وہ اخلائے
ارضیہ جلاتی ہے اسکو دھان کہتے ہیں اور اجماع جمع اجمہ کی ہے اور اجمہ مقصود یعنی مے کی اوگنے کی جگہ
کو کہتے ہیں اور بطایح پانی پھینکے کی جگہ کو کہتے ہیں کہ کشادہ ہوا اور اوسمین پانی جمع ہو جائے اور
اس کے معنی تنغیہ کے ہیں اور بناقل جمع مہقلہ کی ہے مہقلہ کی معنی جھگولات کے اور شوخا ایک خست
ہے کہ اس سے بناتے ہیں ابو حنیفہ ذی بوری نے کہا ہے کہ وہ ایک درخت ہے کہ اوسمین پستانین ہوتی

میں ایک جڑ سے اوگتا ہے اور اس کے پتے طویل ہوتے ہیں مثل طرخون کے پتوں کے اور اس میں پہلے لگتا ہے مثل انگو طویل کے مگر اطراف اس کے باریک ہوتے ہیں اور اس کو کہاتے ہیں۔

ن

اگر ہو متغیر ہو تو حکم ہی اس کا متغیر ہوتا ہے اور تغیرات اس کے یا تو طبعی ہوتے ہیں یا غیر طبعی یا تو طبیعت کے مضاد ہوتے ہیں یا نہیں ہوتے۔

ح

پہلے جو بیان کیا اس ہوا کا حکم تھا کہ جو متغیر نہ ہو اگر متغیر ہو اور اعتدال سے خارج ہوا اور کوئی مفسدات مذکورہ سے اوس میں مل جائے تو حکم ہی اس کا متغیر ہوتا ہے یعنی مرض کو پیدا کرتی ہے اور مرض کی حفاظت کرتی ہے اور ہوا میں تین طرح تغیر ہو جاتا ہے ایک طبعی دوسرے غیر طبعی غیر طبعی کی دو قسم ہیں یا طبیعت کے مضاد ہوتا ہے یا طبیعت کے مضاد نہیں ہوتا ان اقسام کے احکام علی الترتیب بیان کی جاتی ہیں۔

ن

تغیرات طبعی فصلی تغیرات ہیں۔

ح

قسم اول کے احکام بیان کیے جاتے ہیں مراد تغیرات فصلی سے وہ تغیرات ہیں کہ جو ہوا میں بسبب انتقال ایک فصل کی طرف دوسری فصل سے حاصل ہوتے ہیں اس واسطے کہ ہر فصل میں ایک کیفیت غالب ہوتی ہے تعریف فصول کی بحسب اصطلاح المباحث کی جاتی ہے ربیع وہ فصل ہے کہ اوس میں نباتات اور اشجار پیدا ہوتے ہیں اور اس میں بیج بلا معتدل کے بسبب سردی کے نہ تو گرمی کی کہ جس گرمی کا اعتبار ہو حاجت ہوتی ہے اور نہ بسبب گرمی کے ترویج کی کہ جو قابل اعتماد ہو حاجت ہوتی ہے یعنی معتدل میں نہ تو کھجڑ جاتا ہو کھجڑ اور کھجڑ اور کھجڑ کی طبیعت ہوتی نہ تو کھجڑ نہ تو کھجڑ کے مقابل ہو یعنی جیسا کہ پیدا ہونا نباتات کا خاصہ ربیع کا ہے مگر ناؤنکا کہ اس کو خزان کہتے ہیں خاصہ خریف کا ہے اس کل زمانہ کو کہ جس میں گرمی ہوتی ہے صیف کہتے ہیں اور اس کل زمانہ کو کہ جس میں سردی ہوتی ہے شتاء کہتے ہیں ربیع اور خریف کا زمانہ صیف اور شتاء

کم ہوتا ہے۔

ن

ہر فصل اولیٰ امراض کو کہ جو اسکے مناسب ہوتے ہیں پیدا کرتی ہے اور جو انکے مضاد ہوتے ہیں انکو دفع کرتی ہے نیز فصل گرم صفر کو زیادہ کرتی ہے اور صفر وی امراض کو مثل غب اور تپ محرقہ اور باس اور بقراری اور کرب کو پیدا کرتی ہیں اور سردی زکام و نزلہ و کھانسی کو پیدا کرتی ہے اور بلغم اور امراض بلغمی اس میں زیادہ پیدا ہوتے ہیں اور خریف میں بسبب تغیر ہوا کے مرض زیادہ ہوتے ہیں یعنی اس میں رات کے وقت اور صبح کے وقت سردی ہوتی ہے اور دروہ کو گرمی اور نیز اس سے پہلے زیادہ گرمی کا ہوتا ہے اور گرمی بکھڑکھا اور سبک کرتی ہے اور قوتوں کو تحلیل کرتی ہے اور صفر کو اوٹھاتی ہے بسبب احتراق و غلاط اور کثرت میوؤں کی سودا اس فصل میں زیادہ ہوتا ہے اور خون بسبب مضاد مزاج فصل کے کم ہوتا ہے پس گویا فصل خریف مددگار ہر فصل گرمی کے واسطے بقایا امراض گرمیوں کی بیج میں وہ غلاط کہ جو جاثون میں ساکن تھے حرکت میں آتے ہیں اور سائل ہوتے ہیں اور اعضا و ضعیفہ پر گرتے ہیں پس اس سے خراجات اور ورم خلق پیدا ہوتی ہیں اور ہر مرض مادی کہ جبکا مادہ حارہ میں ساکن تھا اس فصل میں غلبہ کرتے ہیں اور حادث ہونا ان امراض کا اس فصل میں بسبب ردی ہونے فصل کے نہیں ہے اس واسطے کہ تمام فصلوں کو صبح ہے اور حیات اور صحت کے مناسب ہے بلکہ بسبب اسکے حرارت لطیف کی ہے۔

ح

مگر فصل میں گرم امراض پیدا ہوتے ہیں اور سرد مرض زایل ہوتے ہیں اور سرد فصل اسکے برعکس ہے تفصیل اسکی یہ ہے کہ گرمی صفر کو ثوران میں لاتی ہے اور اسکو پیدا کرتی ہے اس واسطے اس میں طبیعت ایسی خیزون کی متاع ہوتی ہے کہ صفر کو قطع کرے اس واسطے کہ طبیعت کی شان سے ہے کہ اسکی طرف متاع ہوتی ہے کہ جو بدن پر غالب ہو اور اسکی ضد ہو اور اس میں امراض مثل غب اور تپ محرقہ اور باس اور کرب اور حمہ اور نافاسی زیادہ ہوتے ہیں اور غلاط اس میں تحلیل ہوتے ہیں اور بسبب ہوا کے گرمی کے سامں کہل جاتے ہیں اور اس میں مرض کی شدت کم ہوتی ہے خواہ وہ گرم ہوں یا سرد ہوں اس واسطے کہ

پس کثیف اور سکا اس فعل پر محتسب ہو جاتا ہے اور اس کو خریف سر ذکر کرتی ہے پس اس میں دو وصفیں حاصل ہوتی ہیں یعنی برودت اور یبوست پس وہ سودا ہو جاتی ہے اور اس فعل میں خون بسبب مضاد مزاج کے کم ہوتا ہے اس واسطے کہ اسکا مزاج سرد و خشک ہے اور خون گرم تر ہے یہ فعل گویا صیف کے واسطے بقایا امراض کے دروگاہ ہے اس واسطے کہ یہ بسبب برودت اور یبوست کے اس مواد کو کہ جسے صیف نے امراض کی واسطے آمادہ کیا ہے محتسب کرتی ہے پس جو قوت کہ یہ مواد محتسب ہوتا ہے تو قوت اسکی الفصاح سے عاجز ہوتی ہے پس اسے امراض بقیہ صیف کے پیدا ہوتی ہیں اور ربیع میں وہ اخلاط کہ جاڑوں میں محتسب تھے بسبب حرارت لطیف کے حرکت میں آتی ہیں اور اعضاء ضعیفہ کی طرف سایل ہوتے ہیں پس اسے امراض او سکی جنس سے حادث ہوتے ہیں اور اکثر اس فعل میں اور رام و خراجات اور ذبحا و رخا و نوق عارض قریب ہے تفسیر انکی یہ اس سبب سے ہے کہ امراض اس فعل کے دموی ہوتے ہیں اور سیلان دم سے یہ امراض حادث ہوتی ہیں اس فعل میں کل مرض ذی مادہ کہ جبکہ مادہ جاڑوں میں ساکن تھا حرکت ہوتے ہیں اور یہ بسبب روایت اس فعل کی نہیں ہیں بلکہ بسبب حرارت لطیف کے صحر کہ حرارت لطیف ان اخلاط کو کہ جو جاڑوں میں ساکن تھے سیلان میں لاتی ہے اس واسطے کہ یہ اصبح اور انشب فصول ہے حیات اور صحت کی واسطے اس واسطے کہ مزاج خون اور روح کے مناسب ہی اس واسطے اس میں رنگ سرخ ہوتا ہے اور چھوہ پنازگی آتی ہے۔

ن

تغیرات فی طبیعہ کہ جو طبیعت کے مضاد ہوں وہ یا تو اسباب آسمانی ہو تے ہیں یا اسباب ارضی سے۔

ح

جو قوت کہ مصنف نے اول قسم کے احکام کے بیان سے فراغت پائی تو قسم ثانی کے احکام بیان کرنے شروع کئے اور قسم ثانی کی دو قسم ہیں ایک وہ کہ تغیر اسکا اسباب آسمانی سے ہو دوسرے یہ کہ اسباب اسباب ارضی سے ہو۔

ن

اسباب آسمانی جیسے کہ آفتاب کیساتھ بہت ددراری جمع ہو جاتے ہیں پس ان کے سبب حرارت زیادہ ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر جڑوں میں بھی جمع ہو گئے تو ہوا گرمی ہو جاتی ہے جیسے کہ وقت سورج گہن کے دفعہ سردی ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اگر گرمی میں بھی ہو تب بھی سردی ہو جاتی ہے۔

ح

یہ اولیٰ دو نو قسموں کا اور ددراری جمع ددری بضم وال کے ہے اور کسر بھی آیا جو اور مراد ددراری سے ستاری میں کہ اول میں روشنی زیادہ ہوتی ہے کہ وہ ہوا میں حرارت کو جس وقت کہ آفتاب کیساتھ جمع ہوتے ہیں زیادہ کرتے ہیں باقی ظاہر ہے۔

ن

اسباب ارضیہ یا تو سبب اختلاف مکان کے ہوتے ہیں۔

ح

یہ دوسری قسم ہے اور ہونا اختلاف مکان کا اسباب ارضیہ سے سبب تغیر ہوا کے واضح ہے۔

ن

یہ سبب عرض مکان کے یا سبب قریب ہونے پھاڑ اور مدیاؤں کے یا سبب وضع مکان یا سبب بنائے مکان کے ہوتے ہیں۔

ح

یہ صنف نے اختلاف مکان کے واسطے پانچ سبب ذکر کئے ہیں اور احکام ہوا کی سبب ان سبب کو علی الترتیب بیان کئے۔

ن

محض مقدار ددری ہے خط استوا سے کہ وہ غایت اعتدال میں ہے اور اقلیم دوسری حد تیسری زیادہ گرم ہیں اور چوتھی اور ساتویں میں زیادہ سردی ہے اس سبب جو چوتھی اقلیم قریب اعتدال ہے۔

ح

سبب اول واسطے اختلاف مکان کی کمی اور زیادتی اور کمی عرض کی ہے اور عرض ہر شہر کا دائرہ نصف النہار کا

قوس ہے کہ سمت راس اوس شہر کی معتدل النصار کے درمیان میں واقع ہو یہ بات معلوم ہو چکی کہ معتدل نزدیک
شیخ اور مؤلف کے وہ جگہ ہے کہ جو معتدل النصار کے نیچے ہوا اقلیم دوسری اور تیسری بہت گرم ہیں اور چھٹی اور
ساتویں بہت سرد ہیں اور چوتھے اعتدال کے قریب ہے اس واسطے کہ جو بیچ میں ہو درمیان حرارت مفر اور
بردمفر کی ہے وہ لامحالہ اعتدال کے قریب ہے۔

ن

مجاورت دریا کی ہوا کو مرطوب کرتی ہے اور جو شہر کہ قریب دریا کے واقع ہے وہ معتدل صحرارت و برودت
میں بسبب عاصی ہونے اوسکی ہوا کے موثر پر۔

ح

دوسرا سبب واسطے اختلاف مساکن کے مجاورت دریا کے ہے جانا چاہئے کہ دریائی شہر وہ ہے کہ جو دریا کے بیچ
میں ہو یا دریا کے کنارے پر ہو اوسکی ہوا میں رطوبت غالب ہوتی ہے اور یہ یعنی رطوبت کا غالب ہونا سبب
کثرت بخارات کے ہوتا ہے کہ جو اجزائے مائیکہ میں شامل ہوتے ہیں اس واسطے دریائی شہر کثیر البارش ہوتے ہیں اگر
کوئی کھلے کے بخارات دریا کے پانی سے مرتفع ہوتے ہیں اور دریا کا پانی نکلیں ہے اور نکلیں پانی مجفف ہوتا ہے
جواب یہ ہو کہ جو دریا سے بخارات مرتفع ہوتے ہیں وہ بٹھے پانی سے مرتفع ہوتے ہیں اس واسطے کہ نکلیں پانی
بسبب غلظت کے صعود نہیں کرتا یہ حکم شہر بحر کی کلبہ رطوبت اور بوسست میں اور حرارت اور برودت میں
اسکا حکم یہ ہے کہ دونوں میں معتدل ہے کہ صیف شدید میں تخفیف نہیں کرتا اور شتاء شدید میں تہرید نہیں کرتا
یہ سبب اسکے ہے کہ ہوا بسبب غلظت اور کثرت رطوبت اپنی کسکھن اور مبرد سے عاجز ہوتی ہے پس
دونوں سے بکثرت منعزل نہیں ہوتی۔

ن

پہاڑ شمالی گرم ہے بسبب نہ چلنے ہوائے شمالی کے وہ سرد خشک ہے اور بزد کرنے ہوائے جنوبی کو کہ وہ گرم تر
ہے بسبب پٹا دینے اوس پہاڑ کے شعاع آفتاب کو اوس شہر پر اور جنوبی اسکے برعکس ہے اور مغربی مشرق
سے اچھا ہے اس سبب کہ مشرقی میں شیش مدت تک چہا رہتا ہے پس اہل شہر کو برودت رات سے

دفعۃً آفتاب کی حرارت کی طرف منتقل ہوتی ہیں پہاڑ مغربی مانع ہے ہوائے مشرقی کو کہ ہوا مشرقی بہتر
ہوا مغربی سے اگرچہ یہہ دو قریب با اعتدال ہیں اس واسطے کہ چلنا ہوا مشرقی کا مہم کے وقت ہے
اور اس کی مصاحب حرکت آفتاب ہے اور چلنا ہوا مغربی کا کہ وہ اخیر وقت چلتی ہے خلاف حرکت آفتاب کے

ح

تیسرا سبب واسطے اختلاف مساکن کے مجاورت پہاڑ کی ہے اور تاثیر کرنا اسی پہاڑ کا ہے شہر کی ہوا میں واسطے
کہ اس کو تاثیر ریا اور شعاع شمس کی کہ جو شہر میں پڑتی ہے داخل ہے پس پہلو ریاہ کا بیان کرنا ضروری ہے
جاننا چاہئے کہ ریاہ شمالیہ وہ ہے کہ جو شخص مشرق کو موڑنے کر کے گھرا ہوا دیکھے بائیں طرف چلو اور اس کا مزاج
سرد و خشک ہو یعنی اشیاء سرد و خشک کا جو فعل ہے وہ ہے یہ بدن میں کرتی ہے باردا سو بہہ سے ہے کہ پہاڑ
اور شہروں سرد کہ جہاں برون کثرت سے ہوتا ہے اور یہ چلتی ہے اور خشک اس وجہ سے ہے کہ اگرچہ
کشور اس کے ساتھ نہیں ہوتے اس واسطے کہ تحلیل شمال کی جانب کم ہے اور نیز یالیں اس وجہ سے ہے کہ اور ان
شہروں پر کہ جن میں پانی کثرت سے ہے نہیں چلتی ہے بلکہ خشک شہروں پر چلتی ہے اور ریاہ جنوبیہ وہ ہے
کہ جو شمال کے مقابل میں چلتی ہے اور وہ گرم تر ہے اور گرم تو اس وجہ سے ہے کہ سمت جنوبیہ سبب قریب شمس
کے گرم ہے اور رطب اس وجہ سے ہے کہ تجارت جنوبیہ میں اکثر ہوتے ہیں باد و اقل کے بخارات جنوبیہ میں
آفتاب بھی بقوت اور زمین محل کتاب ہے اور بحر غلیظہ رطبہ اس سے اٹھتے ہیں اور یہاں سے اٹھتے ہیں اور
ریاہ مشرقیہ قریب اعتدال کے ہے حرارت اور رطوبت اور یہ جو سمت میں اس واسطے کہ شمس کا فعل طوفان میں مختلف
ہو گیا ہوتا ہے پس وہ جگہ کہ جہاں سے یہ ریاہ چلتی ہیں اور وہ بلاد کراؤن پر گذرتی ہیں طبیعت وادیں چھوٹی ہے
اور ریاہ مغربیہ بھی اسی علت سے اعتدال کے قریب ہے مشرقیہ اور مغربیہ باد جو دیکر دو قریب اعتدال کے
ہیں لیکن مشرقیہ افضل ہے مغربیہ سے اس واسطے کہ مشرقیہ اول دن میں حرکت شمس کیہ ہاتھ پاتی ہے اور مغربیہ
آخر دن میں اس کی حرکت کے مضاد چلتی ہے پس تحلیل شمس مشرقیہ میں مغربیہ سے زیادہ ہوتا ہے پس مغربیہ
رطوبت اور برودت کی طرف مائل ہوتی ہے اور مغربیہ جنوبیہ سے اور شمالیہ افضل ہے اور مشرقیہ اول دن میں
آخر دن میں مغربیہ آخر دن میں جنوبیہ سے کہ یہہ جاننا اب سمجھنا چاہئے کہ پہاڑ جو سمت کے شمال شہر کے چھوٹی

ہوا اور وجہ سے گرم ہوتی ہے اول یہ کہ مانع ہے شمال بار کو یعنی شمال بار واسکی وجہ سے نہیں آتا اور بیاغ جنوب مارہ کو بند کرتی ہے دوسرے یہ کہ شمس کی شہر پر پڑتی ہیں پس سخت اور کی زیادہ ہوتی ہے اور چوتھ کہ پہاڑ جنوب بلد میں ہو چوٹ کی سرور ہوتی ہے اور اس کے برعکس ہوتا ہے کہ جب پہاڑ شہر کی شمال میں ہو اور جبکہ پہاڑ شہر کے غرب میں ہو اس شہر سے اچھا ہے کہ جسکے پہاڑ شرق میں ہو اور نہین درونوں وجہوں سے کہ مصنف نے بیان کیں۔

ن

جو شہر کہ بلندی پر واقع ہے وہ زیادہ ٹھنڈا اور اچھا ہے اور وہ شہر کہ نہ بلندی اور نہ پستی میں واقع ہے وہ اچھا ہے اس شہر سے کہ جو بلندی پر واقع ہے۔

ح

جو تھا سب واسطے اختلاف مسکن وضع شہر کے ہے یعنی اوپنا شہر زیادہ ٹھنڈا اور اچھا ہے نیچے کے شہر سے اور وہاں کے رہنے والے قوی ہوتے ہیں اور بہت دنوں میں مرتے ہیں یعنی اونچی جگہ نیچے جگہ سے استوہ سے اچھی ہے کہ جو جگہ کہ زمین سے قریب ہوتی ہے اس میں گرمی زیادہ ہوتی ہے جیسا کہ عالم طبعی میں ذکر کیا اور وہ جگہ کہ نہ بلند ہو اور نہ پست ہو بلکہ جگہ سے اچھی ہے اس واسطے کہ ہو اونچو جگہ میں ساکن ہوتی ہو۔

ن

اور وہ زمین کہ جسکے نیچے گندک کی کان ہو وہ محض اور مستحسن ہے اور وہ زمین کہ جس میں پانی اطراف سے آکر جمع ہوتا ہو اور متعفن ہو جاتا ہو وہ زمین مطلب اور متعفن ہے اور جس زمین میں نگریرے ہوں وہ بد کو سخت کرتی ہے

ح

پانچواں سبب واسطے اختلاف مسکن کے اس کی مٹی ہے اس واسطے کہ شہر کی مٹی بھی شہر کے پانی اور ہوا وغیرہ کو متغیر کرتی ہے بلکہ نباتات اور حیوانات کو بھی متغیر کرتی ہے وہ مٹی کہ جسکے نیچے گندک کی کان ہو محض اور مستحسن ہے اور وہ زمین کہ جس میں پانی اطراف سے آکر جمع ہوتا ہے مطلب اور متعفن ہے اور پہاڑی مٹی بدن کو سخت اور قوی کرتی ہے

ن

سردیوں کو سخت کرتی ہے اور اسکو تقویت دیتی ہے اور غذا کو ہضم کرتی ہے اور رنگ کو نکھارتی ہے اور اسکو
اوسکے نظام و سرعہ اور ترلہ اور عیشہ میں اور موائے گرم و ہلکا کرنی والی اور ضعیف کرنے والی ہے اور سردی
ہضم پیدا کرتی ہے اور اس کو مکر کرتی ہے اور دماغ کو ثقیل کرتی ہے اور اس کے خناق اور تپ اور رطوبت

ح

موائے بارز و حارہ کا عام طور پر حکم بیان کیا جاتا ہے اور معنی مصنف کے کلام کی کہ موائے سردیوں کو سخت
کرتی ہے اور مضبوط کرتی ہے یہ بین کہ یہ بدن کو کثیف کرتی ہے اور تقویت دیتی ہے اور تجوید ہضم کرتی
یعنی حرارت بخیر کی کہ دماغ کو طیف گھونٹ دیتی ہے بقدر اٹھنے کہا ہے کہ جبکہ جو بین جاذبوں میں گرم
ہوتی ہیں اور رنگ کو نکس کرتی ہے بسبب تجوید ہضم کے اور بسبب حاصل ہونے دم صافی نفعی کے اور
وہ امراض کہ جبکا ذکر کیا گیا ہوتے ہیں اسواسطے کہ رطوبات مختص ہوتی ہیں اور بلا عام کشیدہ بدن میں تحلیل
نہیں ہوتی ہیں اور اونسے یہ امراض پیدا ہوتے ہیں اور گرم موائہ خفی اور مسخ جلد ہے رطوبات کو سیال
کرتی ہے اور مضعت اور سسی ہضم ہے بسبب تحلیل مضطرب و تبید کرنے اور سکی باطن کو اور حواس کو مکر
کرتی ہے دماغ کو ثقیل کرتی ہے اسواسطے کہ سبب کثرت بخیر کے اور اسکو استی ایدا ہوتی ہے اور نیز بسبب کثرت
تحلیل کے مضعت قوی ہے بسبب حرارت کے جاری کشادہ ہو جاتے ہیں اور قوت میں بھی مضعت
آ جاتا ہے اور مواد کو سیال ہوتا ہے اور وہ مواد خارج کی طرف مایل ہوتا ہے
خصوصاً جو قوت کہ وہ مادہ ہو وہ امراض کہ جبکا ذکر کیا گیا ہوتے ہیں۔

ن

وہ تغیرات کہ جو طبیعت کے مضاد میں مثل وبا کے ہیں۔

ح

حیوت کہ مصنف قسم ثانی کے بیان سے فارغ ہو تیسری قسم کا بیان کرنا شروع کیا وہ تغیرات کہ جو مضاد
واسطے جراثیم کے مثل وبا کے ہیں وہ ہوا کو متعفن کرتی ہے اور اسکو اصلاح و صیر روح سے خارج کرتے ہیں
اور نیز اصلاح و دفع الخیر سے خارج کرتی ہے اور تمام اون چیزوں سے کہ جنکی ہوا سے توقع ہے ہو کہ وہ خارج

کرتی ہے مباحثہ و باب کے تیسرے باب کے چوتھے فن میں بیان کے بابینگ۔

ن

دوسری قسم سہ ضروریہ سے کہا نا اور پینا ہے۔

ح

اسباب سہ ضروریہ میں سے کہا نا اور پینا ہے اس واسطے کہ جو چیز بدن سے تحلیل ہو جاوی اور سکا بدل ہونا ضروری یعنی بدن بسبب حرارت غریزی اور غریبی اور سایر محلات کے تحلیل ہوتا ہے اگر بدل نہ ہوتا تو بدن تھوڑی مدت میں فانی ہو جاتا پس کہا نا اور پینا ضروری ہوا۔

ن

اور وہ یا تو فقط کیفیت سے بدتر اثر کرتے ہیں وہ دوا ہے یا فقط مادہ سے اثر کرتے ہیں وہ غذا ہے یا فقط صورت سے اثر کرتے ہیں وہ دوا و خاصہ موافقہ ہے جیسے فادزیر یا مخالفہ ہے جیسے سم یا بسبب مادہ اور کیفیت کے اثر کرتی ہیں وہ غذائے دوائی ہے یا کیفیت اور صورت اثر کرتی ہیں وہ دوا ہے کہ اس کے واسطے خاصیت ہے یا مادہ اور صورت سے اثر کرتی ہیں وہ غذا ہے کہ اس کے واسطے خاصیت ہے یا مادہ اور صورت اور کیفیت سے اثر کرتے ہیں وہ غذائی دوائی ہے کہ اس کے واسطے خاصیت ہے

ح

پہلے یہ جانا چاہئے کہ جو چیز کھائی جاوے یا پی جاوے ضرور ہے کہ وہ جسم ہو اور ہر ایک جسم مادہ اور صورت سے مرکب ہوتا ہے اور اس کے واسطے کیفیات ہوتے ہیں بعض کیفیت تو صورت کو لازم ہوتی ہیں جیسے حرارت نازک اور بعض کیفیت مادہ کو لازم ہیں جیسے یوست آگ کو پس تا شیر انسان کے بدن میں ان امور سے ہوتی ہے با اوقات ایک کے ساتھ ہوتی ہے اور با اوقات دو کے ساتھ اور با اوقات تین کے ساتھ اور مادہ اور صورت جو ہر میں اور کیفیت اعراض ہیں اور مراد صورت سے صورت نوعیہ ہے اور وہ نوعیت کے واسطے اجسام کے جیسے صورت کی واسطے نازکی اور صورت خمر کی واسطے خمر کی اور صورت بیش کے واسطے بیش کی اور صورت تریاق کی واسطے تریاق کے جس وقت کہ یہ جانا پس اب جانا چاہئے کہ جو چیز کہ بدتر

اثر کرتی جو ماکول و مشروب سے فقط کیفیت سے اوسکو دوائی مطلق کہتے ہیں اور اوسکی شان سے یہ ہے کہ بدن میں حرارت غریزیہ سے منفصل ہوتی ہے پس اوس میں سخونت یا برودت یا رطوبت یا یوست ظاہر ہوتی ہے پس بدن گرم ہوتا ہے یا سرد ہوتا ہے یا تر ہوتا ہے یا خشک ہوتا ہے بسبب ظہور ان کیفیت کے واسطے اوسکے فی نفسہ اور یہ مفقودی کے مشابہ نہیں ہوتی یعنی جسم کی مثال اوسکی سوختہ اور کافور ہے اور جو فقط مادہ سے اثر کرے اوسکو غذا سے مطلق کہتے ہیں اوسکی شان سے ہے کہ منفصل ہوتی ہے بدن میں حرارت غریزیہ سے پس چھوڑ دیتی ہے صورت غذائیہ کو اور یہی لپتی ہے صورت عضوہ کو مثال اوسکی گوشت اور روٹی ہے جاننا چاہئے کہ مادہ حقیقت میں فاعل نہیں ہے اس واسطے کہ وہ قابل ہے ہر گاہ کہ وہ صورت عضوہ قبول کرے اور عرض اغلال کا خلیفہ ہوتا ہے اور سن خمویہ زیادتی کرتا ہے نام رکھا اسقدر کا اذن میں سے فعل درندہ فی الحقیقت انفعال ہے اور جو بدن میں صورت نوعیہ سے فقط اثر کرے اوسکو ذر و خاصہ کہتے ہیں یہہ یا تو طبیعت کے موافق ہوتی ہے اور طبیعت کے موافقت یہہ ہے کہ حیات کو فاسد نہ کرے مثال اوسکی فادر ہے کہ یہہ اوسکی خاصیت موافق ہے واسطے طبیعت کے یا مخالف ہوگی اوسکے سکو یہہ معنی میں کہ کجیات کو فاسد کرے مثال اسکے یا تو سموم ہے کہ بالخاصیت مہلک ہے یا سقمونیا ہے کہ بالخاصیت حیات کے فاسد ہے اور باوجود اسکے صفر کے بھی مہلک ہے شیخ نے کہا ہے کہ تاثیر سموم کی انسان کے بدن میں بسبب حرارت اور برودت اوسکی کے نہیں ہے اگرچہ بعض اذن میں سے جارہیں جیسے سم فاعلی اور فیزیوں اور بعض اذن میں بار دہن جیسے سم عقرب اور افیون اور فاسد کرنا واسطے بدن انسان کے خاصیت کی وجہ سے ہے دلیل اسکی یہہ ہے کہ آگ سب سے زیادہ گرم ہے اگر انسان ہاتھ کو آگ پر رکھے تو وہ بات راستی حاصل نہیں ہوتی کہ جو سانپ کے کاٹنے سے ہوتی ہے یعنی سانپ کے سم کا اثر کل بدن میں پہل جاتا ہے اور آگ فی الحال منتشر نہیں ہوتی دوسری یہہ بات ہے کہ گرم شے کی عظم مضی تابع ہے اور حرارت اوسکی صفر ہوتی ہے پس میں اور حکو سانپ کاٹے اوس میں مضی صغیر ہوتی ہے اور جرم سکا بار دہوتا ہے اور قوت اوسکی تحلیل ہو جاتی ہے اور اوسکا حال مثل غشی کے ہو جتا ہے پس معلوم ہوا کہ فعل سم کا خاصیت سموم کہ جو مقصد اور مضاد ہے جو حیوانات اور حرارت غریزی کو یہہ کلام شیخ کا ہے لفظاً بلفظ اس واسطے نقل کیا ہے

تاکہ جاننا جاوے کہ ذوائی خاصیت کا فعل کیفیت نہیں ہے اور جو کہ بدن میں مادہ اور کیفیت دونوں سے فعل کرے
 اوسکو غذائے ذوائی کہتے ہیں اوسکی شان سے ہے کہ بدن کا خبر نہ ہوتی ہے اور کیفیت فعل کرتی ہے پس
 بسبب اول کے غذا کہنتی ہیں اور بسبب دوسرے کی ذوائی کہتے ہیں مثال اوسکی خس اور رار الشیر
 کہ ان دونوں سے بدن کو غذا حاصل ہوتی ہے اور یہ دونوں سرد ہی ہیں اسواسطے کہ جو خون ان سے حاصل ہوتا
 ہے وہ سرد ہوتا ہے پس وہ مسکن ہیئت ہے اگر کوئی کھے کہ خس جو بوقت کہ دم ہو جاتی ہے تو اوس میں
 صورت خس کی نہیں بنتی جبکہ صورت خس کی نہیں رہتی پس محال ہے اوس میں وہ کیفیت کہ جو صورت کی
 مقتضی ہے بعد زوال اوسکی کے باقی رہے بسبب محال ہونے وجود معلول کے بسبب نہ ہونے علت کے
 جواب یہ ہے کہ شیخ نے کہا ہے کہ اجزائے ذوائیہ غذائی ذوائیہ میں اپنی صورت پر باقی رہتی ہیں
 پس کیفیات اوس سے صادر ہوتے ہیں جو بوقت کہ دم جز عضو ہو جاتا ہے پس جانیر ہے کہ یہ اجزا باقی
 ہوں اور انکا التصاق عضو سے ہوا ایسا ہوتا ہے جیسا کہ تہرل میں ہوتا ہے اور یہ بسبب اسکے کہ قوت
 الصاق سے ضعیف ہوتی ہے اس سبب ہی نہیں ہوتا ہے بلکہ بسبب روایت مادہ کے ہوتا ہے اور یہ بھی
 جانیر ہے کہ صورت اوسکی جاتی رہے اور کیفیت اوسکی باقی رہے اسواسطے کہ جو اندیز لطیف کو تناول
 کرتا ہے اعضا اوسکے ملایم ہوتے ہیں اور جو اوسکے خلاف تناول کرتا ہے اعضا اوسکے سخت اور غلیظ ہوتے
 ہیں اسکا جواب حکمت میں جانا گیا اور جو جزا اثر کرے بدن میں کیفیت اور صورت سے معا اوس کو ذوائی
 ذو خاصیت کہنتی ہیں بسبب ہونے اوسکے فاعل کیفیت اوسکو ذوائی کہنتی ہیں اور بسبب ہونے اوس کے
 فاعل بصورت نوعیہ اوسکو ذواضہ کہنتی ہیں مثال اوسکی کا سنی ہے کہ یہ خبر دقوی ہے اور باوجود اسکے
 اوس میں خاصیت عظیم ہے یعنی سدہ کو کہوتی ہے سمرقندی نے کہا ہے کہ جگر کی بیماریوں کو باخاصیت دفع دیتی ہے
 اور جو کہ اثر کرے بدن میں مادہ اور صورت سے معا اوسکو غذائے ذو خاصیت کہنتی ہیں اور وجہ اسکی
 ظاہر ہے اوسے کہ جو اوپر بیان کیا مثال اسکی سمن ہے کہ بدن کو غذا دیتا ہے اور سمن کے مقادیم ہے باخاصیت
 اور جو کہ اثر کرے بدن میں مادہ اور صورت اور کیفیت سے اوسکو غذائے ذوائی ذواضہ کہنتی ہیں
 اور اسکی وجہ بھی ظاہر ہے مثال اسکی صیب ہے کہ بدن کو غذا دیتا ہے اور سرد کرتا ہے قلب کی تفسیر کرنے

کے واسطے اس میں خاصیت عظیم ہے۔

ن

غذا لطیف اور غلیظ اور متوسط ہوتی ہے اور ہر ایک انہیں سے دو قسم میں صالح الکیموس اور فاسد الکیموس اور پھر ہر ایک ان میں سے یا تو کثیر التغذیہ ہوتی ہے یا قلیل التغذیہ ہوتی ہے۔

ح

غذا کے غلیظ وہ ہے کہ جسے بسبب غلبہ عنصر کثیف کے مادہ پر دم غلیظ پیدا ہو مثل گائے کے گوشت اور لطیف وہ ہے کہ اسے بسبب غالب ہونے عنصر لطیف کے مادہ پر خون رقیق پیدا ہو مثل شراب اور متوسط وہ ہے کہ اسے بسبب برابر ہونے عنصر لطیف اور کثیف کے مادہ میں خون معتدل پیدا ہو مثل انڈے نیمبشت کے ہر ایک ان تینوں قسموں سے یا تو صالح الکیموس ہوتی ہے یا فاسد الکیموس ہوتی ہے کیموس لفظ سریانی ہے معنی اسکی خلط کے ہیں صالح الکیموس وہ ہے کہ اسے وہ خلط کہ جو بدن کی سزاوار ہے پیدا ہو مثل شراب کے اور ردی الکیموس وہ ہے کہ اسے وہ خلط پیدا ہو کہ جو بدن کی سزاوار نہیں ہے مثل موی کے اور ہر ایک ان میں سے بھی یا تو کثیر التغذیہ ہوتا ہے یا قلیل التغذیہ ہوتا ہے اول وہ ہے کہ جو جزو بدن زیادہ ہو مثل شراب اور گوشت کے دوسرا وہ ہے کہ اس میں سے جزو بدن کم ہو مثل لقوات وغیرہ کے۔

ن

پانی بسبب اپنی بساطت کے غذا نہیں ہوتا ہے اسکا استعمال واسطے غذا کے پلا کر فی اور اس کے پکانے اور بدرقہ کی ہے تاکہ غذا اُن مقام میں کہ جو چھوٹے اور تنگ ہیں نفوذ کرے۔

ح

بدن پانی سے غذا نہیں پاتا اس واسطے کہ پانی بسیط ہے اور غذا بسیط نہیں ہوتی نتیجہ شکل ثانی سے یہ نکلا کہ پانی غذا نہیں ہوتا ہے صغریٰ و کبریٰ معنی ہے اور کبریٰ یعنی غذا بسیط نہیں ہوتی اسکی وجہ یہ ہے کہ معتدلی جسم مرکب ہوتا ہے اور غذا اسکی مشابہ ہونی چاہئے پس واجب ہے یہ کہ وہ مرکب ہوتا کہ قائم مقام

اوسکے ہو کہ جو تحلیل ہو گیا ہے دلیل اسکی یہ ہے کہ پانی پینے سے منعقد نہیں ہوتا اور نہ اسے بہوک جاتی ہے اور غذا کی شان سے یہ ہے کہ منعقد ہوتی ہے اور بہوک کو موقوف کرتی ہے مگر کامل نے کہا ہے کہ غذا ہوتا ہے شاید انہوں نے یہذا اعتقاد کیا ہو کہ جو پانی ہمارے پاس ہے بسیط نہیں ہے لیکن اس قول پر کوئی دلیل نہیں ہے اور یہ جو کہا ہے کہ استعمال کیا جاتا ہے یہ اشارہ ہے طرف جواب و سوال کے توجہ اسکی یہ ہے کہ اگر کوئی کھے کہ اگر پانی بدن کی غذا نہیں ہوتا تو پر کیوں اسکو استعمال کرتے ہیں اور امور ضروریہ سے کیوں شمار کیا جواب اسکا یہ ہے کہ احتیاج اسکی غذا کے واسطے نہیں ہے بلکہ اور بہت سبب ہیں کہ جبکہ سبب سے احتیاج ہے مگر غذا کے سبب سے حاجت نہ ہو تو اسے یہ لازم نہیں آتا کہ اوسکی حاجت ہی نہ ہو ایک یہ کہ پانی غذا کو تیار کرتا ہے جبکہ غذا اپنی ہوگی تب قوت حاصل ہوتی ہے اوسمیں مگر گئی اسواسطے ضروری ہے کہ اوسکا قلم رقیق ہو اسواسطے کہ اکثر غذا یہ پر اجزائے ارضیہ کا غلبہ ہوتا ہے دوسرے یہ کہ پانی غذا کو پکاتا ہے اگر پانی نہ ہوتا تو غذا جل جاتی بسبب متوجہ ہونے خرات کے طرف معدے کے بسبب طبع کے جیسے گوشت دیگچی میں بلایا پانی کے ڈالو تو جل جاتا ہے تیسرے یہ کہ یہ پانی بدرقہ ہوتا ہے یعنی غذا کو جاری ضیقہ میں پہنچاتا ہے اسواسطے کہ بسبب غلبہ اجزائے ارضیہ کے اوسپر جسم صلب ہوتا ہے مجامی میں نفوذ نہیں کرتا اگر کوئی کھے کہ بعض حیوانات غذا کھاتے ہیں اور پانی نہیں پیتے جواب اسکا یہ ہے کہ یہ یا تو بسبب اسکے ہے کہ اونکے مزاج میں گرمی غالب ہوتی ہے وہ گرمی اجزائے ارضیہ کو جو غذا میں ہوتی ہیں اونکو گلیہا دیتی ہیں پس ان میں پانی کی حاجت نہیں ہے اور انسان بسبب اعتدال مزاج کے ایسا نہیں ہے اسواسطے پانی کے محتاج رہتے ہیں۔

ن

تیسرے حرکت سکون بدنی ہیں۔

ح

چونکہ اسباب ضروریہ میں سے حرکت و سکون بدنی ہیں اور یہ محتاج بہ دلیل نہیں ہے۔

ن

حرکت چہرے کی ہوتی ہے شدید ضعیف کثیر قلیل سریع بطی۔

ح

حرکت شدید حرکت قوی کو کہتے ہیں اور فرق اس میں اور سریع میں یہ ہے کہ حرکت قوی معاون کو دفع کرتی اور اسے منفعل نہیں ہوتی سریع وہ حرکت ہے کہ جس مسافت کو دوسری حرکت بہت دیر میں قطع کرے یہ اسے بہت جلد قطع کرے۔

ن

حرکت سریع قوی قلیل میں تسخیر تخیل سے زیادہ ہوتی ہے۔

ح

دلیل اسکی یہ ہے کہ تخیل میں حرکت مکمل ہوتی ہے یعنی فضلات مجاری تنگ سے تحلیل ہوتے ہیں اور فضلات کا مجاری تنگ میں تحلیل ہونا زمانہ کشیدہ محتاج ہے یعنی اس میں قوام مادہ کا رقیق ہونا ہے اور مجاری کا موہہ کھلنا ہے اور پہلے جو بہت لطیف ہے اسکو بخیر ہوتی ہے بعد اس کے وہ کہ جو پہلے سے لطیف کم سے بعد اس کے کشیدہ کو پس ان باتوں کو زمانہ طویل چاہئے اور تسخیر ایسی نہیں ہوتی ہے کیونکہ وہ حرکت سے حاصل ہوتی ہے اور اس میں زمانہ قلیل کافی ہوتا ہے اگر کوئی کہے کہ تخیل میں سخت اثر کرتی ہے اور یہ بات تسلیم ہو چکی ہے کہ سخت زیادہ ہوتی ہے پس تحلیل کا زیادہ ہونا واجب ہے اس واسطے کہ جب بہت قوی ہو تو انفعال اتم ہونا چاہئے اور اگر سبب ضعیف ہو تو اس کے بالعکس ہونا چاہئے اس کا پہہ جواب ہے کہ اثر کے حاصل ہونے میں سبب کی قوت کافی نہیں ہو سکتی بلکہ سبب میں ہی قابلیت کی استعداد ہونی چاہئے طوبت میں یہ استعداد نہیں ہے کہ زمانہ قلیل میں تحلیل ہو جاوے جیسا کہ مذکور ہوا

ن

بطی کثیر ضعیف اس کے بالعکس ہوتی ہے۔

ح

حرکت بطی کثیر ضعیف میں تحلیل تسخیر سے زیادہ ہوتی ہے اس واسطے کہ مادہ مستعد تہوڑا تہوڑا تحلیل

ہوتا ہے جیسا کہ ذکر کیا اور جھکا ک قوی نہیں ہوتا ہے۔

ن

حرکت اور سکون کی زیادتی برودت پیدا کرتی ہے۔

ح

یعنی حرکت میں بسبب زیادتی تحلیل حرارت غریزی کے بدن پر برودت مستولی ہوتی ہے اور سکون سے بدن میں فضلات جمع ہوتے ہیں اور وہ حرارت غریزی کو ڈھانپ لیتے ہیں اور اسکو محقق کرتے ہیں پس برودت بدن پر مستولی ہوتی ہے ۱۱۶۲

اقصائی اردو

ن

۲۱۵۵ ۸۵

۱ - ۷۲۲۴

سکون معین ہضم ہے اور حرکت معین اخمدار ہے۔

ح

سکون معین ہضم اس واسطے ہے کہ حرارت سکون میں باطن کی طرف مایل ہوتی ہے اور حرکت کا معین بخار ہونا ظاہر ہے۔

ن

جو تھیں حرکت و سکون نفسانی ہیں۔

ح

مبخر ہونے اسباب ضروریہ کی حرکت و سکون نفسانی ہیں یہ بھی محتاج دلائل کے نہیں ہیں بہ نسبت اولیٰ امور کے ان کی حاجت کم ہے۔

ن

حرکت نفسانی کو حرکت روح کی لازم ہے یا تو خارج کی طرف ہوتی ہے دفعۃً جیسا کہ غضب کے وقت یا کم کم ہوتی ہے جیسا کہ غم شے اولذت کے وقت یا داخل کی طرف ہوتی ہے دفعۃً جیسا کہ وقت غم کے یا کم کم ہوتی ہے جب کہ وقت غم کے یا داخل اور خارج دونوں کی طرف ہوتی ہے جیسا کہ نجات کے وقت

اور جبکہ طرف حرکت کرتی ہے اور میں سخت آجاتی ہے اور جہان سے حرکت کرتی ہے وہاں بروہ دست آجاتی ہے اور زیادتی انکی قاتل ہے اور زیادتی سکون نفسی کی بروہت پیدا کرنے والی اولیہ کرموالی ہے

ح
حرکات نفسانیہ کیفیات میں کر نفس کو عارض ہوتے ہیں اور انفعالات انکی تابع ہیں بعض قوا کر نفس میں اشتیاق نافع اور مرض منفش ہوتی ہیں پس نفس نافع کو طلب کرتا ہے اور مرض منفش بھاگتا ہے اور اس حرکت کو حرکت نفسانی کہنا مجاز ہے اس واسطے کہ مراد حرکت نفس کی حرکت اور اس کے لوازمات کی ہے اور نفس کی طرف اس سبب سے نسبت کی گئی کہ نفس کے عوارضات سے ہے اور کیفیت حدوث کی یہ ہے کہ حیثیت نفس کو کسی مرتبہ انفعال ہوتا ہے پس یہ دو باتوں کے خالی نہیں یعنی یہ اس بات پر مناسب ہوگا یا نہ ہوگا یا دونوں امر میں جم ہو گئے یعنی مناسب ہی ہوگا اور منافض ہی پر اگر مناسب ہو یعنی وہ اس خواہی پیدا کر نیوالا ہوگا تو نفس اسکو طلب کرتا ہے اور اس کی طرف حرکت کرتا ہے اور اگر منافض ہوگا پس یہ وہ دو باتوں سے خالی نہیں ہے یا تو نفس راستی مقاومت کرے گا یا نہ کرے گا اگر مقاومت کرے گا تو اسکی طرف حرکت کرتا ہے جیسے غضب میں ہوتا ہے اگر مقاومت نہیں کرے گا تو اسے بھاگتا ہے جیسے فرح میں ہوتا ہے اور جبکہ دونوں امر مجسم ہو تو کبھی تو نفس اسے بھاگتا ہے اور کبھی اسکی طرف حرکت کرتا ہے جیسے خجالت کے وقت اگر مناسب اور منافض قوی ہوں تو نفس کو حرکت دفعہ ہوتی ہے اور اگر ضعیف ہوں تو حرکت کم کم ہوتی ہے اور مراد حرکت سے کہ جو نفس کی طرف منسوب ہے حرکت اسکی قوی کی ہے کہ جو روح میں بواسطہ حرکت روح کے حاصل ہوتی ہے اور جبکہ روح حرکت کرتی ہے اس کے ساتھ وہ بھی کہ جو اسکو کھینچتا ہے اور روان کرتا ہے وہ بھی حرکت کرتا ہے وہ خون سے کہ جس طرف روح حرکت کرتی ہے خون بھی حرکت کرتا ہے اس واسطے کہ موزنہ اور انکسہ عفنہ کی حالت میں سرخ ہو جاتی ہیں اور غم کی حالت میں زرد حیثیت کہ یہہ جانا اب جانا چاہئے کہ حرکت نفسانی کو حرکت روح بھی لازم ہے یا تو خارج کی طرف ہوتی ہے اور خارج کی طرف یا تو دفعہ ہوتی ہے جیسا کہ غضب میں یا کم کم ہوتی ہے جیسا کہ فرح معتدل اور لذت میں اور حرکت خارج کی طرف واسطے انتقام موزی کے ہوتی ہے اور فرح اور لذت میں واسطے اتحاد کے اور فرح معتدل کی قید اسوجہ سے کی ہے کہ فرح مضطرب میں روح کو حرکت خارج بدن کی طرف دفعہ ہوتی ہے اس واسطے کہ جو زیادہ خوشی حاصل ہوتی ہے مر جاتا ہے یا روح کو حرکت داخل کی طرف ہوتی ہے

یہ بھی یا تو دفعہ ہوتی ہے جیسے قرح میں یا کم کم ہوتی ہے جیسا کہ غم میں یا داخل اور خارج دونوں کی طرف ہوتی ہے جیسا کہ خجالت کے وقت داخل کی طرف تو اسوجہ سے ہوتی ہے کہ اسے بہاگتا ہے اسواسطے رنگ زرد ہو جاتا ہے اور خارج کی طرف اسوجہ سے ہوتی ہے کہ جب حرکت داخل کی طرف ہوتی ہے تو عقل اس امر کو کہ جسے خجالت ہوئی ہے حقیر ظاہر کرتی ہے اور نفس کو شجاعت دلاتی ہے پس جلدی سے خارج کی طرف حرکت کرتی ہے اسواسطے پہر رنگ سرخ ہو جاتا ہے پس گویا حجامت حرکت ہے مرغ اور قرح سے پس یہ بات معلوم ہوئی کہ روح عوارض نفسانی میں خارج اور داخل کی طرف حرکت کرتی ہے اور جسکی طرف حرکت کرتی ہے اسکو گرم کرتی ہے اور جس جگہ سے حرکت کرتی ہے اسکو سرد کرتی ہے اور افراط سے حرکت کرنا خارج کی طرف ہو یا داخل کی طرف قاتل سے اسواسطے کہ جب خارج کی طرف افراط سے حرکت ہوگی تو باطن خالی ہو جائے یعنی اس میں وہ روح کہ جو دسرات سے ہے باقی نہیں رہتی پس باطن سرد ہو جاتا ہے اور آدمی ہلاک ہو جاتا ہے اور حقیقت داخل کی طرف افراط سے حرکت کرتی ہے تو اتنے حرارت غریزی محقق ہو جاتی ہے کہ آدمی سانس نہیں دے سکتا پس انسان مر جاتا ہے اور سکون نفسی کی افراط جو تو اور بلاوت پیدا کرتی ہے کہ روح و خون کو غلیظ کرتی ہے جبکہ یہ دونوں غلیظ ہو جاتے ہیں تو ان کو حرکت کرنا مشکل ہوتا ہے۔

ن

پانچواں اول چہولہ میں سے سونا و جاگنا ہے۔

ح

اسباب ضروریہ میں سے سونا و جاگنا ہے جاگنے کی ضروری ہونے کی یہ وجہ ہے کہ احساس یعنی حس کرنا اور حرکت یہ دونوں باتیں کہ انکا ہونا ضروری ہے جاگنے میں ہوتی ہیں اور سونیکا ضروری ہونا اسوجہ سے کہ اگر یقینہ ہمیشہ رہے یعنی ہمیشہ انسان جاگے تو روح ہمیشہ جاگنے سے تحلیل ہو جاتی ہے اور تحلیل ہو جانے سے اسکا فنا ہونا لازم ہے اسواسطے سونا ضروری ہوا دوسری وجہ یہ ہے کہ جاگنے میں نفس حس و حرکت میں مشغول ہوتا ہے ہمیشہ حرکت کرنا مانع تکمیل مغفم ہے پس سونا ضروری ہوا سونے کی دو قسم

ہیں طبعی اور غیر طبعی ہے اسوقت بحث نہیں ہے اور سونا طبعی حسبوقت دماغ میں رطوبت معتدلہ ہوتی ہے اور سوقت ہوتا ہے اور رطوبت معتدلہ بسبب پہونچنے رطوبات بخاریہ کے دماغ کی طرف ہوتی ہیں پس اعصاب دماغ کے ڈھیلے ہوتی ہیں اور سالک اوسکے کشیف ہوتے ہیں اور روح نفسانی تسلط ہوتی ہے پس روح ان سالک میں نفوذ نہیں کرتی ہے پس حواس ظاہرہ اور حرکات ساکن ہوتے ہیں اور جو شے زندگی کیواسطے ضروریات سے ہے جیسے تنفس اور نمو اور ہضم یہ ساکن نہیں ہوتی ہیں رحبت نفس کو فائدہ دیتی ہے یعنی جبکہ کوئی تعب پہونچتا ہے تو راحت اوسکو فالگہ دیتی ہے پس سونا ضروریات سے ہوا اگر راحت نہ ہوتی تو اوسکے فعل میں بسبب ہمیشگی حرکت کی تشویش ہو جاتی پس تہبیر بدن سے عاجز ہوتی ہے اور ملاکت لازم ہوتی ہے۔

ن

سونا سکون کے مشابہ ہے اور جاگنا حرکت کے۔

ح

دلائل کرتا ہے اسپر وہ کہ جو ذکر کیا وجہ اول یہ ہے کہ روح سونے میں باطن کی طرف حرکت کرتی ہے اور جاگنے میں ظاہر کی طرف جیسا کہ حرکت میں روح ظاہر کی طرف حرکت کرتی ہے اور سکون میں باطن کی طرف دوسرے یہ کہ سکون میں وہ افعال کہ جو سونے کے افعال کے مشابہ ہیں ہوتے ہیں مثل راحت کے اور نفس غذا اور مواد امراض کے اور جاگنے میں اگرچہ حرکت اختیار یہ کل تمام بدن سے یا اونکے خبر سے حاصل نہیں ہوتے ہیں مگر اعضا کو اپنی ہیئت پر کہ جو اوسکو حاصل ہے اور جو شکل کے واقع ہیں اوسکی ہے اور پیر کہتی ہے اور یہ فعل قوت محرکہ کا ہے اسواسطے حسبوقت انسان ٹپھا ہوا سوتا ہے گر ٹپتا ہے پس وہ مشابہ حرکت کے ہے کہ اس میں احتیاج عمل قوت محرکہ کی ہے تیسرے یہ کہ سونا بسبب قلت تحلیل اور سکون کے بدن کی ترطیب کرتا ہے اور حرکت بسبب کثرت تحلیل کے بدن کو خشک کرتی ہے اور جاگنا بھی بسبب اس کے کہ نسبت سونے کے اعتدال اس میں کم ہوتی ہے خشک کرتا ہے حرکت کے مشابہ ہے۔

ن

سونے میں روح اندر کی طرف متوجہ ہوتی ہے پس ظاہر سرد ہو جاتا ہے اس واسطے تو وقت کپڑا اور نہی کی حاجت ہوتی ہے

ح

جو کہ ذکر کیا گیا ہے جس وقت کہ روح اندر کو حرکت کرتی ہے حرکت کو مصاحب خون بھی ہوتا ہے اس واسطے جب سوتے آدمی کے سوئیں چھوٹی جاتی ہے خون خارج نہیں ہوتا جیسا کہ جاگنے کی وقت اگر سوئی چھوٹی نہیں خارج ہوتا ہے۔

ن

Checked
1987

زیادہ سونا باعث برودت اور رطوبت کا ہے۔

ح

زیادہ سونا وہ ہے کہ بہت دیر تک سوتے وہ مرطب بدن ہے اور بدن کو سرد کرتا ہے یہ سبب اسکے ہے کہ فضلات کہ جو جاگنے میں تحلیل ہوتے تھے اور انکو تحلیل ہونا چاہئے سونے میں تحلیل نہیں ہوتے۔

ن

خلاہ معده میں ہونا روح کو تحلیل کرتا ہے اور روح کا تحلیل ہونا باعث برودت ہے۔

ح

وجہ اسکی یہ ہے کہ حرارت جس وقت کہ سونے میں باطن کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور مادہ کو نہیں پاتی ہے روح میر فعل کرتی ہے اور اسکو تحلیل کرتی ہے جس وقت کہ روح کثرت میں تحلیل ہو جاتی ہے بدن سرد ہو جاتا جیسا کہ مسیٰ ذکر کیا گیا

ن

اگر غذا معده میں ہو اور قابل ہضم ہو تو ہضم ہو جاتی ہے اور گرمی پیدا کرتی ہے اور اگر خلط اور غذا خراب ہو اور قابل ہضم نہ ہو تو اسکو برا گندہ اور متشکر کرتی ہے اور تیرید کرتی ہے۔

ح

مراود غذا سے کہ جو مستعد بہ ہضم ہے یہ ہے کہ آمادہ ہو واسطے انقلاب صورت و ہویہ کے یعنی صورت و ہویہ کی طرف پلٹ جائے اور بعض نے کہا ہے کہ اسے مراد ہے کہ جو لائق کھانے کے ہو گیا و کیفا اور عاصی سے اسکے خلاف مراد ہے دو نو تفسیر و ان میں ہضم کرتا ہے سونا غذائے مستعد کو اس واسطے کہ متوجہ ہوتی ہے۔ ہر روح

اور عین طرہ غذا کے بسبب اجتماع اوسکی کے باطن کی طرہ اس کے انہضام اس غذا کا اس واسطے کہ حرارت متوجہ ہوتی ہے اور پار کے اس وقت جس وقت کہ ہضم ہووے یہ غذا پس گرم ہو تا ہوتا اس واسطے کہ وہ ہضم ہوتا ہے پس منتشر ہوتا ہے بدن میں یہ سبب ہے واسطے بخون تبدیل کے اس واسطے جس وقت کہ ہضم ہوئی ہے خلط میرکہ مامی ہو غذا سے وہ گچی ہوتی ہے اور زیادہ ہوتی ہے اوپر قوت اکل کے سرد کرتی ہے بدن کو پس جانا گیا مراد خلط بار سے مثل بلغم کے ہے اس واسطے کہ اگر ہووے صفر مثلاً تو وقت انتظار کے بدن کو سرد نہیں کرتی ہے۔

9

زیادہ جاگنا دماغ کو ضعیف کرتا ہے اور بسبب تحلیل قوت کے ہضم کو خراب کرتا ہے اور بسبب تحلیل مادہ کے بہوک پیدا کرتا ہے۔

2

سبب تحلیل قوت کے ممکن ہے کہ ضعف دماغ بھی ہو اور سورہضم بھی ہو اس واسطے کہ کثرت تحلیل کی سبب افراط حرکت روح کے یقظہ میں موثر ضعف قوت ہے اور یہ موجب ضعف دماغ اور سورہضم ہے اور ممکن ہے کہ یہ بھی تحلیل واسطے ثانی کے ہو حکم اول جیسا کہ ضعف قوت سے جانا گیا دوسرے امر سے بھی جانا گیا وہ استیلاء پرست کا ہے دماغ پر سبب فراط تحلیل بطو بات کے یقظہ میں۔

9

دل کا سونا خراب ہے رنگ کو فاسد کرتا ہے تلی کو مضرے مونہ میں بد بو پیدا کرتا ہے قوائے نفسانہ کو ڈوبیلا کرتا ہے یہ کل باتیں فہم کو بلیک کرتی ہیں۔

2

سبب اسکا متخیر ہوا طبیعت کا ہے اور تشویش او کے فعل کی ہے اس واسطے کہ طبیعت کے شان سے
موقع کرنا فضلات کا ہے بہ معاونت دن کی حرارت کے جس وقت طبیعت متخیر ہوگی تو فضلات متخیر
ہوں گے پس یہ باتیں غایب ہوں گی۔

ن

جس کی کو دن میں سوئے کی عادت ہو اس کو یکایک نہ ترک کرے بلکہ بتدریج ترک کرے۔

ح

اس واسطے کہ جو چیز بالوف طبیعت ہوتی ہے اس کو یکایک ترک کرنی سے ضعف پیدا ہوتا ہے اس واسطے کہ جبکہ عادت مدت سے ہوتی ہے تو طبیعت اس میں آرام پاتی ہے اگر اس کو نہیں پاتی تو اپنے فعل سے عاجز ہوتی ہے

ن

تکمل سوئے اور جاگنے میں خراب ہے۔

ح

تکمل وہ ہے کہ نہ تو نوبہم ہو نہ یقظہ جیسے عرب کے لوگ کہتے ہیں تکمل فلان علی فراشہ یعنی نہیں سوئے اور نہ غلام شخص کو اپنے فرش پر درو سے یا اور کسی وجہ سے اور یہہ مشابہ ہے اس کے کہ چوہا پر ہو اور وہ رما دگرم کو کہتے ہیں اور سب اس حکم کا ذکر کیا ہے یہہ ہے کہ نوم میں روح داخل کی طرف متوجہ ہوئی ہے اور یقظہ میں خارج کی طرف پس وقت تکمل کے طبیعت متخیر ہوتی ہے یعنی جبکہ ارادہ نوبہم کرتے ہے تو باطن کی طرف داخل ہوتی ہے پس جبکہ باطن کی طرف متوجہ ہوتی ہے ارادہ ہضم کا کرتی ہے جاگنے میں چونکہ جلتے ہیں اور جاگنے میں ارادہ کرتی ہے دفع فضلات کا اطراف سے پس جبکہ اس کا ارادہ کرتی ہے تو نیند اس کے مانع ہوتی ہے یعنی نیند کا ارادہ کرتی ہے نیز تکمل سبب متوجہ ہونی حرارت کے اس کی طرف اور اس سے موجب فساد غذا ہے اور یہہ موجب نفع اور قضا کرتا

ن

چھٹے استفراغ و احتباس ہے۔

ح

اسباب سستہ ضروریہ میں سے استفراغ و احتباس ہے اور وجہ انکی حاجت کی یہہ ہے کہ یہہ بات ضروریہ کہ بدن میں غذا اجنبات کہ ہضم تام ہو شہرے اور کوئی غذا ایسی نہیں کہ وہ کل معذی کو مشابہ ہو

فصول ضروری باقی رہتی ہیں اور فصول کا دفع کرنا ضروری ہے اگر فصول دفع نہ ہوں تو بدن میں ثقالت پیدا کرینگے اور مساکت بدن کو بند کر دینگے اور متعفن ہونگے پس احتباس اور استفراغ ضرور ہوا۔

ن

مقتل استفراغ و احتباس نافع اور حافظہ صحت ہیں۔

ح

مقتل احتباس وہ ہے کہ غذا جتنی دیر بڑھنی چاہئے ٹھہرے اور مقتل استفراغ وہ ہے کہ جتنی غذا دفع ہونی چاہئے دفع ہو۔

ن

زیادتی استفراغ کی بدن کو خشک کرتی ہے اور سرد کرتی ہے مگر حقیقت کو وہ چیز کہ جو مستفرغ ہو سرد خشک ہو بالعرض تسخین و ترطیب کرتی ہے۔

ح

زیادتی استفراغ کی بدن کو خشک کرتی ہے اور نیز سرد کرتی ہے بحسب الذات بسبب تحلیل ہونے بطوابع اور ارواح کے لیکن بحسب غرض ممکن ہے کہ تسخین و ترطیب کرے یعنی جو غلط کہ خارج ہو سرد خشک ہو وقت خارج ہونے اور سکے کے مستولی ہوتی ہے حرارت اور رطوبت بدن پر بسبب بھان میں آنے ان دونوں کے موجب کے بسبب زایل ہونے ان دونوں کے ضد کے کہ جو مسکن اونکی ہے۔

ن

زیادتی احتباس سے سہہ پڑ جاتا ہے اور عفونت آجاتی ہے اور شہوت ساقط ہوتی ہے بدھینہ لگتا ہے

ح

سہہ تو بسبب مجاری کے متلی ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے اور عفونت اس وجہ سے ہوتی ہے کہ سہہ انحصار حرارت غیر نرمی ہے اور مانع جریان اور حرارت غریزی کے ہی مسالک میں یعنی سہہ کی وجہ سے حرارت مسالک میں جاری نہیں ہوتے پس صلاح مواد سے مخل ہوتی ہے اور حرارت غیر پیدا و مس پر

ستولی ہوتی ہے تاکہ تجزیہ اور معائنہ اور سقوط شہوت اور ثقل بدن دونوں کا بہرہ میں۔

ن

اسباب غیر ضروریہ کہ جو طبیعت کے مضاد نہیں ہیں وہ یہ ہے کہ ریتے میں دفن ہونا یا ریتے میں لوٹنا پس یہ رطوبت غریبہ کو خشک کرتی ہیں استرخاء اور تہل کو نافع ہیں اور یہ کل خسرین حقیقتیں استفرغ میں داخل ہیں اور ایسے ہی روعن زیتون یا روعن مچلکہ کا ملنا اور ایسے ہی چکرنا سرد پانی کا مونہہ پر سے کہ حرارت غریزی کو برانگیختہ کرتا ہے اور اسکو تقویت دیتا ہے جو غشی کہ کثرب وغیرہ حمام سے حادث ہوتی ہے نفع بخشا ہے۔

ح

جست و کرمولف قسم اول سے فارغ ہوا قسم ثانی کو شروع کیا وہ وہ سبب ہے کہ ضروری نہ ہوا طبیعت کے مضاد نہ ہو جیسے ریت میں دفن ہونا اور ریتے میں لوٹنا اور روعن ملنا اور مونہہ پر پانی چکرنا اور مثل اسکے رطوبت غریبہ کو خشک کرتی ہیں اور استقاء اور تہل کو نفع بخشی ہیں اس واسطے کہ استی رطوبات زایل ہوتی ہیں اور اکثر عمل کا ظاہر بدن میں ہوتا ہے اس واسطے کہ وہ یعنی ظاہر بدن فاعل کے ملاقی ہوتا ہے اور دفن ہونا ریت میں بہ نسبت لوٹنے کے زیادہ موثر ہے اس واسطے کہ اس میں ملاقات دیر تک سوتی ہے اور لوٹنا تا شیر میں بیٹھنے سے زیادہ ہے کہ اس میں بہ نسبت بیٹھنے کے زیادہ ملاقات ہوتی ہے اور بیٹھنا بہ نسبت چکرنے کے تا شیر میں زیادہ ہے اس واسطے کہ ملاقات بیٹھنے میں زیادہ ہوتی ہے لیکن اگر روعن گرم ہو تو بدن میں کریں مثل زیت کہ نہ اور روعن قسط اور مثل اونکے یہ وہ محل میں واجب ہے کہ انکا استعمال بعد تنقیہ بدن کے مواد سے یعنی جیب تنقیہ بدن کا کر لیا ہو جب اسکو استعمال کریں اگر قبل تنقیہ بدن کے استعمال کریں گے تو مواد کے ظاہر بدن کی طرف جذب ہونیکا خوف ہے اور نیز ماضی میں مدہ پڑ جانے کا اندیشہ ہے اور واجب ہے کہ روعن کو گرم کریں خصوصاً جو قوت کہ حمام میں استعمال کیا جائے اولی یہ ہے کہ پانی اوسمیں ملایا جائے بعد اس کے بدن پر پلین اس واسطے کہ روعن اکیلا بسبب لطافت کے جلد میں نفوذ نہیں کرتا جسوقت کہ پانی اوسمیں ملایا جائے تو روعن جمع ہو جاتا ہے اور بدن میں نفوذ کرتا ہی اس واسطے

کہ جو ہر روغن کا میل طرف حرارت اور پوست کے ہوتا ہے اور اسے راحت بدن کو نہیں پہنچتی ہے حرقت کہ پانی اور مین ملا یا جاوے معتدل ہو جاتا ہے اور بدن کو ملائم کرتا ہے اور اندقان اور تخریج اور روغن مجملہ کا ملنا یہ سب حقیقت میں استفراغات سے ہیں اور سرد پانی کا مونہہ پر چڑھ کر حرارت غریزی کو برا کچھ کرنا اور اذکو لغویت دینا ہے اور ایسی غشی کو کہ جو کرب حمام اور تیزی تپ ہے حادث ہوتی ہے نفع بخشا ہے اور جسوقت کہ پانی کیساتھ گلاب اور سرکہ ملا یا جاوے تو زیادہ تر نفع بخشا ہے اور چڑھ کر کنا کر نیسے اچھا ہے واسطہ کہ بسبب چڑھنے کے حرکت کی حرارت غریزی کو تحریک ہوتی ہے اور پانی مونہہ پر چڑھ کا جاتا ہے سینہ پر نہیں چڑھ کا جاتا حالانکہ سینہ معدن حرارت غریزی ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ جو اس مونہہ میں ہی اکثر ہوتے ہیں پس انکا احساس اکثر ہوتا ہے دوسرے یہ کہ فم اور الف اس میں ہیں اور انہیں سے روح حیوانی مستخرج ہوتی ہے صاحب بیان اطباء نے اسکو ذکر کیا ہے اور کرب قلق کو کہتے ہیں اور کرب را کو قح اور سکون دونوں در

ن

وہ اسباب کہ جو طبیعت کے مضاد ہیں یہ ہیں پانی میں غرق ہونا تلوار سے کٹ جانا آگ سے جلنا زہر کا استعمال کرنا اور مثل ان کے۔

ح

یہ ہر قسمی سے اقسام اسباب سے اور یہ واسطہ مرض اور حالت متوسط کے سبب ہیں اسواسطے کہ یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ یہ مضاد ہیں واسطہ عجری طبعی کے۔

ن

اب اسباب جزئیہ کا ہم شمار کرتے ہیں پس گرم کرنے والی چیزوں سے حرکت غیر مضطر اور استعمال کرنا اغذیہ و آویہ گرم کاہے داخل سے ہو یا خارج سے بغیر یادتی کے اور غذا معتدل معتدرا اور عفونت اور نکالنے سے۔

ح

حرکت میں عدم افراط کی قید اسواسطے لگائی ہے کہ حرکت مضطر سرد کرتی ہے اور استعمال کرنا مستحکم کا غذا یاد و داخل سے یا خارج سے بغیر یادتی کے ظاہر ہے اور فرق درمیان غذائے مسخن اور دوائی مسخن کی

یہ ہے کہ اول تسخین کرتی ہے اور صورت نوعیہ باقی نہیں رہتی دوسرے تسخین کرتی ہے اور صورت نوعیہ باقی رہتی ہے اور یہ عام ہے کہ مسخن بالفعل ہوشل روغن مسخن کے یا بالقوہ ہوشل مریج اور سوٹھ کے اور فائدہ اس قید کا کہ بغیر زیادتی کے ہو یہ ہے کہ منفط یعنی زیادتی مبرد یعنی سرد کن نوالی ہے جیسا کہ قریب آویگا اور غذائے معتدل سے یہ مراد ہے کہ مقدار میں معتدل ہو اسکو شیخ نے ذکر کیا ہے اور یہ اس واسطے کہ غذا معتدل مقدار خون کو کہ جو مادہ حرارت کا ہے پیدا کرتی ہے اور غیر معتدل کہ قلت اور کثرت میں منفط ہو مبرد ہے اول تو بسبب تقلیل خون کے ہے اور دوسرے بسبب بچھنے حرارت کے ہے اور عفوت اس وجہ سے مسخن بدن ہے کہ خلط جبوقت متعفن ہو جاتی ہے تو اسے بجارات گرم مریج ہوتے ہیں اور وہ بدن کو گرم کرتے ہیں اور کثافت سے مراد انسداد مسام ہے برابر ہے کہ بارد بالفعل سے ہوشل برین اور حجاب کے یا قابض سے ہوشل بانی کے یا ابس خشک کن نوالی سے ہو جیسے مٹی کہ جبوقت بدن پر خارج سے وارد ہوتی خشکی کرتی ہے اس واسطے کہ یہ موجب احتقان اول بجارات کا ہے کہ جو اخلاط سے صعود کرتی ہیں اور یہ مسخن ہے

ن

مردات یعنی ٹھنڈے کنوالی چیزوں سے کل و چیزیں ہیں کہ جو گرمی زیادہ کریں اور کچی چیزیں اور استعمال کرنا مستحب چیزوں کا دواؤں غذاؤں داخل سے بہرہ یا خارج سے ہو۔

ح

اول مثل حرکت منفط کے برابر ہے کہ عام ہو جمیع بدن میں یا خاص کسی عضو میں برابر ہے کہ حرکت نفسانیہ ہوشل غلبہ کے یا نہ ہوشل اوس حرکت کے کہ جو جگہ میں ہوتی ہے اس واسطے کہ یہ کل کہ جبوقت زیادتی سے ہوں بسبب زیادہ تحلیل ہونے حرارت غریزہ کے برودت پیدا کرتی ہے پس بدن پر برودت مستولی ہوتی ہے اور حرکت منفط سبب واسطے برودت کے فی الحال نہیں ہے اس واسطے کہ جب تک حرکت حاصل ہوگی خونیت حاصل ہوگی لیکن خشک ہونا طوبت کا سبب ہے واسطے نقصان حرارت کے پس وہ فی الحال مسخن ہے اور فی الحال مریج ہے اور مثل غذائے منفط کے چ قلت اور کثرت کے جیسا کہ جان گیا اور دوسرے سے مراد کچی ہونے خلط سے کہ وہ بدن کو سرد کرتی ہے اس واسطے کہ جو ہر ایک سرد ہے اور تیسرا غلام ہے۔

ن

اور مرطبات یعنی رطوبت پیدا کر نیوالی چیزوں سے استعمال کرنا مرطبات کا ہے غذا اور دوا تو داخل سے ہو یا خارج سے اور حمام مرطب اور آرام اور زیادہ کہانا اور تحلیل کر نیوالی چیزوں سے کرنا اور استعمال کرنا خشک کر نیوالی چیزوں سے

ح

مراد حمام سے حمام معتدل ہے کہ خشک پانی نیگرم ہو اور باقی ظاہر ہے۔

ن

خشک کر نیوالی چیزوں سے وہ چیزیں ہیں کہ جو زیادہ تحلیل کرتے ہیں داخل سے ہو یا خارج سے اور استعمال کرنا خشک چیزوں کا ہے اور بند کرنا غذا کا ہے اعضا سے۔

ح

یہ ظاہر ہے حاجت شرح کی نہیں ہے۔

ن

پس سب اسباب امراض مزہ فرد کی ہیں اور ترکیب اسباب امراض مزہ مرکب کے پائی جاتے ہیں۔

ح

یہاں تک کلام اسباب امراض مفردہ میں تھا کہ وہ گرم اور سرد اور تر اور خشک ہیں اور اسباب امراض مرکب کے گرم گرم خشک سرد تر اور سرد خشک ہیں پس مسبب مرض گرم تر کا وہ امر ہے کہ جو مرکب ہو سبب خونیت اور طوبیت سے مثل حرکت کے ساتھ کثرت غذا کی باقی کو اسی پر قیاس کرنا چاہیے۔

ن

شکل میں فساد کبھی تو پیدا ہوا ہے یعنی قوت مصورہ میں خلل واقع ہوتا ہے یا مادہ ناقص ہو جاتا ہے یا یہ کہ رحم سے جب بچ نکلتا ہے نکلنے میں کوئی برائی ہو یا دایہ کے نکالنے میں سودہ میری ہوئی ہو یا یہ کہ چھوٹا ہو جائے یا یہ کہ ہوتا ہے اور میں کچھ پہلے تدبیری ہوتی ہے یا یہ کہ قبل وقت حرکت کے بچہ حرکت کرے یا سبب اسباب مادہ اور مضیقہ کی شکل فاسد ہو جائے مثل جذام کے اور اسباب باقی امراض ترکیبہ کو اسلی یہ کہ وہ کلام نہیں بیان کرنا چاہیے

ح

حبوت کہ مولف اسباب امراض مزاجیہ سے فارغ ہوا اور اسباب امراض ترکیبہ کو بیان کرنا شروع کیا اور
 اوغین ہوا اس جگہ مفہمات شکل کا بیان کیا اور باقی کلام کا خبری میں حوالہ دیا پس مجہا چاہئے کہ اسباب امراض
 شکل کی بہت قسم ہیں اول وہ اسباب ہیں کہ جو قبل ولادت کے واقع ہوں وہ مراد اذن اسباب سے ہیں کہ جو
 پیدائشی ہوتے ہیں وہ یا تو سبب قوت کے ہوتے ہیں یا سبب مادہ کے ہوتے ہیں یعنی مٹی کے سبب قوت
 کے ہوتے ہیں وہ یہ ہے کہ قوت مصورہ میں خلل واقع ہو جیسا کہ اوغین خلل ہوگا تو وہ صورت جید کو نہیں ہراسکیگا
 اور جو سبب مادہ کے ہوگا پس مادہ عاصی ہوگا صورت بنی سے اور یہ یا تو سبب کمیت کے ہوگا یا سبب
 کیفیت کے ہوگا جو سبب کمیت کے ہو یہ ہے کہ مقدار میں زیادہ ہو جائے جبکہ مقدار میں زیادہ ہو جائے
 تو مصورہ کل میں عمل نہیں کرتی یا یہ کہ مقدار میں مادہ کم ہو جبکہ مادہ کم ہوگا تو وہ شکل واجب بنانے
 کے واسطے دانی ہوگا اور جو سبب کیفیت کے ہو وہ یہ ہے کہ مادہ بہت غلیظ ہو کہ اسی شکل واجب الاقطاب
 نہ بن سکے یا مادہ بہت رقیق ہوگا تو شکل واجب کو نہ ہراسکیگا دوسری قسم وہ اسباب ہیں کہ جو رحم سے نکلنے
 وقت واقع ہوں مثلاً اسکے کہ نکلنے میں کوئی خرابی لاحق ہو یا دایہ کے نکالنے میں بے تبیری ہو اول یہ کہ سبب
 یہ ہے کہ بچہ سر کے بل خارج ہوتا ہے اور مونہ اسکا آسمان کی طرف ہوا رہتا ہے اس کے زانو پہ رکھے ہوئی ہوں
 اس واسطے کہ جنین حبوت کا اوکی حلقہ کامل ہو جاتی ہے اور قوی ہوتا ہے تو اسکو دم اور نیم بارد اور وہ شے
 کہ جو شیم کی طرف پہنچتی ہے کافی نہیں ہوتی پس طبیعت اس کے نکالنے کا ارادہ کرتی ہے پس اسکو سر کر بل
 ولادت طبعی میں پلٹ دیتی ہے اس واسطے کہ اعلیٰ اور اطراف سے ثقیل ہوتا ہے اس واسطے کہ وہ طرف کہ جو
 اوپر ناف کے ہے بڑی ہوتی ہے اس طرف سے کہ جو نیچے ناف کے ہے اور قوت مدبرہ البتہ پلٹ دیتی ہے
 اسکو واسطے طلب سلامتی کے اس واسطے کہ مونہ اسکا رحم میں ماکہ پشت کی طرف ہوتا ہے اور ماتہ دونو
 زانو پہ رکھے ہوئے ہوتے ہیں پس حبوت کہ اسکو قوت مدبرہ پلٹ دیتی ہے تو اوپر اوس وجہ سے کہ جو
 ذکر کیا خارج ہوتا ہے اور ایسے اسوقت خارج ہوتا ہے کہ جب قوت مدبرہ کا کوئی مثل ضعف وغیرہ کے مانع نہ ہو
 اس واسطے کہ جبکہ پلٹنے میں ضعف ہو جاتا ہے تو غیر طبعی طور پر خارج ہوتا ہے یعنی یہ کہ عرض میں خارج ہوتا ہے

یابہ کہ ایک بائون خارج ہوتا ہے اور باقی چمٹ جاتا ہے اگر مولود زندہ رہے تو اس وقت میں اعضا کی شکل فاسد ہو جاتی ہے اس واسطے کہ اکثر یہ بات ہے جبکہ مولود غیر طبعی طور پر خارج ہوتا ہے زندہ نہیں رہتا دوسرے یہ کہ دایہ سے نکالنے میں بے تدبیری ہوئی ہو کہ اسے ہی شکل بعض طفل کے اعضا کی فاسد ہو جاتی ہے اور انکا شمار کرنا اون سے کہ جو بعد ولادت کے واقع ہوتے ہیں ممکن ہے تیسری قسم وہ باب ہیں کہ جو بعد ولادت کے واقع ہوتے ہیں وہ یہ ہیں کہ بچہ کے پوٹے میں رکھنے میں کوئی بے تدبیری ہوئی ہو یا یہ کہ قبل ولادت کے بچہ حرکت کرے اس واسطے کہ حرکت اعضا کو سخت کرتی ہے اور شکل کو فاسد کرتی ہے اور اسباب بادیہ مثل ضرر و سقط کے ہیں اور مرضی مثل جذام اور تدد اور لقوہ وغیرہ کے اس واسطے کہ یہ سب عضو کی شکل کو فاسد کرتے ہیں۔

ن

چونکہ اجزا خبرائے خبری نظری سے علامات میں ہے علامت کبھی زمانہ ماضی پر ہوتی ہے اسے فقط طبیعی کو نفع ہوتا ہے کہ اس کے پچھانیے فضیلت اور لیاقت طبیب کی بڑھتی ہے اور کبھی علامت امر حاضر پر ولالت کرتی ہے اس کے سبب سے مریض کو نفع ہوتا ہے اسے حقیقت مرض کی معلوم ہوتی ہے اور کبھی علامت امر مستقبل پر ولالت کرتی ہے اسے طبیب اور مریض دونوں کو نفع ہوتا ہے۔

ح

علامت وہ ہے کہ جسے استدلال کیا جائے صحت و مرض اور حالت متوسطہ پر اور یہ تین اقسام میں کہ چکا ذکر کیا منحصر ہے اس واسطے کہ زمانہ تین زمانوں سے خالی نہیں ہوتا یعنی گذرا ہوا یا آگے والا یا موجود ہو گذرے ہو یا چر ولالت کرے اس کو مذکر کہتے ہیں مثال اسکی استدلال کرنا تری بدن سے اور مریضے نبض کے منقص ضعیف عرق سابق پر اور شرط انحصار نبض وضع نبض کے اس واسطے کی ہے کہ بدن کی تہی کبھی ولالت عرق عرق آئیو لے پر اور جبکہ انحصار نبض وضع نبض کی شرط گادی تو یہ عرق سابق پر ولالت کرتا ہے اس واسطے کہ تحمل اور مجاہدہ قوت کا یہ دونو واجب کرتے ہیں اس طرح ہوتے پر کہ جبنا ذکر کیا اور کہ علامت سے فقط طبیب ہی نفع پاتا ہے اور طبیب ہی فقط اسوجہ سے نفع پاتا ہے کہ اسکے بیان کرنے سے

طیب کی لیاقت ظاہر ہوتی ہے اور مرض اسے نفع نہیں پاتا ہے اس واسطے کہ جو ماضی سے متعلق ہوگا حکم باطل ہو جاتا ہے اور حیا ہو جاتا ہے اگر کوئی کہے کہ بعض اسباب ماضیہ ایسے ہیں کہ بسبب انکی تدبیر حال حاضر کے کیجاتی ہے یعنی حقیقت کہ حیران ماضی میں کاملی ہو تو استفراغ کو حال میں منع کرینگے اور اگر ناقص ہو تو استفراغ کو حال میں واجب کرینگے اور اسکے بہت نظائر ہیں جو اب اسکا یہ ہے کہ مرض کو اسے کہ حالت ماضیہ کا حالت حاضر میں خیال کیا جاتا ہے کچھ فائدہ نہیں ہوتا اس واسطے کہ تدبیر اس کی کہہ حاضر ہے وہ امر دوسرا ہے اور جو حاضر کی علامت ہو اسکو دال کہتے ہیں اس واسطے کہ ہر گاہ کہ ایک کو کہ جو دال ہو اور پراضی کے اور دال ہو اور مستقبل کے ساتھ اسم خاص کے مخصوص ہیں تو اس قسم کو اسم عام سے مخصوص کیا مثال اسکی استدلال کرنا جنس وغیرہ کا ہے اور احوال خاصہ کے اور اس علامت سے مرض کو فقط نفع ہوتا ہے اور مرض ہی کو فقط اسے اسوجہ سے نفع ہوتا ہے کہ اسی وقوت مرض بچاؤ ہوتا ہے پس اس کے بیان پر جو سزاوار ہے اسکی تدبیر کیجاتی ہے اور طیب اسے نفع اسوجہ سے نہیں پاتا ہے کہ یہ اسکی فضیلت پر کچھ دلالت نہیں کرتی ہے اس واسطے کہ جو علاوہ طیب کے سب کو ظاہر ہو جاوے اور سکو تدا دینا کچھ طیب کی فضیلت نہیں ہے جیسے بخار کہ ہر ایک شخص اسکو پہچان سکتا ہے پس اسکا تدا دینا طیب کی کچھ فضیلت نہیں ہے بلکہ طیب کی فضیلت جب ہے کہ جب کوئی اور نہ تدا سکے اور طیب اسکو بیان کرے اور مرض اسکی تصدیق کرے اسے طیب کی فضیلت معلوم ہوتی ہے اور علامت مستقل پر اسکو تقدیمہ المعروف اور سابق العلم کہتے ہیں اور حقیقت کہ خبر سے طیب ساتھ اس کے کہ دلالت کرے اور اس کے اسکا نام تقدیمہ انداز ہے اور کبھی اسم انداز اس کے ساتھ مخصوص کیا جاتا ہے کہ جو امر مذہوم کی خبر دیتا ہے اور جو امر محمود کی خبر دے وہ مخصوص اسم بشارت سے حوالہ اسکی استدلال کرنا نیچے کے ہونٹ کے پڑنے سے ہوتا ہے کہ قریب کے آویگی اور یہ اس سب سے ہے کہ یہ بات علم شریع میں ثابت ہو چکی ہے کہ سطح موزنہ کا معدہ کے سطح سے متصل ہے اور یہ جسم فی نفسہ سخت ہے اور جسم سخت حقیقت کہ اس کے ایک طرف متحرک ہو ورنہ تو اسکی دوسری طرف بھی متحرک ہوتی ہے پس حقیقت کہ معدہ کی تحویل میں مواد موزیہ گرے تو طبیعت اس کے دفع کرنے پر آمادہ ہوتی ہے پس حقیقت کہ اسکو دفع کرتی ہے تو متحرک ہوتا ہے سطح موزنہ کا ساتھ

حرکت سطحہ باطن بعدہ کی اور اس علامت سے مریض اور طبیب دونوں کو نفع ہوتا ہے مریض کو نفع اس سبب ہوتا ہے کہ اسکو اسے اوس تدبیر پر کہ جو کرنی چاہئے وقوف حاصل ہوتا ہے یعنی جسوقت کہ معلوم ہوا کہ میل طبیعت کا قی کی طرف ہی واجب ہے کہ مادہ کو دوسری طرف نہ مایل کریں تاکہ طبیعت تسخیر نہ ہو ایسے ہی جسوقت کہ جانے کہ نوبت اخرون میں آوے گی تو دوسرے روز غذا کھاوے اور طبیب کو اسے اسوجہ سے نفع ہوتا ہے کہ جب طبیب اس کو بیان کرتا ہے تو طبیب کی فضیلت اوسے ظاہر ہوتی ہے۔

ن

بعض علامات تو مزاجوں پر دلالت کرتے ہیں اور بعض ترکیب پر دلالت کرتے ہیں۔

ح

وجہ اسکی یہ ہے کہ صحت اعتدال مزاج اور ترکیب سے کامل ہوتی ہے پس جسوقت کہ یہ دونوں ایک مقل ہو جائیں صحت زایل ہو جاتی ہے پس علامات وہ ہیں کہ جو مزاج پر دلالت ہوں یا ترکیب پر دلالت ہوں۔

ن

امریضہ کی علامات کی دس جنس ہیں۔

ح

اور اسکی دس جنس ہونا استقرار ہے۔

ن

ایک نمس ہے پس جو معتدل مزاج کے مساوی ہو وہ معتدل ہے اور جو اس کے مخالف ہو وہ اوس کے مخالف ہے اوس جہت میں کہ جس سے منفعل ہو۔

ح

باتنا چاہئے کہ استدلال کرنا نمس سے اوپر مزاج کے اس میں دو شرطیں ہیں ایک یہ کہ لا نمس معتدل ہو اور دوسرے یہ کہ ہوا بھی معتدل ہو اس واسطے کہ ہوائے قواہی بلبلان کہ کسی کیفیت کی طرف مایل کرتی ہے پس گرم ہو یا سرد کو گرم کرتی ہے اگرچہ بدن سے ہوا اور سرور کرتی ہے

بدن کو اگرچہ گرم ہو کسب علت اور استدلال کرنا ساتھ اسکی رطوبت اور یوست پر علی الخصوص تیسری شرط ہے
 اور وہ اعتدال ملموس کلمہ ہے حرارت اور سردت میں بسبب جانہ ہوئے اس بات کے کہ جسم فی نفسہ یا پس ہے
 اور حرارت ملائم ہو یا رطب ہو اور سردت صلب ہو جیسا کہ جمید میں ہوتا ہے پس جسوقت کہ یہ معلوم ہوا
 اب سمجھنا چاہئے کہ جسوقت معتدل مزاج جسم کو چھپوتا ہے پس اگر نہ منفعل ہو اسے یعنی نہ پاوے حرارت اور
 سردت کو پس یہ جسم معتدل ہے اس واسطے کہ کوئی شے اپنے مثل اور شبہ سے منفعل نہیں ہوتی اور مخالفت سے
 منفعل ہوتی ہے اور اگر منفعل ہو تو یہ جسم اعتدال سے خارج ہوتا ہے اور جس حیت میں کہ جسے منفعل ہو یعنی
 اگر پادی حرارت کو پس وہ خارج ہوتا ہے اعتدال سے مایل ہوتا ہے طرف حرارت کے اور اگر پادی سردت
 پس وہ خارج ہوتا ہے اعتدال سے مایل ہوتا ہے سردت کی طرف یعنی ان دونوں کیفیت فعلیہ میں یعنی حرارت
 و سردت میں خارج ہوتا ہے لیکن کیفیت منفعلیہ میں یعنی رطوبت اور یوست میں پس طریق استدلال کا یہ ہے
 کہ متغیر ہووے انفعال لاس کا صلابت اور لینت میں یعنی نہ منفعل ہو لاس ساتھ کسی شے کے ان دونوں
 سے یہ کہ نہ یا وے خش اور نہ لین تو ملموس معتدل ہوتا ہے اگر پاوے خش تو یا پس ہوتا ہے اگر لین پاوے
 تو رطب ہوتا ہے اور بعض آدمی یہ گمان کرتے ہیں کہ مواد ان مقایس سے قیاس کرنا ملموس کلمہ ہے ساتھ
 دوسرے ملموس کے وہ یہ کہ ہوتا ہے لاس عارف واسطے ملمس معتدل کے پس جس ملمس کو پا یا صحر ساوی
 معتدل کے پس جانتا ہی ہے کہ معتدل ہے اور جس ملمس کو او کے مخالف پاتا ہے کسی کیفیت میں تو جانتا
 خارج ہے اعتدال سے طرف کسی کیفیت کے یہ طریق بھی صحیح ہے اگر اسی ہو کیفیت معتدل کے ذہن لاس میں
 جسوقت چھوئے غیر او کے کو ایک مرتبہ یا کئی مرتبہ۔

ن

دوسرے گوشت اور مہین اور چربی سے پس زیادتی انکی بسبب رطوبت کے ہے اور نہونا انکا بسبب یوست
 کے ہے اور زیادتی گوشت کی بسبب رطوبت اور حرارت کے مواد زیادتی میں اور چھپکے بسبب رطوبت اور سردت

ح

سبب مادی گوشت کثافت اور غلظت وہ کہ ہے اور او کو حرارت بانہ ہتی ہے اول پر تو صلابت

اوسکے جوہر کی دلالت کرتی ہے اور دوسرے پر اوسکا ابدان گرم میں کثرت سے موجود ہونا دلالت کرتا ہے بخلاف ابدان سرد کے سمین وہ ہے کہ گوشت پر ہوا جزائے دہنیہ سے اور چربی وہ ہے کہ اوسکے اوپر نہ ہو شل رہب کے سبب ان دونوں کا مادی مائیت دم اور مستورم کی ہے مگر یہ کہ مادہ چربی کا رقیق ہوتا بہ نسبت سمین کے سبب فاعلی دونوں کا یہ ہے کہ اوسکو برودت باندھتی ہے اسواسطے ابدان سرد میں کثرت سے ہوتے ہیں اور ابدان گرم میں کم ہوتی ہے اور امعا میں چربی زیادہ ہوتی ہے اور جگر میں کم ہوتی ہے اور امعا واقیق میں بسبب نزدیک ہونے جگر کے کم ہوتی ہے اگر کوئی کہے کہ دل تمام بدن میں گرم ہے اس پر چربی کیوں زیادہ ہوتی ہے جواب اسکا یہ ہے کہ یہ بسبب کثرت ہونے مادہ شحم کے ہوتی ہے اس جگہ معجزہ اسکا کہ مادہ شحم کا کثیر ہوتا ہے اسواسطے کہ طبیعت بھیجتی ہے طرف اوسکے بہت شحم کو تاکہ اوسپر بسبب شدت حرارت کی جوست نہ غالب ہو اسواسطے دل اوسکو چکھلا دیتا ہے پس طبیعت اوسکو اوسکی طرف بھیجتی ہے اور شحم کو دل میں فراخ غنائاً کالو اوسکو خارج سے محیط ہے باندھتا ہے اسواسطے کہ وہ بار د اور عھی الجو ہر سے پس جسوقت کہ اوسکو دل کی حرارت چکھلاتی ہے تو طبیعت اوسکی طرف دوسرا مادہ بھیجتی ہے بسبب ہوا ہونے امقلب کے اور نہیں پوشیدہ رہتی ہے وہ شے کہ متن میں ہے بعد تحقیق کرنے اوسکے کہ جو تھنوں کو کھلا

ن

تیسرے بال میں زیادہ اور موٹے اور گھونگو لے اور سیاہ ہونا انکا حرارت و جوست کے علامت ہے اور خندان کی پروذت اور رطوبت کی علامت ہے۔

ح

بجائنا چاہئے کہ حرارت بدن کی جدا کرتی ہے اخلاط بدن سے جسم بخاری و خانی کو اور وہ مسام بدن سے اکر مل جاتے ہیں پس جسوقت کہ وہ بخار اوس مسام کو معتدل پاتے ہیں یعنی نرایسے کشادہ کہ اسے تحلیل ہو بخار دین اور نہ ایسے تنگ کہ اوس میں نفوذ نہ کریں پس وہ بخار اوس مسام میں ٹھہر جاتے ہیں اور اوس میں سے اجزائے ہوائیہ اور بایہ تحلیل ہو جاتے ہیں اور اجزائے دھانیہ منعقد ہوتے ہیں پس توار و اخنہ کا پختہ ہوتا ہے پس داخل سے وہ کہ جو سخت ہے ہیئت مسام پر نکلتا ہے وہ بال میں پس جسوقت کہ یہ پختہ

اب سمجھنا چاہئے کہ زیادہ ہونا اور مٹا ہونا بالوں کا حرارت اور پوست پر دلالت کرتا ہے بسبب دلالت کرنے ان دونوں کے کثرت و خانت پر کہ وہ بخیر قوت فاعلی کے کہ وہ حرارت ہے اور غلبہ مادہ کے کہ وہ اجزائے ارضیہ یا بسہ میں حاصل نہیں ہوتا اگر کوئی کہے کہ ہم نہیں تسلیم کرتے کہ مٹا ہونا کثرت و خانت پر دلالت کرتا ہے جائز ہے یہ کہ مٹا ہونا بسبب کشادہ ہونے مسام کے ہو جواب اسکا یہ ہے کہ کشادگی مسام کے بدون کثرت مادہ کے موجب مادہ کی تحلیل کے ہے پس ہر وقت میں بال پیدا ہونگے اور گھونگڑا ہونا بالوں کا حرارت اور پوست پر دلالت کرتا ہے اس واسطے کہ خشکی کہ جو اوس پر غالب ہے وہ حرارت منفرد کو چاہتی ہے اور یہ موجب تراکم بعض اجزاء کا ہے اور بعض کے اس واسطے کہ وہ درخت کہ حبکو پانی نہیں پہنچتا ہے اوس میں گرہ گرہ سے ہوتی ہیں جانتا چاہئے کہ گھونگڑا ہونا کہ جس پر حرارت اور پوست کیسا تہہ استدلال کیا جاتا ہے وہ حرارت اور پوست امر خارج سے نہیں ہوتی ہے مثل حرارت اور پوست ہو ا کے جیسا کہ حبشیوں کے بال ہوتے ہیں مولف یسبب اسکے کہ یہ بات ظاہر ہے اسے متعرض نہیں ہوا اور سیاحی بال کی حرارت اور پوست پر دلالت کرتی ہے اس واسطے کہ بال جیسا کہ جانگیا دھان سے منعقد ہوتی ہیں اور دھان سیاہ ہوتے ہیں پس جو حرارت انکو پیدا کرتی ہے ضرور ہے کہ وہ قوی ہو کہ نایل ہوا ہے وہ شے کہ اوس میں ہے دم مائی اور بلغم سے پس حرارت اور پوست غالب ہوتی ہے اور یہ بھی مطلوب ہے۔

ن

چوتھے رنگ بدن کا ہے سفید ہونا بسبب برودت اور غلبہ بلغم کے ہے اور سرخ ہونا بسبب حرارت اور غلبہ خون کے ہے اور مرکب ہونا ان دونوں کا بسبب اعتدال کے ہے اور سرمہ یعنی گندم گون ہونا بسبب حرارت کے ہے اور زردی بسبب حرارت اور غلبہ صفرا کے ہے یا بسبب کم ہونے خون کے ہے جیسے ناقصین میں اور تیزگی بسبب زیادتی برودت اور سودا کے ہے۔

ح

جاننا چاہئے کہ جلد عضو جنسی ہے سفید اس واسطے کہ جب اسکو زیادہ ہوتے ہیں سفید ہو جاتی ہے علاوہ سفید کے جو رنگ ہے وہ انکسار ہے اور مٹا ہونا اصل ہوتا ہے جو قوت کہ یہ غلبہ بال جاننا چاہئے کہ سفیدی بد رنگی کی

دلیل نہ ہونے خون کی ہے ظاہر کی طرف اور سبب دلیل نہ ہونے صفرا کی ہے یا دلیل کم ہونے صفرا کی ہے
 اس واسطے کہ جس وقت خون زیادہ ہوتا ہے سرخ ہوتا ہے اور اگر صفرا زیادہ ہوتا ہے تو زرد ہوتا ہے اور
 اس وقت میں یا تو اس میں بلغم زیادہ ہوگا یا نہ ہوگا پس اگر بلغم زیادہ ہو تو سفیدی بسبب برودت غلبہ بلغم کے
 ہوگی اور اول اس سبب سے ہوتا ہے کہ غلبہ عصب کا جلد پر ہوتا ہے اور سفیدی عصب کی بسبب اس کی
 برودت کے ہوتی ہے دوسرے یہ کہ بلغم سفید ہوتا ہے اگر زیادہ نہ ہو تو سفید بسبب برودت کے ہوتا ہے
 جیسا کہ پچا ناپس جانا گیا کہ سفیدی بسبب برودت اور غلبہ بلغم کے ہوتی ہے معاً یا بسبب فقط برودت
 کے ہوتی ہے اور فرق درمیان ان دونوں کے یہ ہے کہ اول کیسا تہ تر بل اور لیسٹ لمس میں ہوتی ہے
 اور نداوت اور برودت اور یہی بہت ظہور کرتی ہے اور سرخی رنگ بدن کی دلیل حرارت اور غلبہ
 خون کے ہے اس واسطے کہ جلد سفید ہے اور سرخ کر نیوالی کوئی شے بدن میں سوائے خون کے نہیں ہے
 اور سرخ جب کرتا ہے جبکہ وہ غائیرہ ہو پس نہیں ہوتی ہے حرارت فائز و گر نہ برودت غالب ہوتی ہے
 اور وہ واجب کرتی ہے غور دم کو اور مرکب ہونا سفیدی اور سرخی کا یعنی متوسط ہو درمیان ان دونوں کی
 دلیل اعتدال حرارت اور برودت کے ہے اور نہ غالب ہونے بلغم اور خون کے ہے اور سرت یعنی گندم
 گون ہونا بدن کے رنگ کا دلیل حرارت کی ہے اس واسطے کہ جلد سفید ہے پس ضرور ہے حرارت سے کہ
 جلاوے او سکوا اور اس کی سفیدی کو جدا کرے پس اسے سرت حاصل ہوتی ہے اور شرط یہ ہے کہ دم صافی
 سے ہو ورنہ لازم ہوتی ہے کہودت اور زردی بدن کے رنگ کی دلیل حرارت اور غلبہ صفرا کے ہے
 اور یہہ اسے ظاہر ہے کہ جو بیان کیا اور کبھی بسبب قلت دم کے ہوتی اگرچہ صفرا نہ ہو جیسا کہ نا قعین
 میں ہوتا ہے اس واسطے کہ خون سرخ ہے پس جس وقت کہ وہ کم ہوگا تو زرد ہوگا جیسا کہ شراب میں جس وقت کہ
 بہت پانی ملائیں زرد ہو جاتی ہے اور فرق درمیان اس زرد گئے کہ جو بسبب صفرا کے ہوا اور اس
 زرد کے کہ جو تینب خون کی کمی کے ہو یہ ہے کہ اول کیسا تہ حرارت ظاہر ہوتی ہے اور کہودت بدن
 کے رنگ کی دلیل افراط برودت اور سودا کے ہے اس واسطے کہ تکرار عدم اشرقت بسبب جمود دم کے
 ہوتی ہے اور جس وقت کہ خون جم جاتا ہے تو وہ سودا ہو جاتا ہے پس برودت لامحالہ غالب ہوتی ہے اس واسطے کہ وہ

ن

پانچویں بہت خلقت اعضا کے ہے پس بڑا ہونا سینہ کا اور گون کا اور ظاہر ہونا رگوں کا اور عظیم ہونا نبض اور ہاتھ اور پاؤں کا اور ظاہر ہونا جوڑوں کا بسبب حرارت کی ہے اور خلاف اسکو بسبب برودت کے ہے۔

ح

بڑا ہونا سینہ کا حرارت سی ہوتا ہے اسواسطے کہ مزاج گرم میں ارواح کشیدہ اور عادی زیادہ ہوتے ہیں پس یہ مکان وسیع کو چاہتے ہیں کہ گہٹ نہ جاوین اور نیز بسبب گرمی کے احتیاج ہوا کی ترویج کیواسطے ہوتی ہے تاکہ جل نجاوے پس ہوا کشادہ جگہ کو چاہتی ہے اور کشادہ ہونا عروق کا بھی اسی علت سے ہے ایسے ہی ظاہر ہونا اونکا ایسے ہی عظیم ہونا نبض کا دلیل حرارت کی ہے اسواسطے کہ کشادہ ہونا تجویف کا بسبب شدت احتیاج ہوا کے کشیدہ ہوتا ہے اور یہ بسبب حرارت قویہ کے ہوتی ہے اور بڑا ہونا ہاتھ اور پاؤں کا اور ظہور مفاصل بدن کا دلیل حرارت کی ہے اسواسطے کہ دوا نہ ہونا اطراف جسم کا اور بڑا ہونا اوکلی مقدار کا حرارت سے تمام ہوتا ہے اسواسطے کہ وہ آلہ سے واسطے نشوونے اور ضرور سے اوصاف میں دفور یادہ کا بھی اور چونکہ یہ ظاہر ہے اسواسطے مولف اسے متعرض نہیں ہوا اور صدان صفات کی دلیل برودت کی ہے اور یہہ او سے کہ جو بیان کیا ظاہر ہے۔

ن

چھٹی کیفیت انفعال جو پس جلدی منفعل ہونا جس کیفیت سے ہو دلیل اسی کیفیت کے غلبہ کی ہے۔

ح

جس جسم کے مزاج میں کوئی کیفیت غالب ہو تو جبکہ خارج سے کوئی شے وارد ہو وہ واسطے اشتداد ان کیفیت کے مستعد ہوتا ہے اسواسطے کہ جو شے خارج سے وارد ہوتی ہے وہ مقوی ہوتی ہے نہ قوی او سے کہ آمین ہے پس ہتلا اور کا اضعاف پر کرا آمین ہے اور صدان کیفیت کی ہے اتم اور قوی ہوتا ہے اور جو کہ مستعد ہو واسطے اشتداد ان کیفیت کے پس وہ منفعل ہوتی ہے او سے جلدی اسواسطے گندک لکڑی سے جلدی شغل ہوتی ہے اور نشے والی کو بے نشہ والی سے جلدی فرج ہوتا ہے اور یہ ظاہر ہے

یہ تجسس کا یہ ہوا کہ جسم ایسا ہو کہ اس کے مزاج میں کیفیت غالب ہو پس وہ اسے بہت جلد متغزل ہوتا ہے
جلدی متغزل ہونا علامات غلبہ ان کیفیات سے ہے پس جو تہ گرم ہو جلدی سخن ہے اسے کہ جو دیر میں
گرم ہوا اور جو تہ کہ سرد ہو سرد ہے اسے کہ جو دیر میں سرد ہو اگر کوئی کھے کہ کوئی شے اپنے شہ سے
متغزل نہیں ہوتی ہے بلکہ ضد ہے متغزل ہوتی ہے جواب اسکا یہ ہے کہ یہ بات کہ شے اپنی شے
سے متغزل نہیں ہوتی ہے یہ بھی کہ جو مقدار کیفیت میں مساوی ہوا اسے متغزل نہیں ہوتی ہے پس
تسخین سخن سے متغزل ہوتی ہے یہ شہ سے متغزل ہونا نہیں ہے اس واسطے کہ تسخین بابت سخن کے
بار ہے پس اس جہت سے متغزل ہوتی ہے کہ وہ بار ہے نہ اس جہت سے کہ وہ حار ہے حاصل کلام یہ
کہ شہم اپنی شہ سے کہ طبیعت اور مقدار میں ہو متغزل نہیں ہوتی ہے مثل دو مقداروں کے یا اون دو
کہ جو خارج ہوں اعدال سے حرارت اور برودت میں اور خروج مساوی ہو۔

ن

ساتوین فعال طبیعت میں پس کامل ہونا انکا دلیل اعتدال کی ہے اور ناقص ہونا اور باطل ہونا دلیل برودت
کی ہے اور پرتیاں ہونا انکا دلیل گرمی کی ہے اور ان میں سرعت ہونا دلیل حرارت کی جو اسے بھی ہونا اسکا
دلیل برودت کی ہے۔

ح

افعال طبیعت وہ ہیں کہ جو قوائے طبیعت سے صادر ہوتے ہیں جو قوت کہ کامل ہوں دلیل اعتدال مزاج کی ہے
اس واسطے کہ یہ صحت کاملہ پر دلالت کرتے ہیں اس واسطے کہ اگر مریض ہوں تو افعال میں ضرر لازم ہوتا ہے
اور کمال صحت کا ہونا دلالت کرتا ہے اعتدال مزاج پر اور جو قوت کہ ناقص ہوں یعنی ضعیف ہوں یا باطل ہوں
یعنی غرض ہوں دلیل برودت کی ہے اس واسطے کہ یہ برودت کو کہ جو مبادی افعال کی ہے قسمت کرتا ہے اور
یہ اکثر ہوتا ہے اگر کسی نقصان یا اور بطلان یا فعال میں حرارت ہی بھی ہوتا ہے جو قوت کہ قوت ضعیف
ہوتی ہے اس واسطے کہ کل سوء مزاج مضبوط قوت میں اور فرق دیکھان انکو کہ جو حرارت ہی ہو اور درجہ
اس کے کہ جو برودت سے ہو یہ ہے کہ جو حرارت ہی ہو اور تہ پہلے قوت میں ضعیف اور یہ قوت ہوتا ہے

اور یہ بات اوسمیں کہ جو برودت سے ہو لازم نہیں آتی اور جو بوقت کرافعال طبعیہ پریشان ہوں یعنی غیر منتظم ہوں دلیل حرارت منفرد کی ہے اور جو بوقت کہ بطن ہوں دلیل برودت کی ہے اور جو بوقت کہ سر علی ہوں دلیل حرارت کی ہے اس واسطے کہ مزاج جلد بڑھتا ہے اور بال اور زانت اُکھلادی نکلتے ہیں بخلاف سرد مزاج کے۔

ن

آہوین ہونا اور جاگنا ہے زیادہ ہونا دلیل برودت اور رطوبت کے ہے اور زیادہ جاگنا دلیل حرارت اور بیہوشی کے ہے معتدل ہونا ان دونوں کا دلیل اعتدال کی ہے۔

ح

سونا سبب سرد ہونے مزاج اور رطوبت مزاج کے زیادہ ہوتا ہے اس واسطے کہ ان سے غلیظ جو ہر روح میں اور عسکر حرکت خارج کے لازم آتی ہے اور جاگنا سبب غلبہ حرارت اور بیہوشی کے زیادہ ہوتا ہے اس واسطے کہ ان سے ناریت اور اشتغال روح ہوتا ہے اور نیز روح کو میلان ظاہر ہونے کی طرف ہوتا ہے پس معتدل ہونا ان دونوں کا سبب اعتدال مزاج کے ہوتا ہے۔

ن

نوبہ فصول میں کہ جو دفع ہوتی ہیں اگر وہ تیز ہو اور قوی رنگ کے ہیں تو دلیل حرارت کی ہے اور ضد اس کی دلیل برودت کی ہے۔

ح

فصول سے مراد عرق اور براز اور بول سے ہے پس تیز ہونا ان کی ہوگا اور قوی رنگ ہونا ان کا دلیل حرارت کی ہے تیز ہونا ہوگا دلیل حرارت کی دو وجہ سے ہے اول یہ کہ حرارت کی شان سے تغیر ہونا مختلفات کا اور جمع کرنا متشکلات کا ہے پس وہ فضلہ کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور اس کے اجزاء لطیفہ کو اولاً فادلاً بآخر سے اوڑھتی ہے پس اس کے اوڑھنے سے ہوئی حس ہوتی ہے اور برودت مجھ اور رکشت یعنی جانی اور رکشت کرنے والی اور مانع معود سے دوسرے یہ کہ وجود ہوگا دلالت کرتا ہے اس کی صحت ہونے پر اس واسطے کہ بعض شے ایسی ہیں کہ جب ان کی ہوگا ادراک کیا جاتا ہے اور کھواگ پر رکھتے ہیں

یا اول کو ماتہ سے طے میں تو بظاہر ہوتی ہے دوسرے یعنی قوی ہونا رنگ کا دلیل حرارت کی ایوجہ ہوگی کہ قوی رنگ، اخلاط تیسرے ہوتا ہے مثل اصفر اور احمر کے اور یہ حرارت سے خالی نہیں ہیں اور اس حکم میں تھیر رنگ کی کہ وہ حرارت سے ہوتا ہے ضرور ہونی چاہئے تھی اسواسطے کہ سفید صالح اصلا حرارت پر دلالت نہیں کرتا ہے اور دلالت ضعف ہوا و ضعف رنگ کی برودت پر اسے واضح ہے۔

ن

دسویں انفالات نفسانہ میں پس قوت اور سرعت اور کثرت اونکی دلیل حرارت کی ہے اور بلید ہونا انکا دلیل برودت کی ہے اور ثابت سینا اسکا ہر امیرین دلیل ہست کی ہے اور علوی سے زایل ہونا انکا دلیل طوبت کی ہے اور نامردی دلیل برودت اور ضعف دل کی ہے اور بے شرمی اور طیش اور غضب اور جرات اور تیزی اور زیادتی کلام اور جلد کرنا یا تو انکا اور اتصال باتوں کا دلیل حرارت کی ہے اور زیادہ حیا کرنا اور وقار برودت کی دلیل ہے۔

ح

اسکی شرح کی احتیاج نہیں ہے۔

ن

امزجہ مرکبہ کی علامات ترکیب دینے امزجہ مفردہ کی علامات سے حاصل ہوتی ہیں۔

ح

جو علامات کہ دس بیان کیں وہ علامات امزجہ مفردہ کی ہیں کہ وہ گرم و سرد و تر و خشک ہیں اور علامات امزجہ مرکبہ کی گرم تر و گرم خشک و سرد تر و سرد خشک ہیں پس یہ ترکیب دینی علامات مفردہ سے پہچانی جاتی ہیں اور اس کا پہچانا سہل ہے۔

ن

جو علامات کہ مذکور ہوئیں وہ امراض جنسیہ کی تھیں۔

ح

یعنی جو علامات بیان کیں وہ علامات امزجہ ولادہ کی تھیں کہ جو اصل بنیاد میں پیدائش کے وقت واقع ہوتی ہیں۔

ن

اور امزجہ عارضہ کی علامات عارض ہوتی ہیں اور یہ امزجہ خالص ہوتی ہیں۔

ح

امزجہ عارضہ وہ ہیں کہ جو حاصل ہون بعد اسکے کہ نہ تھی اسکے واسطے دو علامتیں ہیں اول یہ کہ علامات مذکورہ عارض ہوتی ہیں پس عارض ہونا زیادتی نوم کا مثلاً علامت ہے واسطے عارض ہونے سرور دت اور رطوبت کے دوسرے یہ کہ یہ امزجہ عارض ہون اور انسان کو ایدہا پہونچائیں اس واسطے کہ حرارت غیر خالص ہوتی ہیں بخلاف حرارت جبلیہ کے اور ایسے ہی کلام بھی بیچ وغیرہ اسکے کے عوارضات سے۔

ن

اگر مزاج مادی ہو تو صفراوی پر فخر و نخس یعنی نورش اوکسیدہ نقل کا ہونا دلالت کرتا ہے۔

ح

جو مزاج کہ عارض ہو اور مادی ہو اسکے واسطے علامات خاصہ ہیں مصنف نے ان کے بیان کرتے کیا ارادہ کیا ہے مواد اربع سے اول صفرا کی علامات کو بیان کیا پس بعض اول میں سے فخر ہے اور وہ ایک حالت سے مانند اس حالت کے کہ جب کسی کے سوین جسمیں ہوتی ہے اور بعض اول میں سے نخس ہے اور یہ ایک حالت ہے قریب فخر کے مگر یہ مثل اس حالت کے ہوتی ہے کہ جیسے حالت کسی کی اوٹھکی اور لکڑی جی جیوے ہوتی ہے یہ دونوں صفراوی مزاج پر دلالت کرتے ہیں اس واسطے کہ یہ دونوں بخار حاد اور حار سے حامل ہوتی ہیں اور وہ بخار صفراوی ہیں اور بعض اول میں سے کم ہونا نقل کا ہے اور یہ صفرا پر دلالت کرتا ہے اس واسطے کہ اسکے مادہ میں کسیدہ نقل ہے سبب ہونے اسکے کے خفیت یا بس نسبت باقی اخلاط کے نقل اور میں کم ہوتا ہے بعض علامات صفرا کی اور میں کہ ان کا مولف نے ذکر نہیں کیا وہ زردی رنگ بدن اور زردی چشم اور مونہ کا کڑوا ہونا اور خشونت زبان اور عظام نمایاں اور تھنوں کا خشک ہونا اور سرد ہوا سے لذت پانا اور پیاس کی شدت اور سرعت مغض اور ضعف شہوت طعام اور غثیان اور قے

اور افضل اور پائے میں شورش ہوتا ہے۔

ن

اور رموی پر نقل زیادہ ورنہ اور پھولا ہونا بدن کا دلالت کرتا ہے۔

ح

جو علامات رموی مزاج کو عارض ہوتے ہیں اونکو مایل کیا جاتا ہے بعض اونہیں سے ثقل ہے اور وہ صفر کی ثقل سے زیادہ ہوتا ہے اس واسطے کہ تجاویف ممتلی ہو جاتے ہیں اور حرارت غیر زیرہ متعمر ہو جاتی ہیں پس عاجز ہوتی ہے قوت عمل بدن سے پس ثقل زیادہ محسوس ہوتا ہے بعض اونہیں سے سخی ہے اور اس طرح کہ خون سرخ رنگ ہو اور اکثر سخی زبان میں بسبب اس کے کہ جگر اس کے سخت ہوتے ہیں اور اوس میں تحلیل ہوتا ہے اور عروق کثرت سے ہوتے ہیں بعض اونہیں سے تمدد ہے بسبب ممتلی ہونے عروق کے دم سے اعضا تمدد ہوتے ہیں اور کبھی تمدد و ریاح سے ہوتا ہے لیکن یہ ثقل سے خالی ہوتا ہے بخلاف تمدد رموی کے بعض اونہیں سے بدن کا پھولنا ہے کہ بسبب کثرت سے ہونے انجہ غلیظہ و مویہ مایہ کے عروق میں بدن پھول جاتا ہے اور رموی مزاج کی اور بھی علامات ہیں میٹھا ہونا منہ کا اور انگڑائی اور جھپائی اور حواس کا کھلنا ہونا اور مایل ہونا خون کا موضع ہلکا لافصاح سے مثل منخر اور منقہ اور رتہ کے۔

ن

بلغھی پر سفیدی اور پیاس کا کم ہونا اور زیادتی لعاب و بن اور پیری اور ثقل زیادہ دلالت کرتا ہے۔

ح

بلغھی مزاج کی علامات کا بیان ہے بعض اونہیں سے سفیدی رنگ کی ہے اس واسطے کہ بلغھی سفید ہوتا ہے اور رنگ بدن کا غلیظ غالب کے تابع ہوتا ہے بعض اونہیں سے پیاس کا کم ہونا ہے اس واسطے کہ بلغھی سرد تر ہے اگر کوئی کہے کہ بلغھی راجح کو مستحسن کرنا چاہئے تو اس واسطے کہ وہ پیاس لگاتا ہے جواب اس کا یہ ہے کہ کلام اسمیں ہے کہ جو بغی لغتہ بلغھی ہو اور راجح بسبب ملنے صفر کے پیاس لگاتا ہے بعض اونہیں سے کھانا دیتی ہے پیاس میں کی بسبب مستولی ہونے مائیت لہجہ کے بسبب برودت اور رطوبت بلغھی کے اور

بعض اومنین سے پہلے ہی ہے اس واسطے کہ بلغم بسبب لزوجت کے مسالک روح نفسانی کو بند کرتا ہے اور اس کو غلام ہر بدن کی طرف خارج ہونے سے منع کرتا ہے پس باطن میں ساکن ہوتی ہے اور غنید حاصل ہوتی ہے بعض اومنین کا ثقل ہے کہ جو سودا اور خون کی ثقل سے زیادہ ہوا واسطے کہ وہ بسبب برودت اور اپنی کثرت کے آلات حرکت کو ضعیف کرتا ہے پس اس پر حمل اعضا کا مشکل ہوتا ہے۔

ن

سوداوی پر قہل یعنی بے رونقی اور بیداری اور ثقل کا کم ہونا دلالت کرتا ہے۔

ح

مزاج سوداوی کی علامات کا بیان ہے بعض اومنین سے قہل ہے اور وہ میں بدن سے مراد ہے اس واسطے سودا خلط یا پس ہے اور یہ صفر سے بھی بسبب اس کے کہ وہ بھی یا پس سے عارض ہوتا ہے مگر میں اس کا قلیل ہوتا ہے اور حرارت اس کی میل ہوتی ہے بعض اومنین بیداری ہے اس واسطے کہ سونا رطوبت سے ہوتا ہے اور بعض اومنین سے ثقل ہے مگر ثقل اس کا بہ نسبت بلغم کے ثقل سے کم ہوتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بلغم بدن میں زیادہ ہوتا ہے اور سودا کم۔

ن

کبھی خواب دیکھنا بھی نوع مادہ پر دلالت کرتا ہے پس دیکھنا خیالات زرد اور اراک اور شعلوں کا صفرا پر دلالت کرتا ہے اور دیکھنا اشیا سرخ کا خون پر دلالت کرتا ہے اور دیکھنا پانی اور اولوں کا بلغم پر دلالت کرتا ہے اور دیکھنا سیاہ چیزوں کا اور دھوڑ کا اور خون کا چیزوں کا سودا پر دلالت کرتا ہے

ح

وجہ اس کی یہ ہے کہ تو اسے دماغیہ کہ حامل اس کی روح ہے اور واسطے روح کے مزاج مخصوص ہیں جو چونکہ جوت کے یہ مزاج متغیر ہو تو قوی کے بھی افعال اس نوع میں متغیر ہوتے ہیں اس واسطے کہ صفرا جوت بدن میں غالب ہوتا ہے تو روح کی طرف انھو مادہ صفر او یہ منجذب ہوتے ہیں پس خواب میں اشیا بے زور دیکھائی دیتے ہیں دلالت رویا کی نوع مادہ پر دماغ سے مشروط ہے اول یہ کہ جو چیز دیکھائی دیتی

بسیب کثرت فراوت کے نہ ہو جیسے بڑے بڑے خون کا بہاؤ کو دیکھنا کہ یہ استیلا و صفیر و دلالت نہیں کرتا دوسرے یہ کہ وہ یعنی خواب فیضان مبادی عالیہ سے بسیب مناسبت کے نہ ہو جیسا کہ خواب صادق میں ہوتا ہے کہ یہ بھی استیلا و موابر دلالت نہیں کرتی ہے۔

ن

کبھی دلالت کرتا ہے مادہ پیرسن اور شہر اور فصل اور تہہ و بزم۔

ح

یعنی استدلال کیا جاتا ہے نوع مادہ غالبہ پر ان امور سے بھوکہ جو ان آدمی شہر گرم میں گرمیوں کے موسم میں جو اغذیہ گرم کو تناول کرے اور سپہ خلط گرم غالب ہوتی ہے ایسے ہی کلام ہے خطبار وین۔

ن

علامات امراض ترکیب میں سے بعض جو یہ ہیں مثل استدلال کے خلقت سے اور بعض عرضیہ میں مثل استدلال کے جمال سے اور بعض انہیں سے تمام میں مثل استدلال کے افعال سے اگر افعال سلیم ہوں پس صحت تام ہے اگر ناقص اور رابط ہوں تو بربودت اور روایت ترکیب پر دلالت کریں گے اگر پریشان ہیں تو دلالت کریں گے حرارت پر۔

ح

مراد علامات جو یہ ہیں سے وہ علامات ہیں کہ جو ماخوذ ہوں جو ہر اعضا سے نہ اس کے عوارض سے اور اس کے افعال سے اور یہ مثل اسکی ہے کہ استدلال کیا جائے خلقت اعضا سے اس واسطے کہ خلقت جبوقت کہ ایسے ہو جسے سزاوارھی جانا جاتا ہے کہ صحت ہے اور اگر اس کے خلاف ہو کہ جو سزاوارھی جانا جاتا ہے کہ صحت نہیں ہے اور علامات عرضیہ سے وہ علامات مراد ہیں کہ جو ماخوذ ہوں عوارض اعضا سے کہ جو افعال نہ ہوں اور یہ مثل اسکی ہے کہ استدلال کیا جاوے جمال سے اس واسطے کہ جمال اعضا کا دلالت کرتا ہے اور صحت کے اور قبیح ہونا اسکا عدم صحت پر دلالت کرتا ہے حال یہ ہے کہ اعضا تناسب چیت اور جمیع اوصاف میں کامل ہوں اور اسکا تمام نظریات نے ہیئت فاضلہ کہا ہے اور یہ جمال طبعی ہے

اور جو کہ جھوٹے تعریف کی ہے اس کا اعتبار نہیں ہے اور علامات نامیدہ سے وہ مراد میں کہ جو افعال سے ماخوذ ہوں اگر تمام کامل ہوں تو صحت پر دلالت کرتے ہیں اگر ناقص یا اطل ہوں تو برودت اور ردائیت ترکیب پر دلالت کرتے ہیں اگر پریشان ہوں تو حرارت پر دلالت کرتے ہیں مثال نقصان کے ضعیف ہونا رویت کا ہے اور مثال بطلان کی فقدان ہونا رویت کا ہے اور مثال پریشان ہونے کی دکھلائی دینا خیال کا ہے انکھوں کے آگے اور سیدھی جڑ کو گول دیکھنا اور گول کو سیدھا دیکھنا اور دلالت نقصان اور بطلان کی برودت پر اثری ہے اس واسطے کہ یہ دونوں بھی حرارت کے سبب ہوتے ہیں اگرچہ کلام امراض ترکیب میں ہے مولف نے سوز و جراحت بیان ماس وجہ سے ذکر کیا کہ افعال دونوں قبیلوں کی علامات سے ہیں۔

ن

علامات یا تو نفس حالت پر دلالت کرتی ہے مثل علامت ورم کے یا اس کے سبب پر دلالت کرتی ہے مثل علامات کے کہ جو ورم دموی پر دلالت کرتے ہیں یا اس کے مکان پر دلالت کرتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ مثل دلالت منشاری ہونے نبض کے ذات الجنب میں اسپر کہ ورم حجابی ہے یا اس کے وقت پر دلالت کرتی ہے مثل اون علامات کے کہ جو دلالت کرتی ہیں منتفی پر یا اس کے احوال لازمہ پر دلالت کرتے ہیں مثل اون علامات کے کہ جو دلالت کریں اوپر بحران کے یا اوپر خصوصیت ان احوال کے دلالت کرتی ہے مثل اون علامات کے کہ دلالت کریں اسپر کہ بحران اسہالی ہے۔

ح

یہ چہ قسم ہیں اول یہ کہ علامت نفس حالت پر دلالت ہو کہ وہ نفس حالت صحت و مرض اور حالت متوسطہ ہے یہ جیسا کہ علامات اور ارم میں ہوتا ہے کہ جسے ورم جانا جاتا ہے وہ نفس ورم پر دلالت کرتا ہے کہ وہ مرض ہے قریبے ذکر ان علامات کا فن الرابع کے تیسرے باب میں آویگا دوسرے یہ کہ علامت سبب حالت پر دلالت ہو یہ مثل اون علامات کی ہے کہ جو ورم دموی پر دلالت کریں مثل سرخی رنگ ورم کے کہ یہ اسباب پر دلالت کرتا ہے کہ سبب اس ورم کا دموی ہے تیسرے یہ کہ یہ علامت اس حالت کے مکان پر دلالت ہوں مثل دلالت منشاری ہونے نبض کے ذات الجنب میں اسپر کہ ورم حجابی ہے اس واسطے کہ یہ دلالت کرتا ہے

اسی کہ ورم جسم سخت مفرط انصلا بنیں ہے کہ وہ حجاب ہے اور اسکی تحقیق قریب آو گئی چوتھے ہیہ کہ علامات دال ہوں وقت حالت پریش اوں علامات کے کہ جو منتفی مرض پر دال ہوں جیسا کہ مشاہدہ کیا جاتا ہے مرض سے حیوت کے اغراض او سکے ہر جائین ایک حالت پر کہ نہ بڑ ہے نہ گھٹے اور اگر تیزاید ہو ہیہ باتین انتہا مرض پر دلالت کرتی ہیں پانچویں ہیہ کہ وہ علامت دال ہوں اوس احوال پر کہ جو حالت کو لازم میں مثل اوں علامات کے کہ جو بحران پر دلالت کرتے ہیں مثل اضطراب و قلق و سقوط قوت و تکدر حواس مرئض کے کہ یہ سب باتین دلالت کرتی ہیں اوپر بحران کے کہ جو مرض کو لازم ہے اسواسطے کہ مقادومت مرض کی طبیعت سے حالت صحیح مرض کی لوازمات سے چھٹے ہیہ کہ یہ علامات دال ہوں اوپر خصوصیت بعض حالات کی کہ جو اس حالت کو لازم ہیں مثل اوں علامات کے کہ اسپر دلالت کرین کہ یہ بحران اسہالی ہے مثل مغص اور ثقل طبع اور تھوہ و سر اشیت کی طرف اسفل کے اور قراقر اور نفع کا ہونا بحران کے روز کہ بحران اسہالی پر دلالت کرتے ہیں۔

ن

چونکہ نبض اور پیشاب اور پاخانہ علامات کلیہ سے ہیں کہ احوال بدن پر دلالت کرتے ہیں لہذا اونکا ذکر بھی کیا جاتا ہے۔

ح

مصنف نے اس میں شیخ کا اقتدا کیا ہے اور اسکو قول یعنی فیہا میں ضمیر نبض اور پیشاب اور پاخانہ کی طرف راجع ہے۔

ن

فی النبض۔

ح

یہ خبر جو مبتداء محذوف کے یعنی الکلام فی النبض یعنی کلام بیچ نبض کے اور یہ بات بھی ممکن ہے کہ فی النبض کو متعلق مبتداء کے کرین اور خبر محذوف یعنی یوں ہو کہ الکلام فی مباحث النبض الذی نذکرہ بعد۔

ن

نبض شرائین کی حرکت وضعیہ سے کہ قبض اور بسط کے طور پر واسطہ روح کی تعدیل کے سبب جذب کرنے ہوا

تازہ کے اور واسطے اخراج اور سکے فضلات کے ہوتی ہے۔

ح

حرکت چار مقولہ میں واقع ہوتی ہے آئین اور وضع اور کم اور کیف حرکت آئینی وہ ہے کہ پلٹ جاوے مکان متحرک کا برابر ہے کہ محرک اپنے مکان سے خارج ہو جیسا کہ ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف انتقال کے وقت ہوتی ہے یا نہ خارج ہو مثل حرکت کرنے پانی کے کہ کوزے میں ہوا اور وہ کوزہ ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف نقل کیا جاوے حرکت وضعی وہ ہے کہ پلٹ جائے نسبت اجزائے شے کے اور وہ پلٹ جانا بالقیاس اور سکے ہو کہ جو اسے خارج ہو یا بالقیاس اور سکے ہو کہ جو اس میں داخل ہو وغیراے کہ بدلے مکان اور کائنات کی حرکت جسم متحرک کے اپنے مرکز پر اور مثل حرکت حیوان کے قیام سے طرف قعود کے اور حرکت فی الکلیف یہ ہے کہ بدل جاوے جسم ایک کیفیت سے طرف دوسری کیفیت کے مثل گرم ہونے سرد پانی کے اور حرکت فی الکرم وہ حرکت ہے کہ مقدار میں ہوتی ہے مثل تخیل اور تکاثف کے اور نبض خاصہ ہے کہ یہ حرکت کیفیت کی نہیں ہے اگرچہ ممکن ہے کہ متحرک ہو رگ اور سین مگر اس کو نبض نہیں کہنتی اور کم میں بھی نہیں ہے اگرچہ ایک گروہ کا یہ بھی مذہب ہے اس واسطے کہ اگر امان لیا جاوے وجود تخیل اور تکاثف کا رگ میں وقت انبساط اور انقباض کے تو طبیب کی مراد نبض کی حرکت سے یہ نہیں ہے پس معلوم ہوا کہ نبض حرکت آئینی ہے یا وضعی اور مولف نے دوسری اختیار کی ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ متحرک حرکت آئینی ضرور ہے یہ کہ خارج ہوا اپنے مکان سے اس واسطے کہ حرکت آئینی عبارت اسی سے ہے اور شرائین جو توت منقبض اور منبسط ہوتی ہیں اپنے مکان سے خارج نہیں ہوتیں مگر مکان وقت انبساط کے منبسط ہوتا ہے اور وقت انقباض کے منقبض ہوتا ہے اس واسطے کہ مکان سطح باطن پر جسم حاوی سے کہ جو ملا ہوا ہے سطح ظاہر پر جسم محوی سے پس اس وقت میں نہیں ہے حرکت نبض کی آئینی پس میں جوئی یہ بات کہ وضعی ہے اور نیز شرائین جو توت کہ بعد انقباض کے منبسط ہوتی ہیں یا منقبض ہوتی ہیں بعد انبساط کے تو اس میں سبب اس کے بعض اجزاء کے بعض سے قرب اور بعد میں تغیر ہوتی ہے یہ ہے مراد وضع سے ہے پس حرکت وضع میں بھی ہے اگر کوئی اعتراض کرے تو یوں کر سکتا ہے کہ ہم اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ حرکت آئینی وہ ہے

کہ جو تھنے بیان کی اگر یہ ہو تو وہ پتھر کہ جو پانی جاری میں واقع ہے وہ متحرک ہوگا اور جو پانی کوڑے میں سے مثال مذکور میں ساکن ہوگا اور دونوں تانی باطل ہیں اور یوں ہی اعتراض کر سکتے ہیں کہ ہم اس بات کو نہیں تسلیم کرتے کہ حرکت وضعیہ وہ ہے کہ جسکو ذکر کیا کہ متغیر ہو بسبب اجزا اسکے کے اس واسطے کہ عدم تبدل مکان اوس میں معتبر ہے حق یہ ہے کہ حرکت نبض کی امینی ہے اس واسطے کہ وہ مرکب ہے انقباض اور انبساط اس انقباض حرکت اجزائے عرق کی ہے کنارہ سے وسط کے طرف اور انبساط حرکت اسکے وسط سے طرف کنارہ کے قدما فی تشبیہ دی ہے اوس گردہ کیا تہہ کہ حلقہ کئی کھڑی ہوں اور ایک مرتبہ پیچے کو ہوں پس دائرہ اول کا کثا دہ ہو جاتا ہے اور دوسری مرتبہ آگے کو آدین پس دائرہ اول کا کثا دہ ہو جاتا ہے اس بات میں شک نہیں ہے کہ مجموع انقباض اور انبساط حرکت امینی ہے اس واسطے کہ فضاء متوسط کثا دہ ہوتا ہے ایک مرتبہ اور تنگ ہوتا ہے دوسرے مرتبہ پس کل مکان عرق کا بدلتا ہے بلکہ یہ بات کہنی چاہئے کہ خروج متحرک کا اپنے مکان سے اگرچہ یہ لازمہ حرکت امینیہ کا نہیں ہے لیکن خاصہ مفارقت ہے اور یہ اوس میں محقق ہے کہ حسین ہم کلام کر رہے ہیں پس نبض حرکت امینیہ ہے جو قوت کہ یہ جانا اچانک چاہئے کہ مولف کا قول حرکت محدودہ اور غیر محدودہ کو شامل ہے اور وضعیہ کہنا یہ اعتراض ہے کہ حرکت کیفیہ اور کمیہ سے اس واسطے کہ ان دونوں کا نام نبض نہیں ہے یہ بات اوس میں یہی ہے کہ جو مولف نے اختیار کر لی ہے اور شرائین کے کہنے سے حرکت غیر شرائین کی خارج ہو گئی یہاں تک کہ قلب بھی خارج ہو گیا اس واسطے کہ قلب کی حرکت نبض نہیں ہے اس واسطے کہ نبض محدودہ کہ جو اطلبانے معین کیا ہے طول اور قصا و مثل ان دونوں کے اوصاف سے موصوف ہوتی ہے اور حرکت قلب کے ساتھ کسی شے کے ان دونوں سے موصوف نہیں ہے اور قبض اور بطن کا کہنا یہ بیان ہے واسطے ماہیت اس حرکت کے اس واسطے کہ وہ مولف ہے انقباض اور انبساط سے پس نہیں ہوتی ہے کوئی شے انقباض اور انبساط اکیلی نبض اگر کوئی کہے کہ وہ دونوں زمان واحد میں نہیں پائی جاتی ہیں پس متنع ہے یہ کہ مرکب ہواں دونوں سے حرکت نبض کے جواب اسکا یہ ہے کہ ترکیب دو قسم کی ہیں خارجی اور ذہنی خارجی میں اوس کی اجزا کا جمع ہونا ضروری ہے اور ذہنی میں ضرور نہیں ہے پس نبض کی ترکیب ذہنی ہے اور یہ قول مولف کا

واسطے تعدیل روح کے کسی شے سے احتراز نہیں ہے بلکہ اشارہ اسکی طرف ہے کہ یہ علت غائی ہے
نبض کی اور وہ دو امہین ایک تعدیل کرنا روح کے مزاج کا دوسرے اخراج کرنا اوکے فضلات کا
اور ان دونوںکی تحقیق بیان ہو چکی۔

ن

اقسام آدہ نبض کے دس ہیں۔

ح

آدہ نبض کے وہ ہیں کہ نبض بواسطہ انہیں دس جنسون کے احوال بدن پر دلالت کرے اور ہر کرنا امین استاذی ہے

ن

ایک اونچیں سے مقدار ہے اور اسکی نو قسم ہیں ایک طویل دوسرے قصیر تیسرے معتدل چوتھے مریض پانچویں
اضیق چھٹے معتدل ساتویں مشرف آٹھویں منخض توین معتدل جب یہ غرب دیجائیں تین گئے تائیس
ہوتی ہیں اگر نبض میون قطرون میں زاید ہو تو عظیم ہے اور اگر ناقص ہو تو صغیر ہے۔

ح

اقسام اوسکے نو ہیں اسواسطے کہ اقطاظ ثلاثہ تین میں طول و عرض و عمق اور ہر ایک ان میں سے یا تو
زاید ہو گا یا ناقص یا معتدل تین گوتین میں ضرب دینے سے تو حاصل ہوئی اور مراد طول عرق سے
یہ ہے کہ فصکی طرف سے اونگیوں کے پورے کی طرف دراز ہو اور اسکے عرض سے یہ ہر طرف
کہ لاس کے اونگیوں کے پورے سے جس طرف ناخن ہیں اوسکے مقابل کی طرف جس طرف ناخن نہیں
ہیں دراز ہو اور اسکے عمق سے یہ ہر طرف سے کہ ان دونوں کی قاطع ہو لاس کے پورے کے مقابل
کی طرف دراز ہو اور معنی اس اقسام کے اندازہ سے سمجھ جاتے ہیں اور اس اندازہ کرنے کے واسطے
المباکے دو طریق ہیں ایک یہ کہ مقیس علیہ یعنی اندازہ لاس کی اونگیوں کی مقدار گردانی جاوے
اسطیف صاحب کامل اور این ابی صادق گئے ہیں معنی اسکے یہ ہیں کہ طویل وہ ہے کہ انبساط اوس کا
چار اونگیوں کی حد سے متجاوز ہو اور قصیر وہ ہے کہ انبساط اوس کا چار اونگیوں کی مقدار سے کم نہ ہو

اور معتدل وہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان میں موعض وہ ہے کہ پورے کے عرض سے مقدار میں دراز ہو پس
اونکے عرض سے متجاوز ہوگی اور ضیق وہ ہے کہ اسے کم ہوا اور معتدل وہ ہے کہ جوان دونوں کے درمیان
میں ہو مشرف وہ ہے کہ بکثرت عالیہ پور وکی جلد کی طرف متحرک ہوا اور مخفض وہ ہے کہ جو کم سے بہت
قریب ہوا اور معتدل وہ ہے کہ جوان دونوں کے بیچ میں ہو یہ طریقہ اچھا نہیں ہے اس واسطے کہ لاس کی
اونگلیاں چوڑائی اور بڑائی میں مختلف ہوتی ہیں بسا اوقات نبض نسبت ایک شخص کے اونگلیوں کے
طویل ہوتی ہے اور بہ نسبت دوسری اونگلیوں کے قصیر ہوتی ہے ایسے ہی ملموس کی رگ کا حال ہے
کہ لڑکوں کی نبض حیووت کر اسکا اعتبار بڑے آدمی کی اونگلیوں سے کیا جائے تو بہ نسبت اسکے صغیر
ہوتی ہے اور بہ نسبت لڑکوں کے بدن کے عظیم ہوتی ہے پس ضبط اسکا اس طریق سے ممکن نہیں دوسرے
یہ کہ مقیس علیہ دونوں میں سے ایک کو گروانین یعنی دونوں جو بہین معتدل اور غیر معتدل معتدل کو
مقیس علیہ گروانین یعنی کسی کا صحیح مزاج قائم کریں اور جو نبض اس کے واسطے مستحق ہے اسکو مقرر کریں پہلے وہ
اوس شخص کی نبض کا کہ جبکا حال دریافت کرنا ہوا اندازہ کریں پس طویل وہ ہے کہ معلوم ہووین اجزاء اسکے
طول میں زیادہ معتدل حقیقی سے علی ہذا القیاس یہی طریقہ برا ہے اس واسطے کہ اس نبض صحیح کے مزاج سے
اگرچہ دوسری نبض کا دریافت کرنا ممکن ہو لیکن یہ اندازہ کچھ غلطہ نہیں دیتا ہے اس واسطے کہ اس اندازہ
سے یہ نہیں معلوم ہو سکتا کہ اس مریض کی حالت صحت میں نبض کیسی ہو یعنی حیووت کہ یہ بات جانی گئی
کہ حرارت مریض کی زیادہ ہوگی حرارت معتدل سے تو بسا اوقات یہ حرارت اوس مقدار پر ہوتی ہے کہ جو
حالت صحت میں تھی اور بسا اوقات اسے زیادہ ہوتی ہے اور کبھی کم ہوتی ہے پس طبیب اسے یہ نہیں
بتا سکتا کہ حالت صحت میں نبض اس مریض کی۔۔۔ کیسی ہوگی یعنی زیادہ ہوگی اسی حرارت میں یا کم
ہوگی یا اسے مقدار پر ہوگی اور یہ اعتراض اول طریق پر بھی وارد ہو سکتا ہے دوسرے یہ ہے کہ
جس شخص کے حال دریافت کرنے کا ارادہ ہو اسکی نبض حالت صحت میں دیکھی ہو پس اوس نبض پر
یعنی حالت صحت کی نبض پر حالت مرض کا قیاس کریں پس طویل وہ ہے کہ جو اوس شخص کی نبض صحیح سے
دراز ہو ایسے ہی باقی اقسام پر قیاس کرنا چاہئے یہ طریق عمدہ اور مفید ہے اور اس بیان سے یہ قیاس

نصف صحیح پر صادق نہیں آتے ہیں اقسام کو کہ جو نہ کو سوئے باعتبار مقدار رابطہ کے حاصل ہوتی ہیں اور جو وقت کہ وہ مرکب کئے جاویں تو تائیس ہوتے ہیں اور ترکیب یا تو ثنائی ہوتی ہے یا ثلاثی اس واسطے کہ رباعی اور اسے زیادہ سے مرکب ہونا محال ہے اس واسطے کہ چار ان نو سے جمع نہیں ہو سکتے ہیں اس واسطے کہ چار جب جمع ہونگے جب ایک قطر سے دو جمع ہوں اور ایک قطر سے دو کا جمع ہونا محال ہے اس واسطے کہ اگر معتدل اور طویل کو جمع کریں تو ممکن نہیں کہ ایک شے مختل بھی ہو اور طویل ہی ہو ایسے مختل بھی قصیر کے ساتھ جمع کریں اور اگر طویل اور قصیر کو جمع کریں یہ بھی ممکن نہیں کہ ایک شے قصیر ہی ہو اور طویل بھی ہو پس جو ترکیب ثنائی سے حاصل ہوتی ہیں تائیس ہیں اور جو ترکیب ثلاثی سے حاصل ہوتی ہیں وہ بھی تائیس ہیں اور جمع کرنا طریقہ ثنائی میں یہ ہے کہ قطر اول کے جو تین ہیں ان کو قطر عرض کے جو تین ہیں ان کے ساتھ ترکیب دیں پس اس ترکیب سے نو حاصل ہوتے ہیں بعد اس کے قطر اول کے تینوں کو قطر مسک کے تینوں کے ساتھ جمع کریں پس اس ترکیب سے نو اور حاصل ہونگے بعد اس کے وہ تین کہ جو قطر عرض میں ہیں ان تین کیساتھ جو قطر مسک میں ہیں ترکیب دیں پس اس ترکیب سے بھی نو اور حاصل ہوتے ہیں پس یہ تائیس ہوئے یہ ترکیب ثنائی ہے۔

طویل عریض	طویل ضیق	طویل معتدل	قصیر عریض	قصیر ضیق	قصیر معتدل	عریض معتدل	ضیق معتدل	معتدل معتدل
طویل مشرق	طویل منخفض	طویل معتدل	قصیر مشرق	قصیر منخفض	قصیر معتدل	مشرق معتدل	منخفض معتدل	معتدل معتدل
عریض مشرق	عریض منخفض	عریض معتدل	ضیق مشرق	ضیق منخفض	ضیق معتدل	مشرق معتدل	منخفض معتدل	معتدل معتدل

اور رابطہ ثلاثی میں یہ ہے کہ دو مقداروں کو لین بعد اس کے ان دونوں کو مقدار ثالث کے ساتھ تین طرح تغیر کریں مثال اس کی یہ ہے کہ طویل کو قطر طویل سے لین اور عریض کو قطر عریض سے لین پس طویل اور عریض حاصل ہوتے ہیں بعد اس کے ان حاصل کو تین پر گردانیں یعنی طویل عریض یا تو مشرق ہوگی یا منخفض ہوگی یا معتدل اور اسی طرح قیاس کرنا چاہئے باقی اقسام کو پس اس سے تائیس حاصل ہوتے ہیں یہ ترکیب ثلاثی ہے۔

عریض	عریض	عریض	عریض	عریض	عریض	عریض	عریض
معتدل	معتدل	معتدل	معتدل	معتدل	معتدل	معتدل	معتدل
معتدل	معتدل	معتدل	معتدل	معتدل	معتدل	معتدل	معتدل
معتدل	معتدل	معتدل	معتدل	معتدل	معتدل	معتدل	معتدل
معتدل	معتدل	معتدل	معتدل	معتدل	معتدل	معتدل	معتدل
معتدل	معتدل	معتدل	معتدل	معتدل	معتدل	معتدل	معتدل
معتدل	معتدل	معتدل	معتدل	معتدل	معتدل	معتدل	معتدل
معتدل	معتدل	معتدل	معتدل	معتدل	معتدل	معتدل	معتدل

بعض مرکبات کا خاص نام ہے ثلاثی میں سے بعض مرکبات کا نام عظیم اور صغیر سے عظیم وہ ہے کہ جو زائد ہو طول اور عرض اور اشراف میں اور صغیر وہ ہے کہ جو ناقص ہو انہیں اقطار ثلاثہ میں ثنائے کے بعض مرکبات کا نام غلیظ اور دقیق ہے غلیظ وہ ہے کہ جو عریض اور مشرف ہو اور دقیق وہ ہے کہ جو ضیق اور مخضض ہو

ن

دوسری کیفیت قریع حرکت کی ہے یہ یا تو قوی ہوتی ہے یا ضعیف یا متوسط۔

ح

شیخ نے لکھا ہے کہ قوی وہ ہے کہ جو جس کے مقادیر ہو اور وقت انبساط کے اور ضعیف وہ ہے کہ جو اس کے مقابل ہو اور معتدل وہ ہے کہ جو درمیان ان دونوں کے ہو اور واضح تر اس مقام کو ابن ابی صادق نے لکھا ہے وہ یہ ہے کہ قوی وہ ہے کہ جو صدمہ پہنچا دے رگ اور گلیوں کے اطراف کو بقوت اگرچہ جاوے تو حرکت اسکی باطل نہ ہو بلکہ پہنچے سے ضرر نہ ہو اس واسطے کہ وہ اور گلیوں کے گوشت میں داخل ہوتی ہے اور اپنے نفس سے بقوت دفعہ دفع کرتی ہے اور بقوت کہ پہنچے میں زیادتی کیجاوے تو ایسا وہم ہو کہ وہ اور گلیوں کو زیادہ دفع کرتی ہے اور ضعیف وہ ہے کہ نہ صدمہ پہنچا دے اور اطراف اور گلیوں کو اگرچہ چین تو اور گلیوں کے گوشت میں نہ داخل ہو اور جس سے اصلاً مدافعت نہ کرے یہاں تک کہ یہ گمان ہو کہ نیچے اسکے متحرک نہیں ہے کجا حرکت کی مقدار کا جانا اگرچہ فی نفسہ عظیم ہو مثل بعض اصحاب نیاں کے کہ یہ باوجود عظیم کی بھی ہوئی ہے اس واسطے ممکن نہیں ہے کہ اسکا عظیم پہنچا نا جاوے جبکہ اسکو دباوین تو دبانے میں موافق اس کے رفاقت کریں اور صغیر خال کو لایق کہ مصاحف پر کے طور پر جس کریں دباوین نہیں ورنہ کچھ اور اک نہیں ہونے کا اور معتدل اس صف میں ہے

کہ دفع کوٹ اور نگلیوں کو برز می اور قوت نبض قوی کی مثل اس میں کہ ہے کہ جو نشانہ بقوت سے یعنی زور سے جا کر لگے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ راعی یعنی پہنکنے والا قوی ہو اور قوت نبض ضعیف کی مثل اس میں کہ ہوتی ہے کہ جو نشانہ برز می سے جا کر لگے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ پہنکنے والا ضعیف ہو یہ اس کا کام ہے اور میں کہتا ہوں کہ اس جنس میں مقابلہ اندازہ کا ہونا ضرور ہے جیسا کہ جنس اول میں ذکر کیا ہے اور حق اس میں یہ ہے کہ نبض صحیح پر اندازہ کیا جائے۔

ن

تیسرے زمانہ حرکت کا ہے وہ یا تو سریع ہوتا ہے یا بطی یا متوسط۔

ح

سریع وہ ہے کہ حرکت اس کی مدت قصیر میں تمام ہو جاوے اور بطی وہ ہے کہ مدت طویل میں تمام ہو اور معتدل وہ ہے کہ ہو درمیان ان دونوں کے ہو اس جنس میں بھی اندازہ ضرور ہے اور حق یہ ہے کہ جنس صحیح پر اندازہ کیا جائے

ن

چوتھے قوام آگہ کا ہے وہ یا تو سخت ہو تاکہ یا لین یا متوسط۔

ح

سخت وہ ہے کہ پچھنے سے رگ مشکل سے داخل کی طرف دفع ہو لین وہ ہے کہ ہل ہو دفع ہونا طرف داخل کے اور متوسط وہ ہے کہ جو درمیان ان دونوں کے ہو اور مراد آگہ شرابی ہو اس میں بھی مقابلہ ضرور ہے اور اس کا مقیاس علیہ نبض صحیح ہوتی ہے۔

ن

پانچویں زمانہ سکون کا ہے وہ یا تو متواتر ہوتا ہے یا متعاقب یا متوسط۔

ح

مراد سکون کے زمانے سے وہ ہے کہ اس میں حرکت بشرایان کی نہ معلوم ہو اور وہ وہ ہے کہ درمیان دو انبساط کے ہو پس متواتر وہ ہے کہ زمانہ ایک سکون کا کم ہو سکون چھپس چھپس ہے کہ وہ نبض صحیح ہے

علیٰ مذہب متفق اور متقارب وہ ہے کہ زمانہ اس کے سکون کا طویل ہو زمانہ مقیاس علیہ سے اور متوسط وہ ہے کہ درمیان ان دونوں کے ہو۔

ن

پچھٹے جائے لمس آل ہے وہ یا تو حار ہوگا یا بارد ہوگا یا متوسط ہوگا۔

ح

حار وہ ہے کہ زیادہ تر گرم ہو مقیاس علیہ سے اور بارد وہ ہے کہ سرد ہو اور سے اور متوسط وہ ہے کہ مساوی ہو اس کے اور نہیں ذکر کیا رطوبت اور یوبست کو اس واسطے کہ یہ دونوں انفعالی ہیں نہیں معلوم ہوتی ہے کوئی شے ان دونوں سے حقیقت میں جیسا کہ محمد بن ذکر یانے کہا ہے کہ استدلال ساتھ یا سس کے بغض کے ساتھ نصوں نہیں ہے اس واسطے کہ کل بدن کو عام ہوتا ہے یہ اگر اعتراض ہے تو اس کی پے پر جاہت نہیں ہے اس واسطے کہ عمومیت اس کی اولہ بغض سے ہونے کو منافی نہیں ہے اگر فادہ کے واسطے ہے پس عدہ ہے اور ایام فخر الدین رازی نے کہا ہے کہ شریان کو نسبت سایر اعضا کی حرارت کی زیادتی مخصوص ہے سبب اسکے کہ وہ اعظم روح ہے اور نیز سبب اسکے کہ وہ قلب سے متصل ہے اور قلب منبع حرارت کا ہے یہ کلام جید ہے۔

ن

ساتویں مقدار رطوبت آگ ہے وہ یا محتملی ہے یا خالی یا متوسط۔

ح

محتملی وہ ہے کہ داخل میں رطوبت یا مہمہ مقیاس علیہ سے زیادہ معلوم ہو اور خالی وہ ہے کہ اوس میں رطوبت مقیاس علیہ سے کم معلوم ہو اور متوسط وہ ہے کہ جو درمیان ان دونوں کے ہو۔

ن

آٹھویں برابری ہوتا اور اختلاف ہونا بغض کا ہے اس کے احوال میں وہ یا تو مساوی ہوگی یا مختلف۔

ح

مراد احوال بغض سے چند امور ہیں بعض اونہیں سے عظم و صغیر ہیں بعض اون میں سے قوت اور ضعف ہیں

اور بعض اوتھیں سے بہت اور بطور میں اور بعض اول میں سے تو اترا اور تفاوت میں بعض اوتھیں سے
 صلابت اور لہنت میں اور یہ حال وہ ہیں کہ اظہر ہے ان سے واقع ہونا اختلاف اور استواء کا پس اسی پر
 اختصار اولیٰ ہے پس سمجھنا چاہئے کہ جو ساتھ استواء اور اختلاف کے احوال خمس میں موصوف ہوا وہ تین حالتوں
 سے خالی نہ ہوا اول یہ کہ مجموعہ سیلاب ہوں یعنی شکائیں فیض ہوں یا یہ کہ پانچ احوال میں مثلاً یہ یا
 مخالف ہوں اور میں یا بعض میں مثلاً یہ ہوں اور بعض میں مخالف ہوں پس اگر اولیٰ و اس کے
 نام مستوی علی الاطلاق ہے اور اگر ثانی ہے اور کا نام مختلف علی الاطلاق ہے اگر ثالث موجب ہے کہ مستوی
 صغیر میں مشابہت ہوتی ہے اور قوت اور ضعف میں مخالفت ہوتی ہے تو اس کو جس میں کہ مشابہ حاصل ہو
 مستوی کہتے ہیں اور میں حال نہ ہو اور میں مختلف کہتے ہیں پس اس مثال میں کہ جو بیان کی عطیہ و صغیر
 قوت وی کہا جاتا ہے اور قوت اور ضعف میں مختلف کہا جاتا ہے دوسرے یہ کہ اجزا نصفہ واحد کے یعنی
 وہ کہ جو چار اوٹگیوں کے نیچے واقع ہو وہ یا تو پانچ احوال میں مشابہ ہوں گے وہ مستوی ہے یا اور میں
 ہوں گے وہ مختلف ہیں یا یہ کہ بعض میں مشابہ ہوں اور بعض میں نہ ہوں پس وہ اس بعض میں مستوی ہے
 نہ دوسرے بعض میں تبیس یہ کہ اجزا جزو واحد نصفہ واحد کے یعنی اول وہ کہ جو واقع ہوں نیچے اصبع واحد
 کے یا اوسط کے یا تو احوال خمس میں مشابہ ہوں گے یا مخالف ہوں گے یا بعض میں مشابہ ہوں گے اور بعض دوسروں میں
 مخالف ہوں گے اول مستوی علی الاطلاق ہے دوسرے مختلف علی الاطلاق ہے تیسرے مستوی جو بعض میں بعض دوسروں

ن

۹
 نظام ہونا اختلاف میں ہے یا نہ ہونا ہے وہ یا تو مختلف منتظم ہے یا غیر منتظم۔

ج

منتظم وہ ہے کہ اس کے اختلاف میں نظام محفوظ ہو کہ اس کے اوپر دو رکھی ہوئے ہوں اور غیر منتظم بخلاف اس کے جو اور یہ ظاہر ہے

ن

یہ جنس مختلف کی بحث میں داخل ہے پس فیض کی تقسیم ہونا واجب ہے۔

ح

منتظم اور غیر منتظم ہر ایک ان میں سے مختلف ہوتا ہے اس واسطے مراد انتظام سے جیسا کہ جانا انتظام اختلاف کا ہے پس واجب ہے یہ کہ ہر ایک میں جنس اجناس عالیہ سے اور یہ اجناس کو واجب کرتا ہے کہ اجناس اور کے نوہوں نہ دس اسکو محمد بن ذکر یائے ذکر کیا ہے اور یہ کلام حق ہے۔

ن

دوسرے وزن ہے وہ یا تجویز وزن ہوگی اور اسکو جس کہتے ہیں یا غیر جیہ وزن ہوگی اور اسکو جس کہتے ہیں اور اسکی تہ قاسم میں ایک مجاور وزن مثل اون لکون کے کہ اونکی نبض میں شبان کی نبض کا وزن ہے دوسرے میان وزن ہوگی مثل اون لکون کے کہ اون کی نبض مشیوخ کی سی ہو اور تیسری خارج وزن ہے کہ نہ مشا ہون نبض کی سن کی نبض سے

ح

جیہ وزن اور ردی وزن کی تفسیر جس اور سنی سے کی ہے یعنی جیہ وزن کو حسن اور ردی وزن کو سنی کہتے ہیں پس سمجھنا چاہئے ہر ایک نبض جیکہ ملحق دوسرے نبض سے تو اوہ میں دو حرکتیں اور دوسکون ضرور ہوتے ہیں اس واسطے کہ وہ انقباض اور انبساط سے مرکب ہوتے ہیں اور یہ دو حرکت متضادہ ہیں درمیان اون دو حرکت متضادہ کے سکون کا ہونا ضروری ہے اور جیکہ ایسا ہو تو دوسرے واسطے نبض کہ ملحق ہو طرف دوسرے کے دو حرکت اور دوسکون اول حرکت انبساط کی ہوتی ہے اور دوسری حرکت انقباض کی اور اول سکون وہ ہے کہ درمیان انبساط اور انقباض کے ہو یعنی واقع ہو در میان آخر انبساط اور اول انقباض کے اسکا نام سکون خارج ہے دوسرے وہ کہ درمیان انقباض اور انبساط کے ہو یعنی واقع ہو در میان آخر انقباض اور اول انبساط کے اسکا نام سکون واجب ہے اطلبائے اس امر میں کہ حرکت انقباضی محسوس ہوتی ہے یا نہیں اختلاف کیلئے اکثر اس امر پر ہیں کہ غیر محسوس ہے اور یہ لوگ یہ دلیل لاتی ہیں کہ محسوس میں ملاقات حاس کی محسوس سے شرط ہے اس واسطے کہ جس چیز کو محسوس کریں ضرور دیکھیں وہ اس سے ملے نہ یہ کہ جدا ہونہیں تو یہ بات لازم آتی ہے کہ شاید بعیدہ بھی اسے ادراک کیجاوین لیکن انقباض کی حرکت میں مفارقت شرایان کی ادراک کیوں سے لازم ہے پس شرایان سے فی نفسہ محسوس نہیں ہوتی

کہا اسکی حرکت جواب اسکا یہ ہے کہ محسوس کی ہر بے معنی بہاگنے سے جدا ہونا اور اسکا حس مہل لازم نہیں آتا بلکہ کبھی دونو جبکہ حس اسکی طرف حرکت کرتا ہے ملاقی ہوتی ہیں اسواسطے کہ اخیر انامل کی بعد جو بشریان کے مرتفع ہوتے ہیں کہ جو پہلے منعقد تھی پس حاصل ہوتا ہے احساس ساتھ اس ملاقات کے اور یہ واضح ہے جالینوس نے کہا ہے کہ میں حرکت انقباضی سے مدنون غافل رہا بعد اسکے مدنون اسکو دریافت کیا پس سیدرا اسکو پایا بعد اسکے اسپر حکم کیا اور پھر تومیرے اوپر نبضوں کے دروازہ کھل گئے جو شخص میرا معمول کر لگا اسکو میرا سا اور اک ہوگا پس جانا لگیا کہ حق یہ ہے کہ انقباض محسوس ہوتا ہے اور اس بات میں شک نہیں ہے کہ واسطے ہر ایک واحد کے امور راجع ہیں سے کہ وہ دو حرکت اور دو سکون ہیں زمانہ ہوتا ہے اور بعض زمانہ کو بعض زمانہ سے نسبت ہے اسواسطے کہ مقدار ایک زمانہ کی کبھی مثل مقدار دوسرے زمانہ کے اور کبھی نصف اس کے ہوتی ہے اور کبھی تہائی ہوتی ہے اور کبھی ڈیوڑھی ہوتی ہے اور توضیح اسکی یہ ہے کہ یہ نسبت مثل اس نسبت کے ہے کہ جو ایک عدد کو دوسرے کے ساتھ ہوتی ہے کہ چار مثل چار کے ہیں مثلاً اور تین نصف چہہ کا ہے اور دو تہائی چہہ کا ہے اور چہہ مثل چار اور نصف چار کے ہیں اور وزن نبض کا سبب ہے کہ چاہے اس کے یہ نبض درمیان دو زمانہ کے ازمنہ مذکورہ سے اور اسکو وزن اسواسطے کہتے ہیں کہ وزن عبادت ہے اور سے کہ قیاس کیا جاوے کسی شے کا ساتھ کسی شے کے تاکہ پہچانی جاوے وہ نسبت کہ درمیان ان دونوں کے ہے اور جسمین ہم کلام کر رہے ہیں ایسا ہی ہے اطلبانے نسبت میں اختلاف کیا ہے اسواسطے کہ بعض اعتبار کرتے ہیں نسبت زمانہ حرکت کی ساتھ زمانہ حرکت کی اور بعض نسبت زمانہ سکون کے ساتھ زمانہ سکون کی اور بعض نسبت زمانہ حرکت اور سکون کے ساتھ زمانہ حرکت اور سکون کے اور اسے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ حرکت انقباض کی محسوس ہوتی ہے اور شیخ نے اعتساب کیا ہے وہ زمانہ کہ محسوس ہوتی ہے اس میں حرکت یا نسبت اس زمانہ کے کہ جمیع حرکت محسوس نہیں ہوتی جس وقت کہ یہ پہچانا پس چاہنا چاہئے ہر ایک سن کے واسطے حالت صحت میں نفس سے اور واسطے اس نبض کے وزن معین ہوتا ہے کہ جو اس کے سزاوار ہے پس اگر یہ وزن حاصل ہووے چاہے

توحید الوزن ہو تب ہے اور اگر غیر حاصل ہو تو ردی الوزن ہوتا ہے اصناف ردی الوزن کے تین ہیں ایک یہ کہ مجا
ہو وہ کہ یہ ہے کہ مشابہ ہو وزن سن دوسرے کا وزن سن دوسرے کے کہ جو اس کے نزدیک سم مش
صبی کے کہ ہو واسطے اس کے وزن نبض شبان کا اور شبان کہ ہو واسطے اس کے وزن صلیا کا یا وزن کہ
کا اس قسم کا نام متغیر الوزن ہے دوسرے کا مشابہ الوزن سے وہ یہ ہے کہ مشابہ ہو وزن سن وزن
سن دوسرے کے کہ جو اس کے متقل نہ ہو مثل صبی کے کہ ہو واسطے اس کے وزن نبض شیوخ کا اوشخ
کہ واسطے اس کے ہو نبض میان کا تیسرے وہ ہے کہ خارج ہو وزن سے وہ یہ ہے کہ نہ مشابہ ہو کسی سن کو
مثل صبی کے کہ نہ ہو واسطے اس کے وزن کسی سن کا یہ ردی ہے اس واسطے کہ یہ اس پر دلالت کرتا
ہے کہ مزاج میں ضرر عظیم ہے کہ جو موجب ہے خروج نبض کا وزن سے اگر کوئی کہے کہ جو خارج وزن سے ہے
اور کمواضعات وزن سے کیوں شمار کرتے ہیں اس واسطے کہ سنی وزن نہیں شامل ہوتا ہے مگر اس کو کہ جبکہ
واسطے وزن ہو جواب اس کا یہ ہے کہ مراد خارج وزن سے وہ ہے کہ وزن اس کا ردی ہو نہ وہ کیا، بلکہ
واسطے وزن ہی نہ ہو جیسا کہ جبکہ آنکہ ردی ہو کو کہا جاتا ہے کہ اس کی آنکہ نہیں ہے اس کو ابن ابی سادہ نے
مشحون میں ذکر کیا ہے۔

ن

اسباب نبض کے بیان کئے جاتے ہیں حاجت نبض کے واسطے راحت پہنچانی حرارت غریزی کی جس
اگر حاجت بسبب زیادتی حرارت کے زیادہ ہو اور آلہ یعنی شرائین بسبب غری کی ملائم ہو اور ایس کی
قوت بھی موافق ہو تو نبض عظیم ہوتی ہے اگر تہ بھی حاجت زیادہ ہو تو نبض میں عظیم کے ساتھ سرعت بھی
ہوتی ہے اور اگر تہ بھی زیادہ ہو تو عظم و سرعت کے ساتھ تو اس پر بھی ہوتا ہے اور اگر آلہ بسبب صلابت
کے عاصی ہو تو سرعت صغیر کے ساتھ ہوگی نہ عظم کے ساتھ اور اگر زیادہ حاجت ہے تو سرعت اور صغیر
کے ساتھ تو اس پر بھی ہوگا اگر قوت ضعیف ہے تو نبض میں تو اس پر صغیر ہوگا اور صغیر میں صلابت کی صغیر زیادہ ہوگا

ح

استیلاج طروب نبض کے واسطے ترویج حرارت غریزی کے ہوتی ہے حسن اور سستی کو تفسیر حید الوزن ردی الوزن

ذکر کیا وہ سبب عاصی ہے واسطے اسکے اور احتیاج زیادہ اور کم ہوتی ہے سبب حدت حرارت کے
 اشتعال میں یا ضعف اس کے میں یا اعتدال اس کے میں اور یہ جو قوت کہ ناقص ہو تو حاجت کشی کی ہوتی ہے
 اور جو قوت کہ ناقص ہو تو حاجت ہوائے قلیل کی ہوتی ہے اور اگر حرارت معتدل ہے تو حاجت ہوائی یا اعتدال
 ہوتی ہے پس اگر حاجت زیادہ ہے اور اگر یعنی عرق بالضعف سبب ینت کے مطامع ہو اور قوت محرکہ
 قوی ہو تو نبض عظیم ہوگی اس واسطے کہ فاعل جب کہ قوی ہو تو تحریک کمال انبساط کی شرف ہوتی ہے اور
 قابل غیر عاصی ہو اور باعث کامل ہو تو فعل لامحالہ عظیم ہوگا پیرا گرنہ جو حرارت زیادہ اسے کہ جو عظم کو
 جائز ہے تو نبض ایسی ہی ہوگی اور اگر اسے زیادہ ہو تو نبض میں عظم کے ساتھ سرعت بھی ہوگی پس اگر عمو
 اسے کہ جو عظم و سرعت سے دفع ہو تو ایسے بھی ہوتی ہے اور اگر ہو زیادہ اسے تو نبض باوجود عظم
 وسرعت کے متواتر بھی ہوتی ہے اور معنی اس کلام کے یہ ہیں کہ عظم پہلے ہوتا ہے سرعت کے اور وہ
 پہلے ہوتی ہے تواثر کے اطمینان مثال اسکی اوس شخص سے دی ہے کہ جو واسطے کسی کام کے مشی کرے
 یعنی چلے تو پہلے قدم کثادہ کرتا ہے بعد اسکے سرعت کرتا ہے پھر دونوں پاؤں میں تواثر ہوتا ہے
 یہہ قاعدہ اطمینان نبض میں ہے اور استقرافی اسکو صحیح کیا ہے اور یہہ کل اوس وقت میں ہوتے
 ہیں کہ جب تین امور جمع ہوں یعنی زیادتی حاجت کی بہ سبب زیادتی حرارت کے اور ملایم ہونا
 اذکار اور مساعدت قوت کی اور اگر اگر کہ سبب صلابت کے عاصی ہو اور دوسرے دونوں امر
 اپنے حال پر ہوں تو نبض میں سرعت صغریٰ کے ساتھ ہوتی ہے سرعت تو اس واسطے ہوگی تاکہ سبب عت
 کے اوسکا کہ جو اس کے عظم سے سبب صلابت قابل قوت ہو گیا ہے اوسکا تذکر ہو اور صغریٰ سوچہ
 ہوگا کہ عرق ملب جیسا کہ کہلنا چاہئے نہیں کہلتی ہے اور اگر ہووے حرارت زیادہ اسے کہ دفع
 کرتی ہے سرعت سے تو نبض متواتر ہوگی جیسا کہ گذرا اور ان کے قاعدہ سے اور جو قوت کہ قوی و شیف
 ہوں اور دوسرے دونوں امر اپنے حال پر ہوں تو نبض کو عظم حاصل نہیں ہوتا اور نہ اوس میں سرعت
 پیدا ہوتی ہے پس ضرور ہے یہ کہ نبض متواتر اور صغریٰ اور صغریٰ میں صغریٰ صلابت سے زیادہ ہوتا ہے
 تواثر تو اسوچہ سے ہوتا ہے تاکہ تذکر ہو اور سکا کہ جو اس کے عظم اور سرعت سے فوت ہو گیا ہے

پس چند مرتبہ ایک مرتبہ عظیمہ بار و مرتبہ سریرہ کے قایم مقام ہو گئی مشابہت دی ہے اسکی اوس شخص کے حال سے کہ محتاج ہو بہاری - چیز کے اوٹھانے سے یعنی عبوت کہ وہ ضعیف ہوتا ہے یعنی اوسکے اوٹھانے پر قادر نہیں ہوتا ہے تو اوس چیز کے حقے کرنا ہے اور ہر ایک حصہ کو نقل کرتا ہے اور اوسکے نقل کرنے میں ہر ایک مرتبہ جلدی کرتا ہے اور صغیر ہونا چاہر ہے اوسے کہ جو گذر الکی صغیر کا زیادہ ہوتا ہے صغر صلابت سے اس واسطے کہ قوی ہونا قوت کا اور لینت الہ کے یہ دونو عظم کے واسطے ضروری ہیں لیکن ان دونوں میں قوی ہونا قوت کا اس میں اعظم ہے اس واسطے کہ اسباب یعنی وابہ کرنا فاعل کا وہ تاثیر ہے اور استفادہ قابل کہ وہ شہر ہے اور شرط فاعل سے جدا ہوتی ہے پس صغیر قوت کا زیادہ معین ہوتا ہے اور صغیر کے صلابت الہ سے۔

ب

کبھی نبض سبب دب جانے قوت کے نیچے مادہ غذائیہ کے یا مادہ جلیطیہ کے صغیر ہوتی ہے جیسا کہ اول نوبت میں ہوتی ہے اگرچہ قوت اصل میں قوی ہو۔

ح

دب جانا قوت کا نیچے مادہ کے صغیر نبض کا سبب ہوتا ہے وہ مادہ غذائیہ یعنی اوسے زیادہ ہو کہ جو اسکی سر اور ہے یا جلیطیہ ہو جیسا کہ پون کے اول نوبت میں ہوتا ہے اور آخر میں خلاصی پاتی ہے قوت اوسے اور یہ سبب صغیر نبض کا اس وجہ سے ہے کہ ثقل مادہ کا طبیعت کو کمال انبساط پر باندھتا ہے پس نبض صغیر ہوتی ہے اگرچہ قوت اصل میں قوی ہو اس واسطے کہ اگرچہ . . . واسطے اوسکے فی نقض خلل نہ ہو کہ کبھی سبب شائع کبہ کمال فعل کا افسے خلاف ہوتا ہے فرق در میان اوسکے کہ جو سبب دب جانے قوت کے نیچے مادہ غذائیہ کے ہو اور اوس میں کہ جو سبب دب جانے نیچے مادہ جلیطیہ کے ہو یہ ہے کہ غذا کے جب غذا ہضم ہو جاتی ہے زایل ہو جاتا ہے اگر کوئی کھے کہ ثقل غذا کا کہ جو موجب صغیر کا ہے وہ جبکہ غذا معدہ کی طرف درود کرتی ہے جب ہوتا ہے واسطے کہ جو قوت ہضم ہو جاتی ہے اور اس سے مستند ہوتی ہے تو خون ہو جاتی ہے اور یہ موجب

ثقل کا نہیں ہے اس واسطے کہ ثقل کبیب جدا ہونے فضلات کے اور منحدر ہونے کل فضلوں کے اپنی اپنی جگہ زایل ہوتا ہے معدہ کی قید ضرور چاہئے تھی یعنی جب غذا معدہ میں ہو تب ثقل ہوتا ہے جو اس کا یہ ہے کہ یہ سوال ضعیف ہے اس واسطے کہ یہ حکم کلی نہیں ہے کہ جب غذا معدہ میں وارد ہو تب ہی ثقل ہو اگر یہ بات ہوتی تو اعتراض وارد ہو سکتا تھا جبکہ یہ بات نہیں ہے تو اعتراض وارد نہیں ہو سکتا اس واسطے مصنف نے قدا یضہ کہا ہے کہ قد مضارع پر تغلیل کے واسطے آتا ہے جبکہ غذا جگر میں حاصل ہوتی ہے تب بھی ثقل ہوتا ہے بلکہ جبکہ اعضا کی طرف حاصل ہوتی ہے جب ہی ثقل ہوتا ہے مگر اتنی بات ہے کہ جب ثقل معدہ میں غذا کے حاصل ہونے سے ہوتا ہے وہ اظہر ہوتا ہے جبکہ غذا جگر میں حاصل ہوتی ہے اگرچہ فضلات اس وقت میں کم ہوتے ہیں مگر ثقل اس وجہ سے ہوتا ہے کہ جو خون اسے جگر میں پیدا ہوتا ہے تو وہ بہ نسبت جگر کی قوت کے کہ جو اس کی سزاوار ہے زیادہ ہوتا ہے عضو میں جو حاصل ہوتی ہے اس کا بھی ایسا ہی حال ہے کہ بہ نسبت اس کے کہ جو عضو کی قوت کے سزاوار ہے زیادہ ہوتا ہے اس وقت میں قوت قعود سے تکمیل انبساط کے نہیں خارج ہوتی ہے نرمی نبض میں بسبب رطوبت کے ہوتی ہے۔

ن

نرمی نبض میں بسبب رطوبت کے ہوتی ہے۔

ح

مراد رطوبت سے رطوبت عروق کی ہے کہ بسبب رطوبت کے کہ جو بدن پر بسبب غذائے مرطب کے مستولی ہوتی ہے مثل اون غذاؤں کے کہ جو مولہ رطوبات ہیں مثل خمر کے یا بسبب مادہ مرخیہ کے ہوتی ہے مثل رستہ سقاء کے یا بسبب اس کے کہ جو سرے امر کے ہوتی ہے مثل حمام معتدل کے کہ جو پانی شیرین میں کیا جائے اور رطوبت عروق کی موجب نبض کی نرمی کا ہو جو یہی ہے کہ رطوبت ہل قبول ہے

ن

سختی نبض کی بسبب یوست کے ہے اور کبھی بحران کے ورنہ میں بسبب تندہ کے کہ بسبب مادہ کے کسی طرف دفعہ ہو نیکی وجہ سے ہوتا ہے سخت ہوتی ہے۔

ح

سبب نبض کی صلابت کا خشکی جرم عرق کے ہے کہ بسبب جفاف کے کہ محفقات سے حاصل ہوتا ہے ہوتی ہے اسواسطے کہ خشک ہونے سے ہر شکل دفع ہوتی ہے اور صلابت کا اور بھی سبب ہے وہ متعدد ہوتا ہے جرم عرق کا اسواسطے کہ متعدد یعنی کچھ ہوئے شے شکل سے بہتی ہے اسواسطے کہ یہ زیادہ بہنے کی محتاج ہو تاکہ بسبب بہنے کے طویل ہو اگر کم سے کم اتنی تدریج بھی ہوگی کہ جتنی دو خط مستقیم کے دو نقطوں میں ہوتی ہے تب نبض میں تدریج ہوگا اور تدریج عروق کا کبھی بسبب بحران کے ہوتا ہے اسواسطے کہ طبیعت جسوقت مادہ کے دفع کرنے کا مشق تھے اور رعات کے ارادہ کرتی ہے تو اعضا اسی طرف ہتھکتے ہیں پس عرق مابض کو تدریج ہوتا ہے اگر کوئی کھے کہ کبھی بحران عرق سے ہوتا ہے اور طباب کا اس بات پر اتفاق نہ کر کہ نبض میں موجی ہوتی ہے پس بحران میں اس بات کی قید کہ عرق سے نہ ہو ضرور ہونی چاہئے جواب اسکا یہ ہے کہ متعدد کے لفظ کہنے سے یہ اعتراض وارد نہیں ہوتا اسواسطے کہ امتداد بحران عرقی میں نہیں پایا جاتا قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بحران ہر او نہیں ہے اگر پایا جاوے تو ہم نہیں تسلیم کرتے کہ عدم صلابت اور حصول اجتماع کا اس تقدیر پر ممنوع ہے۔

ن

اختلاف نبض کا بسبب ثقل مادہ اور بسبب شدت ضعف کے ہوتا ہے اور اس پر زیادہ ضعف نظام اور حسن وزن کو باطل کرتا ہے۔

ح

اختلاف نبض کے دو امین اول ثقل مادہ کا طعام سے ہو یا خلط سے اول تو اسوجہ سے کہ طبیعت متوجہ ہوتی ہے اوپر ہضم طعام کے اور فعل نبض سے متصرف ہوتی ہے پس حاجت اسکی زیادہ ہوتی ہے پہلو اسکی طرف پھرتی ہے فعل اسکا زیادہ ہوتا ہے پس اختلاف عارض ہوتا ہے دوسرے یہ کہ طبیعت متوجہ ہوتی ہے اوپر لگانے اس خلط کے اثر دفعہ کرتی ہے اسکو پھرتی ہے نبض سے یہاں بھی وہ ہی تقریر ہے کہ جو میان کی دوسرے قوت میں شدت سے ضعف ہوتا ہے طبیعت فعل

مستوی سے بے پروا ہوتی ہے یعنی فعل مستوی نہیں کر سکتی اس واسطے کہ طبیعت پر سبب ضعیف ہو نہ کہ عمل ثقیل ہوتا ہے بعد اوس کے کوشش کرتی ہے واسطے تدارک کے پس ایک وقت فعل ضعیف کرتی ہے اور ایک وقت قوی نہیں ہے مراد اختلاف سے ہے اور سبب اختلاف کا جو وقت افراد سے ہو تو نظام نبض کا اور حسن وزن اوس کا باطل ہوتا ہے اسکو سوچنا چاہئے تاکہ وہ وہ کہ جو ذکر کی پہچانی جاو

ن

اب اوں نبضوں کی قسموں کا بیان ہے کہ جسکے نام میں عظیم و صغیر کا تو بیان کیا گیا۔

ح

جب کا نام مخصوص ہے وہ دس میں ایک عظیم ہے دوسرے صغیر ہے اسکا تو بیان ہو چکا ہے منشاری ہے جو پتے موجی ہے یا پنجوین دودی ہے چھٹے نعلی ہے ساتوین ذنب الفار ہے آٹھوین مطرقی ہے نوین ذوالقرت ہے دسویں واقع فی الوسط ہے ان آٹھوں کا ذکر ترتیباً بیان کیا جاتا ہے

ن

نبض منشاری نبض ہے سریع متواتر صلب کہ جس کے اجزاء او بہار اور گہراؤ اور تقدم اور تاخر اور صلابت لینت میں مختلف ہوں

ح

سرعت اور تواتر اور صلابت کے معنی تو معلوم ہو چکے گہراؤ اور او بہار میں اختلاف ہونے کے یہ معنی ہیں کہ بعض اجزاء اوس کے بلند ہوں اور بعض نیچے ہوں اور یہ بھی سبب اس نبض کے منشاری نام رکھنے کا ہے اس واسطے کہ منشار آرے کو کہتے ہیں اور یہ آرے کے دانتوں سے مشابہ ہے صاحب بستان اہیائے عرب نے کہا ہے کہ اسکو منشار نوں سے کہنا چاہئے بلکہ ماشا ہمزہ سے کہنا چاہئے کہ کہتے ہیں اشرب الخشب لما شارب یعنی لکڑی کو آ رہ سے یہ وہ ہے کہ جو صاحب بستان اہیائے عرب نے لکھا ہے لیکن شعرون کے ساتھ ہے اور تقدم اور تاخر کے یہ معنی ہیں کہ قبل وقت اپنے کے یا بعد وقت اپنے کے عرق کے خبر محرک ہوں اور اختلاف صلابت اور لینت کے یہ معنی ہیں کہ صلابت

ہو ان بعض اجزاء عرق کے اور بعض نہ ہوں اور سب اختلاف کا دو امر میں اول تو اختلاف اس کے
 جو عرق میں اختلاف سے مثل خون و بلیغ و سودا و صفرا کی عفونت اور فحاجت اور نفیج میں
 اس کے اسطے کہ عفونت موجب لینت اور سرعت انبساط اور کمال انبساط کے ہے اور نہ ہونا و سکاموب
 اس کی ضد و سکاموب اور نفیج ان امور کے موجب ہے اور فحاجت موجب اس کی ضد و سکاموب کی ہے دوسرے
 اور نہ ہونا اعضائے معصباتی میں ہے کہ جو موجب صلابت بعض اجزاء کے عرق کا ہوا اور بعض کا نہ ہو
 اور اختلاف ان کا صلابت اور لینت میں موجب نفیج کے اختلاف کا ہے شہوق اور غور میں ایسی
 نفسی اصحاب ذات الجذب میں ہوتی ہے اور اختلاف شہوق اور غور میں اس وجہ سے ہوتا ہے کہ
 شرائین پر دو غشاء محیط ہیں ایک خارج سے دوسری داخل سے اور اعشیہ لیف عصبی اور لیف رباطی
 سے بنے ہوئے ہیں پس ان اعصاب میں سے جو اعصاب موضع ورم سے متصل ہیں سبب زیادہ
 ورم کے کہ حجم عضو میں ہوتی ہے منجذب ہوتے ہیں اور جو ان اعصاب سے متصل نہیں ہیں وہ منجذب
 نہیں ہوتے ہیں پس بعض اجزاء شرائین کے کہ جو محسوس ہوتی ہے منجذب ہوتے ہیں اور بعض منجذب
 نہیں ہوتے ہیں کیونکہ امتداد ہوتا ہے وہ صلب ہوتے ہیں اور جب کو امتداد نہیں ہوتا ہے وہ لیں ہوتے ہیں

ن

موجی انتشاری کے مشابہ ہے لہذا سے زیادہ ظاہر ہے۔

ح

موجی نفیج ہے سبب لیت و تلبین اجزاء اور اسکے شہوق اور غور اور تقدم اور تاخر میں مختلف ہوتے ہیں اور
 اس کا نام موجی اس وجہ سے ہے کہ حرکت اس کی سبب اختلاف اجزاء عرق کے اور پچائی اور نیچائی میں
 مختلف ہوتی ہے اور اس سبب لینت بھی ہوتی ہے پس کبھی اچھڑ کو ہوتی ہے اور کبھی نیچے کو سبب لینت
 کے موج کے حرکت ہے لہذا ہے اس وقت کوئی شے سخت دریا میں ڈالی جاتی ہے تو اوپر میں دایر
 و در دایرہ سے نکلتی ہے لہذا بعض بعض سے متصل ہوتا ہے اور اوپر شہوق اور انقباض اور
 طول میں اس وجہ سے کہ اس وقت اور حرکت اور انقباض ہوتا ہے کسی کوئی کا پچا ہوتا ہے

کوئی نیچا ہوتا ہے اور کسی کا عرض طویل ہوتا ہے اور کسی کا عرض قصیر ہوتا ہے اور کوئی بہت جلد حرکت کرتا ہے اور کوئی دیر میں حرکت کرتا ہے اور سبب نبض موجی کا ضعیف ہونا قوت کا ہے پس اگر آلہ کو ایک دفعہ حرکت نہیں دے سکتی ہے بلکہ تھوڑی تھوڑی ایک کو بعد دوسرے کی حرکت دیتی ہے اور کبھی سبب اسکا افراط سے آلہ کا ملایم ہونا ہے اس واسطے کہ آلہ رطوبہ کے اجزاء حرکت میں یکساں نہیں ہوتے ہیں اس واسطے کہ اس کے اجزاء کی ہیئت مختلف ہوتی ہے بخلاف خشک کے کہ آخر اوس کا اوس کے اول کی تحریک سے متحرک ہوتا ہے۔

ن

دودی موجی کے مشابہ ہوتی ہے مگر اس سے صغیر ہوتی ہے۔

ح

نبض دودی وہ ہے کہ نبض موجی کے مشابہ ہوتی ہے مگر اس سے صغیر ہوتی ہے اور سبب اسکا ضعف ہے کہ موجی سے زیادہ ہوتا ہے اور اسکو دودی اسوجہ سے کہتے ہیں کہ یہ مشابہ ہے حرکت میں اوس دودہ کے یعنی کپڑے کے جکے بہت پانوں ہوں۔

ن

نملی دودی کے مشابہ ہے لیکن اس سے صغیر اور شدید ہے تو اترا اور ضعف میں۔

ح

نبض نملی سبب اسکے کہ اوس میں دودی سے زیادہ ضعف ہوتا ہے اس سے بہت صغیر ہوتی ہے اور تو اترا اور ضعف اوس میں نہایت ہوتا ہے اور نملی اسکا نام اسوجہ سے کہ چلنے میں نمل کے مشابہ ہے جانا چاہئے کہ یہ جو تعریفات کی ہیں بطور رسم کے کی ہیں اور غرض اسے یہ ہے کہ ایک قسم کی تمیز حاصل ہو جاوے اور جو شخص زیادہ تحقیق ان اقسام کی فرق کرنے کی دریاقت کرنا چاہو وہ مطلقاً نہیں بھولے گا۔

ن

ذنب الفارہ نبض ہے کہ جو ہڈی بنائے عظم یا صفر کی طرف اور بعد اوس کے اپنی اصلی حالت پر پہنچے۔

اور کسی اوسے اوپر ہی منقطع ہوتی ہے یہ روی ہے۔

ح

ذنب الفاروہ بنفس ہے کہ اختلاف میں داخل ہے شروع ہوتی ہے نقصان سے زیادتی کی طرف یا زیادتی سے نقصان کی طرف اول ذنب الفار کے مشابہ ہے اگر مبداء و اسکی طرف دقیق گردانین اور دوسری اوسکے مشابہ ہے اگر مبداء دوسری طرف گردانین اور اختلاف اوسکا مخصوص ہے عظم اور صغیر اور وہ مشابہ ہے ذنب الفار کے اوسواسطے کہ ذنب الفار کی قدرت غلیظ ہوتی ہے اور کسی قدر دقیق اور غلظت اور وقت عظم و صغیر کے مشابہ میں نہ سرعت اور لمبو کے اور نہ قوت اور ضعف کے اسیواسطے مولف نے اس اختلاف کے ذکر پر اختصار کیا ہے اور مثال داخل ہونے کی اس میں یہ ہے کہ جو کہ اول اوٹنگلی کے نیچے ہو مثلاً وہ عظم کی وجہ سے علحدہ ہے اور جو دوسری اوٹنگلی کے نیچے ہو وہ اوسے کم ہے اور جو تیسری اوٹنگلی کے نیچے ہو وہ اوسے کم ہے جو دوسری اوٹنگلی کے نیچے تھا اور جو چوتھی اوٹنگلی کے نیچے ہو وہ اوسے کم ہو کہ جو تیسری اوٹنگلی کے نیچے تھا یا اسکے برعکس ہوا سیط قیاس کرنا چاہئے اور جو قوت کہ اختلاف سرعت اور غیر اوسکے میں ہو بعد اسکے یا تو رجوع کرے حال اوسے کی طرف یا نہ کرے پس اگر رجوع کرے اوسکا نام ذنب راجع ہے اگر نہ رجوع کرے پس اگر منقہ ہو جاوے کہ حرکت محسوس نہ ہو اوسکا نام ذنب منقہ ہے ورنہ ذنب ثانی ہے پس جانا گیا کہ رجوع فہم الفار میں مقبر نہیں ہے جیسا کہ تمام کتب میں واقع ہے اور سبب نقصان سے زیادتی کے طرف شروع ہونیکا احتیاط طبیعت کا ہے اور سبب عکس کا استراحت طبیعت کے ہے اور غایت سے جو کہ نہ عود کرے مقدار اول کی طرف بلکہ اوپر ہی اوسے منقطع ہو جاوے یہہ اگر شروع ہو زیادتی سے طرف نقصان کے ہیں وہ روی ہے اوسواسطے کہ ضعف پر دال ہے اور یہہ ہی مراد مولف کی ہے اور اگر نقصان سے زیادتی کی طرف شروع ہو وہ روی نہیں ہے اوسواسطے کہ ضعف پر دال نہیں ہے۔

ن

مطرقی وہ نبض ہے کہ اونگلیوں کو قزع کرے یعنی دھمک دے اور وہ کافی طور پر قزع نہیں کرتے ہیں دوسری دھمک تمام کرتی ہے۔

ح :

نبض مطرقی وہ ہے کہ قزع کرتی ہے اونگلیوں کو پس مرکز کے جانب کسی قدر عود کرتی ہے اور قبل پہنچنے اٹھائے مرکز کے عود کرتی ہے پس انبساط تمام ہوتا ہے اور یہ مشابہ ہے ہنڑہ کی ضرب سے کہ وہ مضروب سے اوپر چھٹتا ہے پس بلند ہوتا ہے اور اسکا بلند ہونا ضارب کے ہاتھ سے کم ہوتا ہے پس ضرب پہنچتا ہے اور اسکو دوسرے مرتبہ کبھی تیسرے مرتبہ ضرب پہنچتا ہے حالئیس میں کہا ہے کہ میں نبض میں عود و مرتبہ پایا اور اطلبانے اس میں اختلاف کیا ہے کہ یہ نبض ایک ہے یا دو اختیار کیا ہے شیخ نے اول کو اور امام نے کہا ہے کہ یہ اختلاف لفظی ہے اس واسطے کہ اگر نبض میں انبساط اور انقباض تمام شرط کریں تو مطرقی نبض واحد ہوتی ہے ورنہ دو نبضیں ہوتی ہیں اور وہ صمی قرین قیاس ہے اور سبب مطرقی کا یہ ہے کہ قوت قوی ہو اور حاجت شدید ہو اور اسے سخت ہو پس کمال انبساط میں تابع نہیں ہوتا ہے بلکہ غایت سے اوپر سے منقطع ہوتا ہے پھر شدت حاجت کے قوت کو کہ جو اپنے فعل کو پورا کرے چاہتی ہے پس دوسری ضرب ملحق ہوتی ہے اور کبھی ہوتی ہے بسبب منع کے اس واسطے کہ قوت جبوقت کہ بسط شریان پر ایک دفعہ قوی نہیں ہوتی ہے تو عارض ہوتا ہے واسطے اس کے دفعہ درمیان نقطہ مرکزیہ اور محیطیہ کے بسبب استراحت کے اور کبھی بسبب شامل کے ہوتی ہے کہ بے پروا ہوتی ہے قوت کمال انبساط ہے جیسا کہ عارض ہوتا ہے وقت فرع مضبوط کے اور وقت زوال اس کے تمام ہوتی ہے۔

ن

ذوالفرقة وہ نبض ہے کہ جو ٹھہر جائے اور وقت جب اس کی حرکت کی امید ہو۔

ح

ذوالفرقة وہ نبض ہے کہ جو ٹھہر جائے اور وقت کہ جب اس کی حرکت کی امید ہو جیسا کہ حسامت میں

ہوتا ہے پلچ مرکز کے ہوتا ہے بعد تمام سکون داخلی کے سبب مانع ہونے کے انبساط ثانی سے پس سکون دوسرا اول کے متصل ہوتا ہے یا پچ محیط کے ہر بعد سکون خارجی کے مثل اسکے اور سبب اس کا ماندگی قوت کے اور استراحت اسی قوت کی ہے یا یکایک عارض ہو پس نفس اور طبیعت اور سکی طرف دفعہ مصروف ہوتی ہیں مثل خرغ مفسطہ کے۔

ن

دافع فی الوسط وہ نبض ہے کہ جب اسکے سکون کی امید ہو حرکت کرے۔

ح

دافع فی الوسط وہ نبض ہے کہ جب اسکے سکون کی امید ہو حرکت کرے جیسا کہ درمیان دو حرکتوں کے ہوتا ہے اس واسطے اسکا نام واقع فی الوسط ہے اس واسطے کہ حرکت اسکی واقع ہوتی ہے دو حرکتوں کے وسط میں اور فرق درمیان اسکے اور درمیان مطرقی کے یہ ہے کہ فزع ثانی جو واقع فی الوسط میں ہوتا ہے بعد تمام ہونے انبساط اول کے اور قبل تمام اسکے انقباض کے ہوتا ہے اور قزع ثانیہ مطرقی میں جب ہے اس انبساط کا کہ جو قزع اولیٰ میں ہوتا ہے اور سبب واقع فی الوسط کا حاجت ترویج کے شدت سے ہونا ہے کہ محتاج ہوتی ہو طبیعت طرف اس کے کہ حرکت دے او سکون غیر وقت میں۔

ن

فی البول۔

ح

جربیان بیان کرنا چاہئے وہ اول بات نبض میں معلوم ہو چکا اب جاننا چاہئے کہ پانی طعام کے ساتھ معہ میں ملتا ہے اور او سکون تپا کرتا ہے اور او سکون کیوس کرتا ہے بعد اسکے اسکے ساتھ بطریق ماسارینا کہ جو معتد کے طرف ہیں اور بطریق عروق شریہ کہ جو اسکے مجرب میں ہیں بلکہ کی طرف جاتا ہے بعد اسکے زیادہ تر تو جگہ سے گردون کی طرف بطریق اس عروق کے کہ جو

اوسکی طرف نازل ہے جاتا ہے بعد اوسکے گردہ سے شانہ کی طرف جاتا ہے اور جو کس قدر باقی رہا خون کے ساتھ عروق میں جاری ہوتا ہے پھر رجوع قہقری کر کے شانہ کی طرف آتا ہے اسواسطے جو خا کا خضاب کرتا ہے پیشاب اوسکا رنگین ہوتا ہے اور جس شخص کو پسینہ زیادہ آتا ہے اوسکو پیشاب کم آتا ہے اور جس کو پسینہ کم آتا ہے اوسکو پیشاب کم آتا ہے جبکہ کل پانی شانہ میں جمع ہوتا ہے اوسے اعلیل اور فرج کی طرف منتقل ہوتا ہے وہاں سے خارج کی طرف منتقل ہوتا ہے اسے کجوبیان کیا گیا دو امر جاننے کے ایک یہ کہ پیشاب میں دو شے ہیں ایک مائتیت ہے کہ منفصل ہوتی ہے اکثر جگر میں اور یہ فضلہ ہضم ثانی کا ہے اور ثقل اوسکی ساتھ عروق میں مصاحب ہوتا ہے مگر کم ہوتا ہے اور یہ فضلہ تیسرے ہضم کا ہے اور یہہ ثقل جو ہر ہے کہ اسکا نام رسوب ہے دوسرا ام یہہ ہے کہ مٹالت ذاتیہ ہے واسطے پیشاب کے آلات غذا پر اور زیادہ تر واضح دلالت اور پھر جگر اور شانہ کے ہے اولیٰ پر بسبب اوسکے جدا ہونے کے بگرتے اور ثانی پر بسبب اوسکے ٹھہرنے کے زیادہ تر شانہ میں۔

ن

اقسام اوس کے دلائل کے ساتھ ہیں۔

ح

یہہ حصر استقرائے ہے۔

ن

ایک رنگ ہے اور وہ پانچ طرح ہے اول زرد ہے پس بعض اولہ میں سے سیب ہرودت کہتے ہیں ہے اور سیب اعتدال کے اترجی اور اشقر اور اعمرنا جمع ہیں یہہ کل سیب حرارت کے ہوتے ہیں علی قدر اتب

ح

مولف نے اجناس میں سے رنگ کی جنس سے شروع کیا اسواسطے کہ استدلال اوسکے ساتھ اشہر ہے نزدیک جہور کے اور احوال اس جنس کے پانچ ہیں ایک اونہیں سے زرد ہے اور پہلے زرد کو اسوجہ سے بیان کیا کہ رنگ طبعی بول کا زرد ہے اسواسطے کہ اکثر رنگ کہ جو بول میں شائع ہوتا ہے زرد ہوتا ہے

اس واسطے کہ صفرا لطیف الاخلاط ہے بسبب اسکے مائیت تنگ مائلک میں نافذ ہوتی ہے اور جبکہ مائیت سے زیادہ ملتا ہے شہید ہوتا ہے مولف نے بول زرد کے واسطے طبقات ذکر کئے ہیں بعض اونہیں سے بول بنتی ہے وہ وہ ہے کہ زردی اوسکی کم ہوتی ہے سفیدی کی طرف مایل ہوتی ہے جیسا کہ گھاس کے پانی میں ہوتا ہے اس واسطے اسکا یہ نام رکھا اور یہ دلیل برودت کی ہیں اس واسطے کہ وہ یا تو بسبب کثرت مائیت کے ہوتا ہے یا بسبب قلب صفرا کے اور یہ دو نو دلیل برودت کی ہیں اور یہ حکم اکثری ہے بسبب ممکن ہونے اس بات کے کہ جو سے بول تہنی بسبب مایل ہونے صفرا کے کسی دوسری طرف لیکن یہ کم ہوتا ہے اور بعض لونہیں سے بول اترتی ہے یہ وہ ہے کہ زردی اوسکی اترج کے چمکوں کی زردی سے مشابہ ہوا اور جس تہنی میں صفرا ملتا ہے اوسے جب زیادہ ملتا ہے تب یہ رنگ حاصل ہوتی ہے یہ دلیل اعتدال کی ہے شیخ نے کہا ہے کہ رنگ غصہ آدمیوں کے پیشاب کا کہ جو نصف پر دال ہے وہ اترتی ہے بعض اونہیں سے رنگ اترتی ہے وہ وہ ہے کہ زردی اوسکی سرخی کی طرف مایل ہوا اور یہ دلیل حرارت کی ہے اس واسطے کہ اشتداد صفرا کے زردی کی سبب حرارت کے ہوتا ہے بعض اونہیں سے لون ناری ہے وہ وہ ہے کہ زردی اوسکی آگ کے رنگ کے مشابہ ہے اور مشرق یعنی چمک دار ہوتا ہے اور اوسمیں شعا عین ہوتی ہیں مثل آگ کی شعا لون کے اس واسطے اسکا نام ناری ہے اور اصفر شیع ہی کہتے ہیں شیخ نے کہا ہے کہ یہ رنگ مشابہ ہے رنگ زعفران کے اور یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس میں حرارت اوسے کہ جقدر اس قدر میں ہوتی ہے ظاہر ہے بعض اونہیں سے لون احمر نافع ہے یعنی خالص اسکا نام زعفرانی ہے اس واسطے کہ لون اور سکار زعفران کے مشابہ ہے بخلاف ناری کے کہ وہ رنگ زعفران کے مشابہ ہے اور یہ حقیقت میں طبقات صفرت میں سے ہے لیکن اوسکی زردی پر سرخی ہوتی ہے اور وہ سرخی جیسے کہ ناری میں ہوتی ہے اتنی زیادہ ہوتی ہے یہی مراد اوسکو خالص ہونے سے اس واسطے کہ صفرت اوسکی جبکہ مظلوم ہوتی ہے تو بمنزلہ معدوم کے ہے اور اور یہ رنگ نیز یک شیخ و صاحب کامل اور مؤلف کی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس میں حرارت ناری سے زیادہ ہے ابن ابی صادق نے کہا ہے کہ حرارت ناری میں زیادہ ہوتی ہے اور دلیل اس پر یہ ہے کہ

حمرت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ خون اس میں ہلا ہے اور صفت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ صفرا اس میں ہلا ہے اور صفرا آخر ہے دم سے جواب اس کا یہ ہے کہ حمرت زعفرانی خون کے ملنے کی وجہ سے نہیں ہے اس واسطے کہ اس میں قوت مشرقہ ہوتی ہے اور حمرت دم کی حمرت قانع ہے اور حمرت زعفرانی کی شدت لون صفرا سے ہوتی ہے۔

ن

دوسرے سرخ ہے بعض اونٹین سے اصہب و دودی اقوم ہے کل یہ سبب غلبہ دم اور حرارت کو ہوتی ہیں اور کبھی بول احمربسب برودت کے ہوتا ہے جیسا کہ فالج و سور القنیہ میں کہ ان میں سبب جگر کے ضعیف ہونے کی ماہیت دم سے جدا نہیں ہوتی اور کبھی سبب درود کے ہوتا ہے جیسا کہ قولنج میں ہوتا ہے

ح

اصل ثانی اصول میں سے لون احمر ہے اور یہ سبب غلبہ دم اور حرارت کے ہوتا ہے اور مولف نے واسطے اور کے طبقات ذکر کئے ہیں بعض اونٹین سے اصہب ہیں وہ وہ ہے کہ اس میں حمرت ضعیف ہے قریب سفیدی کے اور جو دم کہ اس کو واجب کرتا ہے وہ رقیق ہوتا ہے بعض اونٹین سے درودی ہے وہ وہ ہے کہ اس میں اصہب کی حمرت سے حرمت زیادہ ہوا اور جو دم کہ اس کا موجب ہے وہ غلیظ ہوتا ہے اور بعض اونٹین سے اقوم ہیں وہ وہ ہے کہ اس میں حمرت کدرہ ہوا اور جو دم کہ اس کا موجب ہے وہ غلیظ ہوتا ہے اور دلالت اس اقسام کی حرارت پر اکثری ہے اور کبھی بول احمربسبب برودت کے ... جیسا کہ فالج و سور القنیہ میں ہوتا ہے اور جیسا کہ درود میں کہ جو سبب مادہ بارہ کے ہوتا ہے شل قولنج کے کہ جو حادث ہو مادہ بلغمیہ میں سے فالج اور سور القنیہ میں باوجود اسکے کہ امر ہر مواد بارہ سے متولد ہوتی ہیں سبب حمرت کا یہ ہے کہ کبدان دونوں میں ضعیف ہوتا ہے پس وہ ماہیت کو دم سے اچھی طرح جدا نہیں کرتا اور یہ اس فالج میں کہ جو شق ایمن میں پڑے واضح ہے اور جو بائیں شق میں ہو وہ ان اس وجہ سے ہوتا ہے کہ برودت بسبب ضعیف ہونے عروق کے مستولی ہوتی ہے پس وہ خون کو جذب نہیں کرتی پس دم بھی ماہیت سے جدا نہیں ہوتا اور قولنج میں

اس واسطے ہوتا ہے کہ وجہ موجب اضطراب ارواح ہے بسبب مقاومت اور اضطراب کے بدن گرم ہوتا ہے اور بخونیت بدن کی مواد کو تحلیل کرتی ہے اور مخلوط کرتی ہے اور سکولول میں پس اگر یہ وہیہ خلط خون تو پیشاب سرخ ہوتا ہے یہی مراد ہے اوس مثال سے کہ جو بیان کی اور اگر غیر اسکے ہو تو بول احمر نہیں ہوتا ہے یہ بحث سے خارج ہے۔

ن

ناری اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ احمری اس میں زیادہ حرارت ہے اس واسطے کہ صفرا میں چھنی زیادہ حرارت

ح

بلوین ناری طبقات صفرت میں سے ہے اور اس پر دلالت کرتا ہے کہ اس میں حرارت تمام طبقات حرمت سے زیادہ ہے اس واسطے کہ ناری بسبب اختلاط صفرا کے ہوتا ہے اور حرمت بسبب اختلاط خون کے ہوتی ہے اور صفرا میں خون سے حرارت زیادہ ہے اس واسطے کہ خون میں ماسیت ہوتی ہے پس پس وہ اس کی تیزی کو نوٹ دیتی ہے اور نیرغا لب ہے صفرا پر طبع ناری اور دم پر طبع ہوائی اور حرارت ناری اشد ہوتی ہے حرارت صفرا سے سبب خلقت کہ جسکی حکمت الہی مقضی ہے۔

ن

تیسرے اخضر ہے یعنی سبز رنگ مثل پستئی اور نیلنجی کی مثل فستقی زیلنجی کے اور یہہ دونوں بسبب برودت مسجد کے ہوتی ہیں اور یہہ دونوں گروں میں مندر فالج تشیع ہیں مثل زنجاری اور کرانی کہ یہہ دونوں بسبب افراط حرارت محترقہ کے ہوتی ہیں

ح

اصل تیسرے اصل رنگ میں سے اخضر ہے اور اسکے چار طبقی مؤلف نے بیان کئے ہیں بعض ان میں سے پستئی ہے اور وہ وہ رنگ ہے کہ سبز ہوا اور او سمین کی سیقد زردی ہوا اور یہہ برودت جانی والی پر دلالت کرتا ہے اس واسطے کہ یہہ رنگ بسبب سواد کے صفرت کے ساتھ ملنے سے حاصل ہوتا ہے اور سواد برودت سے حاصل ہوتی ہے لیکن برودت اس میں قوی ہوتی ہے اور پستئی اور

نیلجی ٹرکون میں مندر فالج و تشنج کے میں اسواسطے کہ رطوبت ٹرکون کے بدن میں غالب ہوتی ہے اور یہ دونوں زمین لبل کی برودت پر دلالت کرتی ہے پس حسب وقت کہ یہ برودت اس رطوبت سے ملتی ہے اسکو جامدیتی ہے اور اسکی قوتیں ضعیف ہیں اسکے دفعہ سے عاجز ہوتی ہیں پس اعصاب اسکی متاثر ہوتے ہیں پس اگر وہ اوسمیں نفوذ روح کے مانع ہے پس وہ مراد فالج سے ہے اور اگر وہ اثر رطوبت سے متلی ہو گئی ہیں تو وہ عرض میں زیادہ ہوتی ہیں اور طول میں ناقص ہوتی ہیں یہ مراد تشنج سے ہے بعض اونین سے لون زنجاری ہے اور بعض اونین سے لون کرائی ہے اور یہ دونوں دلالت کرتے ہیں اور پرا فرط حرارت محترقہ کے اور فرق درمیان ان دونوں کے یہ ہے کہ زنجاری بسبب اسکے کہ اوسمیں حرارت کی شدت ہوتی ہے سفیدی کی طرف مایل ہوتا ہے اور اسکی وجہ اخلاط کی فصل میں مذکور ہوئی۔

ن

چوتھے سیاہ ہے اور یہ کبھی بسبب زیادہ حل جانیکے ہوتا ہے اگر عمرہ سیاہی کے زردی ہو یا پہلو اس کے قوی راخیم آیا ہو اس سبب سے ہوتا ہے یا سبب جمود کے ہوتا ہے اگر اس کے ساتھ کموت ہو یا راخیم نہ ہو یا سبب حرکت کرنے مادہ سوداویہ کے ہوتا ہے جیسا کہ بجران میں ہوتا ہے یا سبب تناول کرنے رنگین چیزوں کے ہوتا ہے مثل شراب سیاہ کے

ح

اصل چوتھے اصول لون میں سے سیاہ ہے مولف نے اسکے کئی سبب بیان کئے ہیں اول تو زیادتی از حراق کی ہے اور یہ اس سبب سے ہوتا ہے کہ بدن میں صفرائے حاد ہو پس یہ اس بابت کو کہ جو بول میں اخلاط سے مخلوط ہوتی ہے بتلاتا ہے اور سبب احتراق حرارت سے سیاہ ہونے کا یہ ہے کہ جگر رطوبت میں سے بعد احتراق کے اوسمیں باقی رہتی ہے وہ مانع پر آگندہ ہونیکے ہوتی ہے وجہ ہوتی ہے طرف سطح ظاہر کے پس نہیں نفوذ کرتی ہے ضوا اوسمیں پس سیاہ ہوتا ہے اسواسطے کہ کثافت بسبب سیاہی کا ہے دیکھو یہ بات کو نیلے میں ظاہر ہے اور علامت سودا کی کہ جو اس سبب سے حاصل ہوتا ہے

دو امین ایک یہ کہ اس کے ساتھ حضرت ہوا اور مایل ہو طرب زعفرانیت کے دوسرے یہ پہلے بول
 قوی البریجہ آیا ہوا یا سرا یا ہوا اس قسم میں احتراق احلیل میں اور لیت اور اشتغال بدن میں ہوتا ہے
 دوسرے یہ کہ جمود ہو یعنی یہ کہ پاپا جاوے بدن میں مادہ بارہ اور یہ مادہ بارہ جمادی
 او سکو کہ جو بول میں مائیت مخلوط ہو اخلاط سے اور یہ سیاہ اس واسطے ہوتا ہے کہ انجنے سطح میں
 مسترا کم ہوتے ہیں پس جسم کثیف ہوتا ہے پس سیاہ ہوتا ہے اس واسطے وہ پہلے کہ جنکو برودت
 پہنچتی ہے سیاہ ہو جاتے ہیں دوسرے یہ کہ پہلے بول اصغر عدیم الریجہ اما ہو یا ذورایجہ آیا ہے
 یہ دلالت کرتا ہے برودت پر مثل حموضت کے تیسرے یہ کہ مادہ سوداویہ کو حرکت ہو یعنی
 حرکت دے طبیعت برہیل بجران اور تنقیہ کے اور خارج کرے او سکو بطریق پیشاب جیسا کہ حیات
 سوداویہ اور امراض محال میں ہوتا ہے علامت او سکی یہ ہے کہ بجران کے رور ہوا اور پیچھے او سکی خفت
 ہوا اور پہلے او سکی وہ علامات ہوں کہ جو نفع مادہ پر دلالت کریں اس واسطے کہ حصول بجران کا قبل نفع
 کے خصوصاً بول میں محال ہے چوتھے یہ کہ اشیاء رنگ دار تناول کے ہون مثل شراب سیاہ کے
 یعنی اس میں طبیعت عمل نہیں کرتی ہے پس وہ بعینہ بول کیسا تہ خارج ہوتی ہے اور طبیعت
 اس میں عمل یا تو سبب سقوط قوت کبد کے نہیں کرتی ہے اور یہ ردی ہے یا اس سبب سے نہیں
 کرتی کہ وہ مقدار سے زیادہ ہوتا ہے اس میں اندیشہ نہیں ہے اس واسطے کہ یہ دلالت کرتا ہے اوپر
 قوت طبیعت کے اوپر دفعہ او سکی کے

ن

پانچویں سفید ہے بعض اول میں سے حقیقی میں مثل دودہ کے رنگ کے اور یہ دلالت کرتا ہے
 اوپر غلبہ بلغم اور برودت اوپر گھٹنے چربی اور اعضائے اصلہ کے جیسا کہ اخروج میں ہوتا ہے اور بعض
 اوسمیں سے شفاوت ہے اور اسکو مجازاً سفید کہتے ہیں یہ یا تو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ تصرف پانی میں
 نہیں ہوا ہے اور یہ ردی ہے کہ نفع نہیں ہوا یا اوپر سیدہ کے دلالت کرتا ہے کہ وہ مانع نفوذ صانع ہے

ح

اصل یا پچوین مہول لون میں سے سفید ہے اور تقسیم کے ہے مولن نے اسکی طرف دو قسموں کے اول
مترق بصر ہے مثل دودھ کے رنگ اور کاغذ کے رنگ کے اور یہ شفاف نہیں ہوتا ہے اور اس میں
بصر نفوذ نہیں کرتی ہے یعنی جو شے پر لی طرف سے وہ اس میں سے نہیں دکھائی دیتی ہے اور اطلاق
سفیدی کا اس پر حقیقتاً ہے نہیں پایا جاتا ہے لون میں لگ سا تہ غلطی کے اور یہ دلالت کرتا ہے اور پر غلبہ بلغم اور
برودت کے اور بلغم وہ خام اور لزج اور غلیظ ہوتا ہے کہ بول میں لجاتا ہے اور اس کو رنگ کا فائدہ
دیتا ہے اور برودت بلغم سے جدا نہیں ہوتی ہے یا ذوبان پر دلالت کرتا ہے اور نکلنے والے
شے یا تو شحم ہے یا سمین ہے اور علامات اس کے یہ ہے کہ لون میں باوجود سفیدی کے چکنائی ہو اور
سبب اس کا حرارت قویہ ہے کہ بدن کی چکنائی کو دکھلاتی ہے اور یہ پگھلی ہوئی شے فاروہ میں
جم جاتی ہے یا وہ نکلے گی کہ جو اعضائے اصلہ پر ہوگی اس واسطے کہ وہ شدید البیاض ہوتی ہے اور یہ
آخر ذوق میں ہوتا ہے اور علامت اس کی ذبول اور ضعیفی اور تھک جھڑن ذکر یا نے کہا ہے کہ اس کو ساتھ
میں شدید بھی ہوتا ہے اور سبب اس کا افراط حرارت ہے دوسری قسم بول شفاف ہے جانا
چاہئے کہ شفاف کی دو قسم میں ایک تو وہ ہے کہ اس کو کوئی رنگ ہی نہ ہو جیسے ہوا اور اجرام فلکیہ
میں اور جو اسے پر لی طرف ہو وہ پوشیدہ نہ ہو یعنی دکھلائی دے دوسرے یہ کہ اس میں کچھ مقدار تک
ہو مثل پانی صافی کے اور اس میں جو چیز پری ہے دکھلائی دیتی ہے مگر جیسے پہلے میں دکھلائی دیتی ہے ایسے
دکھلائی نہیں دیتے اول کو ابض نہیں کہتے اس واسطے کہ اس میں کوئی رنگ نہیں ہے اور دوسرے کو ابض
کہتے ہیں اور اس کو ابض کہنا مجازاً ہے اس واسطے کہ فی نفسہ اس کا رنگ ہے اس واسطے اس میں دکھلائی نہیں
نہیں دیتا بخلاف ہوا کے مثلاً اور شعاع اور سے منعکس ہوتی ہے اور ہوا سے شعاع منعکس نہیں ہوتے ہیں
اور وجہ مجاز یہ ہے کہ مثل اس شفاف کے کہ جس وقت ان کو تکاثف عارض ہو یا متفرق ہو طرف
اجزائے صغیر کے تو اس سبب سے سطح اس کا زیادہ ہوتا ہے اور وہ سفید دکھلائی دیتا ہے تکاثف
وہ کہ جس وقت پانی جم جاتا ہے اور تفرق وہ ہے کہ جب پانی کی جہاگ اوٹھا وین عارض ہوتا ہے
جیسا کہ عارض ہوتا ہے زجاج کو جس وقت کہ پسایا جائے اور آدمیوں نے گمان کیا ہے کہ سفیدی پچوین

اور زجاج میں موجود ہے اس سے تکاثف اور تفرق ظاہر ہوتا ہے یہ قسم سیاض لون کی یا تو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ پانی میں تصرف ہی نہیں ہوا ہے اس واسطے کہ رنگ پانی کا سفید ہے اس معنی سے اور یہ ردی ہے یعنی پختگی سے یا اس ہے اس واسطے کہ دلالت کرتا ہے اور فساد حال حکمر کے اور بطلان ہضم پر سبب مستونی ہونے پر ودت کے اس واسطے کہ اگر ہوتا ہے او سمین ہضم تو محال ہوتا ہے بول میں فضول ہضم کبدی سے اور یہ موجب اسکی رنگت کا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ بطلان ہضم کبدی کا سبب برودت کے ہے اس واسطے کہ اگر سبب حرارت کے ہوتا تو یہ حرارت بول کو اخضر کر دیتی ۱۰۰ اور جو اس کو امیض فرض کیا ہے یہ خلاف ہے اور جو سبب ہضم برودت کے باطل ہے تو نفیج سے پاس ہوتی ہے یا سبب سدہ کے ہوتا ہے کہ مانع نفوذ صانع ہوتا ہے پس خارج ہوتا ہے بول پانی کے رنگ پر یہ ظاہر ہے۔

ن

دوسرے قوام ہے پس رقیق ہونا سبب نہ ہونے نفیج کے ہے خصوصاً لکڑوں میں اور یہ لکڑوں میں بہت ردی ہے اس واسطے کہ لون طبعی انکا غلیظ ہے یا رقیق ہونا سبب سدوں کے یا سبب زیادہ پینے پانی کے ہوتا ہے اور غلیظ سبب نہ ہونے نفیج کے ہوتا ہے یا کم ہونے نفیج خلط کے ہوتا ہے کہ وہ خلط بہت غلیظ ہو اور فرق ان دونوں میں اس طرح ہے: زیادہ غلیظ ہونا خلط کا مقدم ہوگا اور پیشتاب کا معتدل القوام ہونا سبب نفیج کے ہے۔

ح

بول حسب قوام یا تو رقیق ہوتا ہے یا غلیظ یا معتدل اس واسطے کہ یا تو اس کا قوام مائیت کے قوام سے زیادہ نہ ہوگا یا ہوگا اول رقیق ہے اور دوسرے کا قوام یا تو ایسا ہوگا کہ شکل سے سیلان ہوگا یا نہ ہوگا اول غلیظ ہے اور ثانی معتدل ہے رقیق کئی امر پر دلالت کرتا ہے اول عدم نفیج پر برابر ہے کہ حالت صحت میں ہو یا حالت مرض میں اس واسطے کہ نفیج میں یہ بات ضرور ہے کہ فائدہ دے مائیت کو قوام کا یعنی مواد نفیج سے مائیت میں ملے اور اگر ایسا قوام کہ جو فرض کیا می نہ ہوگا تو اس کو نفیج ہی نہ ہوگا اور یہ وقت بحران کے

بدون تدریج کے مندر بالعکس ہے یعنی مرض کے ٹوٹنے کا مندر ہے بسبب دلالت کرنے اور اسکے عصبان ہونا پر اور دلالت رقت بول کی عدم نفع پڑ کر کون میں غیر ان کے سے خوفناک ہے اس واسطے کہ رطوبت اور کون ابدان پر غالب ہوتی ہے پس نہ ملنا کسی شے کا اور سے یعنی رطوبت سے بول میں اور اسکے نہایت عاصی ہونے پر دلالت کرتا ہے اور ایسا پیشاب کون میں بہ نسبت اور روت کے اردی ہے اس واسطے کہ کون کا پیشاب طبعی دو وجہ سے غلط ہے اول تو ان میں رطوبات زیادہ ہوتے ہیں جیسا کہ معلوم ہو چکا دوسرے یہ کہ بدن اور کون رطوبات کو جذب کرتے ہیں اس واسطے کہ انکو واسطے منہ کے بہت احتیاج ہوتی ہے پس حیووت کے انکے بدن رطوبات کو جذب کرتے ہیں تو بول اور نکا بہت غلیظ ہوتا ہے اس واسطے کہ مایت اور مین بسبب کثرت جذب بدن کے کم ہوتی ہے پس فضول بہ نسبت اس مایت قلیلہ کے کشیدہ ہوتا ہے پس جانا گیا کہ لکون کا پیشاب طبعی بہت غلیظ ہے حیووت کے ایسا ہے تو رقت پیشاب کی ان میں اردی ہے بسبب اسکے کہ یہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ بہ حالت طبعی سے دوہیں دوسرے یہ کہ مجری میں سدہ پڑ جائے کہ اسکی شان سے ہے کہ نفوذ ہوا و مین وہ کہ جو بول کو غلیظ کرے جب سدہ پڑ جاتا ہے تو پانی کو رقیق خارج کرتا ہے اور جس قدر کہ سدہ قوی ہوگا اور سیدہ پیشاب زیادہ رقیق ہوگا اور موضع سدہ کا ثقل اور تمدد سے جانا جاتا ہے جہاں ثقل اور تمدد ہو وہیں سدہ سمجھنا چاہئے تیسرے پانی کے زیادہ پینے سے ہوتا ہے اس واسطے کہ جو شے کشیدہ پانی میں ملیگی وہ با نسبت اور کون قلیل ہوتی ہے پس پانی اور سکوتا کرتا ہے اور زہریلی شے کشیدہ کے بدن میں باقی رہتی ہے قادر نہیں ہوتی کہ پانی میں کوئی شے کہ جو گارھا کرے مخلوط ہو طبیعت قبل ملنے کسی شے کے اور سکوت چھینتی ہے پچا نا جاتا ہے کثرت بول سے اور پہلے بکثرت پانی پینے سے اور غلیظ و امر پر دلالت کرتا ہے اول عدم نفع پر اس واسطے کہ غلیظ بسبب اخلاط کے فضول کو ہوتا ہے اور یہ فضول یا تو رقیق ہوتے ہیں یا غلیظ اول کے ہو گیا تو کوئی طریقہ نہیں ہے اس واسطے کہ فضول رقیقہ اپنی ذات سے بول کو غلظت کی طرف نہیں پہنچاتے ہیں پس مین ہوئی یہ بات کہ ہو مین یہ فضول غلیظ اور غالب یہ ہے کہ یہ نفع نہیں ہوتی اس واسطے کہ نفع کو اعتدال تو ام لازم ہے دوسرے

کہ جو اخلاط نہایت غلیظ ہوں اور کو نفع ہوا ہے یہ نہادر ہے اور غالب اکثر اول ہے اور خلط غلیظ میں نہایت غلطی کی قید اسوجہ سے کی ہے کہ جو غایت غلیظ میں نہ ہو اس میں بول معتدل ہوتا ہے اور فرق درمیان غلط کے کہ جو بسبب عدم نفع کے ہے اور درمیان اوس کے کہ جو بسبب نفع غلیظ کے ہو نہایت غلیظ ہے تامل کرنے سے بول سابق میں پہچانا جاتا ہے اسواسطے کہ اگر وہ غلط ہو تو جانا جاتا ہے کہ رقت اوسکی بسبب نفع کے ہے اور اگر نہ ہو تو ایسا تو جانا جاتا ہے کہ غلط بسبب عدم نفع کے ہے اور پیچیدگی بول کے قسم ثانی میں خفت ہوتی ہے نہ اول میں اور معتدل دلالت کرتا ہے نفع پر کر دفع کے واسطے آمادہ ہوتا ہے اور جو کہ دفع کے واسطے آمادہ ہو وہ معتدل ہے اسواسطے کہ غلیظ عاصی ہوتا ہے اور طبیعت کے تنگ ہوتی ہیں اوستے راستے اور رقیق عضو پیشرب کرتا ہے اور منافذ عضو میں داخل ہوتا ہے اور مشکل سے اوستے جدا ہوتا ہے یہ نفع کو اعتدال توام کا لازم ہے یہ ہی مطلوب ہے۔

ن

تیسرے صفائی اور کدورت ہے پس صاف ہونا بسبب نفع اور سکون اخلاط کے ہوتا ہے اور کدورت بسبب عدم نفع کے اور متحرک ہونے اخلاط کے ہوتی ہے اسواسطے کہ نفع کے تابع توام کا مستوی ہوتا ہے اور کبھی کدورت بسبب سقوط قوت اور ورم باطنی کے ہوتی ہے اور جو کدورت کہ پراگندہ ہو وہ منذر اوس درد سر کا ہے کہ جو ہو چکا یا آگے کو ہو گا اور غلیظ کدورت سے بسبب مستوی ہونے توام کے جدا ہوتا ہے اور کبھی ہوتا ہے غلیظ صاف مثل انڈے کی سفیدی کے۔

ح

بول یا تو کدورت ہوتا ہے یا صاف ہوتا ہے اور کدورت جب اجزائے ارضیہ پانی میں مل جاتے ہیں حادث ہوتی ہے اور یہ ہلکا کیساں نہیں ہوتا ہے اسواسطے کہ جسوقت ایسے بلین کہ ایک کو دوسرے سے تمیز نہ ہو تو یہ کدورت نہیں ہوتی بلکہ وہ غلط ہے پس اسوقت میں ایک کو دوسرے سے تمیز ہوتی ہے مگر تمیز نام نہیں ہوتی اگر تمیز نام ہو کہ اجزائے ارضیہ راسب ہوں اور مایہ طافی ہوں تو یہ کدورت نہیں ہے بلکہ ارضیہ پانی میں تشبث ہوتی ہیں اور اوسے پانی میں سفر ق ہوتی ہیں

اور ایسا وہاں ہوتا ہے کہ جہاں رنج او نگو متفرق کرے اس واسطے کہ طبع اجزائے ارضیہ سے ہے کہ پانی ہوا
جدا ہوں اور نیچے کو بٹھ جائیں اور ضرور ہے کہ ہوے اس حیثیت سے کہ مجموعہ اسکا مختلف الاجزا صو
لحافت اور غلطت میں یہاں تک کہ ہوں اجزائے ارضیہ کہ جو محسوس ہوں غلیظ اور اجزائے باقیہ کہ
جو محسوس ہوں لطیف ہوں لیکن بالاعتین ہوں اس واسطے کہ بول مختلف الاجزا غلط اور رقت میں جسوت
کہ ایسا ہو کہ نظر اوس کی کل میں نفوذ تمام کرے وہ کدر نہیں ہے بلکہ ضرور ہے کہ اجزائے ارضیہ اوس میں
جمع ہوں اور بلوں ہوں ساتھ دوسرے رنگ کے اور مانع شفافیت ہوں اور بول کدہر غلیظ
ہوتا ہے اور دوسرا کثر ہوتا ہے اور ہر ایک بول یا تو متشابہ الاجزا ہوتا ہے یا نہیں ہوتا ہے اول
محال ہے کہ کدر ہووے دوسرا با تو ایسا ہوتا ہے کہ بعض اجزا اوس کے نگاہ کو نفوذ سے مانع ہوں یا نہیں
ہوتا ہے اول کدر ہے اور بانی کدر نہیں ہے اور اسے بھی جانے کے معنی کدر اور صافی کے اور صفا
علامات تقیم اور سکون اخلاط کی ہے اور کدورت علامت عدم نضج اور ثوران اخلاط کی ہے اس
واسطے کہ نضج سے مطلوب ذاتی آمادہ ہونا مادہ کا ہے واسطے ورم کے تابع ہے اوس کے مستوی ہونا قوام
مادہ کا اس واسطے کہ غلیظ اور رقیق دفع نہیں ہوتا اول کا تو جاری ہونا مشکل ہے اور راستے اسے تنگ
ہو جاتے ہیں اور دوسرا یعنی رقیق داخل ہوتا ہے خلل عضو میں کہ جو اوسکو محصور ہے اور اوس کے حامل ہے
پس مشکل ہوتا ہے اور طبیعت کے دفع اوسکا اور کہی ہوتی ہے کدورت بسبب سقوط قوت کے یا
بسبب ورم باطنی کے اول بسبب دو وجہ کے ہوتی ہے اول یہ کہ قوت جسوت ساقط ہوتی ہے
تو امساک مطوبات سے عاجز ہوتی ہے پس ہنسا خارج ہوتا ہے اور اکثر وہ کہ خارج ہوتا ہے اوس سے
اسوقت میں ارضیت غلیظ خارج ہوتی ہے اس واسطے کہ وہ ثقیل ہوتا ہے پس بول کدر ہوتا ہے دوسرے
یہ کہ قوت جسوت کہ ساقط ہوتی ہے برودت مستولی ہوتی ہے پس جاتی ہے اجزا کو کہ جو بول میں ملتی
ہیں پس کدر ہوتا ہے بول بسبب ان اجزا کے مثل برودت خارجی کے کہ بول میں کدورت کرتی ہے
اس واسطے کہ کدر کرتی ہے بول کو برودت کہ پہنچتی ہے اوسکو بعد خروج کے یعنی جو اجزا لطیف ہیں وہ
اڑ جاتے ہیں پس پہنچتی تھی اوسکو برودت اور جاتی ہے پس کدر ہوتا ہے بول بسبب محسوس ہونے

اجزائے مختلفہ کا وسیم اوس وجہ یہ کہ اوسکو تعریف کہ ورت میں بیان کیا اور دوسرا طہر ہے اس واسطے کہ ورم حیوت کہ منہج ہوتا ہے تو مدہ بول میں مختلط ہوتا ہے پس اوسکو مکرر کرتا ہے جیسا کہ ورم شانہ اور درگڑہ اور ورم جگر میں ہوتا ہے اور بول میں کہ منشور یعنی پرگندہ وہ ہے کہ اوس کا ورم کے اجزائے مائے بکثرت ہوں جیسا کہ عصاروں میں وقت غلیان کے ہوتا ہے اور یہ منہج راوس ورم سرکاس ہے کہ جو ہو چکا یا آگے کو ہوگا اور سبب اسکا یہ ہے کہ جب ایسا غلیان ہو تو ضرور ہے کہ بوجہ کشیہ کہ صراع پیدا کریں صعود کریں بقراط نے فصول میں کہا ہے کہ جو شخص پیشاب کرے منشور یعنی پرگندہ مشابہ بول و رواج کے تو اس وقت صراع ہوتا ہے یا قریب ہوگا اور بول غلیظ کہ سبب ہوتا ہے بسبب مستوی ہونے قوام کے اس واسطے کہ غلیظ کا قوام مستوی ہوتا ہے بخلاف کہ رکے جیسا کہ بیان کیا گیا کہ یہی غلیظ غریک رکے ہوتا ہے مثل اندے کی سفیدی کے کہ وہ غلیظ ہو اور شفاف ہے اول یعنی غلیظ اس واسطے ہے کہ سہولت جدا نہیں ہو سکتا اس واسطے حیوت حرکت سے مہج دی جاتی ہے تو امواج اوسکو ٹپے ہوتی ہیں اور دوسری واسطے ہے کہ لبر کو محبوب نہیں کرتا۔

ن

چوتھے بوجہ بہت بدبودار ہونا بسبب زیادتی عفونت کے ہوتا ہے یا زخمون کی عفونت سے کہ جو مجاری بول میں ہو جاتے ہیں ہوتا ہے اگر ہمراہ اوسکے نفع ہو اور نہ ہونا بوجہ سبب جمودت اور خام رہنے مادہ کے ہے اور کبھی سقوط قوت پر دلالت کرتا ہے اور معتدل ہونا بوجہ سبب نفع کے ہے۔

ح

پیشاب بحسب لویا تو بدبودار ہوتا ہے یا بوجہ ہوتا ہے یا معتدل ہوتا ہے بہت بدبودار و امپر دلالت کرتا ہے اول تو افراط عفونت اخلاط پر دلالت کرتا ہے اس واسطے کہ حیوت کم ہو اور سے وہ کہ جو بول میں مختلط ہو تو اوسکو عفون کر دیتے ہیں پس اگر یہ ہمیشہ ہو تو امراض عفنہ پر دلالت کرتا ہے مثل تپ کے دوسرے قروح جرب کا آلات بول میں ہوتا ہے کہ متعفن ہوتا ہے مادہ کہ جو موجب اتکا ہے بسبب نفع کے اس واسطے کہ اگر نفع نہ ہو تو بول عظیم الایمہ ہوتا ہے اور یہ اکثر شپانہ میں ہوتا ہے

اس واسطے کہ بول کا زیادہ احتباس مشابہ ہی میں ہوتا ہے پس تاثیر اوسکی قروح کے بول کی بوجہ فاسد کرنے میں زیادہ ہوتی ہے اور فرق درمیان دونوں امر کے کئی وجہ سے ہے ایک یہ کہ جو آلات لیل میں قروح ہونے سے ہوتا ہے اوس میں اس عضو میں کہ جو متقروح ہے درد ہوتا ہے اور جو عفونت اخلاط سے ہوتا ہے اوس میں درد نہیں ہوتا ہے دوسرے یہ کہ جو قروح کے ہونے سے ہوتا ہے اوپر پیپ اور چپکے ہوتے ہیں بخلاف اوسکے کہ جو عفونت سے ہوتا ہے یہ کہ جو عفونت سی ہوتا ہے بحسب قوت اور ضعف مریض کم اور زیادہ ہوتا ہے بخلاف اوسکے کہ جو قروح سے ہوا اور نہ ہونا بول کا جمود اخلاط اور خام ہونے اخلاط پر دلالت کرتا ہے اس واسطے کہ اس وقت حرارت متخیر نہیں پائی جاتی ہے کہ جو ان تجارات ہوائے مستشق سے ملا دے اور آلہ شم کی طرف پہنچا دے اس واسطے کہ بعض راجحہ کی بوجہ رگڑتے ہیں یا اور کسی وجہ سے اوس میں آتی ہے جب معلوم معلوم ہوتی ہے اور کہہ ہی ہوتا ہے عذیم الرایحہ بسبب سقوط قوت کے اور یہہ اس وقت ہوتا ہے کہ جبکہ عاجز ہو جائے خلط سے وہ چیز کہ جو بول کو متعفن کرتی ہے پس اگر یہہ بہت بد بودار بول کے پیچھے ہو تو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ طبیعت مقاومت مرض سے پہر گئی پس اس میں ضرور ہے انتظار موت کا اور معتدل نضج پر دلالت کرتا ہے اور یہہ صحت میں بھی ہوتا ہے اور مرض میں بھی اور مرض میں اس وقت ہوتا ہے کہ جب طبیعت مقہور ہو گئی ہو اور خیر اور سلاقی پر دلالت کرتا ہے

ل

پانچویں زبل یعنی جہاگ ہے پس اگر وہ کثرت سے ہوں اور ٹہری ہوں اور دیر پا ہوں یعنی علیدی نہ جاتے ہیں تو مادہ غلیظہ لزوجہ پر دلالت کرتے ہیں اور یہہ امراض گردہ میں ہونا رہی ہے اور طویل مرض پر دلالت کرتے ہیں۔

ح

جہاگ بول میں بسبب رطوبات لزوجہ کے ہوتا ہے کہ ملائی ہے اوسکو کچے خارجیہ بول میں اور مشکل ہوتا ہے اوسپر یہہ کہ خارج کرے اوسکو یا پہاڑے پس بول پر زبرد جہاگ ہوتے ہیں اور جبکہ

بہر رطوبات زیادہ ہونگے تو ریج کہ جو اسکو کھینچتی ہے زیادہ ہوگی اور بول میں زیادہ جہاگ اٹھینگے اور جہاگ کا کثرت سے ہونا اور ٹہرا ہونا اور دیر پا ہونا یعنی دیر میں ذایل ہون کثرت مادہ غلیظہ لہذا اور غلبہ ریا ج پر دلالت کرتا ہے اور وہ یعنی زیادہ ہونا بول کا اسوجہ سے گردون کے امراض میں روی ہے اور مندر بطول مرض ہے اسواسطے کہ حرارت گردہ میں کم ہوتی ہے پس خسوقت کہ او سپر مواد اور ریا ج کہ جو زبد کی موجب میں مستولی ہوتی ہے تو او سپر قطع او تحلل اسکا مشکل ہوتا ہے اور نیز حرم ہی اسکا غلیظہ ہے اور دوا میں ہی اسکی طرف اسوقت پہنچتی ہیں کہ جب اسکی قوت ضعیف اور سہت ہو جاتی ہے اور یہ موجب امراض کے طویل ہونیکا میں بقراط نے فضول میں کہا ہے کہ جس شخص کے پیشاب میں جہاگ ہوں تو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کے گردون میں مرض ہے اور مندر بطول مرض کہم ہوتی ہیں کہ دلائی اس بات پر کہ مرض گردہ میں ہے اسواسطے ہے کہ جو گردہ کے اوپر آلات میں اور ن میں رطوبت بسبب حرارت جگر کے لطیف ہوتی ہے پس اوس میں جہاگ نہیں ہوتے اور نیز اگر مہون ہی تو بسبب طول مسافت کو منقسم ہو جاتی ہیں اور جو آلات کہ کلی کے مابعد میں سرودت اونکی تو لیدر ریا ج کی صلاحیت نہیں رکھتی ہے پس اوس میں جہاگ نہیں پائے جاتے اسواسطے کہ اونکا ہونا ریج پر موقوف ہے اور اسکا طول مرض پر دلالت کرنا اسکا بیان ہو چکا۔

ن

چہرے رسوب یعنی تلچھٹ ہے جو رسوب کہ کمال نفع پر دلالت کرتا ہے وہ چکنا اور سفید اور برابر اور مجتمع ہے محمود میں سے راسب یعنی جاموا احمد ہے یعنی اچھا ہے بعد اسکے متعلق ہے کہ جو وسط قاعدہ میں دکھلائی دیتا ہے اور بعد اسکے عام ہے کہ جو اوپر قارورہ کے دکھلائی دیتا ہے اور رسوب خراب اشقر اور کد اور اسود اور بخابی اور منشوری اور خراطی اور صافچی ہے اور زیادہ تر خراب ان سب میں راسب ہے بعد اس کے متعلق ہے بعد اسکے عام ہے مگر ہم کہ بسبب ریا ج کے ہوا و نہ ہونا رسوب کا یا تو بسبب نہ ہونے نفع کے ہوتا ہے یا بسبب سدہ کے ہوتا ہے یا بسبب کمی مادہ کے ہوتا ہے رسوب صحیح اور سالم اور دیر پلے آدمیوں میں کم ہوتے ہیں خصوصاً اون میں کہ جو ریاضت کرتے ہیں اور سر رضیون اور موٹے آدمیوں میں جو ریاضت

نہ کرتے ہوں زیادہ ہوتے ہیں اس واسطے کہ جو صحیح ہیں کہیں وہ مادہ سے جو نفع کیساتھ دفع ہو خالی ہوتے ہیں اور رسوب مادی خام سے بسبب بدلہ ہونے اور مقدم ہونے ورم کے اور سہولت ہونے اجتماع اور تفرق کے مخالف ہے۔

ح

رسوب کے معنی لغت میں استقرار اجزائے غلیظہ کا ہے مائیات سے اسفل میں اور اصطلاح اطباء میں مائیت بول میں جو جوہر غلیظہ ہے اسکو کہتے ہیں کہ بول میں حاصل ہوتی ہے اور اس سے متمیز ہوتی ہے خواہ اسفل میں ہو یا اوسط میں یا اوسکے اوپر اول کو رسوب اسب کہتے ہیں اور دوسرے کو رسوب متعلق کہتے ہیں تیسرے کو عمام کہتے ہیں ابن ابی صادق نے شرح مسائل میں کہا ہے کہ اطلاق رسوب کا عمام اور متعلق پر یا وجود اسکے کہ رسوب کی شان یہہ ہے کہ نیچے بٹھے اور یہہ اوپر ہوتا ہے یا متعلق ہوتا ہے اسوجہ سے ہے کہ اس میں بالقوہ یہہ صفت یعنی بٹھنے کی ہے جب کوئی مانع رسوب سے ہوتا ہے تو اسوقت میں وہ اوپر ہوتا ہے یا متعلق ہوتا ہے پس جبکہ یہہ بات ہے تو اسکو رسوب کہتے ہیں رسوب یا تو نفع پر دلالت کرتا ہے اسکو رسوب محمود کہتے ہیں یا نفع پر دلالت نہیں کرتا اسکو رسوب ردی کہتے ہیں محمود میں کئی صفتیں ہیں ایک یہہ کہ سفید ہوتا ہے اسواسطے کہ نفعی ہضم سے ہوتا ہے اور ہضم کا یہہ فعل ہے کہ اعضا کے مشابہ کرے اور اعضا سفید ہیں پس مشابہت رنگ میں نفع کے تابع ہوتی ہے اور یہہ دونوں ہضم اخیر کے فضلات میں صحیح ہے اور ہضم کندی سرخ ہونے میں لیکن مثانہ اور علاوہ اسکے جوار و مجاری میں حرمت کو متغیر کرتے ہیں پس رسوب میں ظاہر نہیں ہوتے دوسرے ملاست یعنی چکنا پن ہے یہہ اسباب پر دلالت کرتا ہے کہ کل اجزا اس کے نفع کو قبول کرتے ہیں تیسرے برابر ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ اجزا اس کے مشابہ ہوں یہہ کہ بعض اوقات غلیظہ نہ ہو بعض سے اسواسطے کہ تشابہ اس معنی سے اسباب پر دلالت کرتا ہے کہ عمل خواہ اس میں برابر ہے کہ اسکی وجہ سے نفع کامل ہوا ہے چوتھے جمع ہونا اجزا کا ہے اسواسطے کہ تشابہ اسکا بسبب زریح کے ہوتا ہے کہ جو مانع ہے اتصال بعض اجزا کو بعض سے اسواسطے کہ اگر ایسا

نہ ہوتا تو اسقل فارورہ میں جمع ہوتے اس واسطے کہ شان سے ہر ایک واحد کے بیہ ہے کہ اسفل کی طرف میل کرے جیسے کہ مٹی کا حال پانی میں سہ ہے اور مخالفت ریح کے بول کیساتھ بسبب فجاجت کے ہوتی ہے رسوب محمود کی تین قسم ہیں افضل اون میں سے رسوب راسب ہے یعنی جو نیچے بیٹھ جائے بعد اوسکے متعلق ہے بعد اوسکے عام ہے اسکی دو وجہ ہیں ایک یہ کہ غالب ہوتی ہیں اعضا پر اجزاء ارضیہ تاکہ وہ سخت اور قوی ہوں اور فضول کہ جو بول میں مندرج ہوتے ہیں نفعی ہوتے ہیں جسوقت کہ اعضا کے شبیہ ہوتے ہیں اون پر ارضیت غالب ہوتی ہے پس شان سے اوسکے بیہ ہے کہ متفل ہوں پس جو کہ اسفل ہے وہ اقرب ہے نفع سے دوسرے بیہ کہ سبب تعلی کا اکثر ریح سے اور جب کہ ریح زیادہ ہوگی تو تعلی ہی زیادہ ہوگی اور کثرت ریح کی دلالت کرتی ہے اور پر عاجز ہونے قوت کے اوسکے دفع کرنے سے اور مذموم میں بیہ اوصاف مذکورہ نہیں پائے جاتے ہیں اور اوسکی تین قسم ہیں افضل اون میں سے عام ہے بعد اوسکے متعلق ہے بعد اوسکے راسب ہے جسوقت کہ ہووی غلبہ سبب حرارت مصعدہ کے اس واسطے کہ جب قدر مصعدہ ہونگے اوسقدر لطیف ہونگے اور جسوقت کہ ہووی سبب طفو کا ملنا ریح قاہرہ کا اجزائے ارضیہ سے کہ جنکی شان سے تسفل ہے تو ریح فوق کی طرف مایل ہوگی پس راسب افضل ہے متعلق ہے اور وہ افضل ہے عام سے اس واسطے کہ ریح تسفل میں کم ہوتی ہے اب باقی رہا کلام نمیز کرنے میں اقسام رسوب مذموم کے کہ ذکر کیا ہے مؤلف نے پس ہم بیان کرتے ہیں کہ فضول کہ جو مندرج ہوتے ہیں رسوب ردی ہیں یا تو یہ کہ اعضا سے ہو تو ہیز یا طو بات سے اس واسطے کہ بدن میں کوئی جسم ایسا نہیں ہے سوا ان دونوں کے کہ اوسے رسوب ہوں جو کہ اعضا سے ہوتے ہیں یا تو اعضائے اصلیہ سے ہوتے ہیں اور نکام خراطی ہے یا اوسے نہیں ہوتے ہیں اور اسوقت میں یا تو اوسمیں ذہنیت ہوتی ہے اوسکو لحمی کہتے ہیں اور خراطی یا تو ظاہر عضو سے ہوتے ہیں یا باطن عضو سے ہوتے ہیں پس اگر اول ہوا اسکا نام قشر ہے اور اگر ثانی ہو پس اگر بیہ منفصل اجزائے کبار ہوں سفید ہوں یا سرخ اوسکا نام صفا جی ہے سفید مٹانہ سے ہوتے ہیں اور سرخ گردہ سے یا دو جگہ سے اور اگر اجزائے کبار نہ ہوں پس اگر سرخ ہوں تو اوسکو کرسنی کہتے ہیں اور اگر سرخ

اوسکو بخانگی کہتے ہیں اور جو بطوریت سے ہو بعض اول میں سے اسود میں اور بعض اشقر اور بعض کمد اور
جس ان الوان کی تفصیل معلوم ہو مباحث خلط میں بیان ہو چکا اور یہ کل اوس بول میں ہوتا ہے کہ
جس میں رسوب ہوں اور رسوب کہنے میں سبب ہیں اول فطر کا نہونا ہو دوسرے سیدہ ہی تیسرے وقت مادہ
اس واسطے کہ اسباب میں واسطے کمی .. اختلاط فضول کے ساتھ مائیت کے پس وہ
رسوب کہ جو قابل اعتبار ہو حاصل نہیں ہوتا رسوب صحیح آدمیوں میں کم ہوتا ہے بسبب غالی ہونے
اول کی رگوں کے اوس خلط سے کہ جبکا انتقاص یعنی ناقص کرنا بول سے واجب ہے اگر اوس میں رسوب
ہوں پس وہ غذا کی زیادتی سے ہوتے ہیں اور رضم کے نہ ہونے سے ہوتے ہیں اور زہرول یعنی ٹہیلے
آدمیوں میں بھی رسوب کم ہوتے ہیں اس واسطے کہ اول میں فضول کم ہوتے ہیں خصوصاً جو وقت کہ وہ
مریاض ہوں بسبب کثرت تحلیل کے بسبب ریاضت کے مریض میں رسوب زیادہ ہوتے ہیں اور فرہ
آدمیوں میں بھی زیادہ ہوتے ہیں کہ جو تارک ریاضت ہو اور یہ ظاہر ہے اوسے کہ جو ہم نے بیان کیا
رسوب کے اقسام سے رسوب تہی ہے وہ یہ ہے کہ ثقل اوس میں تہ ہو اور بعض اول میں سے رسوب
مخاطی میں وہ یہ ہے کہ ثقل اوس میں خلط غلیظ خام ہو اور اکثر بہ عرق النساء اور وجع مفاصل میں پیا
جاتا ہے اور یہ دونوں اور ہیئت میں تو مشاکل تھے مگر ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ مدی بدبودار
ہوتا ہے اور پہلے نرم ہوتا ہے اور پہل ہوتا ہے اجتماع اور تفرق ثقل کا اوس میں اور مخاطی ان احکام
میں اول کے خلاف ہوتا ہے۔

ن

ساتوین مقدار پیشاب کی ہے پس زیادہ ہونا پیشاب کا زیادہ پانی پینے کی وجہ سے ہوتا ہے یا بسبب
گہلے اعضا اور استفراغ فضول کے ہوتا ہے جیسا کہ بحران کے دن ہوتا ہے اگر اوس کے ساتھ قوت ہو
اور بعد اس استفراغ کے آرام ہوتا ہے اور پیشاب غراب میں اپراہہ ہے کہ جو زیادہ آوے کمی پیشاب
کی دلالت کرتی ہے تحلیل ہونے مادہ یا فناء ہونے طوبت یا سدوں یا زیادہ آنے دستوں پر اور زیادہ
کمی پیشاب کی باوجود کمی تحلیل کے جلد ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

ح

پیشاب یا تو طبیعی سے کم ہوگا یا او سے زیادہ ہوگا یا اس کے مساوی ہوگا اور کثرت بول کے اسباب
بہت ہیں بعض اون میں سے یہ ہے کہ پانی کثرت سے پیاجاوے یا تو پانی ہی اکیلا پیاجاوے یا کسی
مشروب کے ساتھ منجھوڑ ہو اور ترمیموں کا کثرت سے کھانا بھی اسی میں داخل ہے اور بعض
اون میں سے پگھلا رطوبات کا اور خارج ہونا اس کا پیشاب کے ساتھ ہے بعض اون میں سے دفع
کرنا طبیعت کا ہے مواد بدن کو جیسا کہ بحران اور راری میں ہوتا ہے اور فرق درمیان اس کے اور
درمیان ذوبانی کے یہ ہے کہ یہ قوت کے ساتھ ہوتا ہے اور پیچھاؤ کے ساتھ راحت ہوتی ہے بخلاف
ذوبانی کے اور ذوبانی میں حرارت قویہ ہوتی ہے اور راجحہ حادہ ہوتا ہے اور یہ ماحوری میں
نہیں ہوتا اور پیشاب خراب مثل سیاہ اور غلیظ کے اچھا اوس میں سے وہ ہے کہ جو دفعہ بہت سا
مستفرغ ہو نہ ہوا تھوڑا نہ منقطع ہوا اس واسطے کہ یہ دلالت کرتا ہے اوپر قوت طبیعت کے اور تھوڑا
تھوڑا آناروی ہے بسبب دلالت کرنے اس کے غایت ضعف پر اور اسباب قلیل کے بھی بہت ہیں بعض
اجل میں سے زیادہ تحلیل ہونا رطوبات کا ہے بسبب شدت تحلیل بدن کے یا سام کے گھلنے کے یا
بسبب حرکت مفرط کے اس واسطے کہ اول سے رطوبات کا تحلیل ہونا مائیت میں کمی کرتا ہو پس
بول کم ہوتا ہے بعض اون میں سے فنا ہونا رطوبات بدن کا ہے بسبب زیادتی حرارت کے اور
یہ سبب اول کے خیر ہے اس واسطے کہ اول زایل ہونا رطوبات کا ہے بعد وجود اس کے اور اس کا
انتما ابتدا ہوتا ہے اور بعض اون میں سے سدہ ہے کہ مجاری بول میں کہ جو شانہ کی طرف آتا ہے
پڑتا ہے اس واسطے کہ اس وقت میں رقیق قلیل خارج ہوتا ہے اور غلیظ کثیر باقی رہتا ہے بعض اون میں سے
دستوں کا آنا ہے کہ یہ موجب چھٹرنے مائیت کا ہے دوسری طرف اور قلت پیشاب کی کہ اس کے
وقت تحلیل بھی ہوتا نہ مستقار ہے اس واسطے کہ یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مجاری میں تقویٰ اتصال
ہے جیسا کہ راجحہ میں اس واسطے کہ تفرق اتصال اس کا موجب انحار مائیت کا طرف تجویف بطن
کے ہے پس اس سے استقامتی ترقی دفعۃً عارض ہوتا ہے۔

ن

براز یعنی پاخانہ بھی بسبب رنگ کے دلالت کرتا ہے پس طبعی اور نہیں سے وہ ہے کہ حسین ناریت کم ہو اگر بہت زرد ہو تو حرارت اور غلبہ صفر پر دلالت اور اگر زرد کم ہو تو کچھ پن اور سردت پر دلالت کرتا ہے اور سفیدی براز کی غلبہ بلغم پر دلالت کرتی ہے یا اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ پتہ کے مجری میں سدہ ہے یہہ منذر قولنج ویرقان ہے اور پاخانہ تندی یعنی پیپ سا و قیچی یعنی سیاہ مایل سبز حسی بیٹھینے ہوڑہ کے ہے اور جو لوگ آرام طلب اور ریاضت نہیں کرتے اکثر ان کے پاخانہ میں ایک شے مشابہ قیچ کے نکلتی ہے اور اسے او کو نفع ہوتا ہے اور جو تریل آرام کی زیادتی کی وجہ سے حاصل ہوا ہے وہ نایل ہوتا ہے اور پاخانہ سیاہ مثل بول سیاہ کے ہے اور سبز اگر احتراق سے نہ ہو مثل زنجاری اور کرائی کے تو زیادتی برودت پر دلالت کرتا ہے۔

ح

پاخانہ احوال بدنہ پر کئی طریق سے دلالت کرتا ہے اول تو رنگ سے دلالت کرتا ہے اور رنگ براز طبعی کا یہہ ہی کخفیف الناریت ہوا و خفیف الناریت وہ ہے کہ اوسمیں زردی شدت سے نہ ہو اس واسطے کہ جو غلط اسکی طرف گرتی ہے وہ اسکو رنگتی ہے اور وہ صفر ہے اور رنگ صفر کا زرد ہے اور اسکی زردی بسبب اختلاط کے ٹوٹ جاتی ہے اور اصفر منکسر ناری خفیف الناریت ہوتا ہے اور حکمت صفر کی انصباب میں جو ہے اسکا بیان ہو چکا اور اگر زردی پاخانہ میں شدید ہو یہاں تک کہ مثلاً احمر ناصع ہو یہ بسبب حرارت اور غلبہ مرار کے ہوتا ہے اور یہہ اس سبب سے ہوتا ہے کہ صفر اصابغہ یا تو کشیدے یا محرق شد یا لحرارت ہے علامت اسکی یہہ ہے کہ پاخانہ بکھلنے کے وقت لفع اور حرقت ہو اگر صفت اسکی ناریت سے کم ہو یہاں تک کہ مایل ہو طوف سفیدی کے یہہ بسبب کچھ ہونے فضلہ اور مستولی ہونے برودت کے ہوتا ہے اس واسطے کہ صفر کا نہ کرنا یا تو بسبب قلسا و صفر کے ہوتا ہے اسکو برودت لازم ہے یا بسبب خروج براز کے ہوتا ہے قبل اپنے وقت کے یعنی نہ گذرے اور پراو کے آسانا نہ کہ مستوفی ہو اوسمیں وہ چیز کو واجب کرتی ہے واسطے اسکی صفر اسے

اسکو کچا ہونا فائدہ کا لازم ہے اور سبز کارنگ سفید دوا مر سے ہوتا ہے ایک تو اسوجہ سے ہوتا ہے کہ اوس میں ایسی شے ملے کہ رنگین کرے اوسکو طرف سفیدی کے اور مقدار کم ہو صفر کے وہ بلغم ہے دوسرے یہ کہ نہ گرے اوسکی طرف صفر میں بیاض کیلوسی پر پاتی رہتا ہے اور یہ بسبب بند ہونے مراحہ کے مجری کے ہوتا ہے یا سچ اوس مجری صفر کے ہوتا ہے کہ جو جگر سے طرف مراحہ کے آیا ہے یا اوس مجری میں ہوتا ہے کہ جو مراحہ سے امعا کی طرف آیا ہے اور جس وقت کہ انسداد حاصل ہوتا ہے تو توقع قولنج و یرقان کے ہوتی ہے لیکن جو مجری کہ جگر سے طرف مراحہ کے آیا ہے اوس کے انسداد سے یرقان لازم ہے بخلاف اوس انسداد کے کہ جو دوسرے مجری میں پڑے اسواسطے کہ کبھی صفر معدہ کی طرف دفع ہوتا ہے پس قے سے خارج ہوتا ہے اور فرق درمیان دونوں انسدادوں کے یہ ہے کہ جو اوس مجری میں انسداد ہو کہ جو جگر سے مراحہ کی طرف آتا ہے سفیدی پاخانہ میں بتدریج ظاہر ہوتی ہے بخلاف اوس کے کہ جو دوسرے مجری میں ہو کہ اوس میں سبز زرقہ سفید ہوگا اور بزرگی اور قیچی اگرچہ اچھا داخل کرنا میرا سفید میں ممکن ہے لیکن حلیمہ انکا اسواسطے ذکر کیا ہے کہ ان دونوں کا سبب خاص ہے اور سبب ان دونوں کا متضاد ہونا دیکھا ہے اور یہ موجب مدہ اور قیچہ کا ہے کہ امعا میں آوے اور تارک ریاضت کو بار بار حاجت پاخانہ کی ہوتی ہے اور اوسکے پاخانہ میں کچلی شے مشابہ قیچہ اور صدیکے آتی ہے اور یہ استنفار رخ اوسکے حق میں محمود ہوتا ہے اور اسکے سبب مدہ تریل کہ جو سبب عدم ریاضت کے ہوتا ہے زایل ہوتا ہے اور ذکر کیا ہے شیخ نے مثل اسکے بول میں اور مولف کا قول کثیر المنسوب یکس سے ہے یعنی اصل اسکی یہ ہے مجلس جلوسا کثیرا اور واسطے مزید ناکد کے ہے اور سبز سیاہ مثل بول سیاہ کے ہے یعنی جیسا کہ پیشاب سیاہ بسبب زیادہ چلنے کے یا بسبب جمود کے یا بسبب حرکت مادہ سوداویہ کے یا بسبب کھانے رنگ دا چرڈ کے ہوتا ہے ایسے ہی پاخانہ ہی سیاہ انہیں امور مذکورہ سے ہوتا ہے اور پاخانہ سبز اگر احتراق شدید سے نہ ہو تو فطر جمود پر دلالت کرتا ہے کہ جو واقع ہو بسبب برد مفرط شدید الی و دت کے اور جو احتراق سے ہو جمود پر دلالت نہیں کرتا جیسا کہ بیچ زنجاری اور کراتی کے جیسا کہ پیشاب میں جلانا۔

ن

اور کبھی بسبب مقدار کے دلالت کرتا ہے پس کمی یا خانہ کی بسبب کم ہونے فضول غذائیہ کے ہوتی ہے یا بسبب احتباس او سے فضول غذائیہ کے ہوتی ہے اور منذر قمری ہے اور کبھی بسبب ضعف دافعہ کے ہوتی ہے اور کثرت اسکی بسبب اس کے اخراج کے ہوتی ہے۔

ح

طریق ثانی مقدار ہے اور کمی اور زیادتی براز کی مقبلیں یہ پر قیاس کرنے سے پہچانی جاتی ہے اور مقبلیں علیہ وہ غذا ہے کہ جو کھائی ہو اور اس کا جقدر فضلہ ہونا چاہئے ہو پس کثیر وہ ہے کہ جس قدر خارج ہو او سے زیادہ بدن کو پہونچے اور قلیل وہ ہے کہ جقدر خارج ہو او سے کم بدن کو پہونچے اور معتدل وہ ہے کہ جقدر خارج ہو او کے مساوی بدن کو پہونچے اور یہ بسبب اختلاف غذا کے مختلف ہوتا ہے اس واسطے کہ بعض غذا ایسی ہیں کہ بدن کو زیادہ پہونچے اور فضلہ کم ہو مثل اخروٹ و بادام کے اور بعض ایسے ہیں کہ بدن کو کم پہونچتی ہیں اور فضلہ زیادہ خارج ہوتا ہے مثل شلیم کے اور بعض ایسے ہیں کہ جقدر بدن کو پہونچتے ہیں او سقدر فضلہ خارج ہوتا ہے مثل ضان کے گوشت کے جو قوت کہ یہ پہچانائیں اب ہم بیان کرتے ہیں کہ جو مولف نے براز معتدل مقدار کو اسوجہ سے نہیں بیان کیا کہ وہ براز افضل کے ذکر سے جانا جاتا ہے کہ او سکا و کر قریب ہے اور قلیل اور کثیر کو بیان کیا ہے اور قلت کے بہت اسباب بیان کئے ہیں اول سبب کم ہونا فضول غذائیہ کا بیان کیا ہے یہ اگر فضول غذائیہ سے فضلہ غذا کے مراد ہیں تو صحیح نہیں ہے اس واسطے کہ فضلہ غذا کے عین براز نہیں یعنی فضلہ غذا ہی کے تو براز نہیں ہیں یہ معنی ہونگے کہ قلت براز کی بسبب براز کے ہوتی ہے اور یہ فاسد ہیں اور اگر مراد ملی جاوے فضول سے وہ فضول کہ جو براز نہیں مختلط ہوں تو صحیح ہے کہ لفظ غذا کا اطلاق براز پر نہیں ہوتا ہے اس واسطے کہ براز ہونا غذا کو لازم ہے یا بسبب اس کے کہ براز اصل میں غذا تھا لازم آتی ہے او اس کی قلت سے قلت براز کی او اس معنی پر اگر تفسیر کی ہے اور اگر مراد لجاوے او سے وہ غذا کہ جس کے فضول کم ہوں اور غذا بیت میں زیادہ

مثل گوشت کے تو اس سے معنی قلت براز کے اس معنی پر کہ تفسیر کی ہے نہیں لازم آتی ہے دوسرے محتسب ہونا کسی شے کا ہے آخور اور قونون میں اور لغایت میں بسبب سدہ کے یا بسبب خشکی براز کے اور یہ مقدمات قبول نہج سے ہے اور قول مولف کا احتساب دلائل کرتا ہے اور اس کے کہ مراد اسکی فضول غذا سے براز ہے تیسرے ضعیف ہونا قوت دافعہ کا ہے یعنی جس قدر قوت اوس میں دفع کے واسطے چاہتی ہی نہ ہو اس واسطے کہ جس وقت ضعیف ہوگی تو اوسکو بالکل یہ نہیں دفع کرے گی پس اوسے باقی رہیگا کہ یہ قدر پس کم ہوگا اور اسباب کثرت براز کے ان کے کہ جو ہم نے ذکر کیا ضد ہیں اور وہ زیادہ ہونا فضول غذا ائیمہ کا ہے اور عدم احتباس اوس کا ہے اور قوی ہونا قوت دافعہ کا ہے اور کثرت براز پر یہ حکم کرنا کہ یہ بسبب فضول غذا ائیمہ کے ہے صحیح ہے اگر مراد لیجاوے ساتھ اوس کے وہ فضول کہ جو براز میں مخلوط ہوں اور حکم کثرت اوسکی پر بسبب عدم احتباس کے صحیح نہیں ہے اس واسطے کہ عدم احتباس سبب واسطے اعتدال براز کے ہے نہ واسطے کثرت اوسکی کے اور قوت دافعہ سے اگر وہ قوت مراد لیجاوے کہ اوس فضلات بھی براز کے ساتھ منفع ہوں یہ صحیح ہے اور اگر مراد لیجاوے اوسکی قوت سے یہ کہ براز میں کل مخدر ہو یہ صحیح نہیں ہے اس واسطے کہ یہ اعتدال کا سبب ہے۔

ن

اور کبھی ماخانہ بسبب قوام کے دلالت کرتا ہے بتلا ہونا اوس کا یا تو بسبب ضعف ہضم کے ہوتا ہے یا بسبب سدہ کے ہوتا ہے کہ اساریق میں پڑے یا بسبب ضعف قوت جاذبہ کے ہوتا ہے یا بسبب گرنے نزل کے ہوتا ہے یا بسبب غذائے مزلف کے ہوتا ہے اور لزج بسبب غذائے لزج کے ہوتا ہے یا خلط لزج کے ہوتا ہے یا بسبب ذوبان کے ہوتا ہے اور اوس کے ساتھ بدلو اور سقوط قوت بھی ہوتا ہے اور زبدی بسبب ریح کے ہوتا ہے یا بسبب فلیان کے ہوتا ہے اور خشک ہونا ماخانہ کا بسبب زیادتی تحلیل کے ہوتا ہے کہ بسبب تعب کے ہو یا فرط حرارت سے ہو خصوصاً پیچ گردہ اور جگر کے یا بسبب پانی کے کم پینے کے ہوتا ہے یا بسبب کھانے خشک غذا کے ہوتا ہے یا بسبب کثرت سے پیشاب آنے کے ہوتا ہے

ح

تیسرا طریق توام ہے اور قوام اسکا یا طبعی ہوتا ہے یا اسے غلیظ ہوتا ہے اور طبعی معتدل ہے قریب ہے کہ اسکا بیان براز افضل میں آویگا اور راق کا نام رطب ہے بڑا بڑا ہو یا نہ ہو اور غلط کا نام یابس ہی برابر ہے کہ وہ متحجر ہو یا نہ ہو پس جو وقت کہ یہ جانپس ہم بیان کرتے ہیں کہ رطوبت براز کی کئی سبب ہیں بعض اول میں سے ضعف ہضم ہے اسواسطے کہ جو وقت معدہ میں ہو، ہضم ہو جاوے تو جگر غذا میں سے اجزائے رطبہ کہ جسکی شان سے نفوذ کرنا اسکی طرف سے جذب نہیں کرتا پس یہ رطوبات امعا کی طرف نازل ہوتے ہیں پس امعا سبب اسکے کہ وہ ہضم کرنے اس چیز سے کہ جسے معدہ عاجز تھا عاجز ہے مستغرق کرتی ہے پس براز کے ساتھ خارج ہوتا ہے اور اسکو قریب کرتا ہے بعض اول میں سے سہہ ہے کہ اسار یقا میں پڑ جائے اسواسطے کہ جو وقت سہہ ہوتا ہے تو یہ رطوبات نفوذ نہیں کرتی پس براز کے ساتھ خارج ہوتی ہیں اور اسکو قریب کرتی ہیں بعض اول میں سے ضعیف ہونا جذب اسار یقا کا ہے اسواسطے کہ جو وقت یہ ضعیف ہوگی تو ان رطوبات کو نہ چوسگی بعض اول میں سے زہر ہے اسواسطے کہ مادہ کہ جو معدہ کی طرف نازل ہوتا ہے اسکو احتیاج ہوتی ہے کہ قبل ہضم کیلپس کے اور قبل اسکے کہ جگر اسے صفا کو جذب کرے کیلپس کی طرف منحدر ہو اور نیز جو مواد دماغ سے معدہ کی طرف منحدر ہوتا ہے تغذیہ کی صلاحیت نہیں رکھتا ہے پس براز میں مخلوط ہوتا ہے اور اسکو قریب کرتا ہے اور لزجیت براز رطب کی کہی تو سبب غذائے لزج اور خلط لزج کے ہوتی ہے اور یہ دونو ظاہر ہیں اور کہی سبب ذوبان کے یعنی سبب پگھلنے اعضائے اصلیہ کے ہوتی ہے اسواسطے کہ ذوبان لحم و شحم اور سین میں براز لزج نہیں ہوتا اسواسطے کہ جوشے اور پگھلتی ہے اسکا ایسا قوام نہیں ہوتا کہ اسے لزجیت حادث ہو بلکہ برابر چکھتا ہوتا ہے اور علامت لزجیت کہ جو سبب ذوبان کے ہو دیو اور سقوط قوت ہے اور زہریت براز رطب کی کہی سبب ریا ح کے ہوتی ہے اور کہی ہوتی ہے سبب غلیان براز کے کہ سبب شدت حرارت کے ہو جیسا کہ بعض عصارات کو غلیان ہوتا ہے اول کی علامت قرقر اور نفخ ہے اور دوسرے کی علامت مستولی ہونا حرارت کا ہے اور کرب اور عطش ہے اور پوست براز کے بہت سبب ہیں بعض اول میں یہ ہیں کہ رطوبات

بسبب تعب کے زیادہ تحلیل ہو گئے ہوں جیسا کہ وقت حرکت سخت کے ہوتا ہے کہ جس میں عرق آوے کہ اضطراب ہوتا ہے بدن کو طرف جذب کرنے رطوبات براز کے موصی اس کے کہ جو خارج ہو گیا ہے اس سے ساتھ عرق کے اور زیادہ حمام میں ٹہرنا اسی میں داخل ہے بعض اوقات میں سے زیادہ ہوتا حرارت کا ہے کل بدن کے مزاج میں یا بعض اعضا میں خصوصاً گردہ یا جگر میں اس واسطے کہ یہ رطوبات کو نشق کرتی ہے بعض اوقات میں سے کم پینا پانی کا ہے یا خشک ہونا غذائے ماکولہ کا ہے کہ یہ معدہ کے رطوبات کو نشق کرتے ہیں پس برازیل اس کے سخت ہوتا ہے اور بعض اوقات میں سے پیشاب کا زیادہ آنا ہے اس واسطے کہ رطوبات دوسری طرف متوجہ ہوتی ہیں پس برازیل اور متوجہ ہوتا ہے۔

ن

افضل پاخانہ وہ ہے کہ جو سہولت خارج ہو اور متشابہ اور خفیف الناریت اور معتدل القوام اور معتدل مقدار اور معتدل وقت اور معتدل ہوا اور زمین قراقرنہ ہوا اور آواز نہ ہو اور چھانک ہی نہ ہوں۔

ح

سہولت سے خارج ہونے سے یہ مراد ہے کہ تھوڑا تھوڑا نہ آوے اور نہ مقعد میں لذع ہو اس واسطے کہ تھوڑا تھوڑا ضعف قوت و دفعہ پر دلالت کرتا ہے اور لذع اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مرہ حاد اس میں مختلط ہے اور تشابہ سے یہ مراد ہے کہ اجزا اس کے مماثل ہوں یعنی یہ نہ ہو کہ بعض اس کا رطب ہو اور بعض یابس ہو مثلاً یہ جو دت ہضم معدی پر دلالت کرتا ہے اور ناری کے معنی اور سبب اخلاط کے فضل میں معلوم ہو چکی اور اعتدال قوام سے یہ مراد ہے کہ نہ بہت تر ہو اور نہ بہت خشک ہو اس واسطے کہ اسباب مغیرہ کہ جو واسطے امطبی کے ہیں مثل محققات اور مرطوبات کے ان کے نہ ہونے پر دلالت کرتا ہے اور اعتدال مقدار سے یہ مراد ہے کہ ماکول کی مقدار کے قریب ہو اس واسطے کہ جو اس سے سبب اعتدال کے کم ہو جائے اور تاہی بسبب طبع کے ہو جاتا ہے اس واسطے کہ طبع کی شان سے مقدار کا زیادہ کم کرنا ہے اعتدال وقت سے یہ مراد ہے کہ بعد گزرنے اوس مدت کے کہ جو ہضم کے واسطے ہی خارج ہو اور اعتدال یوس سے یہ مراد ہے کہ نہ شدید النتن ہو نہ عاوم الرایحہ ہو اس واسطے کہ اول عفونت پر

ولالت کرتا ہے اور تانی اینیلا اور دوت پر دلالت کرتا ہے اور یہ شرط کہ اوسمین آواز قراقر اور قیوتی
کی نہوا سواسطی ہو کہ یہہ آواز ریاح پر دلالت کرتی ہے ایسے ہی جہاگ بھی ریاح پر دلالت کرتا ہے۔

ن

ہونا بری بو اور خراب رنگ کا موت پر دلالت کرتا ہے جز نظری طب کا تمام ہوا۔

ح

یہہ ظاہر ہے اسواسطے کہ ٹبری بو اور خراب رنگ یہہ دونوں اسبات پر دلالت کرتے ہیں کہ بنہین
اخلاط رو یہ کثرت سے ہیں اور یہہ ظاہر ہے کہ طبیعت اوسکی مقاومت سے عاجز ہو گئی ہے اور یہاں تک
عاجز ہو گئی ہے کہ بو اور رنگ ہر از کا اس حد کو پہنچ گیا ہے۔

ن

دوسرا جملہ طب کے جزو عملی کا ساتھ قول کلی کے اور جزو عملی منقسم ہوتا ہے طرف علم حفظ صحت اور طرف
علم علاج کے پہلے حفظ صحت کا بیان کیا جاتا ہے۔

ح

جزو عملی کی دو قسم ہیں اسواسطے کہ طب سے غرض حفاظت صحت موجودہ کے اور یہہ لانا صحت مفقودہ
کا ہے یعنی جو صحت موجود ہوا اوسکی حفاظت کریں اور جو صحت جاتی رہی ہو اوسکو پہلے لاوین اول قسم
اول ہے اور ثانی قسم ثانی ہے اور پہل ان دونوں میں سے اول ہے اور وہ ظاہر ہے اور پہلے حفظ
صحت کو اسوجہ سے بیان کیا ہے کہ وہ کثیر الوجود ہے اسواسطے کہ آدمی عادت کیا گیا ہے صحت پر
اور مرض نادر ہے یعنی صحت ہمیشہ رہتی ہے اور مرض کہی کہی ہوتا ہے

ن

طیب پر یہ بات لازم نہیں کہ شباب کو اور قیوت کو باقی رکھے اور نہ یہہ اوسکے ذمہ ہے کہ انسان کو
عمر طبعی تک پہنچا دے جبکہ یہہ بات ہی ممکن نہیں تو موت کو نافع ہو ہی نہیں سکتا اسواسطے کہ بدن
رطوبت سے پیدا ہوتا ہے اور اوس رطوبت کے مقدار حرارت ہوتی ہے کہ اوس رطوبت کو پکاتی ہے

اور اسکو آمادہ کرتی ہے اور فضلات کو دفع کرتی ہے پس جبکہ یہ بات ہے تو لامحالہ تحلیل ہوتی ہے جسوقت کہ موثر واحد متاثر واحد میں ہمیشہ اثر کرتا ہے تو ناشیر موثر کی ہر وقت میں اثر ہوتی ہے جس وقت کہ کثرت سے تحلیل ہوتی ہے تو حرارت غریزیہ بسبب فنا ہونے اپنے مادہ کے فانی ہو جاتی ہے اور ہضم ضعیف ہو جاتا ہے اور بدل کہ اگر وہ نہ ہو بدن ہی پیدا نہ ہو کامل ہوتا تو کجا وہ بھی کم واد ہوتا ہے اور ہمیشہ ایسا ہی رہتا ہے یہاں تک کہ رطوبت فانی ہو جاتی ہے اور حرارت منطقی ہو جاتی ہے یہ بھی موت ہے طبعی کی مقدار ہر شخص کے بحسب مزاج اور قوت اوس شخص کی ہوتی ہے پس غایت حبیب کی یہ ہے کہ اگر کسی مفید خارجی کا اتفاق نہ ہو تو ہر شخص کو بحسب مزاج اوسکی کے منتہا فی اجل کو پہنچا دے اور ہر سن کے جو اسکو لاتی ہے اوسے حفاظت کرے اور یہ حفاظت کرنا اس طرح ہوتا ہے کہ رطوبت کی حقوت سے حفاظت کرے اور اوسکی تحلیل سے حراست کرے یعنی اوس کو تحلیل نہ ہونے دے یعنی مجرائی طبعی سے زیادہ تحلیل نہ ہونے اور لاک امر و تین تیریل طب شدہ ضروری کی

ح

جسوقت کہ مصنف نے قسم اول کے بیان کرنے کا ارادہ کیا تو پہلے اوسکے غایت کا بیان کیا کہ وہ حفظ ہے بقدر امکان کے اور تحقیق اوسکی ایک مقدمہ کی تمہید پر موقوف ہے وہ یہ ہے کہ موت کا آنا ضروری ہے اور شباب کا بھی زایل ہونا ضروری ہے اور قوت میں ضعف کا آنا بھی ضرور ہے تو قبل اسکی یہ ہے کہ بدن جو برطب سیال یعنی پنیوں سے پیدا ہوتا ہے اور اس جو ہر کے بمقارن حرارت غریزیہ ہے اور وہ حرارت غریزیہ اوس رطوبت پر قائم ہے یعنی قادر ہے اوسکے پکانے پر اور ملانے غذا کی طرف اوسکے اور دفع کرنے فضلات کی یعنی رطوبت کے فضلات کو دفع کرتی ہے اگر مقہور ہوتے تو بسبب رطوبت کے محتق ہو جاتے اور اگر حرارت کی شان سے یہ نہ ہوتا تو یہ جو برطب منور اور شیطط کو بقبول کرنا جالبینوس نے اس حرارت کو تنور کی حرارت سے تشبیہ دی ہے جیسا کہ تنور کی حرارت روٹی میں عمل کرتی ہے یعنی پہلے جبکہ روٹی پر کروٹی ہے بعد میں اوسکو ہونتی ہے اور پکاتی ہے اور تبخیر سے جو چیز کہ دفع کے لایق ہے اوس کو

دفع کرتی ہے ایسے ہی بہہ ہی عمل کرتی ہے یعنی اول تو مٹی میں پہلے چپکے سے کرتی ہے بعد اس کے مناسب مقدار اطراف انسان اور سکو پہلاتی ہے اور قابل تصویر کے گردانتی ہے یہاں تک کہ مصدقہ اوس میں عمل کرتی ہے بعد اس کے اوس کو قابل تصویر کے گردانتی ہے جسوقت کہ یہ بات ہے تو یہ حرارت اس جو ہر کو شیداً فشیاً تحلیل کرتی ہے اس واسطے کہ یہ جو ہر رطب قابل تحلیل کے ہے اور جیسا کہ تحلیل میں حرارت سے اس جو ہر کو ہوتا ہے اور بھی کئی وجہ سے ہوتا ہے ایک ہوا سے ہوتا ہے کہ اس جو ہر کو محیط ہے اس واسطے کہ ہوا بہ نسبت اسکے حار ہے کہ اس میں کو اکب مسخن کی شعا عین پڑتی ہیں نیز یہ بات یہی ہے کہ حرکات بدنہ اور نفسانیہ معاون تحلیل ہیں پس یہ بات معلوم ہوئی کہ بدن تحلیل میں ہے اور جسوقت کہ ہمیشہ اکثر کرے موثر واحد متاثر واحد میں تو تاثیر اسکی بروقت میں اندہ ہوتی ہے اس واسطے کہ تاثیر اسکی مادہ میں ہوتی ہے کہ جو اثر کو قبول کرتا ہے بسبب تاثیر سابق کے کہ جو موجب ہے واسطے تغلیل کے اور جسوقت کہ ایسا ہوگا تو یہ جو ہر رطب زیادہ تغلیل ہوگا اور جسوقت کہ اس کے کسیتہ رسانی ہوگا تو حرارت کہ جو اس کے ساتھ قائم ہے وہ بھی فانی ہوتی ہے بسبب فانی ہونے اپنے مرکب کے یعنی رطوبت اسکا مرکب ہے جب وہ فانی ہوگی تو یہ بھی فانی ہو جائیگی پس ہضم ضعیف ہوگا اس واسطے کہ قوت ہضم کی بسبب غلبہ حرارت غریزہ کے ہوتی ہے کہ وہ اگر کل قوت کا اور جسوقت کہ ہضم ہوگا تو تغذیہ بھی کم ہوگا کہ حکما ہونا ضروری ہے اگر وہ نہ ہو تو بدن پیدا سے نہ ہو کجا استکمال جبکہ ضعف قوت اور قلت تغذیہ ہو ضرور زایل ہوگا اور نیز موت کا آنا بھی ضروری ہے اس واسطے کہ تحلیل دائم ضرور ہے کہ اس جو ہر کو فنا کرے اس واسطے منتہا اسکا ہے پس انتفا حرارت کا لازم ہوا وہ ہی قوت طبعی ہے اگر کوئی کہے کہ فنا جب لازم آتی ہے کہ جب بدل زیادہ نہ ہوا و جبکہ جائز ہے یہ کہ بدل زیادہ ہوتا ہے تحلیل سے جیسا کہ ہمو کے زمانہ میں ہوتا ہے پس کیونکہ نہیں جائز ہے کہ بدل غیر ناقص ہو تحلیل سے اور نہ گھٹے یہ جو ہر کو ہی بہ وارد مثل حرارت کے اس جو ہر کو آمادہ کرتا ہے اور مثل اس حرارت کے اوس میں فیضان کرتا ہے پس موت طبعی نہیں لازم ہوتی ہے جواب یہ ہے کہ شیخ نے کہا ہے کہ یہ غیر ممکن ہے اس واسطے

کہ جمیع قوائے جسمانیہ کے افعال متناہی ہیں جیسا کہ علم طبعی میں بیان کیا ہے اور یہ مشکلات مسائل حکمت سے محو اور اس کی تحقیق بہت مقدمات کے بیان کرنے پر منحصر ہے کہ اوکھاطب کی کتاب میں بیان کرنا مناسب نہیں ہے پس اولیٰ یہ ہے کہ یہاں اور طرح سے جواب دین وہ بھی جواب بعض متاخرین محققین کے کلام میں پایا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جو بدل بدن میں وارد ہوتا ہے یہ تو ممکن ہے کہ وہ مثل محل کے بحسب کمیت ہو بلکہ اور سپر بھی فاضل ہوتا ہے اور یہ بات ممکن نہیں کہ مثل اس کے بحسب کیفیت ہو اور یا ان اسکا یہ ہے کہ رطوبت اصلہ کو خمر ہوتا ہے اور اوجیہ غذا میں بکیتی ہے بعد اس کے اوجیہ نمی میں بکیتی ہے بعد اس کے رحم میں بکیتی ہے اور بدل کو خمر نہیں ہوتا سوائے اول کے اور کہیں نہیں بکیتی پس اسکا مزاج ایسا کہ جیسا تحلیل ہو گیا ہے اسکا سا نہیں ہوتا بلکہ اسکی قوت سے اسکی قوت ناقص رہتی ہے اسکی مثال ایسی ہے کہ جب چیرنے میں تیل کم ہو جاوے بدل اس کے پانی ڈائے پس جب تک کہ کیفیت اولیٰ ممتزج میں ثانی پیر کہ جو حاصل ہوئی ہے غالب رہتی ہے تو حرارت غریزہ نہ منتقل ہوتی ہے اور بدل تحلیل سے زیادہ وارد ہوتا ہے پس ممتزج بھرتا ہے اور جب کہ یہ کیفیت کیفیت حاصلہ سے ٹوٹ جاتی ہے ٹھہر جاتی ہے حرارت غریزہ اور زیادہ تحلیل سے وارد کرنے پر قادر نہیں ہوتی ہے اور جسوقت ثانی غالب ہوتی ہے تو ممتزج گھٹتا ہے اور حرارت ضعیف ہوتی ہے یہاں تک کہ کوئی اشخاص کیفیت اولیٰ کا باقی نہیں رہتا پس موت بالضرور واقع ہوتی ہے اور ظاہر ہوا اسے کہ رطوبت غریزہ اصلہ اول پیدا لیش سے بحسب کیفیت گھٹتی ہی رہتی ہے موت طبعی کی مقدار اشخاص کے بحسب مزاج اور اسکی قوت کے ہوتی ہے اور کہیں ہی قوت بسبب اسباب خارجیہ کو پائی جاتی ہے مثل جلنے اور قتل کے یا اسباب داخلہ سے ہوتی ہے مثل او ان امراض کے کہ جنہیں رطوبت اصلہ ثانی نہ ہو اور اوجیہ مر جائے اور کو موت اختراعی کہتے ہیں اسے بحث نہیں ہے جسوقت کہ یہ پہنچا نا اب جانا چاہئے کہ طبیب علم حفظ صحت سے موت کو دفع نہیں کر سکتا اس واسطے کہ یہ غیر ممکن ہے اور نہ باقی رکھنا شاب اور قوت کا ممکن ہے اس واسطے کہ انکا زوال

اور ضعف ضروری ہے جیسا کہ جانا اور یہ بات یہی کہ ہر شخص کو اسکی عمر طبعی تک کہ اوسط اور جسم کا اعتدال
 ہے کہ ایک سو بیس برس کی ہوتی ہے پہونچا دے غیر ممکن ہے اس واسطے کہ جبکہ تحلیل موجب موت کا ہے
 تو یہ مختلف ہوتا ہے بسبب اختلاف استعداد مزاج ہر شخص کے اور قوت اسکی کے یعنی مقدار اسکی
 کہ جو تحلیل ہو مختلف ہوتی ہے پس طبیب حفظ صحت سے امور مذکورہ میں سے کوئی بات نہیں کر سکتا
 البتہ یہ کہہ کر سکتا ہے کہ ہر انسان کو منتہائے اجل پر کہ جو اسکی مقدار کے لائق ہو پہونچا دے اگر کسی
 وجہ سے قوت اخلاقی خارجی نہ لاحق ہو مثل جلز و غیوہ کے اور یہ بات طبیب کو لازم ہے کہ کل شے
 کی اسکی موافق حفاظت کرے یعنی ہر سال کی اسے حفاظت کرے کہ جو اسکی لائق ہو یہ غایت
 علم حفظ صحت کی ہے اور حفظ صحت دو طرح سے ہوتا ہے اول یہ کہ حمایت کریں رطوبت وغیرہ
 کے نقص سے اس واسطے کہ تعفن موجب فساد ہے اور صلاح درازی حیات سے اسکو خارج کرتا ہے
 اور تعفن اس میں حرارت غریبہ سے ہوتا ہے کہ جو اخذیہ وغیرہ سے پیدا ہوتی ہیں اور حمایت اسکی
 یہ ہے کہ ایسی تدبیر کریں کہ وہ پیدا نہ ہو دوسرے یہ کہ اسکو محال طبعی سے زیادہ نہ تحلیل ہوئے
 دین مثل حملات غیوہ کے کہ اخذیہ اور ہواؤں اور افعال نفسانیہ سے ہوتے ہیں اور قول مولف کا
 فضلاً ان تمنع الموت اسکے یہ معنی ہیں کہ جب شباب اور قوت صحت کو باقی نہیں رکھ سکتا اور اجل
 اطول تک نہیں پہونچا سکتا تو موت کا منع کرنا تو طبی بات ہے فضلاً عن کا محاورہ ہے کہ نہیں
 لا تمکک الذریم فضلاً عن الدیار یعنی اس کے پاس درہم حتی نہیں دینا تو کجا ملک امر یہ ہے
 کہ رطوبت کے تعفن اور تحلیل سے حمایت کریں اور تعدیل اسباب تہ ضروریہ سے ہوتی ہے کہ جس کا
 باین ہوگا اور ملاک کل شے کا وہ ہے کہ اس پر اس شے کا ہونا موقوف ہو کھانا کر دل ملا کر

ن

اسباب ضروریہ کو تو ہم بیان کر چکے اور ہواؤں میں سے جو ہوا افضل ہے اسکو ہی بیان کر چکے۔

ح

جسوقت کہ مصنف نے یہ بیان کیا کہ حفظ صحت اسباب تہ ضروریہ کی تعدیل پر موقوف ہے تو

اون احکام کو کہ جو اونکی تدبیر سے متعلق ہیں بیان کرتا ہے اور احکام تدبیر ہوا کے اس سبب سے کہ مباحثہ سابقہ میں بیان کر چکا ہے بیان نہیں کیا ہے۔

ن

تدبیر اور چیزوں کی جو کہانی جاتی ہیں بیان کی جاتی ہیں جسوقت کہ کسی صحت کے حفاظت کرنا چاہیں کہ اپنے حال پر رہے تو وہ شے کہ جو کیفیت میں مشابہ ہو وارد کریں اور جبکہ صحت زایل ہو گئی ہو اگر اوسکو پہیر لانا چاہیں تو جو اوسکی ضد ہو وہ وارد کریں۔

ح

جمہور نے دو قواعد پر اتفاق کیا ہے ایک یہ کہ حفاظت کریں صحت کی مثل سے دوسرے یہ کہ مداوات کریں مرض کی ضد سے قدامت صحت کو سیدھی شے سے تشبیہ دی ہے کہ ہتھکڑی اوسکی باقی رہتی ہے اور کسی طرف مایل نہیں ہوتی ہے اور مرض کو ٹیڑھی شے سے تشبیہ دی ہے کہ ٹیڑھا پن اوسکا ہمیشہ رہتا ہے مگر اوسوقت کہ چپکا وین اوسکو اوس طرف کہ جو مقابل اُسکے ہو یعنی جد ہرے ٹیڑھی ہے اوسکے مقابل چپکا وین ابن ابی صادق نے کہا ہے کہ شے اپنی شبیہ سے منفعل نہیں ہوتی ہے ضد سے منفعل ہوتی ہے محکم محل سے اوسکے ہٹاتی ہے اور اوسکے محل میں اوسکے بدل حلول کرتی ہے اور شاید کہ یہ دو قواعد فی نفسہا مصنف کے نزدیک میں ہے حاجت دلیل کی نہیں ہے مگر ان دونوں میں شک ہے اول یہ کہ محور کی حفاظت چار چیز سے نہیں ہو سکتی اور مہرود کی حفاظت بارو شے سے نہیں ہو سکتی بلکہ محور چار سے جل جائیگا اور مہرود بارو سے جم جائیگا دوسرے میں یہ شک ہے کہ بعض مرض سے زایل نہیں ہوتے بلکہ اونکی مداوات مثل سے کیجاتی ہے مثل تپ بلغمیہ کے کہ اوسکا علاج گرم شے سے کرتے ہیں حالانکہ تپ ہی گرم ہے پس ضد سے علاج نہ ہوا اور تپ صفر اویہ کا علاج ستمو نیا سے کرتے ہیں حالانکہ دو کو گرم ہیں اور ایسے ہی قے کا علاج قے سے کرتے ہیں اور اسہال کا علاج اسہال سے کرتے ہیں اول کا یہ جواب ہے کہ مراد غذا سے وہ ہے کہ اوسکو بدن متغیر کرے اور اپنی شبیہ اوسکو کرنے تاکہ عوض اس چپکا کہ جو

بالفعل تحلیل ہو گیا ہے ہو جاوے نہ وہ کہ جسمین استعداد غذا ہونے کی ہو اس واسطے کہ اطلاق غذا کا
 اوس پر حجاز ہے گرم کو جس وقت کہ گرم مزاج والا کہاتا ہے تو وہ مثل مفتدی کے نہیں ہوتی ہے اس واسطے
 کہ مفتدی شے اسخن ہوتی ہے اس واسطے کہ قوت محرو کی بدن کے اوسکو گرم کرتی ہے اور اوسکے جوار
 میں بھی تخمین ہے پس اوسکی بخونیت بدن کی بخونیت سے اشد ہوتی ہے اور بارہ کو جو قوت گرم مزاج
 متاثر کرتا ہے تو مثل اوسکے ہوجاتی ہے اس واسطے کہ قوت بدن کی اوسکو گرم کرتی ہے اور اوس کی
 عیودت کو توڑ دیتی ہے اس واسطے کہ اوسکے خلیج نے کہ غذا کو بدن مقہور کرتا ہے اور وہ بدن میں سے
 کسی شے کو متغیر نہیں کرتے بلکہ بدن سے تحلیل ہوتی ہے اسی پر بدوات کو قیاس کرنا چاہئے و عسری کا
 یہ جواب ہے کہ تپ بغمیہ میں نفس تپ کا علاج نہیں ہے بلکہ اوسکے سبب کا زایل کرتا ہے کہ وہ
 بلغم ہے پس علاج سردی کا گرمی سے ہوا اور تپ صفراوی میں علاج قسمونیا سے اوسکے سبب کے
 زایل کرنے کے واسطے ہے کہ وہ صفرا ہے ایسے ہی تھے اور اسہال میں کہ یہ دونوں اوس باوہ کو
 کہ جو مرض کا موجب ہے خارج کرتی ہیں مولف نے اس جگہ اسی پر کہ جو ذکر کیا ہے کہ صحت کی حفاظت
 کہ برین اختصار کیا ہے اور قاعدہ اولیٰ میں تفسیر کو اختیار کیا ہے واسطے تحریر کرنے کے شک نہ کہ وہ
 سے سبب نہ ہونے جواب کے نزدیک اوسکے اور جو کہ مصنف نے اختیار کیا ہے وہ یہ ہے
 کہ اگر صحت کی حفاظت کا ارادہ کرے کہ اپنے حال پر رہے اور یہہ اوس وقت کرتے ہیں کہ جب
 وہ صحت تام ہو اور اوس میں سے کوئی شے اصلاً نہ معدوم ہو تو اوس پر وہ شے کہ جو شبہہ بالکیف
 ہو وارد کریں اور اگر صحت زائل ہو گئی ہو تو اوسکے پر لانے کا ارادہ کریں اور یہہ اوس وقت
 کریں کہ جب صحت غیر تامہ ہو مثل صحت محرو اور سرد مزاج کے کہ وارد کریں اور اوسکے وہ کہ
 جو کیفیت میں اوسکی ضد ہو معنی اسکے یہہ ہیں کہ حفاظت صحت معتدل کی مثل سے ہوتی ہے اور حفاظت
 صحت کی کہ جو اعتدال سے خارج ہو ضد سے ہوتی ہے جو حق بات اس مقام میں ہے کہ معلوم ہو

ن

اور غذاؤں میں سے بروٹی پر کہ جو آمیزش سے مثل تسلیم وغیرہ کے پاک ہو اور برہٹیر کے بچہ کے

گوشت اور گائے کے بچے کے گوشت اور تیرا اور مرغ خانگی اور چکورا اور تھو کے گوشت اور حلو ملایم پر اختصار کرتے ہیں اور میوہ جات میں سے انجیر اور انگور اور خرماتازہ کہ جس کے معتدل شہر میں عادت کہانی کی ہر اختصار کرتے ہیں۔

ح

روٹی و گوشت اور مٹھائی اور میوہ جات کے احکام کہ اکثر شہروں میں اونٹن کھانے کی عادت ہے بیان کی جاتی ہیں پس روٹی سے گھیروں کی روٹی مراد ہے اس واسطے کہ گھیروں غلوں میں سے انسان کی صحت کے موافق ہے اور اسکی طبیعت کے مشکل ہے اور زر روٹے غذا کے محمود ہے اس واسطے کہ حرارت اسکی انسان کی حرارت کے مشابہ ہے اور سبب کثرت استعمال کر یعنی چونکہ یہ زیادہ کھایا جاتا ہے اسکی اور انسان کی طبیعت کے درمیان مناسبت عظیم ہو گئی ہے اچھا گھیروں وہ ہے کہ سخت اور پیر ہو اور زردی کی طرف میل ہو اور اچھی زمین میں پیدا ہوا ہو یعنی وہ زمین صاف ہو اور شواہب ردیہ سے پاک ہو کہ یہ گھیروں کی طبیعت کو متغیر کرتے ہیں مثل شلیم کے اور اسکی دو قسم ہیں ایک تو مثل گھیروں کے ہیں مستطیل سرخ اس کا نام روان ہے اور اسکو جودار بھی کہتے ہیں اور یہ ایا روی نہیں ہے مگر عمدہ گھیروں وہ ہے کہ جو اسے بھی خالی ہوا اس واسطے کہ یہ روٹی کو سیاہ کرتا ہے دوسرے دانہ ہے مسندیر اور مسکر اور اسمیں جھونٹ ہوتی ہے اور اسکو ترکی میں بلیو کہتے ہیں روٹی کو ضرور اسے پاک کرنا چاہئے اور گوشت انسان کی طبیعت کے قریب ہے اس سبب سے کہ انسان ہی حیوان ہے اور جو اثر کراعتال سے خارج ہو بدن میں نہیں کرتا ہے اور طبیعت اسکی طرف میل کرتی ہے اور متوجہ ہوتی ہے طبیعت اسکی ہضم کی طرف اسے نفع بہ نسبت اور چیز کے زیادہ ہوتا ہے اس واسطے کہ اس میں تخیر کم ہوتی ہے اور جو گوشت کو کھاتا ہے صولت اور قہر اس میں زیادہ ہوتا ہے جب دشمن پر غلبہ کرتا ہے چپنے والے حیوان کا گوشت بہ نسبت اس کے کہ جو انکب حکیمہ کھرا گہاں کہاتا ہے اچھا ہوتا ہے باقی گوشت کا بیان محوم میں آو لگا اور مٹھائی طعام محبوب ہے کئی وجہ سے

ایک یہ کہ انسان کے مزاج پر حرارت و رطوبت غالب ہے اور میٹھائی میں بھی حرارت و رطوبت غالب ہے دوسرے یہ کہ انسان کو جس وقت فاقہ ہوا اور بدن اوسکا پاک ہو تو میٹھائی کی طرف متعلق ہوتا ہے تیسرے یہ کہ جس وقت کسی شخص کو مختلف کہانے کہلائے جائیں اور سب کے بعد میٹھائی کہلائے جائے بعد اوسکے اوسکو قے کرا دیں تو سب سے پیچھے میٹھائی خارج ہوتی ہے حالانکہ سب سے اوپر ہوتی ہے یہ اسوجہ سے ہے کہ میٹھائی طبیعت کو محبوب ہے پس اپنے نفس کی طرف جذب کرتی ہے اور بعض آدمیوں کو میٹھائی موافق نہیں ہے اسسواسطے مولف نے مناسب کی قید کی ہے کہ جس کو موافق ہو یعنی میٹھائی شکاری اکثر آدمیوں کو مناسب نہیں ہے اور بعض کو مناسب ہے جس شخص کو موافق ہو اسکو مناسب ہے کہ ترک کرے اور مٹیوہ جات میں سے انجیر اور انگور اور خرماتارہ کو بیان کیا ہے اور مفصل اسکا ذکر اولیگا اور یہ جو قید کی ہے کہ جنگوان کے کہانے کی عادت ہو اسوجہ سے کی ہے کہ جوان کے کہانے کے عادی نہیں ہیں جسوقت کہ وہ کہاتے ہیں اونسکو کم موافق آتی ہیں

ن

اغذیہ دوائیہ کو جب مزاج اور ماکول کی تعدیل کرنی منظور ہو جب کہا دین ورنہ ہرگز نہ استعمال کریں۔

ح

اغذیہ دوائیہ کی تفسیر معلوم ہو چکی ہے پس حافظہ صحت کو چاہئے کہ اسکو استعمال نہ کرے اسواسطے کہ یہ اکثر بدن کے مخالف ہوتے ہیں اور دلیل اسکی یہ ہے کہ بدن کو متغیر کرتے ہیں پس بدن کی طرف مشکل سے متحمل ہوتی ہے اور طبیعت کو اوسکے احالہ میں بہت تعب ہوتا ہے پس اسے لازم آتا ہے کہ تعزیت اس میں کم ہے اور جس میں دوائیہ زیادہ ہوتی ہے اوس میں غذا سیت کم ہوتی ہے اسواسطے کہ جو بدن کی اکثر مخالف ہوتی ہے اور نیز غذا سیت دوائیہ اگر گرم ہوگی تو وہ خون کو جلاوے گی اور مراد کو پیدا کرے گی اور اگر بارد ہوگی وہ بلیغم پیدا کرے گی اور ثقیل ہوگی اسواسطے کہ خون اوسکا کچا ہوتا ہے اعضا استعمال نہیں کرتے ہیں اور نیز گران ہوتا ہے اگر کوئی کھے کہ بعض اغذیہ دوائیہ نفس کے مشابہ ہوتے ہیں اور یہ اسباب پر دلالت کرتا ہے کہ بدن انسان کے واسطے اغذیہ دوائیہ سے زیادہ مناسب

ہوتی۔ یہ اس واسطے کہ مناسب سے لذت ہوتی ہے پس واجب ہوئی یہ بات کہ بدن اس سے زیادہ نفع پاتا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ اگر مراد لیجاوے بدن سے وہ بدن کہ جو پاک ہو اور اس کے وہ مشابہ ہو تو یہہ ممنوع ہے اور اگر مراد لیجاوے بدن سے وہ کہ کس قدر اسکی غذا مشابہ ہو یہہ بات تسلیم ہے لیکن اسے یہہ لازم نہیں آیا کہ اسے نفع زیادہ ہو اس واسطے کہ جانیر ہے کہ یہہ اشتہا بسبب مضار ہونے کیفیت اس غذا فی ہوا اس واسطے کہ بدن میں وہ مواد جمع ہوتا ہے کہ اسکا دفع کرنا واجب ہے جیسا کہ وحتم میں ہوتا ہے پس معلوم ہوا کہ حافظہ صحت کو اغذیہ دوائیہ نہ استعمال کرنا چاہئے ہمیشہ اغذیہ خالصہ کبانا چاہئے یعنی جب اعتدال کے واسطے کہا دین تو اغذیہ خالصہ کبانی چاہئے اور اگر تعدیل مزاج اور تعدیل ماکول کیواسطے احتیاج ہو تو اسوقت اغذیہ دوائیہ کبانی چاہئیں اسکی زیادہ تحقیق کی حاجت نہیں ہے۔

ن

بلا خواہش نہ کبانا چاہئے اور جبکہ بہت بہوک ہو تو اسکو ٹالنا بھی نہ چاہئے۔

ح

شہوت یا تو صادق ہوتی ہے یا کاذب اور فرق درمیان ان دونوں کے یہہ ہے کہ صادق وہ ہے کہ معدہ میں خفت ہو اور پہلے کھانے کے ڈکارین نہ آتی ہوں اور نفع اور قراقر نہ ہو اور غذا کے استعمال کرنیکا زمانہ دور ہو یعنی غذا کو کھائے ہوئے بہت دیر ہو گئی ہو اور جو ایسے نہ ہو وہ کاذب ہے اگر بہوک کاذب ہو تو استعمال غذا کا جانیر نہیں ہے اس واسطے کہ ادخال طعام کا اوپر طعام کے ہوتا ہی اور وہ ضرر کر ہوا تو ہیج ہوتا ہیج بیان کیا جا گیا بلکہ یہ بات واجب ہے کہ جو شے معدہ میں ہوتی اور اسہال سے نکالین اور قے سے نکالنا اچھا ہے اور قے اسے طرائین کہ چیز مفرطہ و ملطف ہو مثل کنبخیں اور شریت لیمو گرم پانی میں ملا کر بعد اس کے بہت نمونین کہ اسے قوت پہیلیتی ہے اور باطن کی طرف متوجہ ہوتی ہے پس ہضم کرتی ہے اس چیز کو کہ جو معدہ میں باقی ہے اور اسکو کہ جو خارج ہوا اس طرف اعضا کے مثال کاذب اشتہا کی اشتہائے سائران پر نور کے

سکران میں شراب فم معدہ کو سبب مراریت کے دغذغہ کرتی ہے اور اسکو قبض کرتی ہے اور سبب عطریت کے تقویت دی ہے اور پر خور میں جموضت طعام کی اس کے معدہ میں فم معدہ کو دغذغہ کرتی ہے اس واسطے کہ جبکہ بدن کو اسے غذا نہ حاصل ہو دغذغہ اسکا باقی رہتا ہے اور استغنیائی اُسکا واسطے غذا کے رہتا ہے اگر بہوک صادق ہو تو استعمال غذا کا واجب ہے اور شہوت مایحہ کا دفعہ گنا جائز نہیں ہے اس واسطے کہ معدہ جسوقت خالی ہوتا ہے تو بدن کی رطوبات کو جذب کرتا ہے اور اکثر وہ چیز کہ جذب ہوتی ہے طریق اس کے صفر اور رطوبات مائیه ہے کہ یہ دونو لطیف ہیں بسبب لطیف ہونے اسباب کو قبول کرتے ہیں پس جسوقت کہ وہ معدہ کی طرف منجذب ہوتی ہے اور معدہ مشتعل بہ جوہ ہے تو مثل صدیکے ہو جاوے گا اور اس میں لشر ہے۔

ن

گرمیوں میں جو چیز کہ بالفعل سرد ہو کہانی چاہئے اور جاثرون میں جو چیز کہ بالفعل گرم ہو کہانی چاہئے۔

ح

گرمیوں میں سرد بالفعل کھانے کی وجہ یہ ہے کہ ظاہر بدن گرمیوں میں گرم ہوتا ہے پس جسوقت کہ گرم بالفعل کہا یا جاوے گا تو باطن ہی گرم ہو جاوے گا پس بدن کو سخونت کی وجہ سے ضرر پہونچے گا اور ہضم فاسد ہوگا اور جاثرون میں بالفعل گرم کھانے کی وجہ یہ ہے کہ جاثرون میں ظاہر بدن سرد ہوتا ہے اگر طعام کچھ بالفعل بار ہو استعمال کیا جائے تو برودت ظاہر بدن اور باطن بدن بہر مستولی ہوتی ہے پس اسے حرارت تجبہ جاتی ہے اور ضعیف ہو جاتی ہے اور ہضم فاسد ہوتا ہے اچھا وقت گرمیوں میں کھانے کا دن میں وہ ہے کہ جسوقت ٹھنڈ ہو یعنی دن میں جو وقت ٹھنڈا ہو اور جاثرون میں اچھا وقت وہ ہے کہ جو گرم ہو۔

ن

داخل کرنا طعام کا اوپر دوسرے طعام کے کہ پہلا ہضم نہ ہوا ہو روی ہے۔

ح

وجہ اسکی یہ ہے کہ معدہ اگر تانی میں نہ مشغول ہو تو وہ غذائانی فاسد ہوگی اور اس اول کو بھی فاسد کرے گی اور اگر تانی میں مشغول ہو تو یا تو تانی ہی کی طرف مشغول ہو جاوے گی اور اس اول کی طرف مشغول نہ ہوگی پس اس صورت میں اول فاسد ہوگی اور دوسرے کو فاسد کرے گی یا دونوں میں مشغول ہوگی جبکہ دونوں میں مشغول ہو تو دونوں میں فعل اسکا ضعیف ہوگا پس دونوں فاسد ہونگے اور جبکہ معاً استعمال کی جائیں ایسا نہیں ہے اس واسطے کہ اگر ساتھ دونوں غذا استعمال کیجاوے گی تو دونوں کا حالہ ایک ہی ہوگا یعنی نوع واحد سے ہوگا پس یہ بات طبیعت پر پہل ہے لیکن جس وقت کہ مقدم کی جائی ایک اور دوسرے کے پس حالہ پر ایک کا مغایر ایک کے ہوتا ہے اس واسطے کہ حالہ اس غذا کا کہ جبکہ ہضم ہو گیا ہے نہیں ہے مثل حالہ اس غذا کے کہ ابھی ہضم شروع ہے نہ ہوا ہو اور اس بات میں شک نہیں ہے کہ اجتماع دونوں کا طبیعت پر دشوار ہے ایک فعل کو اس واسطے جس وقت داخل کیا جاتا ہے طعام اوپر طعام کے تو اس کی اکثر تجربہ ہوتا ہے

ن

کھانے کے زمانہ کا دراز ہونا بھی ردی ہے کہ ہضم مختلف ہوتا ہے مگر اس کی روایت میں کم ہے۔

ح

دیر میں کھانا یعنی زمانہ کھانے کا دراز ہونا ردی ہے لیکن روایت اسکی ادخال کی روایت سے کم ہے اور وجہ اسکی ردی ہونے کی جانی گئی اسے کہ جو ادخال میں بیان کیا اس واسطے کہ حالہ آخر مطبوعہ کا نہیں ہوتا ہے مثل حالہ اول کے اور یہ ہی مراد ہے اختلاف ہضم سے اور وجہ اسکی کہ یہ روایت میں ادخال سے کم ہے واضح ہے۔

ن

مختلف غذائیں کھانے ایک وقت میں طبیعت کو حیران کرتی ہیں

ح

مختلف کھانوں کا کھانا مثل اسکے کہ بعض غلیظ ہوں مثل گائے کے گوشت کے اور بعض لطیف ہوں

مثل تیتڑ کے گوشت کے اور یہ کہ بعض گرم ہون مثل شہد کے اور بعض سرد ہون مثل مہاج کے اور یہ کہ بعض لہی الاستحالیہ ہون مثل حصہ مت کے اور بعض سریع الاستحالیہ ہون مثل شوربے کے یہہ طبیعت کو حراں کرتی ہے اور اس کے فعل کو اذیت پہونچاتی ہیں پس یہہ بدکودر پہونچاتی ہیں اور قوت کو مشوش کرتی ہیں اس واسطے کہ فعل موثر کا ساتھ اختلاف مشاشر کے مختلف ہوتا ہے اور اسے اخلاط مختلف بدن میں پیدا ہوتی ہیں اور اس میں شر ہے۔

ن

غذیہ لذیذ اگر زیادہ نہ کھائی جاوین تو محمود میں۔

ح

غذاؤ لذیذ محمود ہے اس واسطے کہ لبیب لذت کے سب طرف سے معدہ او سپر محتوی ہوتا ہے پس ہضم اچھا ہوتا ہے اور غذا میں کثرت کی قید اسوجہ سے کی ہے کہ انسان جو بوقت طعام ملذذ کھاتا ہے تو اسکو زیادہ طلب کرتا ہے اور زیادہ کھا جاتا ہے اس واسطے کہ لذیذ محبوب طبیعت ہے پس اوٹھاتی ہے طبیعت او اسکو کثرت سے پس طبیعت او کے ہضم اور پکھنے سے عاجز ہونی سے پس خامی باقی رہتی ہے اور اگر اس سے تخمہ ہو جاتا ہو اور نیز جگر ایسی غذا کو جلد جذب کرتا ہے کہ او اسکو لذت دیتی ہے مثل میٹھائی کے پس مجاری میں غیر ہضم جاری ہوتی ہے پس اس سے سدہ پیدا ہوتی ہے اور اس سے شرعظیم بدن میں ہوتا ہے

ن

بے مزہ غذا کا کھانا بہوک کو سافظ کرنا ہے اور کسل کرتا ہے اور ریش چینکا زیادہ کھانا ٹیرا بے کوجہ اور خشک کرتا ہے اور پھون کو ضرر پہونچاتا ہے اور میٹھائی شہوت کو مست کرتی ہے اور بدن کو گرم کرتی ہے اور نگین شے بدن کو خشک کرتی ہے اور دہلا کرتی ہے پس مضرت میٹھائی کی ترشی سے اور اور ترشی کی میٹھائی سے اور بے مزہ کی نگین اور تیز اوران دونوں کے بے مزہ سے دفع ہوتی ہے

ح

گمیت ان احکام کے فاعل طعوم کی معرفت سے جانی جاتی ہیں فن ثانی کے اول میں اس کا بیان آویگا اور قول مصنف کا ہما اس سے یہ غرض ہے کہ مضر نمکین اور تیز کے بڑے ہوس دفع ہوتی ہے

ن

جب کسی قدر ہوک باقی ہو غذا سے ماتہ کہنچیں۔

ح

وجہ اسکی یہ ہے کہ بقیہ شہوت کا تو تھوڑی دیر میں جاتا رہیگا اور ماکول طبیعت پر ثقیل نہوگا۔

ن

ہمیشہ پرہیز کرنا رنج میں ڈالتا ہے اور بدن کو دبلا کرتا ہے بلکہ صحت میں پرہیز کرنا ایسا ہے جیسا کہ مرض میں بد پرہیزی۔

ح

رنج میں ڈالنا اور دبلا کرنا ظاہر ہے کہ پرہیز ان دونوں کا مورث ہے اس واسطے کہ پرہیز نافع غذا ہے اور نیز اسے غذا میں ہی تغلیل ہوتی ہے پرہیز صحت میں مثل بد پرہیزی کے ہے مرض میں مراد اسے یہ ہے کہ دونوں کو ضرر پہونچاتی ہیں اور اخلاط کو حیاں میں لاتی ہیں پرہیز صحت میں اس واسطے مضر ہے کہ پرہیز میں مواد کا انصباب معدہ کی طرف ہوتا ہے اور وہ مثل پیپ کے ہو جاتا ہے جیسا کہ بیان کیا اور بد پرہیزی مرض میں اس واسطے مضر ہے کہ بدن پاک نہیں ہوتا جو غذا کھائی جاوے گی اور صحت نہ ہوگا اور مراد بد پرہیزی سے ترک کرنا پرہیز ہے۔

ن

مراعات عادت کی واجبات اور غیر واجبات میں واجب ہے۔

ح

مراعات عادت کی خواہ واجبات میں ہو مواد غیر واجبات میں ہو واجب ہے واجبات جیسے غذا کا کھانا واجب ہے اگر کسی کو کئی دفعہ کھانے کی عادت ہو گئی ہو تو اسکی رعایت رکھیں اور غیر واجبات

جیسے طرح طرح کی غذا کھانا واجب نہیں ہے اگر کسی کو اس بات کی عادت ہو گئی ہو کہ وہ غذا کو جمع کر کے کھاتا ہو یا کسی غذا کو جمع کر کے کھانے کی عادت ہو تو اس عادت کی رعایت رکھیں اس واسطے کہ انسان کو جس چیز کی عادت پڑ جاتی ہے تو طبیعت اسے مالوف ہو جاتی ہے پس جب وہ مالوف ملتا ہے تو طبیعت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور فعل قوی اور جن کرتی ہے اس واسطے بقراط نے کہا ہے کہ عادت مثل طبیعت ثانی کے ہے۔

ن

بشخص ہمیشہ غذائے خراب کھانے کا عادی ہو اور سوت اور سکونا کو از نہیں معلوم ہوتی ہے جب تک وہ گزر جاتے ہیں بہت امراض پیدا ہوتے ہیں پس چاہئے کہ تدریج ترک کریں۔

ح

وجہ اس کی یہ ہے کہ آثارِ ردیہ غذا کے باقی رہتی ہیں پہلے ہی معلوم نہیں ہوتے ہیں جبوقت کہ مدت گزر جاتی ہے اور سکا ٹھہرنا ہر موتا ہے اور تدریج ترک میں اس واسطے واجب ہے کہ انتقالِ ضد سے طرفِ ضد کے دفعہ بُرا ہے۔

ن

صفراوی مزاج کی غذا ٹھنڈی اور تر اور دوسری کی ٹھنڈی اور قامع اور لمبھی کی گرم اور لطیف اور سوداوی کی گرم اور تر ہونی چاہئے۔

ح

وجہ ان احکام کی اسے کہ جو بھنے قاعدہ حفظِ صحت میں بیان کیا ہے جانی گئی۔

ن

مجبورین نے بعض چیزوں کو بعض چیزوں کیساتھ کھانے سے منع کیا ہے قیاس سے اکثر کثابت کرنا مشکل ہے یعنی مچھلی اور دودھ ساتھ نہ کھانا چاہئے کہ اسے امراض مزمنہ مثل جذام و فالج و لقوہ کے پیدا ہوتے ہیں اور دودھ کو ترشی کے ساتھ نہ کھانا چاہئے یہاں تک مصیہ اور اجاصیہ

بھی ساتھ کھانا منع ہے اور نہ دودھ چاول کیساتھ ستو کہانے چاہئیں اور انگور کو کلہ پائے
کیساتھ اور آنا کو ہر سہ کیساتھ اور سرکہ چاول کیساتھ نہ کھانا چاہئے۔

ح

اسکو اہل تجربہ اطباء ہند وغیرہ نے ذکر کیا ہے اور اسکا دلائل سے ثابت کرنا اہل ہے بعض
مناخرین نے اس پر اعتراض کیا ہے کہ غذا یا تو دو نو آپس میں مشابہ ہونگے یا دو نو نہ ہونگے پس اگر
مشابہ ہونگے تو نمیزلہ اسکے ہوگی کہ غذا زیادہ کھائی ہے یہ ممنوع نہیں ہے اگر نہ ہوگی تو ایک
دوسرے کی تعدیل کر لگی جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حصر ممنوع ہے اس واسطے کہ غذا متشابہ ہیں اور
ضدین میں محصر نہیں ہے اور جائز ہے کہ انکے جمع ہونے میں ایک خاصیت پیدا ہو کہ وہ خاصیت
انکے اثر میں دونوں کے اور پر تقدیر تشابہ کے نہ پائی جاوے اس واسطے کہ متشابہین کا اختلاف
بعض احکام میں جائز ہے اور یہ بھی ہم نہیں تسلیم کرتے کہ ضد آپس میں ایک دوسرے کے مضرت کو
دفع کرتی ہے جائز ہے کہ ایک دوسرے کی مضرت کو نہ دفع کرے جیسے کہ آگ کسی جسم میں اثر کرتی
ہے ہر دو اسکی تعدیل نہیں کرتا ان دونوں سے تکلیف ہوتی ہے مصیہ و دغیہ کو کہتے ہیں۔

ن

تدبیر شروب

اطباء مجربین نے کہا ہے کہ پانی کنوین اور نہر کا نہ جمع کرنا چاہئے جب تک کہ ایک ہضم نہ ہوئے سب
سے اچھا پانی نہر کا ہے خصوصاً وہ کہ جوصاف اور شفاف مٹی پر جاری ہو اسکا پانی خراب چیزوں
سے پاک ہوتا ہے یا پھر جاری ہو یہ عفونت کے قبول کرنے سے ہوتا ہے خصوصاً وہ کہ جاری
سوشال اور مشرق کی طرف خصوصاً وہ کہ جو اوپر سے نیچے کو گرے خصوصاً جو وقت کہ منبع اوس کا
دور ہو اور اگر باوجود ان باتوں کے خفیف الوزن ہو اور پینے والا خیال کرے کہ میٹھا ہے اور
تھوڑا پانی شرب کی تیزی کو توڑے پس وہ نہایت عمدہ ہے خصوصاً جو وقت کہ گہرا ہو اور
زور سے بہتا ہو اور دریائے نیل کے پانی میں یہ سب صفات موجود ہیں اور پانی چشمہ کا غلیظ

اور اوسین سے قنی کا پانی بہت ردی ہے اور اوسے ردی کنون اور نزار کا ہے۔

ح

اطباء مجربین نے کہا ہے کہ کنوؤں اور نہر کا پانی نہ جمع کرنا چاہئے جب تک پہلا بھضم نہ ہوئے جیسا کہ غذا کا حکم ہے اور اسکا بھی دلائل سے ثابت کرنا مشکل ہے افضل پانیوں میں سے نہر کا پانی ہے کہ منبع اوسکا زمین کے مسامات ہیں اور مسامات سے نکلکر جاری ہوتا ہے اور اسکے غیر میں اوصاف ردیہ ہوتے ہیں مثل غلاظت کے کہ وہ اس میں نہیں ہوتے اور نہروں میں یہی عمدہ اوس نہر کا پانی ہی کہ جو پاک صاف مٹی پر جاری ہو پس یہہ شوائب ردیہ سے نالی ہوتی ہے اور جو پتھر پر جاری ہو وہ سب سے عمدہ ہے یہہ عفونت سے بعید ہوتی ہے یعنی جو پانی پتھر پر جاری ہوتا ہے اوس میں عفونت نہیں ہوتی اس واسطے کہ جب مٹی پانی میں چلتی ہے تب اوس میں عفونت آتی ہے اور وہ کہ جو جنوب سے شمال کی طرف جاری ہو اور مشرق سے مغرب کی طرف جاری ہو بسبب چلنے ہوائے شمالیہ اور مشرقیہ کے اوپر اٹکنے کہ یہہ پانی کچھ ہر کی اصلاح کرتی ہے اور جو اوپر سے نیچے کی طرف گرنے اس واسطے عمدہ ہے کہ یہہ اسرع الحکمت ہوتا ہے اسرع الحکمت ہونا پانی میں لطافت زیادہ کرتا ہے اور جو منبع سے دور ہو اس واسطے عمدہ ہے کہ حرکت اوسکی بسبب طول مسافت کے کثیر ہوتی ہے پس لطافت اوس میں زیادہ ہوتی ہے اور خفیف الوزن ہو اس واسطے کہ خفیف الوزن ہوائے ارضیہ سے قالی ہوتا ہے طریق وزن کا یہہ ہے کہ دو پانیوں کو تولین جو پانی وزن میں دوسرے سے کم ہو وہ خفیف ہے دوسرا طریق وزن کا یہہ ہے کہ دو روئی کے پہوئے پانی میں برابر تر کرین اور اوں دو فون کو خوب خشک کرین جو زیادہ ہلکا ہو وہ خفیف ہے اور خیال کرے پینے والا کہ میٹھا ہے اور تر ہوڑا ہے پانی شراب کی حرافت اور تیزی کو توڑ دے اور یہہ اوس پانی سے کہ جب کثیر ہو تب تیزی کو توڑ دے اچھا ہوتا ہے اس واسطے کہ لطیف پانی میں بسبب لطافت کے شراب میں خوب ملتا ہے اور غلاظت مثل اسکے نہیں ملتا اور یہہ کہ کثیر ہو کہ اوس میں مضامات اثر نہیں کرتی یعنی کثیر ہو گا جو اوس میں لگا اوسکو اپنی طبیعت پر لگا اور جب کم ہو گا تو جو اوس میں لگا وہ پانی کو اپنی طبیعت پر لگا اور شدید الجریان جو اس واسطے کہ قوت حرکت کی اسکی لطافت

زیادہ کرتی ہے دریائے نیل کے پانی میں یہ سب صفتیں جمع ہیں اس واسطے کہ منبع سے دور ہے کہ منبع اسکا سفید پانی ہے کہ جسکو جبل قمری بھی کہتے ہیں اور مقابلہ میں خط استوا کے واقع ہے تیسرہ نہرین اسمین سے نکلی ہیں پانچ تو بحر عظیم میں جو وہیں سے اوسمین گرتی ہیں اور اوس کل دریا سے چار نہرین نکلتی ہیں اور آٹھ دریائے عظیم میں کہ جو اقلیم اول میں واقع ہے گرتی ہیں اور اسے ایک نہر نکلی ہے یہ دریائے نیل ہے اور اسمین ایک اور نہر ایک چشمہ سے گرتی ہے کہ مرکز اور اسکا مقابلہ میں خط استوا کے ہے اور جب ملک حبش میں کثرت سے پانی برتا ہے تب دریائے نیل میں پانی زیادہ ہو جاتا ہے کہ ملک حبش کثیر البارش ہے اور دریائے نیل جیسا کہ بعدا ل منبع ہے اوسمین پانی بہ کثرت سے ہے اور طبع المسک بھی ہے یعنی جس زمین پر جاری ہوتا ہے پاک ہے اور اوسمین جو ہر غریب ملا ہوا نہیں ہے اور وہ جنوب سے شمال کی طرف آتا ہے اور چشمہ پانچمین غلاطت ہوتی ہے کہ اسکو ریح اور آفتاب کہ جو لطیف کرنے والے ہیں نہیں پہنچتا اور اردی اون میں سے قنی کا پانی ہے اس واسطے کہ یہ بھی چشمہ کی قسم سے ہے اور دلیل اسکی قوت اور حرارت کی یہ ہے کہ یہ پانی پہاڑ دیتا ہے اور براز کا پانی قنی کے پانی سے روی ہے اس واسطے کہ تزار کا پانی جاری نہیں ہوتا اور قنی کا پانی ضاعت وغیرہ سے جاری ہوتا ہے اور تزار کا پانی وہ ہے کہ کسی پانی میں سے کھچ کر کہیں جمع کریں اور وہ وہیں جمع رہے پس وہ متعفن ہو جاتا ہے اور اوسمین حشرات زیادہ ہو جاتی ہیں اور کنوین کے پانی سے اردی ہے اس واسطے کہ کنوین کا پانی کھچا رہتا ہے پس او کو ہمیشہ حرکت رہتی ہے اور وہ بھی پانی کنوین میں نہیں رہتا ہے یعنی جب کھچتا ہے تو اور پانی آ جاتا ہے علیٰ ہذا القیاس وہ کھچتا ہے تو اور آ جاتا ہے۔

ن

جب غذا ہضم ہونی شروع ہو تب پانی کا استعمال کریں اور پیچھے کہانے کے پانی کا پینا نفہم پیدا کرتا ہے اور آٹائے طعام میں پیما بہت ردی ہے اور بعض آدمی کو کہ جبکا معدہ گرم ہوا آٹائے طعام میں پانی پینا نفہم کرتا ہے اور بعض آدمی ایسے ہیں شہوت غذا اونکی ضعیف ہوتی ہے جسوقت پانی پیئیں میں

بیب اسکے کہ پانی حرارت معدہ کی تعدیل کرتا ہے قوی ہو جاتی ہے نہار اور حرکت کے پیچھے خصوصاً بعد جماع کے اور پیچھے مہل قوی اور پیچھے حمام کے اور معدہ جات پر خصوصاً خرو زہ پانی اور شربت پینا رومی ہے اور اگر پانی کی برداشت نہ ہو سکے تو اس کو نہ سے کہ جبکہ مونہ تنگ ہو چونس چونس پانی نہیں اور اگر پیاس بلغم لزج سے یا مالح سے ہوتی ہے جب ایسی حالت میں پانی پیا جاتا ہے تو پیاس زیادہ ہو جاتی ہے اور اگر پیاس پر صبر کیا جاوے تو طبیعت مادہ معطشہ کو پکاتی ہے اور اوسکو بچھلاتی ہے پس پیاس ساکن ہو جاتی ہے اس واسطے اکثر ایسی پیاس گرم شینوں سے مثل شہد کے ساکن ہو جاتی ہے۔

ح

جب غذا ہضم ہونی شروع ہوا اسکے بعد میں پانی پیوین یعنی جب غذا ہضم ہونی شروع ہو جائے جب پانی پیوین اس واسطے کہ یہ ہی وقت اسکی احتیاج کا ہے جیسا کہ بیان کیا کہ فائدہ اوسکے پینے کا غذا کا پتلا کرنا ہے تاکہ ہضم کے واسطے مستعد کرے اور مسالک تنگ بن جاری ہو اور پانی کا پینا پیچھے غذا کے قبل ظہور آثار ہضم اور قبل عمل کرفوت معدہ کو یعنی معدہ کی قوت سے اس پر ابھی عمل نہ کیا ہو رومی ہر واسطے کہ پانی بسبب برودت کے مانع حرارت معدہ ہے کہ جو معدین ہضم ہے اور پینا پانی کا اثنا و طعام میں بہ نسبت پیچھے پانی پینے کے زیادہ تر خراب ہے اس واسطے کہ اس میں ایک اور بھی فساد ہے کہ مانع استقرار اجزائے غذا ہے یعنی غذا کو ٹھہرنے سے مانع ہے اور مانع تراکم بعض غذا کا ہے بعض پر اور غذا کو اسفل معدہ میں جمع نہیں ہونے دیتا یعنی اسے غذا معدہ کے اسفل میں جمع نہیں ہوتے اور ہضم اسفل میں اکمل ہوتا ہے اور بعض دوستوں سے میں سنا ہے کہ پانی اثنا و طعام میں پینا جس شخص کا معدہ گرم ہو مانع تولید حصاۃ گردہ ہے بعض آدمی ایسے ہیں کہ اثنا و طعام میں پانی پینے سے نفع پاتے ہیں اور وہ وہ لوگ ہیں کہ جبکہ معدہ نہایت گرم ہو اس واسطے کہ حرارت معدہ کی اوس پانی کی تعدیل کرتی ہے اور اوسکی بہوک کو صادق کرتی ہے پس ہضم اوسکا جمید ہوتا ہے جس شخص کی شہوت غذا بسبب حرارت معدہ کے ضعیف ہو تو پانی پینے سے شہوت اوسکی بسبب تعدیل کرنے سے معدہ کے

یعنی وہ معدہ کی تعدیل کرتا ہے قوی ہوتی ہے اور پانی اور اور مشروبات کا نہا رہینا اور پیچھے خمر کے خصوصاً جماع کے بعد اور پیچھے مہل قوی کے اور پیچھے حمام کے نکلنے کے اور بعد کہا نے میوہ جات کے خصوصاً خربوزہ کے خراب ہے اس واسطے کہ حرارت غرازی کو بچھاتا ہے اور بدن کو ڈھیلا کرتا ہے اور وقت تناول کرنے میوہ جات کے خصوصاً وقت تناول کرنے خربوزہ کے رطوبات فضلیہ جمع ہوتے ہیں جس کے پانی پیا جاتا ہے تو مائیت اور رطوبت کی اوسمین زیادتی کرتا ہے اور عطش کی دفرم ہیں اول صادق وہ وہ ہے کہ محتاج ہوتی ہے غذا بیچ اور سکے واسطے پکا کرنے اور بد رق کے دوسرے کاذب ہے وہ وہ ہے کہ ہوتی ہے بلغم لزج سے یا مالح سے علامات اوسکی یہ ہے کہ پانی کے پینے سے تسکین نہیں ہوتی ہے اگر تھوڑی دیر صبر کیا جاوے تو مادہ پکتا ہے اور گھلتا ہے پس عطش ساکن ہوتی ہے اور یہ پیاس اکثر اشیاء گرم سے مثل شہد وغیرہ کے ساکن ہوتی ہے کیہ یہ اس بلغم کو دفع کرتی ہیں۔

ن

عمدہ شراب وہ ہے کہ خوش طعم ہو اور بواؤ کی عمدہ ہو اور رنگ اوسکا صاف ہو اور قوام و کما معتدل ہو

ح

ایسی شراب اس واسطے عمدہ ہے کہ بوجہ خوش طعم ہونے کے مونہ میں خوشبو پیدا کرتی ہے اور بوجہ خوشبودار ہونے کے قلب کو تغیر کرتی ہے اور دماغ کو تقویت ہوتی ہے اور بسبب صفائی رنگ کے نفس کو نشاط حاصل ہوتا ہے اور سرور ہوتا ہے اور بسبب اعتدال قوام کے معدہ بقیل نہیں ہوتی جس شراب میں یہ صفات ہوتے ہیں تو طبیعت اوسکی طرف متوجہ ہوتی ہے اور اوسمین اچھا عمل کرتی ہے پس بدن کے واسطے عمدہ غذا ہوتی ہے اور اسمین چہرہ کی تہ

ن

علامت عمدہ شراب کی یہ ہے کہ اوسمین آمیزش نہ ہو اور اگر تھوڑی شراب کو بھی مدت تک رکھ کر چھوڑ دین نہ بگڑے اور جہ قدر زمانہ ادبہ گزر جائے اوسکا اچھا ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

ح

علامت عہدگی کی یہ ہے کہ نضج اس کا کل ہو اور اسکے اجزاء آپس میں خوب ملے ہوئے ہوں اور انھیں ہضم
مفسدہ سے خالی ہوں اور بہت دیر رکھنے سے نہ بگڑے اور یہہ جو کہا ہے کہ تھوڑی سی شراب مدت تک
رک کر چھوڑیں نہ بگڑے اس واسطے کہا ہے کہ کشیمین فساد بسبب کثرت کے ممکن ہے کہ نہ اثر کرے پس
نہیں لازم آتا ہے یہہ کہ عدم فساد بسبب عہدگی ہو۔

ن

ریقن لطیف ہے اور بہت جلد نشہ لاتی ہے اور بہت جلد تحلیل ہو جاتی ہے اور غلیظ بطی الاخذ ہے
یعنی بہت دیر میں نشہ لاتی ہے اور بہت دیر میں تحلیل ہوتی ہے اور بہت دیر تک خام رہتا ہے لیکن
بدن کو موٹا کرتی ہے خصوصاً میٹھی پینے والے کو چاہئے کہ اسکی کثرت سے پرہیز کرے۔

ح

شراب قیقن الطیف ہے کہ بسبب رقت کے بہت جلد ہضم ہو جاتی ہے اور غذا کہ جو اس سے حاصل ہوتی
ہے لطیف المحو ہوتی ہے بسبب رقت اپنی کے بخاریت اور انحلال کو قبول کرتی ہے اس واسطے بہت جلد
نشہ لاتی ہے اور بہت جلد تحلیل ہو جاتی ہے اور غلیظ کا حکم اسکے خلاف ہے اور غلیظ بدن کو موٹا کرتی
ہے اس واسطے کہ اسے خون شہین کثرت سے حاصل ہو تاہم اور اسے گوشت زیادہ پیدا ہوتا ہے اور غلیظ کہ
جو میٹھی ہے وہ بہت ہی موٹا کرتی ہے اس واسطے کہ طبیعت اس سے لذت پاتی ہے پس طبیعت اسکی طرف
بجوبی تمام متوجہ ہوتی ہے اور جگر بھی اس میں کامل طور پر عمل کرتا ہے اسکی کثرت سے پرہیز کرنا چاہئے
اس واسطے کہ غلیظ بسبب غلظت کے سیدہ پیدا کرتی ہے اور جگر کو جگر اپنے نفس کی طرف قبل اس کے
ہضم ہونے کے جذب کرتا ہے یہ موجب سہ کا ہے۔

ن

جوان اور کرم مزاج والوں کو شراب سفید پینا چاہئے کہ پینے سے پہلے اس میں بہت پانی ملائیں اور
بہت دیر رہنے دیں اور نہ ہوں کو سرد رنگ کو چاہئے اور اس میں پانی کم ملائیں اگر تغذیہ اور فریجی کا

ارادہ ہو تو سرخ رنگ کی عمدہ ہے اور شیخ جس قدر برداشت کر سکے پینی چاہئے اور اگر کون کو اسے بہتر نہ کرنا چاہئے اور شبان کہ تعدیل سے پینی چاہئے۔

ح

مستان اور گرم مزاج والے کو یہ مناسب ہے کہ سفید شراب پیوین اور بہت سا پانی اور سین ملائیں اور بہت دیر رہنے دین یہ بہ نسبت اور شرابوں کے سرد ہوتی ہے اور ان دونوں کی غذا بھی سرد ہونا واجب ہے اور بہت دیر تک پانی میں ملا کر رکھنے سے یہ غرض ہے کہ جقدر مدت گزرے گی اور سیدہ شراب کی تیزی کو پانی توڑ دیا اور شیخ کو زرد مناسب ہے کہ جسمیں پانی کم ملا ہو اس واسطے کہ مزاج کا سبب رطوبت غریبہ بالہ کے سرد تر ہے اور زرد قلیل الماد انواع شراب سے گرم ہے اگر فربہ ہی و تغذیہ قصد کریں تو شراب سرخ اون کے واسطے مناسب ہے اس واسطے کہ اگرچہ حرارت اوسکی زرد سے کم ہے مگر غذا زیادہ ہے اس واسطے کہ اکثر وہ دم کی طرف مستحیل ہو جاتا ہے اور شیخ جس قدر برداشت کر سکے پیئے اس واسطے کہ اوسکو بہ نسبت اور دن کے تقویت کے زیادہ احتیاج ہے اور اگر کون کو سبب اسکے کہ انکا مزاج حار ہے پنا اسکا متاع نہیں ہے شیخ نے کہا ہے کہ اگر کون کے حق میں شراب ایسی ہے کہ جیسے ضعیف لکڑی پر آگ پر آگ ڈالیں شاب کو مقدار شراب میں اعتدال واجب ہے اس واسطے کہ وہ درمیان اگر کون اور شیخ کے میں پس اوسکو قلیل سے نفع نہیں ہوتا ہے اس واسطے کہ اوسکو شل شیخ کے احتیاج قوت کی ہے اور کثیر سے سبب گرم ہونے کے ضرر ہوتا ہے شل اگر کون کے۔

ن

جبکہ غذا عمدہ سے منحصر ہو جاوے اور سوت شراب پیوین اور اثناء طعام میں اور بعد طعام کے سبب اسکے کہ غذا کچی اوسکے ہمراہ نفوذ کرتی ہے مضر ہے اور جو شخص معتاد ہوتا ہے اور سبکیچہ میں شراب پینا معین ہضم ہوتا ہے نہ اس قدر کہ نفوذ پر تقویت دے اور اسوت تک کہ سرد زیادہ کیے اور رنگ اچھا کرے اور بشرہ ملایم کرے اور جلد کو تراورڈہن سلیم کرے اور جلد کا

منشط پیدا کرے زیادتی سے خوف نہ کریں اگر پیٹنگلی آوے اور جی متلاوے اور قے آوے اور بدن اور دماغ ثقیل ہو اور ذہن پراگندہ ہو اور حرکات مسترخ ہوں پس اسکا ترک کرنا واجب ہے اسوقت میں واجب ہے کہ قے کریں اور تھوڑی شراب پیکرتے کرنا برابر ہے کہ اسے بدن سے وہ خیر کہ بدن کو اسے نفع پہنچتا ہے نکلتی ہے اور شراب چوٹے گلاسوں میں پینا بڑے گلاسوں سے عمدہ ہے اور دوسرا درجہ بیوین کہ جب پہلا ہضم ہو جاوے اور مجلس شراب کو گھومتوں وغیرہ سے راستہ کریں اور معشوقوں اور دوستوں اور احباب کو دامن جمع کریں اور عطر کی خوشبو سے محفل کو بامین اور ناچ وغیرہ کا بھی چرچا ہو اور جو شے کہ غم پیدا کرتی ہوں اور طبیعت کو کلفت دیتی ہوں اور نگود و در کریں اور میل وغیرہ سے جسم کو پاک کریں اور غسل کر کے کپڑے نہایت عمدہ پہنیں اور سراور و اٹھی کے بالوں میں کنگھی کر لیں انکو بنوائیں اور ناخن ترشوائیں اور یہ مقام بلند مقام ہے پولہ و وسیع ہو اگر لب دریا ہو تو کیا کہنا اور یہ سب اس واسطے ہیں کہ شراب قوائے نفسانی کو حرکت میں لاتی ہے اور شہوتوں کو براگینختہ کرتی ہے پس حیثیت طبیعت کسی اپنے مطلوب کو نہ پائگی تو نفس اذیت پائیکا اور طبیعت اوسمیں جیسا کہ تصرف کرنا چاہئے نہیں کرے گی بسا اوقات فاسد ہو جاتی ہے پس اسوقت میں ضرر اسکا اوسکے نفع سے زیادہ ہوگا منافع شراب کے بعض نفسانی ہیں بعض بدنی نفسانی نفع جو آکر ہوتا ہے وہ سوا اسکے اور کسی سے نہیں ہوتا نفسانی نفع مثل سرور اور شاد ہونے اور تقویت نفس کے ہے اور اسکے پینے سے اہلیت آجاتی ہے اور شجاعت پیدا کرتی ہے اور بخل اور غم اور فکر فاسد کو دور کرتی ہے بسبب اسکے کہ تفریح اسکی مضاد سودا کی ہے بالحولیا کے واسطے انفع اشیا میں سے ہے اور روح کو صاف کرتی ہے اور گمان کو نیک کرتی ہے اور خلق پیدا کرتی ہے اور قوی دماغ کے ذہن کو قوی کرتی ہے اسواسطے کہ دماغ اسکا شراب مسکرہ سے منفعل نہیں ہوتا ہے بلکہ اسکی حرارت لطیف سے بھی منفعل نہیں ہوتا ہے پس ذہن اسکا صاف ہوتا ہے اسواسطے کہ جبکہ دماغ قوی ہوتا ہے اوںکو نشہ جلدی نہیں ہوتا اور جلدی نشہ ہونے اور جلدی نہ ہونے سے

دماغ کی قوت اور ضعف جانا جاتا ہے اور بدنی نفع جو اسے ہوتا ہے وہ نفع معاجین اور مرکبات سے
 یہی حاصل ہوتا ہے وہ منافع مشکل ہیں بدنی نفع یہ ہے کہ رنگ کو نکھارتی ہے اور شہ اقیقیت پیدا کرتی
 ہے اور حرارت غریزی کو تقویت دیتی ہے اور اسکو اوٹھاتی ہے اور رطوبات کو بچاتی ہے اور انکو
 پہلاتی ہے اور مجاری کو کھولتی ہے اور سدہ کو نابل کرتی ہے اور سام کو کھولتی ہے اور ضمیم کو قوت دیتی
 ہے اور روح کو زیادہ کرتی ہے اور اسکو لطیف کرتی ہے اور روح اور خون میں اناریت پیدا کرتی
 ہے اور اون کو پاک کرتی ہے اور بلیغ کو نکالتی ہے اور اسکو لطیف کرتی ہے اور دفعہ اور ترطیب کرتی
 ہے صفر کو اور سودا کے مزاج کی تبدیل کرتی ہے اور سودا کو نکالتی ہے اور نفع اسکا تو اٹھے طبیعت
 اور حیوانیہ کو بہ نسبت تو اسے نفسانیہ کے زیادہ ہوتا ہے اور ہمیشہ اسکو پینا ذہن کو بلبہ کرتا ہے اور
 اور عصب کو ٹھیک کرتا ہے اور مورث ریشہ و تشہید اکثر شرابی کو سکنتہ ہو جاتا ہے اور مر جاتا ہے
 اور شراب خالص کدینا خون کو جلا دیتا ہے دماغ اور عصب کے مزاج کو فاسد کرتا ہے سطر سے بسبب نفع او
 اسہال کے دوسنظار یا کا خوف ہے اور تشہید دماغ اور عصب کی قوت کو مست کرتا ہے ایک
 مہینہ میں دو دفعہ کے سینے کا ڈنہ نہیں ہے کہ دماغ کی قوت کو راحت دیتا ہے اور سرد فصل اور سرد شہر
 میں شراب کے کثرت اور اسکی قوت کی برداشت ہو سکتی ہے تیرہ یہ ہے کہ بعد اس کے اگر نہ کہا جائے
 لیکن گرم مزاج کو کبھی گزک بھی اور سبب اور آنا اور امرو و زعفران اور قرص لمبو اور حماض اور
 اترج اور اس کے شربت سے نفع ہوتا ہے بلکہ کبھی قرص کا فور کی حاجت ہوتی ہے جیسا کہ مذوقین
 کے اسطے استعمال کرتے ہیں اور سرد مزاج کو گزک جو ارش سبب اور کبھی اور کلفندہ اور چہوارہ
 اور پتہ مناسب ہے اور مرطوب مزاج والے کو قصاصہ اور زیتون المار اور پتہ اور بادام
 کے ساتھ نافع ہے اور بادام کا گزک کرنا تشہ کو دیر تک رکھتا ہے خصوصاً کرٹوسے کا پچاس بادام کا قبل
 شراب کے کہانا تشہ کا نفع ہے اسطرح سے تخم قنبطی ہمراہ نمک کے اور کہانا تشہ کا نفع ہے اور گرم کد کا قبل
 شراب کے اسطرح استعمال کرنا مدرات کا اور ترزاید کا کہ یہ دو فون مرغن ہون اگر چہ یہ بھی اسکر
 ہیں لیکن کثرت شراب کو بھی مانع ہیں اور حبسے تشہ جلدی ہو جاتا ہے جو الطیب ہے اور اسطرح عود

یعنی اگر ویشلیم اور بینگ اور زعفران سے کل یہ مفرد و مجموعاً نشہ لاتی ہیں اور پیچ اور نلح اور شوکران اور افسیوں میں اور یہ بہت جلد نشہ لاتی ہیں اور کبھی شراب کا استعمال اور شخص کے واسطے ہی کیا جاتا ہے کہ جبکا ایسا علاج کرنا منظور ہو کہ اسکی حالت صحت میں بھی برداشت نہ کر سکے پس شراب ملا کر علاج کرتے ہیں شراب کی بو خشک و ذہنیہ اور راس اور دماغینی کے چبانے سے جاتی رہتی ہے عمدہ یہ ہے کہ شراب میں پانی ملاوین اور کبھی عرق گاؤ زبان ملائے ہیں یا سٹے تفریح زیادہ ہوتی ہے اور سرور عظیم پیدا ہوتا ہے اور کبھی گلاب ملایا جاتا ہے اسے معدہ اور دل کو قوت ہوتی ہے اور کبھی شوربا ملا کر ملاپتے ہیں اور یہہہ اس کے واسطے ہے کہ جس کو غشی طاری ہو یا ضعف ہو اور خوف اس بات کا ہو کہ جب تک شوربا پہنچکا خدا جائے کیا کیفیت ہو پس شراب ملائی جائے تاکہ شوربا جلد پہنچ جائے۔

ح

کلام مولف کا شراب کے احکام میں ہے اور اسکی زیادہ توضیح کی حاجت نہیں ہے اس واسطے کہ مولف نے خوب کہول کر لکھا ہے دوسرے شرح شریف میں حرام ہے پس ہم اس بحث کو نہیں لکھتے جو فقط کہ متن میں شرح کی محتاج ہیں اور مکمل شرح کرتے ہیں یہ قول مولف کا کہ جب غذا معدے سے منحدر ہو جو پیر میں یعنی جو قوت کہ ہضم معدی تمام ہوا ہو اور وہ وقت ہے کہ غذا حیل کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور اس میں مشبہ ہے اور وہ یہہہ ہے کہ شراب غذا کے ساتھ قبل ہضم ہونے اپنے لئے متوجہ ہوتی ہے بلکہ واجب ہے کہ اسے کچھ پہلے ہو تاکہ شراب معدہ میں ہضم ہو اور غذا کیساتھ جاری ہو اور یہ قول اس کا کہ شراب تو اسے طبعیہ اور حیوانیہ کو زیادہ فتح پہنچاتی ہے اس واسطے ہے کہ قوت انسانیہ کا مسکن دماغ ہے اور وہ انجرات شراب سے جبکہ زیادہ ہون ضرر پاتا ہے اور جرم دماغ کا ملایم ہے اور ضعیف ہے انجریوں کا اس سے تحلیل ہونا مشکل ہوتا ہے اگرچہ معدہ میں بھی رطوبت جمع ہوتی ہے مگر وہ سخت ہے اور ذی حس اور اس میں ہنا قد طبعیہ میں جو قوت کہ ضرر کو ادراک کرتا ہے ان منافذ سے دفع ہوتا ہے

یا تو امعاء سے دفع کرتا ہے پس اسہال آتے ہیں یا مری سے دفع کرتا ہے پس قے آتی ہے اور جگر کا جرم سخت ہے شراب انہیں عروق و قاق صلب ہیں نفوذ کرتی ہے اور قلب اور باقی اعضاؤں میں شراب بعد گزرنے جگر کے اور بعد ہضم ہونے کے نفوذ کرتی ہے اس پرچہ میں قوت بھی اوسکی ٹوٹ جاتی ہے پس یہ بہت جالی گئی کہ زیادہ تر ضرر شراب کا دماغ میں ہوتا ہے کہ وہ بسبب تبلیذ بہن اور مورث رعشہ اور تشنج اور سکتہ کے ہے اور شراب بالخصوص دل کو مضر ہے کہ یہ اود یہ قلبیہ سے ہے پس اوسکو قلب بہت جذب کرتا ہے پس قلب پر زیادہ وارد ہوتی ہے کہ قلب اوسکے دفع کرنے کی پروااشت نہیں لاسکتا پس دفعۃ موت آجاتی ہے اور مظاروہ شراب ہے کہ جس پرچہ چھینے گزرے ہوں اوس سے ذرا بظاہر یا کاخون ہے کہ اوسکو قیام کبد بھی کہتے ہیں اسواسطے کہ وہ نفاخ اور مہل سے جسوقت کہ نہ تحلیل ہو سکے اوسے استخراعات فضلیہ تو طبیعت اوسکے دفع کرنے پر متوجہ ہوگی پس اسہال دموی آویگے اسواسطے کہ اوسکو تہیق کرتی ہے اور جس شراب پرچہ چھینے سے زیادہ گزر جائیں اوسکو شراب متوسط کہتے ہیں اور جس پرچارہ بنس یا گزربا کین اوسکو شراب قدیم کہتے ہیں اور جو درمیان متوسط اور قدیم کے ہوا اوسکو غلیظ کہتے ہیں اور یہ قول مولف کا کہ فصل سرد اور شہر سرد میں کثرت اسکی نقصان نہیں کرتی اسواسطے کہ بدن کو گرم کرتی ہے اور خون کو پکا کرتی ہے پس مسبب اسکے طبیعت سرد خارجی کے دفع کرنے پر قوی ہوتی ہے یعنی اوسکی مقاومت کرتی ہے اور جو برومیں تکاثف ہوتا ہے اوسکو زایل کرتی ہے اور ترک کرنا گزک کا اولی اسوجہ سے ہے کہ گزک بہ نسبت شراب کے غلیظ ہوتی ہے پس شراب اوسکو غیر منہضم نفوذ کرتی ہے پس اوسے سدہ ہوتا ہے اور خوا کہ کا بیان معہ اوسکے مزاج اور احکام کے کیا جاوے گا اور لیموشہور ہے اور قرص کا نور کا نسخہ آگے لکھا جائے گا قضاہ سے خشک شے سے مراد ہے کہ جو دانتوں سے توڑ کر کبابی جامے مثل سہا بخ اور چھینے ہوئے چنوں کے اور مثل اسکے اور زیتون الما زیتون ہے کچا سبز کہ اوسکو پانی اور

نمک میں ڈال دین اور سرو اور قابض ہے جیسا کہ منحلج میں ہے سمرقندی نے کہا ہے کہ پیٹ کو جاری کرتا ہے اور قبضہ کو جالینوس نے کہا ہے کہ وہ کرب سفید ہے اور کہا ہے کہ اصل اس لفظ کی قن بیٹ ہے قن کرب کو کہتے ہیں اور بیٹ ایک قوم ہے کہ درمیان عراق کے بیٹ کے نیچے اگر ٹہرا کرتی تھی اور یہ گرم اول میں ہے اور خشک ثانی میں ہے ایسے ہی کرب ہے اور جوز الطیب جو زبویا کو کہتے ہیں اسکا بیان قریب کہا جاوے گا انشاء اللہ تعالیٰ اور ورق گرم خشک ہے تیسرے درجہ کے اول میں اور مورث نسیان و وحشت و خوف و کسل ہے خون کو جلاتی ہے شہوت کو طبع کرتی ہے اور مورث شہوت کلیہ ہے رنگ کو کمودت کی طرف متغیر کرتی ہے اور کل جو اس میں کلال پیدا کرتی ہے اور سرخ کی تین قسم ہیں سیاہ و سرخ و سفید سیاہ کا شگوفہ ارجوانی ہوتا ہے اور سرخ کی کلی زرد ہوتی ہے اور سفید کا شگوفہ سرد خشک ہے اور مخدر ہے لعل میر و ج کے ورق میں مشابہ انسان کی صورت کے اس واسطے اسکا نام میر و ج ہے اور یہ ایک بت کا نام ہے اور سرد خشک ہے اور مخدر اور شکران کہا اس ہے ورق اسکے مثل میر و ج کے ورق کے ہوتے ہیں مگر اسے چھوٹے ہوتے ہیں اور جڑ اسکی دقیق ہوتی ہے اور او سین پہل نہیں آتا ہے و ستورید و س نے کہا ہے کہ ساق اس کے مثل سولف کی ساق کے ہوتی ہے اور شگوفہ اسکا سفید ہوتا ہے اور یہ اس کے مثل انیسون کے ہوتے ہیں اور سرد خشک ہیں اور منوم اور سبت ہے اور انیسون خشک شمس سیاہ مصری کا عصا رہے سرد خشک ہے اور مخدر ہے اور مقدار اسکے کھانے کی برابر سور کے ہے دو دانگ سے زیادہ نہ کھانا چاہئے اور اس زنجبیل شامی کو کہتے ہیں بعض اون میں سے پستان ہیں اور بعض بری دونو قسم کا ورق ایک بالشت سے ایک گرتیک کا ہوتا ہے اور زمین پر فروش ہوتی ہے مثل غام کے اور گرم خشک ہے۔

ن

تدابیر حرکت بدنی اور سکون بدنی کے باقی رہا بدن کا بدون غذا کے محال ہے اور کل غذا جزو

عصونہ نہیں ہوتی ہے بلکہ وقت پر ہضم کے کچھ نہ کچھ اوستے باقی رہتی ہے پس اگر اسکو ویسے بھی چھوڑ دیا جائے اور ایک مدت گزر جائے تو وہ جمع ہو کر کیفیت ضرر پہنچائے گا یعنی بدن کو بنفسہ گرم کرے گا یا سبب عفونت کے گرم کرے گا یا بنفسہ سرد کرے گا یا سبب حرارت کے مطفی ہو کر کے سرد کرے گا یا سبب کمیت کے ضرر پہنچا دے گا یعنی سہہ پیدا کرے گا اور بدن کو ثقیل کرے گا اور جو امراض احتباس کا ہوگا اور اگر اسکو مستغرق کیا جائے تو بدن ادویہ سے متاثر نہ ہوگا اس واسطے کہ اکثر ادویہ میں سمیت ہوتی ہے اور یہ بھی بات ہے کہ مواد صلح بھی کہ جسے بدن کو نفع پہنچتا ہے وہ بھی اسکے ساتھ خارج ہوگا پس یہ فضلات ضرر کرتی ہیں اگر چھوڑ دئے جاویں یا مستغرق کئے جاویں اور حرکت منع کرنے تو لید اخلاط میں بہت قوی ہے یعنی گرم کرتی ہے اعضا کو اور اس کے فضلات کو سائل کرتی ہے پس کوئی چیز اس بقیہ سے بسبب اس حرکت کے باقی نہ رہے گی اور حرکت بدن کو سبک کرتی ہے اور غرحت دیتی ہے اور بدن کو قابل غذا کے گردانستی ہے اور مفاصل کو سخت نہ کرتی ہے اور روتا روتا اور رباط کو قوی کرتی ہے اور جمیع امراض مزاجیہ اور اکثر مزاجیہ سے حیوت کے اعتدال سے وقت کی بچھاؤی اور باقی تلباس پرین بالصواب ہون میں نہ گھٹتی

ح

مصنف احکام ریاضت کے بیان کرنا چاہتا ہے پہلے احتیاج کی وجہ بیان کرتا ہے کہ اسکی حالت کیوں ہے تقریر اسکی کئی مقدمات کی تمہید سے تعلق رکھتی ہے ایک یہ کہ بدن کا باقی رکھنا بدن غذا کے محال ہے اس واسطے کہ اسباب محملہ بالضرور بدن کو تحلیل کرتے ہیں اور بدن تحلیل کو قبول کرتا ہے جیسا کہ اس فصل میں کہ جہاں یہ بیان کیا ہے کہ موت کا آنا ضروری ہے بیان کیا گیا ہے دوسرے یہ کہ کل غذا جزو بدن نہیں ہوتی ہے بلکہ ہر ہضم کے وقت کچھ نہ کچھ باقی رہتی ہے کہ طبیعت واسطے اسکے اخراج کے کافی نہیں ہوتی ہے یہ قید ضرور ہونی چاہیے اگرچہ مولف نے اسکو چھوڑ دیا ہے اور یہ ہمارا قول کہ طبیعت اس کے نکالنے پر قادر نہیں ہوتی ہے سبب اسکی قلت کے ہے یا سبب اسکے ہے کہ طبیعت اس کے غیر میں مشغول ہوتی ہے

یالسبب ضعف کے اور ان کو دفع نہیں کر سکتی اس واسطے کہ وہ بسبب رقت اور غلط کئے
 واسطے اندفاع کے غیر صالح ہے تیسرے یہ کہ اگر ایسی بھی چھوڑ دے جاوین اور بدت گذر جائے
 تو جمع ہو جائیگی اور وہ کیفیت سے یا کمیت سے بدن کو ضرر کریگا کیفیت سے تو یہ اثر زمین
 کہ بدن کو گرم کرینگے یا تو بنفسہ گرم کرینگے کہ وہ صفر ہونگے یا خون ہونگے یا بسبب عفونت کے گرم
 کرینگے اس واسطے کہ کل مادہ عفنہ بدن کو گرم کرتا ہے یا سرد کرینگے یا تو بنفسہ سرد کرینگے یعنی وہ
 بلغم ہونگے یا سودا ہونگے یا بسبب انقطاع حرارت غیر زیرہ کے سرد کرینگے پس برودت بدن پر
 مستولی ہوگی و دوسرے یہ کہ بدن کو بسبب کثرت کی ایذا دینگے یعنی سدہ پیدا کرینگے اور
 بدن کو ثقیل کرینگے اور موجب امراض احتباس کا ہونگے مثل درم اور سقوط قوت شہوت کے
 اور ثقیل کرینگے بدن کو اور سست کرینگے چوتھے یہ کہ اگر ان کو دوائیوں سے استفادہ کیا جائے تو
 ان دوائیوں سے بدن کو ایذا ہوگی اس واسطے کہ اکثر دوائیں اسکی سمیہ ہوتی ہیں قوی کو اور
 طبیعت کو سست کرتی ہیں اور اسکی ساتھ خلط صالح بھی کہ جسے بدن کو نفع ہوتا ہے وہ بھی خارج
 ہوتی ہے اور وہ رطوبت غیر زیرہ اور روح ہے اور اسکے تابع اعضاء رکیہ اور قوی کا ضعیف
 ہونا ہے اس واسطے کہ دوا بدن کو ضرر کرتی ہے بقراط نے کہا ہے کہ دوا بدن کی منافی ہے اور
 بدن کو تکلیف دیتی ہے پس ان مقدمات سے جانا گیا کہ اگر ویسے بھی چھوڑ دی جاوین تو بھی
 ضرر کرتی ہیں اور اگر مستغرق کی جاوین جب بھی ضرر کرتی ہیں اور ریاضت ان فضلات
 کے جمع ہونے کی مانع ہے اور حامی بھی اگر تپ مانع اجتماع فضلات ہے لیکن ریاضت زیادہ تر
 مانع ہے اس واسطے کہ حامی باطن کو سرد کرتا ہے اور ظاہر کو گرم کرتا ہے اور حرکت ظاہر اور باطن دونوں
 کو گرم کرتی ہے اور نیز ریاضت سکون کی عادت کو کہ جو موجب تولید ان فضلات کا ہے زایل
 کرتی ہے بخلاف حامی کے اور دفع کرنا ان ریاضت کا ان فضلات کو ظاہر ہے اس واسطے کہ یہ
 اعضا کو گرم کرتی ہے اور اسکے فضلات کو سائل کرتی ہے اور بدن کو خفت پر آمادہ کرتی ہے اور
 بدن میں نشا پیدا کرتی ہے اور اسکو قابل غذا کئے گردانتی ہے معاصر کو سخت کرتی ہے

اور اوتار اور رباط کو سبب زایل کرنے رطوبات مرخیہ کے قوی کرتی ہے اور کل امراض
 ادویہ اور اکثر امراض مزاجیہ سے امن میں رکھتی ہے اور جمیع امراض مزاجیہ اس واسطے نہیں
 اکٹھا کہ بعد ناول میں سے ایسے ہیں کہ ان کو ریاضت موافق نہیں ہے مثل سور مزاج گرم
 کئے اور عمدہ ریاضت وہ ہے کہ جو معتدل ہو اور اپنے وقت پر واقع ہو۔

ن

وقت ریاضت کا بعد ہضم ہونے غذا اور بعد کامل ہونے ہضم کے ہے۔

ح

یعنی وقت ریاضت کا بعد اسخار غذا کے ہے کہ غذا مندر ہو جاوے اور ہضم کامل ہو جاوے
 علامت اسکی یہ ہے پیشاب کو رنگ اور قوام میں نفع ہو اور طبیعت کو دوسری غذا کی طاقت
 ہو اور یہ اس واسطے ہے کہ اگر ریاضت قبل ہضم کے کیا جائیگی تو طعام غیر منہضم بدن کی طرف
 نفوذ کرے گا اسے سدی کا ہونا لازم ہے اور ہضم طعام کے بعد سے وہ زمانہ مراد ہے کہ بہوک
 مستولی نہ ہو اس واسطے کہ ریاضت بعد بہت بہوک کے ضرر کرتی ہے یعنی بدکنو شک کرتی ہے۔

ن

ریاضت معتدلہ بشرہ کو سرخ کرتی ہے اور اس کو تر کرتی ہے اور عرق آنا شروع ہوتا ہے اور جسم
 عرق زیادہ آوے وہ مفرط ہے۔

ح

بشرہ کا ہے کہ ہونا ریاضت معتدلہ پر دلالت کرتا ہے اس واسطے کہ اگر ریاضت زیادہ ہوگی تو بشرہ
 کثرت تحمل کے رنگ کو زرد کرے گی جیسا کہ ناقہ میں ہوتا ہے اور ستر ہونا بشرہ کا کہ وہ انبساط اور
 انتفاخ ہونا بشرہ کا ہے ریاضت معتدلہ پر دلالت کرتا ہے اس واسطے کہ خون اور روح خارج
 کی طرف ہوتی ہیں اور یہ اس وقت ہوتا ہے کہ جب حرکت معتدل ہو اس واسطے کہ کثرت اوس کی
 موجب کثرت تحمل ہے اور یہ مورث محمود بدن ہے اور پسینی کا شروع ہونا اعتدال ریاضت

دلالت کرتا ہے اس واسطے کہ سیلانِ رطوبتِ قریہ کا جلد سے حرکت معتدلہ میں ہوتا ہے اور پسینا زیادہ آنا باطن سے بسبب شدتِ سخونت کے ہوتا ہے کہ جو حرکتِ منفردہ حاصل ہوتی ہے۔

ن

جس عضو کی کثرت سے ریاضت کیجائے وہ قوی ہوتا ہے خصوصاً اوس ریاضت میں کہ جو کیجائے بلکہ ہر ایک قوت کی شان سے یہی ہے جو شخص حفظِ زیادہ کرے گا اوسکا حافظ قوی ہوگا ایسے ہی جو فکر اور تخیل زیادہ کرے گا اوسکا فکر اور تخیل زیادہ ہوگا۔

ح

اس کی شرح کی حاجت نہیں ہے۔

ن

ہر ایک عضو کے واسطے ریاضت مخصوص ہے ریاضتِ صدر کی ٹیپا ہے کہ پہلے آہستہ آہستہ ٹیپو یہ پھر بتدریج زور سے ٹیپوین کان کی ریاضت نغاتِ لذیذہ کا سنا ہے اور ریاضتِ آنکھ کی وقتِ فوقتاً خطِ باریک ٹیپنا اور اشیا جمیلہ کا دیکھنا اور گھوڑے پر سوار ہونا ریاضتِ معتدل کل بدن کی ہے اور تحلیل اس میں زیادہ ہوتی ہے تسخین سے اور یہی ناقہمین کو نفع کرتی ہے اس واسطے کہ باقی مادہ مرض کو تحلیل کرتی ہے اس طرح جہولاجہولنا لیکن گھوڑا دوڑانے میں تحلیل اور تسخین دونوں ایہیں اور گیند کا کھیلنا ریاضتِ بدن اور نفس دونوں کے ہے اس سبب سے کہ فرحت ہوتی ہے سببِ غلبہ کے اور عقدہ آتا ہے بسببِ مغلوب ہونے کے ایسے ہی بازی بد کے گھوڑا دوڑانا ہے اور کشتی میں سوار ہونا اخلاط کو حرکت اور دوران میں لاتا ہے اور امراضِ مزمنہ کو قلع کرتا ہے مثلِ جذام اور طیندر کے اس واسطے کہ نفسِ فرح اور فرح کے سبب مختلف ہوتا ہے اور معدہ اور مضغ کو قوت دیتا ہے جسوقت کہ کشتی میں جی متلاوے اور قے آوے تو بسببِ فضول کے خارج ہونے کے نافع ہے اور قے کو نیک کرنا چاہئے۔

ح

ریاضت کی دو قسم ہیں عام و خاص عام وہ ہے کہ نفع او سکا کل بدن کو عام ہوا اور خاص وہ ہے کہ او سکا نفع خاص کسی عضو کو ہو مولف نے ان دونوں قسموں کے بہت سی قسمیں بیان کی ہیں بعض اول میں سے صدر کی ریاضت ہیں وہ ٹپڑہنا ہے اور یہ ریاضت اکلی صدر کی نہیں ہے بلکہ او سکے اور تمام اعضائے نفس کی مثل مونہہ اور زبان کے بسبب قمع کرنے والے بسبب نطق کے اور مثل لمبات کے بسبب اسکے کہ وہ وقت آواز کے کھچتا ہے اور مثل صندق کے کہ وہ بھی وقت آواز کے کھچتا ہے ریاضت ہے اور عمدہ اسکی یہہ ریاضت ہے کہ پہلو آہستہ آہستہ پٹرین پر تدریجاً زور سے پٹرین اسواسطے کہ فعل قوی یکا یک مضربے بعض اونہیں سے کان کی ریاضت ہے اور وہ چند نعمات لذیذہ کلیہ باریک ہون یا بہاری ہون یا ان دونوں کے درمیان میں ہون اس میں ہی تدریج واجب ہے اور بعض اول میں سے ریاضت آنکھ کی ہے اور وہ خط باریک کا وقت فوقتاً ٹپڑہنا ہے اور اشیاء جمیلہ اور مواضع بعیدہ کا دیکھنا ہے اور بجار معتدل ہے اور بعض اول میں سے گھوڑے پر سوار ہونا ہے اور نیز ریاضت تمام بدن کی ہے اور اس میں تحلیل تسخیر سے زیادہ ہوتی ہے اس واسطے اس میں نفس کو توازن ہوتا ہے اور اخلاط کو ثوران نہیں ہوتا ہے اور یہ ناقصین کو نافع ہے اور اس میں بقایا امر ضرر بسبب خارج کرنے اور خیر کے کہ نہیں خارج کرتی ہے او سکود و استحلیل ہوتی ہیں اور بعض ریاضت جہولے میں جہولنا ہے کہڑے ہو کر یا میٹھ کر حاجت لیسٹ کر حشوق کہ آہستگی سے ہوتا ریاضت تمام بدن کی ہے مثل گھوڑے کی سواری کے کہ باعث الٰہی ہوا اور ترجمہ میل کو کہتے ہیں اور راج جمع ارجوعہ کی ہے وہ وہ ہے کہ اوس میں ڈر کے سوار ہوتے ہیں اور او سکود حرکت دیتے ہیں عرب میں کہتے ہیں ترجمہ لا ارجوعۃ بالغلام یعنی مایل ہوا ارجوعہ بسبب غلام کے بعض اول میں سے گھوڑے کا دوڑانا ہے یہہ ریاضت تمام بدن کی ہے ۔ ۔ ۔

اور یہہ ریاضت قویہ سے ہے تحلیل اور تسخیر اس میں زیادہ ہوتی ہے اس واسطے

آہستگی کیا تہہ نفس چاہتا ہے بعض اول میں سے گینگہ کہلنا ہے خواہ گینگہ چھوٹے ہو یا بڑی ہو۔

یہ ریاضت بدن اور نفس دونوں کی ہے ریاضت بدن کی تو غاہر ہے اور ریاضت نفس کی اس وجہ سے کہ ایک دفعہ تو سبب غالب ہونے کے فرح ہوتا ہے اور دوسری دفعہ سبب مقہور ہونے کے غضب ہوتا ہے اور اطلاق ریاضت کا فعل نفس پر مجاز ہے اس واسطے کہ وہ اصطلاح میں مخصوص حرکت بدنی سے ہے بعض اوقات میں سے گھوڑے سے بازی کرنا ہے اور یہہہ . ریاضت بدن اور نفس میں مثل گیند کے کھیلنے کے ہے بعض اوقات میں سے کشتی میں سوار ہونا ہے یہہہ کل بدن کی ریاضت ہے اخلاط کو حرکت اور ثوران میں لا کر ہے اس واسطے کہ . . . نفس اور سکو کچھ کو چمکتا ہے خوش ہوتا ہے پس اخلاط اور کیرطین کو حرکت کرتے ہیں اس واسطے کہ سبب حرکت اس میں رقت اور لطافت عارض ہوتی ہے پس وہ بلند ہوتی ہیں خصوصاً جس وقت کہ صفراوی ہوں اور مواد غلیظ رقیق کے تابع ہے اس واسطے غثیان اور قے کشتی میں عارض ہوتا ہے اور امراض مزمنہ مثل جذام اور جلند اور سکتہ اور پردہ اور نفخ معدہ کشتی میں سوار ہونے سے منتقل ہوتے ہیں اس واسطے کہ نفیر فرح اور خوف سے مختلف ہوتا ہے پس مواد ایک مرتبہ داخل کی طرف اور ایک مرتبہ خارج کی طرف متحرک ہوتا ہے اور اس کو دفع کرنے پر آمادہ کرتا ہے کہ اس کا دفع ہونا سبب غلظت اور سبب اعضا میں تشبث ہونے کے مشکل تھا اور کشتی میں سوار ہونا معدہ اور ہضم کو قوت دیتا ہے سبب دفع کرنے اور اس کے فضلات کے کہ جو موجب اس کے ضعف اور اذیت کو ہضم کا ہے اور جس وقت کہ کشتی میں غثیان اور قے عارض ہوا اس کو متنبہ نہ کرنا چاہئے اس واسطے کہ سبب فضول کے خارج ہونے کے نفع ہوتا ہے مگر جس وقت کہ اسے ضعیف ہونے لگے پس اس وقت اس کا بند کرنا اس چیز سے کہ جو غثیان اور قے میں بیان کی جائیگی واجب ہے۔

ن

بعض ریاضات میں سے دلک یعنی ملنا ہے دلک کی کئی قسم ہیں بعض اوقات میں سے خوش ہے اگر زیادتی سے نہ ہو تو رنگ کو سرخ اور بدن کو قریر کرتا ہے اور زیادتی اس کی تحلیل ہوتی ہے

بعض اون میں سے صلب ہے یہہ اعضائے ضعیفہ کو قوی کرتا ہے اور بعض اون میں سے نرم ہے یہہ بدن کو ڈھیلا کرتا ہے بعض اون میں سے کشیدہ ہے یہہ بدن کو دبلا کرتا ہے بعض اون میں سے معتدل ہے یہہ بدن کو رنگین کرتا ہے۔

ح

دلکبہی ریاضت کی قسم سے ہے اور اسکی احتیاج کی یہہ وجہ ہے کہ کبھی مادہ غلیظ اور لہجہ بعض اعضا میں حایل ہوتا ہے اور وہ جب ہاتھ سے مالش کی جائے تب خارج ہوتا ہے یعنی ہاتھ سے ملنا اور سکوسق کرتا ہے اور اسکو اس عضو سے کہ جس میں وہ متشبث ہے جدا کرتا ہے اور دلک کی کئی قسم ہیں بعض اون میں سے خش ہے اور وہ وہ ہے کہ سخت ہاتھ سے یا سخت کپڑے سے کریں یہہ جو قوت کہ زیادتی سے نہ کیا جائے تو رنگ کو سرخ کرتا ہے عضو کو رنگین کرتا ہے خون کو خارج کی طرف جذب کرتا ہے اور جو قوت کہ زیادتی کو جاوے تو اسوقت میں عضو کو بسبب فرط تحلیل کے دبلا کرتا ہے اور بعض اون میں سے اسکی صے یہہ خشن کی ضد ہے یہہ سرخ اور رنگین خشن سے کم کرتا ہے اور جبکہ کہ تحلیل ہونا چاہئے تحلیل نہیں کرتا اور یہہ حقیقت میں لین یعنی نرم کے حکم میں ہے اسسواسطے مؤلف نے اسکا ذکر نہیں کیا بعض اون میں سے صلب ہے وہ یہہ ہے کہ قوی طور سے دبا یا جاوے یہہ عضو کو سخت کرتا ہے اور ضعیف کو قوی کرتا ہے اسواسطے کہ عضو کو جو مضطرب ہوتا ہے تو یہہ مضطرب اجزا جو تحلیل ہوتے ہیں انکو جمع کرتا ہے اسواسطے کہ دبائے کی وجہ سے جو عضو مضطرب ہوتا ہے تو اسسبب سے اجزا اسکے جرح ہوتے ہیں اور وہ فضلات کہ جو موجب تشبث ہیں تحلیل ہو جاتا ہیں پس یہہ قوت اور صلاحیت کا فائدہ دیتا ہے بعض اون میں سے لین ہے یعنی نرم یہہ صلب کے خلاف ہے اور یہہ عضو کو ڈھیلا کرتا ہے اسواسطے کہ رطوبات اور سکی طرف سایل ہوتی ہیں اور جیسا کہ تحلیل ہونا چاہئے تحلیل نہیں ہوتا بعض اون میں سے کشیدہ ہے یہہ بسبب زیادہ تحلیل ہونے کے عضو کو دبلا کرتا ہے بعض انہیں سے معتدل ہو یہہ بلکو رنگین کرتا ہے اور غذا کو

حرف اوس کے جذب کرتا ہے۔

ن

سزاوار ہی یہ کہ مقدم کریں ریاضت پر ملے کو تاکہ اوس میں استعداد ریاضت کی ہو جاوے اور بعد ریاضت کے بھی ملین تاکہ قوت لوٹ آوے اور جو کہ عضد میں قریب جلد کے باقی رہ گیا ہے اور ریاضت میں تحلیل نہیں ہوا ہے تحلیل ہو جاوے اور مختلف طرح سے ملنا چاہے تاکہ تمام اعضا پر اثر ہو پچھے

ح

سزاوار ہے کہ ریاضت درمیان دو د لک کے کریں اول د لک بدن کو ریاضت کے واسطے مستعد کرتا ہے اس واسطے اسکو د لک استعدادی کہتے ہیں اور فائدہ اسکا یہ ہے کہ اگر ریاضت بدون د لک کے کی جائیگی تو فضلات متحرک ہونگے اور مجاری بنہین پڑھن محقق ہونگے اور قریب جلد کے جمع ہو جائیں گے اس میں ضرریتن ہے اور نیز یہ بھی ہو کہ اگر د لک نہ کیا جائیگا تو حرکت شدید کر گونکے پھٹنے کا اور عضلہ کے ٹوٹ جائیگا خوف مزید یہ بات ہے کہ انتقال سکون سے طرف ضد کو دفعہ بلا تعدد سوزی ہو واسطے طبیعت کے جلیا کر گزرا اور صفت اس د لک کی یہ ہے کہ ابتدا میں ملائم ہو بعد اسکے تھوڑا تھوڑا قوی کیا جائے اگر اس میں روغن کو استعمال کرے گا ارادہ ہو تو د لک کے بعد استعمال کریں دوسرا واسطے ٹوٹانے قوت اور بقایا امراض کے تحلیل کرنے کیواسطے اس کا نام د لک اترا دی ہو اور د لک مسکن ہی کہتے ہیں فائدہ اس کا قوت کا ٹوٹانا ہے بسبب اکثر کرنے حرارت لطیفہ کے اور بسبب تحلیل ہونے بقایا کو کہ جو صفت اسکی یہ ہے کہ ابتدا میں قوی ہو اور بعد اسکو کم کم ملائم کیا جائے اگر اس میں روغن استعمال کرنے کا ارادہ ہو تو د لک سے پہلے استعمال کریں بعض اطباء نے کہا ہے کہ استعمال روغن کا اس د لک میں جائز نہیں ہے اس واسطے کہ یہ واسطہ تحلیل کر دینا

اور اس میں مسام کا گہلا رہنا چاہئے اور روغن مسام کو منہ کرتا ہے جو اب اس کا یہ ہے کہ ہم یہ تسلیم نہیں کرتے جانیے کہ روغن گرم ہوں اور روغن گرم مسام کو کہوتے ہیں اور فضلات کو تحلیل کرتے ہیں اور سزاوار ہے یہ کہ دلک مختلف طرح سے کریں تاکہ تمام عضلات بدن متواضع کو شامل ہو اور برودت سے بچا جاسکے۔

ن تدبیر سونے اور جاگنے کی

عمدہ نیند وہ ہے کہ جو غریق یعنی گہرے اور متصل ہو یعنی برابر ہو یعنی یہ نہ ہو کہ کبھی جاگے اور کبھی سوئے اور معتدل المقدار ہو اور جب غذا ہضم ہو جاوے اور منہد رہونی شروع ہو جاوے اور چونکہ کے تابع ہے وہ ساکن ہو تب حادث ہو۔

ح

غریق اس واسطے عمدہ ہے کہ نمل در میان نوم اور نقطہ کے ردی ہے جیسا کہ جانا گیا اور متصل ہونا اس واسطے عمدہ ہے کہ جاگنا اثنائے نوم میں طبیعت کو برا نگینہ کرتا ہے اور اعتدال عمدہ اس واسطے ہے کہ زیادہ سونا مضر ہے اور یہ جو کہا کہ جب غذا ہضم ہو جاوے اور منہد رہونی شروع ہو اور نفع ساکن ہو اس واسطے ہے کہ حرارت غریزیہ باطن کی طرف متوجہ ہوتی ہے پس سوخت کہ غیر ہضم کو پاویگی تو کچی او سکود بنیں پیلادیگی پس سہ سہ پیدا ہوگا

ن

جو شخص کہ سونے سے ہضم کو مدد دینا چاہے تو اسکو چاہئے کہ اول تھوڑی دیر راہنی کروٹ لیٹے تاکہ غذا قعر عمدہ کی طرف منہد رہو بسبب مایل ہونے او سکے سید ہی طرف تاکہ لہوت سے جگر غذا کو جذبہ باکرے پس اس جگہ ہضم قوی ہوتا ہے بعد اسکے بائیں طرف دیر تک لیٹے رہیں تاکہ جگر عمدہ پر شامل ہو پس جس وقت کہ ہضم تمام ہو پھر سیدھی کروٹ لیٹیں تاکہ غذا جگر کی طرف منہد رہو پس پھر معین ہو۔

یہ بہتیت ہو کر کے معین ہضم ہے اس واسطے کہ سید ہی کروٹ تہوڑی دیر لیٹنے سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ غذا قعر معدہ میں منحدر ہو جاتی ہے اس واسطے کہ ہضم قعر معدہ میں قوی ہوتا ہے اور ہضم اس میں اس واسطے قوی ہوتا ہے کہ غذا بسبب اپنی ثقالت کے اس کی طرف جلدی نہروں کرتا ہے خصوصاً وہ کہ جو بہت غلیظ ہوا اور یہ جو کھا کہ داہنی کروٹ لیٹا غذا کو معدہ کی طرف منحدر کرنا ہے اس واسطے کہ قعر اس کا داہنی طرف مایل ہے تاکہ جگر غذا کو سہولت جذب کرے اس واسطے کہ جگر کی جگہ داہنی طرف ہے اور داہنی طرف اقوی ہے پس ہوتے ہیں افعال کبدیہ کہ جن کے ساتھ قوام اعتدائی بدن کا ہے اقوی اور کم لیٹا جو کھا ہے اس وجہ سے ہے کہ زیادہ لیٹنا موجب انحراف غذائے غیر ہضم کا ہے اور بعد اسکے داہنی طرف لوٹنے سے یہ فائدہ ہے کہ جگر معدہ پر شامل ہوتا ہے اور اس کو گرم کرتا ہے اور طول کا اعتبار اس وجہ سے کیا ہے تاکہ ہضم معدی تمام ہو اور بعد تمام ہضم معدی کے پھر داہنی طرف لوٹنا اس واسطے ہے کہ غذا کو جگر کی طرف منحدر ہونے پر معین ہو۔

ن

سوئے میں پسینہ زائد آنا جاگنے سے دلیل ہے غالب آنے طبیعت کے مادہ پراور آنا پسینہ کا جاگنے میں زاید سونے سے دلیل ہے اس امر پر کہ طبیعت نے مادہ کو اطراف اور جوانب بنیادیا

ح

جس مادہ کے تحلیل کا طبیعت عرق سے ارادہ کرتی ہے وہ یا تو جلد سے دور ہوتا ہے یعنی ہلزل میں غایہ ہوتا ہے یا اس کے قریب ہوتا ہے یعنی سطح ظاہر کی طرف مایل ہوتا ہے پس اگر اول ہو تو سوئے میں زیادہ پسینہ آتا ہے بہ نسبت جاگنے کے بسبب مستولی ہوئے طبیعت کے مادہ پراور اس واسطے کہ حرارت نوم میں باطن کی طرف جمع ہوتی ہے پس طبیعت کا محل قوی ہوتا ہے اگر ثانی ہو تو جاگنے میں زیادہ پسینہ آتا ہے بہ نسبت سونے کے اس واسطے کہ حرارت خارج کی طرف متحرک ہوتی ہے پس اس کے نواحی جلد سے خارج کرتی ہے۔

ن

جس شخص کو سوتے میں پیسینہ آوے اور ظاہر میں کوئی سبب نہ ہو تو یہ سمجھنا چاہئے کہ بدن اوس کا غذا سے یا خلط غلیظ سے مستی ہے۔

ح

یعنی جس آدھی کو نیند میں پسینہ زیادہ آوے اور کوئی سبب عرق کا ظاہر نہ معلوم ہو یعنی کثرت کپڑوں کی نہ ہو اور ہوا گرم نہ ہو اور مسام کھلی ہوں پس سمجھنا چاہئے کہ غذائے زاید سے کہ جسکا محل نہیں ہو سکتا یا خلط کثیر سے مستی ہے اس واسطے کہ یہ عرق مادہ رطب کے زیادہ ہونے سے آتا ہے اور زیادہ ہونا اسکا غذا کے کثیر کے کھانے سے ہوتا ہے غذا کے کثیر کے زمانہ کھانے کا اگر قریب ہو پس وہ اول ہے ورنہ دوسرا ہے۔

ن

تذییر استقرار و احتباس کی

اگر احتباس ہو تو طبیعت کو گوشت کے شوربے اور اوس شوربے سے کہ جس میں مہقند را و ہر پالک زیادہ ڈیرا ہے یا پالک یا لیمونہ سے یا قہطلم سے ملایم کریں لیکن قہطلم سے تلین کرنا عمدہ ہے خصوصاً بڑھوں کے واسطے مثل شافون اور چقندہ مسہلہ کے ہے اور چقندہ دینار و عن کا نفع کرتا ہے بڑھوں کو ساتھ تلین کے اور اسکا کوثر کرتا ہے اور گرم کرتا ہے اور حبوت کے تلین زیادہ ہوتو طبیعت کو بند کریں مثل اون غذاؤں کے کہ جسمیں ساق اور انگور خام اور زرشک اور زرشکی اتج کی ٹہری ہوا اور روغن اور چقندہ کو کم کھائیں۔

ح

اس کے شرح کرنے کی حاجت نہیں ہے۔

ن

حمام اور جلع بعض حالت صحت میں استقرارات متعدد سے ہے ان دونوں کا بیان کیا جاتا ہے۔

ح

حام اور جماع افول استفرغات میں سے ہے پس بحث بلا ان کے تحقیق کے کامل نہیں ہوتی۔

ن

حام وہ عمدہ ہے کہ جو پرانا ہوا اور فضا اور کسی وسیع ہوا اور پانی اور کاشیرین ہوا اور حرارت اور کسی معتدل ہوا

ح

پرانا حام اس وجہ سے عمدہ ہوتا ہے کہ اس میں انجریے چوئے وغیرہ کے نہیں ہوتے یہ انجریے روح و بدن کو منفرت پہنچاتے ہیں اور پانی کاشیرین ہونا اس واسطے ہے کہ غیر شیرین پانی مثل عالج وغیرہ کے حافظ صحت کو ضرر پہنچاتا ہے اور فضا کا کثا رہ ہونا اس واسطے ہے کہ جب فضا اور اس کے کثا رہ ہوگی تو ہوا اور سین کثرت سے داخل ہوگی اس واسطے کہ کم ہوا میں صدر نہیں کہلتا اور سانس آسانی سے نہیں آتا ہے حرارت کا معتدل ہونا اس واسطے ہے کہ شدید السخونت بسبب زیادتی تحلیل کے بدن کو خشک کرتا ہے اور شدت برودت سے تحلیل کے جو مقصد اصلی حام کا ہے نہیں حاصل ہوتی ہے اور اونی یہ ہے کہ سخونت موافق مزاج اس شخص کے ہونی چاہئے کہ جو حام میں داخل ہو بعض اطباء نے حام میں اور یہی ضعفین زیادہ کی ہیں وہ یہ ہے کہ حام کی ہوا اور روشنی یہی صاف ہوا اور وہاں کے بیٹھے وائے بھی خوبصورت ہوں اور خادم ہی وہاں کے اچھے ہوں اور نیز لکڑیاں یہی حام کی اچھی ہوں اور یہ سب صفات ہونی چاہئیں اس واسطے کہ ہر ایک کو ان میں سے فضیلت حام میں داخل ہے۔

ن

پہلا درجہ حام کا مہر و مرطب ہے اور دوسرا درجہ سخن اور مرطب ہے اور تیسرا درجہ سخن اور مرطب ہے

ح

عمدہ حام وہ ہے کہ جس میں درجہ ہوں اور اونی میں حرارت متفاوت ہوا اور یہ تینوں درجہ علاوہ اس درجہ کہ میں کہ جہاں کپڑی اوتارتے ہیں اس واسطے کہ وہ حام سے خارج ہیں تیسرا درجہ وہ ہے

کہ جس میں آگ روشن ہو اور اول درجہ اس درجہ سے کہ جس میں آگ جلاتے ہیں دوسرے
 ہے دوسرا درجہ وہ ہے کہ جو درمیان ان دونوں کے ہوا اول درجہ بسبب اسکے کہ اسکی
 ہوا میں حرارت کم ہوتی ہے یہ درجہ مرطب ہے اس واسطے کہ وہ ہوائے خارجی سے قریب
 ہے اور آگ سے دور ہے پس اس میں زیادہ تر تاثیر فقط پانی کے ہوتی ہے اس واسطے میر
 و مرطب ہوتا ہے حرارت عرضیہ سبب سے جدا ہو جاتی ہے پس حکم پانی ذاتی کا باقی رہتا ہے
 وہ تہید اور ترطیب ہے دوسرا درجہ سخن و مرطب ہے سخن تو بسبب اسکی ہوا کے ہے
 اس واسطے کہ ہوا اسکی درجہ اول سے سخن ہوتی ہو اور بسبب پانی کے مرطب ہے اور تیسرا
 درجہ سخن اور محقق ہے اس واسطے کہ ہوا اسکی زیادہ تحلیل ہو جاتی ہے قوت حرارت ہوا
 کے ساتھ پانی کا اثر باقی نہیں رہتا

ن

حام میں تدریج داخل ہونے اور خارج ہونے کا تدریج ہونے۔

ح

یعنی داخل ہونے ہی اور خارج ہوتے وقت بھی تدریج واجب ہے لیکن خارج ہونے میں تدریج
 داخل ہونے سے زیادہ واجب ہے اول میں تو اس واسطے تدریج واجب ہے کہ انتقال ضدی
 طرف دوسرے ضد کے بدن میں تکلیف پیدا کرتا ہے جیسا کہ گذرا اور دوسرے میں تدریج
 اسوجہ سے چاہئے کہ جو حام سے خارج ہوتا ہے قوت اسکی ضعیف ہوتی ہے اور اخلاط اسکی
 رقیق ہوتے ہیں سیلان کی طرف متوجہ ہوتی ہیں پس جو قوت کہ مسام اسکی برودت سے بند
 ہو گئے جلد کے نیچے جمع ہو گئے اسے حیات منہ حاصل ہو گئے بخلاف داخل ہونے کے۔

ن

حام میں زیادہ ٹھہرنا موجب غشی و کرب و خفقان ہے۔

ح

سبب اسکا اشتقاق ہوائے حارہ کا ہے کہ جو سخن قلب و روح ہی اور یہ مورث ان اعراض کے ہوا

ن

جسکا مزاج خشک ہو وہ پانی کو ہوا سے زیادہ استعمال کرے اور کبھی حاجت ہونی ہے طرف چھڑکنے پانی کے اور بند کرنے اوسے پانے کے اور پر زمین حمام کی تاکہ بخیر و سکی زیادہ ہو جیسا کہ مدقوقین کے واسطے کرتے ہیں اور مرطوب مزاج کو چاہئے کہ پانی کو ہوا سے زیادہ استعمال کرے اور کبھی پسینہ لانے کی ضرورت ہوتی ہے مثل استعمال پانی کے جیسا کہ جلد روالون کو لکھ کر قزین

ح

مراد پانی کو زیادہ ہوا سے استعمال کرنے سے یہ ہے کہ حمام والے کے بدن پر پانی زیادہ گرایا جاوے اور حمام میں کم ٹہرین اسکو حمام رطب کہتے ہیں یہ قوی التحلیل اور قوی الترطیب ہے اسواسطے کہ پانی مرطوب ہے اور یہ خشک مزاج اور خف بدن اور مسلول اور مدقوق کو مناسب ہے اور کبھی حاجت ہوتی ہے پانی کے چھڑکنے کی اور بند کرنے کی حمام میں تاکہ بخار زیادہ ہو اور مراد استعمال ہوا سے کہ زیادہ ہو پانی سے یہ ہے کہ پانی بدن پر کم گرایا جاوے اور حمام میں زیادہ ٹہرین اسکو حمام یابس کہتے ہیں اور یہ قوی التحلیل اور قلیل الترطیب ہے اور یہ مرطوب مزاج نہیں اور مستری اور جسکو زکام مادہ بارودہ نضج سے ہو مناسب ہے۔

ن

جب تک جلد بدن کی پہوہلی رہے اور سوقت تک حمام کریں اور جب سوقت بدن دبلا ہو اور کرب زیادہ ہو اور سوقت حمام کو ترک کریں بعد حمام کے محاف اور ٹائین خصوصاً جاڑوں میں اسواسطے کہ بدن ہوائے حام سے برووت کی طرف منتقل ہوتا ہے حمام کے پانی کو بدن تشریب کرتا ہے اس سبب سے حرارت عرضیہ بدن کے زایل ہوتی ہے پس بدن ٹھنڈا ہوتا ہے۔

ح

اس کی شرح کی حاجت نہیں ہے جو شخص حمام سے خارج ہو اسکو چاہئے کہ فی الفور غا کو نہ تاول

کے واسطے کہ حرارت غریزیہ باطن میں ضعیف ہوتی ہے اور حرارت غریبیہ مستولی ہوتی ہے پس غذا فاسد ہوتی ہے اور اولی یہ ہے کہ سووین تا کہ حرارت باطن کی طرف رجوع کرے اور قوی جمع ہوں۔

ن

جسکو ورم یا تفرق اتصال ہو یا تپ عفنہ ہو کہ جب تک مادہ کپ نہ جاوے اور اسکو حمام نہ کرنا چاہئے

ح

جسکو ورم ہو اور اسکو حمام مناسب نہیں ہے اسواسطے کہ حمام مواد کو سائل کرتا ہے اور اسکو تبدیل کرتا ہے پس ورم زیادہ ہوتا ہے اگر جو عضو کہ متورم ہوا اسکے ضعف کو معین ہوتا ہے اسواسطے کہ طبیعت مادہ کو عضو ضعیف کی طرف سائل کرتی ہے اور یہ بات بھی پوشیدہ نہیں ہے کہ یہ بات قبل نفع مادہ ورم کے ہوتی ہے اور جسکو تفرق اتصال ہو حمام مناسب نہیں ہے اسواسطے کہ دونوں طرفین جو زخم کے ہیں اوںکو ٹھیک کرتا ہے اور مواد کو اسکی طرف منجذب کرتا ہے اور اندمال سے مانع ہوتا ہے اور نیز مانع جفاف ہے اور جسکو تپ عفنہ ہو اور مادہ اوںکا غیر نفع ہو اور اسکو بھی حمام مناسب نہیں ہے اسواسطے کہ خونت حمام کی کھٹی تپ کی خونت میں لمباتی ہو اور پیچ عفنوت مادہ کی زیادتی کرتی ہے اور تحلیل سے نفع نہیں ہوتا ہے اسواسطے کہ مادہ غیر نفع ہو اور تپ عفنہ کی قید اسواسطے کہ علاوہ اسکو جو بخار میں مثل تپ یومیہ اور ذوق گراں کو حمام مناسب ہے اور قید مادہ کی عدم نفع ہو اسواسطے کہ اگر مادہ نفع ہو گا پس حمام اسکو تحلیل کرتا ہے جانا چاہئے کہ تجویز حمام کے واسطے محمول کی غیر نوبت میں چاہئے یعنی جس دن نوبت نہ آتی ہو اور اگر نوبت نوبت آوے تو جو نوبت نوبت نہ ہو اور اسکا وقت آنے کا دور ہو اور سو وقت کریں۔

ن

بعد غذا کے حمام کرنا بدیہن کو قریب کرتا ہے لیکن اسے سدول کا خوف ہے پس سدول کا بندوبست سکنجبین سادہ اور زبردی سے بحسب مزاج کریں۔

ح

کبھی بعد غذا کے حمام کیا جاتا ہے یعنی قبل اسکے کہ ہضم معدی تمام ہوا اور متغیر ہو فضلہ برائے
کیلوس سے اور یہ ممکن ہے لیکن اسے سدوں کا خوف ہے اول تو اسوجہ سے ہے
کہ حمام بسبب عرق لانے کے جذب کرتا ہے مادہ کو طرف سام کے محض پسینہ کے پس دوسرا
مادہ بسبب اسکے کہ غلامع ہے منجذب ہوتا ہے یہاں تک کہ یہ ہونچتا ہے جذب طرف
معدہ کے پس منجذب ہوتی ہے غذا اسے اور یہ ہضم کے واسطے قاصر ہے پس اسے بلغم
متولد ہوتا ہے اور یہ ممکن ہے دوسری کہ مادہ غیر نفع مسد ہے یہ ظاہر ہے جو قوت کہ واقع ہو
استعمال حمام کا بعد غذا کے واجب ہے تدارک کرنا سدوں کا ساتھ اس کے کہ جوشے مادہ کو قطع
کرے اور لطیف کرے مثل سکنجبین کے واسطے بعض مزاجوں کے اور بزوری ساتھ بزور بار
کے مثل کاسنی کے واسطے بعض کے اور ساتھ بزور جارہ کے مثل نیر کر فس کے واسطے دوسرے
اور شیخ بوعلی سینا بزور کو سکنجبین میں ملانے سے الحکار کرتا ہے اور اسکی تحقیق میں شیخ صاحب
موصوف نے ایک رسالہ لکھا ہے جو شخص اسکی تحقیق کرنا چاہے تو اس رسالہ کو دیکھے۔

ن

بعد حمام کے غذا کھانا بدن کو فریہ کرتا ہے اور سدہ سے امن ہوتا ہے ایسے ہی حمام کرنا بعد ہضم کے

ح

یہ ظاہر ہے اور مراد حمام کے بعد غذا کھانے سے یہ ہے کہ اور سکون حرارت غیرہ کے کہا وین
اور مراد استعمال کرنے حمام سے بعد ہضم کے یہ ہے کہ بعد ہضم معدی کے استعمال کریں۔

ن

اولیٰ میں حمام کرنا بدن کو دبا کرتا ہے اور خشک کرتا ہے اور جو لوگ قلیل الریاضت ہیں اول کو زیادہ
حمام کرنا چاہئے۔

ح

سبب اول کا تحلیل ہونا بلاورواور بدل کے ہے دوسرے کا سبب یہ ہے کہ تدارک کرتا ہے عمل
اور سکو کہ جو تقصیر تحلیل فضلات میں اسبب کمی ریاضت کے واقع ہوئی ہے۔

ن

ٹھنڈے پانی میں نہانا بد کو قوی کرتا ہے اور نشاط پیدا کرتا ہے اور قوی کو جمع کرتا ہے اور اسکو تقویت دیتا

ح

وجہ اسکی یہ ہے کہ سرد پانی اعضا کو ظاہری کو سخت کرتا ہے اور اسکو کشیف کرتا ہے اور اس کی
رخاوت کو زایل کرتا ہے یہ ہی مراد تقویت بدن سے ہے اور اسے یہ لازم ہوتا ہے کہ نہیں قبول
کرتا ہے ظاہر فعل حرارت غیر زیرہ کو پس تاثر اسکی باطن میں زیادہ ہوتی ہے پس فعل اسکا اس میں
قوی ہوتا ہے اور یہ ہی نشاط بدن اور قوی کے جمع ہونے اور اسکی تقویت سے مراد ہے۔

ن

گرمیوں کے موسم میں گرم مزاج معتدل لحم اور جوان کو دوپہر کو نہانا چاہئے اور بچوں کو اور بڑھوں کو
اور جس کو دست آتے ہوں یا تخم ہو یا تر ہو اسے روکنا چاہئے۔

ح

سرد پانی سے نہانے کے شرائط بیان کئے جاتے ہیں اول یہ کہ دن میں وقت دوپہر کا ہو اس واسطے
کہ یہ وقت حرارت کا ہے حرارت غیر زری برودت شدید سے مقہور نہ ہوگی دوسرے یہ کہ فصل
بہی گرم ہو اس واسطے کہ یہ بھی زمانہ حرارت کا ہے تیسرے یہ کہ نہانے والا گرم مزاج ہو وجہ
اسکی ظاہر ہے اور سے کہ جو بیان کیا گیا چوتھے یہ کہ معتدل اللحم ہو اس واسطے کہ اگر ضعیف ہوگا تو
برودت باطن کی طرف جلدی نفوذ کرے گی اور موٹا سرد مزاج اور قلیل الدم ہوتا ہے پس اس میں
وہ شے کہ پانی کی برودت کے مقاوم ہو نہیں ہوتی ہے پانچویں یہ کہ جوان ہو اس واسطے کہ اگر کون
کی حرارت رطوبات کے لیے بھیجی ہوئی ہوتی ہے پس وہ پانی کی برودت کی مقاومت نہیں کر سکتی
اور حرارت شیع کے قنا ہو نیکو ہوتی ہے یعنی قنا ہونے میں شروع ہوتی ہے اور برودت ضعف کو

زیادہ کرتا ہے چھٹے ہیہ کہ نہانے والے کو درست نہ آتے ہوں اس کی دروجہ بین ایک ہیہ کہ سر و پانی مواد کو عمق بدن کی طرف بچھڑتا ہے اور یہہ اسحال میں زیادتی کرتا ہے دوسرے ہیہ کہ اسہال مضعت ہیں اور حرارت پانی کی برودت سے بہاگتی ہے بہاگنا ضعف کو زیادہ کرتا ہے ساتوین ہیہ کہ او سکو تخمہ نہ ہوا سواسطے کہ سبب متوجہ ہونے حرارت کے داخل بدن کی طرف مادہ تخمہ کا بدن میں پھیل جاو لگا اسواسطے کہ مادہ تخمہ کا موجب انجھہ فاسدہ کے سرکی طرف صعود کرنے کا ہے اور پانی مانع او سکی تحلیل کا ہے پس وہ محقق ہو جاتی ہے اور اسے صداع ہوتا ہے آٹھوین ہیہ کہ نزلہ نہ ہوا سواسطے کہ برودت پانی کی نزلہ کے مادہ کو تحلیل سے مانع ہے بلکہ سبب عصر مواد کے داخل بدن کی طرف نزلہ میں زیادتی کرتی ہے۔

ن

حمامات گرمیہ کے پانی میں نہانا فضول کو تحلیل کرتا ہے اور ریشہ کو نافع ہے حکم اور جہاں کو زایل کرتا ہے عرق النساء اور وجع مفاصل اور وجع ورک کو نفع کرتا ہے۔

ح

اس کی شرح کی حاجت نہیں ہے بعض فنون میں حمامات کی جگہ حمامات ہے اور یہ جمع حمہ کی ہے کہ جو تشدید میم سے ہے اور گرم چشموں کو کہتے ہیں حدیث شریف میں آیا ہے کہ العلم لجمہ یعنی عالم مثل حمہ کے ہے یعنی اس کے علم سے لوگ فیض پاتے ہیں مثل اونکے کہ جنکو استسقا کا مرض ہو وہ حمہ سے نفع پاتے ہیں ایسے ہی صحاح میں ہے۔

ن

جماع

افضل وہ ہے کہ بعد ہضم کے واقع ہوا اور بدن حرارت و برودت و رطوبت اور یبوست اور خلا اور اسٹرا میں مبتدل ہو اگر ان میں خطا واقع ہو تو ضرورت امتلا فی بدن اور حرارت اور رطوبت بدن کے اسہل ہے برودت اور یبوست سے۔

ح

جماع کے افضل ہونے کی کئی شرط ہیں ایک یہ کہ بعد انہضائے طعام کے ہوا سوا سٹے قبل نہ ہضم
کے مورث استرخاء عصب و وجع مفاصل و سدہ و احتیاج و قہر و استسقاء و ربو و رختہ سے
صاحب مختار نے اسکو ذکر کیا ہے دوسرے یہ کہ بدن پر حرارت نہ غالب ہو اسوا سٹے کجب جماع
واقع ہو اور بدن گرم ہو تو مورث جفاف اور قحط اور زخقان اور ذلوع ہے تیسرے یہ کہ
برودت نہ غالب ہو اسوا سٹے کجماع جسوقت واقع ہو اور بدن سرد ہو تو سقوط قوت
حادث ہوتا ہے اور حرارت غیر بہ نسبت ہو جاتی ہے چوتھے یہ کہ رطوبت نہ غالب ہو بسبب
اوسیکے کہ جیسا برودت میں ذکر کیا پانچویں یہ کہ بیوست نہ غالب ہو اسی سبب سے کہ جو حرارت میں
ذکر کیا چھٹے یہ کہ خلونہ ہو اسوا سٹے کہ خلو میں جماع کرنا قوت کو ساقط کرتا ہے اور مورث غشی
ہے اور اسے دق کا خوف ہے ساتویں یہ کہ امتلا نہ ہو اسوا سٹے کہ یہ مورث اور امرض
کا ہے کہ جنکو صاحب مختار نے ذکر کیا ہے خطا خلا میں آعظم ہے امتلا سے اور برودت میں اعظم
ہے حرارت سے اور بیوست میں آعظم ہے رطوبت سے اسوا سٹے کہ سمیت ہونا حرارت غیر بہ
کا اور ساقط ہونا قوت کا آخر اشیائے مذکورہ سے ہے۔

ن

جسوقت شہوت قوی ہو اور استعدادگی تام حاصل ہو یعنی بغیر بوس و کنار اور بدون خیال روئی
دلدار کے شہوت ہو اور پیچہ اور سکے خفت اور نشاط اور نوم پیدا ہو اسوقت جماع کرنا چاہئے۔

ح

منی اگرچہ فضلہ ہے لیکن فضلہ دینہ نہیں ہے طبیعت اسکو مثل بول و برازا و مخاط اور بزاق کے
دفع نہیں کرتی ہے اسوا سٹے کہ جو ہر شریف ہے طبیعت اسکو واسطے حفاظت نسل کے حاصل
کرتی ہے البتہ جسوقت کہ مقدار واجب سے زیادہ ہو تو طبیعت اسکو دفع کرنے پر شائق ہوتی ہے
اسوا سٹے خیال کرتا ہے صورت کو کہ جو موجب احتلام ہے پس جسوقت کہ غلبہ ہو وہ وقت جماع کا ہے

اور علامت اوسکی یہ ہے کہ میل تام اوسکی طرف حاصل ہوا اور لغو ظاہر نکلتا اور فکر اور میل خبیال کرنے میں صورت کے عارض ہوا اور بعد جماع کے بسبب غلامس ہوئے طبیعت کے نقل منی سے سخت ہوا اور نیند آجائے۔

ن

جماع معتدل حرارت غریزیہ کو برا لگینختہ کرتا ہے اور بدن کو غذا کے واسطے آمادہ کرتا ہے اور سرور پیدا کرتا ہے اور غضب کو ساکن کرتا ہے اور فکر دی کو زایل کرتا ہے اور وسواس سوداوی کو اور اکثر امراض سوداویہ و بلغمیہ کو نفع دیتا ہے اور کبھی تارک جماع کو امراض مثل فروار و غلظت و ثقل بدن و ورم خصیہ اور ورم حالت اور تمدد او عین منی واقع ہوتی ہیں اور جب کہ جماع کرتا ہے بہت عذاب چھا ہو جاتا ہے۔

ح

جماع معتدل وہ ہے کہ نہ تو جماع کرنے والے کے مزاج کی نسبت قلیل ہوا و نہ اوسکے مزاج کی نسبت کثیر ہوا و یہہ بسبب دفع کرنے فضلہ کے اور منع کرنے انحرے کے کہ جواو ہے اور ہمتی ہیں وہ فائزے کہ جکا ذکر کیا کرتا اسواسطے کہ جو جماع ترک کرتا ہے ان امراض میں کہ جکا ذکر کیا مبتلا ہوتا ہے اور جمیع امراض سوداویہ و بلغمیہ میں ہیں کہ اسواسطے کہ بعض ایسین کہ انکو جماع ضرر کرتا ہے مثل الم مفاصل اور ریشہ اور مثل ان دونوں کے

ن

جماع کی زیادتی قوت کو ساقط کرتی ہے اور پٹھون کو مضربے اور مورث ریشہ اور فالج اور تشنج ہے اور بصارت کو ضعیف کرتی ہے اور رگڑوں ہے جماع کرنے میں منی کم خارج ہوتی ہے پس اس میں ضعف اور ضرر کم ہوتا ہے لیکن بسبب اسکے کہ غیر طبعی ہے حرکات متعصبہ کا ہے اور جماع کرنا پرا و ہیفہ اور حائضہ اور وہ کہ جودت سے مرد کے پاس نہ لگتی ہوا اور مضیہ اور بد صورت اور بکا رہے ۔ ۔ منع ہے بہر کل بالخاصیت مضیہ میں اور مجربہ جماع کرنا

سرور پیدا کرتا ہے اور باوجود کثرت استفرغ منی کے ضعف کم پیدا ہوتا ہے اور جماع کی سب شکلوں میں ہر شکل ہیہ ہے کہ مرد نیچے بھا اور عورت اوپر اس شکل میں منی شکل سے خارج ہوتی ہے اور یہاں اوقات ذکر میں کسی قدر منی باقی رہتی ہے پس وہ متعفن ہو جاتی ہے اور ب اوقات فرج سے رطوبات ذکر میں شامل ہوتی ہے عمدہ سب شکلوں میں یہ ہے کہ مرد اوپر بھا اور عورت نیچے بھا اور پہلے ساس کرین یعنی پستان اور جال کے دغہ کرین اور رالوں کو اوٹھائیں اور بعد اسکے فرج کو ذکر سے کھجلائیں پس حقیقت کہ ایسی آنکھوں کی ہیئت متغیر ہوا اور سانس ٹپرا ہوا اور د کو داب لے تو اس وقت ذکر کو داخل کرین اور مثال موحا برین تاکہ توافق انزال ہو اور یہ شکل حل کے واسطے عمدہ ہے اور جو چیز کہ معین جماع میں وہ یہ ہیں کہ جماعت کرتے ہوئے حیوانات کو دیکھنا اور ان کتابوں کا پڑھنا کہ جس میں یہ بات بتائی ہو جو لوگ جماع کرنے میں قوی ہیں ان کی حکایات سنا اور عورتوں کی آوازوں کا پٹرو کے بالوں کا منڈانا اور جب مدت تک جماع نہ کرین طبیعت منی کے مادہ کو مستیانیہ کر دیتی ہے یعنی بھلا دیتی ہے اور خلق کرنا غم اور ضعیف پیدا کرتا ہے اور اس کی اور شہوت کو کم کرتا ہے۔

ح

یہ بحث ظاہر ہے تشریح کی حاجت نہیں ہے اور قضا قدر کے معنی لغت میں جماعت کی ہیں اور پٹرو کے بالوں کا منڈانا اس واسطے بھیج شہوت ہے کہ اسے حرارت غریزہ نشین کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور جب جماع کئے ہوئے مدت گزر جائے تو نفس ہول جاتا ہے اس واسطے قوت نشین اور سارے آلات منی کے قوت کو ضعیف کرتا ہے پس اوسپر گراں ہوتی ہے پس منی پیدا نہیں ہوتی پس طبیعت اوسکی طرف وہ شے غذاؤں میں سے کہ جو منی کو زیادہ کرے نہیں پہچانتی ہے اور اعضاء ناسل مثل عضو زاید کے ہو جاتا ہے اور خلق کرنا اس واسطے موجب غم ہے کہ نفس جو وقت اپنے مطلوب کو نہیں پاتا ہے تو قوی بسبب اوسکے ضعیف ہوتے ہیں۔

ن تذییر فصول

فصل بیچ میں فصد اورتے سے استفراغ کرنا چاہئے اور جو چیزیں خون کے جو ش کو کم کرتی ہیں اور مواد کو ساکن کرتی ہیں استعمال کریں اور جو شے گرم کر نیوالی ہیں مثل حرکت سخت اور چالاک اور شراب قوی سے پرہیز کریں اور غذا کم کھائیں اور جس شراب میں پانی ملا ہو زیادہ پیئیں اور سنبھ اور لباس خرم اور سبک پہنیں

ح

چونکہ فصول کی تذییریں بھی تو ان میں حفظ صحت سے ہے لہذا مولف : بیان کرتا ہوں فصل بیچ میں اس واسطے مناسب ہے کہ اس میں خون منبط ہوتا ہے اور خون کو غلیان ہوتا ہے یہاں تک کہ رگیں نہیں کھلتی ہیں اگر فصد سے نہ کم کیا جائیگا تو بعض اعضا کی طرف دفع ہوگا اور خونی امراض پیدا کریگا اورتے اس واسطے مناسب ہے کہ مواد اوپر کی طرف مایل ہوتا ہے اور اعضا بسبب رطوبت فصل کے قے کے تابعدار ہوتے ہیں اور جو چیز کہ حرارت کو بچھائے اور مواد کو ساکن کرے اس وجہ سے مناسب ہے کہ حرارت او سکی بدن کی حرارت کو بچان میں لاتی ہے بسبب متحرک ہونے اس مواد کے کہ جو جاڑوں میں ساکن تھا پس حرارت کا بچھانا اور زیادہ کا تسکین کرنا واجب ہے اور اسی سے گرم چیزوں سے پرہیز کرنا اور غذا میں کمی کرنا چاہیگا باقی ظاہر ہے :-

ن

مگر میوں میں آرام کریں اور سایہ میں بیٹھیں اور غذائیں ٹھنڈی اور قاطع صفر کھائیں مثل ربانیہ کے اور گرم اور خشک چیزوں سے پرہیز کریں اور غذا کم کھائیں اور فواکہ ترک کئے جانے کی کثرت کریں مثل آلوی بخارا اور کھیرے اور ترنوز کے اور کٹان کھنہ کو پہنیں -

ح

وجہ ان سب کی یہ ہے کہ اس فصل میں ایسا ان میں سخونت ہوتی ہے اور حرارت بچان

انکی طرف میل کرتی ہے فصل ماکول میں بیان کیا گیا اور کتان بارو کا پہنا بدن کی حرارت کی تعدیل کرتا ہے اور کہنہ زیادہ سرد ہے۔

ن

خریفہ میں وہ چیزیں کہ جو خشک کرنے والی ہیں اور جماع کی کثرت اور سرد پانی کے نہانے اور پینے اور سر کے کھولنے اور میوؤں کی کثرت سے پرہیز کریں اور اس فصل میں تھے کرنا تپ پیدا کرتا ہے اور صبح کی سردی اور دوپہر کی گرمی سے پرہیز کریں۔

ح

جو چیزیں کہ خشک کرنے والی ہیں اور جماع سے اس واسطے پرہیز کیا جاتا ہے کہ یہ فصل خشک سے اور یہ دونوں مورث خشکی ہیں اور سرد پانی کے نہانے سے اور اس کے پینے سے اور سر کے کھولنے سے اس واسطے اجتناب کرنا چاہئے کہ یہ فصل بار دہین اور یہ افعال بروقت کو زیادہ کرتے ہیں اور فواکھ سے اجتناب اس واسطے ہے کہ یہ رطوبات کو بسبب خلوا فضیہ بدن کے بسبب مقدم ہونے صیف محل کثرت زیادہ پیدا کرتی ہے اور حرارت خریفہ کی قاصر ہے اس رطوبات کی متعفن ہے اور تھے کرنا اس میں موجب تپ کا ہے اس واسطے کہ سب فصلوں پر بردی ہے بقایا امراض صیف کے ضامن ہے اور تھے مواد عفنے کو بسبب قصور حرارت فصل کے متحرک کرتی ہے پس حمیات عفنے حادث ہوتے ہیں اور صبح کی سردی اور دوپہر کی گرمی سے پرہیز کرنے کی وجہ ہواؤں کے احکام میں بیان کئے گئے۔

ن

جاروں میں زیادہ کپڑے پہنیں اور عنب اور نیبق کو کپڑے پہنیں اور حواصل اور دلق کے کپڑے بہت گرم ہیں اور سکھو سوائے بارد المزاج اور بطوب المزاج کے اور کوئی نہیں پہن سکتا اور جو غذائیں قوی اور غلیظ ہوں کھائیں مثل لیسہ کے اور گوشت زیادہ کھاہیں اور جو شرب شاذ اور با زہر جارہ اور شراب قوی کے استعمال کریں اور تھے اس فصل میں

معدہ کو ضعیف کرتی ہے اور حرکات بہت قوی کرنا اس فصل میں نافع ہے۔

ح

زیادہ کپڑے پہنا اور وہ چیز پہنا کہ بگاڑ کر کیا بسبب فصل کے برودت کے ہے اور غنیمت فردی
مشہور اور وہ فنک کے نام سے مشہور ہے اور حواصل جمع حوصلہ طائر کشیر کے ہے مثل حل
کے اور وہ تیلی ہے کہ نیچے کے جڑے کے نیچے ہوتی ہے اوس میں وہ چمیلیاں جمع کرتا ہے اور
اوسے فرد بناتے ہیں اور تناول کرنا اغذیہ غلیظہ کا مثل بریہ اور لجوم کے اس واسطے ہے کہ ہضم
اس میں قوی ہوتا ہے پس حاجت غذا کے کشیر کی ہوتی ہے اور لطافات کا اس واسطے ہوتا ہے
کرتے ہیں تاکہ سدہ سے امن حاصل ہو اور شراب قوی یعنی ہرٹ کا اسوجہ سے محروم تاکہ
بسبب اپنی حرارت کی برودت کے مقاومت کرے اور تھے سے اسوجہ سے احتراز
کرتے ہیں کہ اخلاط اس میں راست ہوتے ہیں اور حرکات قوی بسبب اسکے کہ وہ مسخن ہیں
نفع دیتے ہیں اور مسخونت کی وجہ سے برودت مفط کی مقاومت کرتے ہیں اور تحلیل
کرتے ہیں اوس کو کہ جو ہوا کی برودت سے فضلات کو تکاثف ہوا ہے۔

ن

دوسرا جز طب کے جبرعلی کا معالجات مرضی میں ساتھ قول کلی کے علاج تین چیزیں مخصوص ہے
اول تہ پیر و ویم ادویہ تیسرے دست کاری۔

ح

مرا و تدبیر سے اصطلاح اطباء میں اسباب ستہ ضروریہ میں تصرف کرنا ہے اس طریق پر
کہ صحت کی حفاظت کریں یا اوس صحت کو لوٹائیں اگر زایل ہو گئی ہو اور مولف کی مراد
قسم ثانی سے ہے اس واسطے کہ بحث اس وقت میں مریضوں کے علاج سے ہے اور مراد
دوائیوں سے استعمال کرنا دوائیوں کا ہے واسطے مرض کے اور دست کاری سے مراد کے
اور جبر اور مثل اسکے ہے اور ان تینوں پر علاج کا منحصر ہونا استقرار ہے۔

ن

تیسرا سبب ستہ ضروریہ میں تصرف کرنا ہے اور حکم و سکامن حیث الکلیفیت مثل حکم ادویہ کو

ح

حکم تصرف کا اسباب ستہ ضروریہ میں من حیث الکلیفیت مثل حکم ادویہ کے ہے یعنی جیسا کہ دوا کیوں کا استعمال کرنا بالضرر ہوتا ہے یعنی علاج بالضرر ہوتا ہے ایسے ہی اسباب میں ہیں استعمال ضرر کا واجب ہے جیسا کہ گرم مزاج کو سرد دوا سے اور سرد مزاج کو گرم دوا سے نفع ہوتا ہے ایسے ہی گرم مزاج کو غذائے سرد اور مشروبات سرد اور ہوائے سرد سے اور سرد مزاج کو غذائے گرم اور مشروبات گرم اور ہوائے گرم سے نفع ہوتا ہے ایسے ہی باقی اسباب ضروریہ کا حال ہے جو شخص مریض ہو سکون بدنی اور نفسانی سے اور سکون حرکت بدنی اور نفسانی نفع دیتی ہیں ایسے ہی جو حرکت بدنی اور نفسانی سے مریض ہو اور سکون سکون بدنی اور نفسانی نفع دیتے ہیں اور جو شخص کراستغفارغ سے مریض ہو اور سکون احتباس نفع دیتا ہے اور جو احتباس سے مریض ہو اور سکون استغفارغ نفع دیتا ہے اور جو سوئے سرد مریض ہو اور سکون جاکنا نفع دیتا ہے اور جو جاکنے سے مریض ہو اور سکون نفع دیتا ہے۔

ن

غذا کے واسطے احکام خاص ہیں یعنی غذا بحران میں دینا اور وقت انتہائے مرض کے دینا منع ہے کہ طبیعت بوجہ شغل بہم غذا کے مرض کے دفع سے باز رہتی ہے اور نیز اسی سبب سے وقت نوبت کے دینا منع ہے اور نیز اس وقت میں طبع کی حرارت سے کرب زیادہ ہو جاتا ہے۔

ح

غذا جو اسباب ضروریہ میں سے ہے اس کے واسطے خاص احکام ہیں اور سکایا کرنا ضرور ہے اول یہ کہ کسی مرض میں غذا دینا منع ہے اور اسکے تین موقع ہیں بعض اوقات میں سے بحران کا وقت ہے اسکی تفسیر قریب آوے گی اور اس میں غذا دینا اسوجہ سے منع ہے کہ طبیعت

اسوقت میں مرض کی مقاومت کرتی ہے اور غذا مقاومت سے منع کرتی ہے یعنی طبیعت غذا کی طرف مشغول ہوتی ہے بعض اوقات میں سے متھائے مرض ہے کہ اسوقت میں ہی غذا دینا منع ہے اور اس میں بھی اسبوجہ سے منع ہے کہ جو بجران میں بیان کیا اسواسطے کہ متھائی مرض کے وقت طبیعت مرض پر قائم ہوتی ہے اور بعض اوقات میں سے نوبت کا وقت ہے جیسا کہ تپوں میں ہوتا ہے اور اس میں بھی اسبوجہ سے منع ہے کہ جو ذکر کیا کہ طبیعت نوبت کے دفع کرنے میں مشغول ہوتی ہے اور نیزہ مرض کو وقت نوبت کے کرب ہوتا ہے اور حرارت طبع غذا کے کرب کو زیادہ کرتی ہے۔

ن

اور کبھی وہ غذا جو کیف میں ناقص ہو یعنی غذائیت بہت کم ہو اور کمیت میں زیادہ ہو دی جاتی ہے یہاں اس شخص کو دیتے ہیں کہ شہوت اور ہضم اور سکا قوی ہو اور بدخون اسکے اخلاط کشیدہ اور ردیہ ہوں پس کثرت کمیت کی شہوت کو بند کرتی ہے اور معدہ اس کی لہرٹ مشغول ہوتا ہے اور بسبب اسکے کہ غذائیت اس میں کم ہوتی ہے اخلاط میں زیادتی نہیں آتی اور یہ مثل بقول اور فوا کے ہیں اور کبھی اسکے برعکس ہوتا ہے یعنی جو غذا کمیت میں ناقص ہو اور کیفیت میں ناقص نہ ہو دی جاتی ہے اور یہ اوستھون کو دیتے ہیں کہ کجی شہوت اور ہضم ضعیف ہو اور بدن اور کثرت غذا کا ہوا پس بسبب قلت مقدار کے ہضم ہونا اسکا ممکن ہے اور بسبب کثرت غذائیت کے تقویت دیتی ہے اور جبوقت کہ ضعف شہوت اور ضعف ہضم ہو اور بدن متلی ہو اسوقت بھی غذا ناقص دی جاتی ہے۔

ح

دوسرا حکم یہ ہے کہ کبھی غذا ناقص دی جاتی ہے اور یہ کئی طرح ہے ایک یہ کہ کیفیت میں ناقص ہو نہ کمیت میں یعنی وہ غذا دیں کہ جو مقدار میں کثیر ہو اور غذائیت اس میں کم مثل بقول اور فوا کے کہ زیادہ دیں اور یہ اس مرض کو دیتے ہیں کہ شہوت اور ہضم کثرت

قوی ہو اور اسکے بدن میں اخلاط کثیر اور رویدہوں اسواسطے کہ جس وقت مریض ایسا ہوگا تو غذائے کثیر مقدار اسکی شہوت کو بند کر دے گی اور معدہ مشغول ہوگا اور اخلاط میں زیادتی نہیں کریگی اور طبیعت ان اخلاط کے دفع کرنے میں نہ مشغول ہوگی اسواسطے کہ وہ قلیل غذا سے اور جو قلیل غذا ہوتی ہے وہ خلط میں زیادتی نہیں کرتی ہے اور طبیعت اس وقت میں بہت متوجہ نہیں ہوتی ہے اسواسطے کہ جو چیز بعد تمیز فضلہ کے باقی رہے وہ شے قلیل ہوتی ہے اور اسے خلط کثیر حاصل نہیں ہوتی ہے اور مزید عمل کی طرف محتاج نہیں ہوتی ہے دوسرے یہ کہ اسکا عکس ہو وہ یہ ہے کہ جو کمیت میں ناقص ہو وہ دی جائے نہ وہ کہ جو کیفیت میں ناقص ہے یعنی وہ غذا دی جائے کہ مقدار میں تو قلیل ہو اور غذائیت میں کثیر ہو مثل اٹے نیمبشت کے اور خنص دیوک کو کہ مقدار قلیل دیوین اور یہہ اوس مریض کو دی جاتی ہے کہ شہوت اور ہضم اوسکا ضعیف ہو اور بدن اوسکا غذا کا محتاج ہو اسواسطے کہ جبکہ مریض ایسا ہوگا تو اوسکو غذا کا ہضم کرنا ممکن ہے اسواسطے قلیل اللحم ہے اور قوت اور تقویت میں زیادتی کثیر کرتی ہے اسواسطے کہ کثیر غذا ہے تیسرے یہ کہ ناقص ہو غذا کیفیت اور کمیت دونوں میں یعنی وہ غذا دین کہ جو غذائیت کم رکھتی ہے مثل بقول اور فواکہ کے کہ مقدار قلیل دیوین اور یہہ اوس شخص کو دیتے ہیں کہ جبکہ ضعیف شہوت اور ضعف ہضم ہو اور بدن میں املا ہو اسواسطے کہ جبکہ مریض ایسا ہوگا تو ہضم اوسکا بسبب قلت مقدار کے ممکن ہے اسبب قلیل تغذیہ کے اخلاط میں زیادتی نہیں کرے گی۔

ن

اور کبھی وہ غذا کہ جو کیفیت اور کمیت دونوں میں زیادہ ہو دیا جاتی ہے اور یہہ اوس شخص کو دیتے ہیں کہ ریاضت قوی کا ارادہ کرے۔

ح

تیسرا حکم یہ ہے کہ جو غذا کمیت اور کیفیت میں زیادہ ہو کبھی وہ دی جاتی ہے یعنی وہ غذا

دی جاتی ہے کہ جس میں غذا کمیت زیادہ ہو اور وہ مقدار کثیر دی جاتی ہے اور یہ اوس شخص کو دی جاتی ہے کہ جو ریاضت قویہ کے واسطے آمادہ ہوتا کہ قوت سے حظ زیادہ پاوے اور اس بات میں شک نہیں ہے کہ جو دت ہضم کے اس حکم میں شرط ہے۔

ن

کبھی کبھی جاتی ہے غذا لطیف سریع النفوذ جسوقت کہ قوت وافی نہ ہو اور اتنی مدت نہ ہو کہ بطنی النفوذ غذا کو ہضم کر سکے اور ایسی غذا بعد غذائے غلیظ کے نہ کہانی چاہئے کہ یہ ہضم ہو جائے اور مسلک نہیں باقی ہے جبکہ مسلک نہیں باقی تو فاسد ہو جاتی ہے اور جو اوس میں سے اوس کو فاسد کر دیتی ہیں۔

ح

چوتھا حکم یہ ہے کہ اختیار کی جاتی ہے غذائے لطیف سریع النفوذ مثل شراب کے خصوصاً وہ کہ اوس میں باطنی کثرت سے ملا ہو اور یہ اوس شخص کو دیتے ہیں کہ نہ تو قوت اوسکی وافی ہو اور اتنی مدت نہ ہو کہ بطنی النفوذ غذا کو ہضم کرے مثل قلیا یا اور ہر اس کے اوپر کہ جب قوت وافی نہ ہو تو ظاہر ہے اور جسوقت کہ مدت وافی نہ ہو اس واسطے ہے کہ جسوقت مدت غیر وافی ہوگی غذائے بطنی النفوذ کے ہضم کرنے تک تو ضرر اس غذا کا اوس کو نفع سے زیادہ ہوتا ہے جو شخص کہ غذا سے لطیف سریع النفوذ کھاوے اوسکو چاہئے کہ اسکو غذائے غلیظ کے پیچھے نہ کھاوے اس واسطے کہ لطیف مثل غلیظ کے ہضم ہوتی ہے پس وہ مسلک نہیں باقی ہے پس وہ فی نفسہ فاسد ہوتی ہے اور غلیظ کو فاسد کرتی ہے اگر لطیف کی مقدار مسلک پاوے پس اسباب ملنے غلیظ کے اوسکے ساتھ کہ بقدر غلیظ غیر ہضم جاری ہوتا ہے اور یہ ضرر کرتا ہے یعنی موثر سدہ ہے۔

ن

اور کبھی غذا غلیظ دی جاتی ہے اور یہ اوسکو دیتے ہیں کہ جبکہ جس عضو کے گند ہو تو

ارادہ کریں کہ اس میں ادنا سب سے درد ہو جاتا ہو اور قوت سدون کا نہ ہو۔

ح

بچپان حکم یہ ہے کہ کبھی غذا کے بطنی انقباض دی جاتی ہے اور یہ اس شخص کو دیکھتی ہے کہ جبکہ عضوی تولید اور کند ہونا مقصود ہو کہ ادنا سب سے درد ہو جائے کہ ہمیشہ درد رہنے سے مریض کو ضرر ہوتا ہے اور جب قوت سدون کا خون ہو غذا کا ہانیہ تراز کریں اور یہ ظاہر

ن

خدا اگر قوت کی درست ہے مگر اس کے دشمن ہیں کہ وہ مرض کی بھی دوست ہے اور مرض قوت کا دشمن ہے پس مرض میں اس قدر استقامت کریں کہ جب قدر تقویت کی واسطے ضروری ہو جس جگہ متنازع مرض طویل ہوتا ہے احتیاج قوت کی ہوتی ہے تاکہ برداشت کثرت متقاومت مرض اور مصارعت کثیرہ کے کرے اسوجہ سے حاجت قوت کی امراض مزمنہ میں اکثر ہوتی ہے اور جبکہ متنازع مرض قریب ہو دے قوت غذا کے بگڑنے کی اعما پر تھلیل غذا ہونی چاہئے ایسی غذا قوت پر وقت جہاد کے خفیف ہوتی ہے اور جبکہ متنازع مرض روز چہارم یا سوم میں ہو کیونکہ بقائے قوت اس مدت میں ظاہر ہے حاجت تغذیہ کے نہیں ہوتی ہے یہ اس وقت ہوتا ہے کہ جب قوت متحمل ہو اگر ضعف ہو اگرچہ بحران ہی کا دن کیوں نہ ہو غذا طاجب ہے۔

ح

قاعدے مقدار غذا کے بحسب مرض بیان کئے جاتے ہیں اور یہ ایک مقدمہ کی تہذیب پر موقوف ہے اور وہ یہ ہے کہ مقصد طبیب کا مریض کو غذا دینے سے قوت کو تقویت دینا ہے سب وارڈ کرنے بل کے کہ جو تھلیل ہو گیا ہے اسواسطے کہ مقصود علاج کرتا ہے اور علاج عبارت ہے مجاہدہ سے اور مجاہدہ دفع کرنا مرض کا ہے یعنی علاج مرض کا دفع کرتا ہے اور دفع حقیقت میں قوت ہے پس اسکی رعایت ضرور ہے تاکہ اسکا دفع کرنا ممکن ہو اور

غذا کی شان سے اگرچہ تقویت دینا ہے یعنی قوت کی دوست ہے مگر دوسری وجہ سے
 اسکی دشمن بھی ہے اسواسطے کہ وہ مرض کی دوست ہے اور مرض اسکا دشمن ہے
 دشمن کا دوست دشمن ہوتا ہے پس جو قوت کہ یہ پہچان پس اب جاننا چاہئے کہ طیب
 کو مرض میں استعد غذا کہ جو تقویت دے دینا چاہئے اسواسطے کہ نہ دینا تقویت کا اس سبب سے
 کہ غذا قوت کی دشمن ہے واجب ہے مگر بطورورت دیتے ہیں اور وہ ضرورت محافظت
 قوت کی ہے پس سبب ضرورت کے یہ بات ثابت ہوئی کہ استعد دینا چاہئے کہ جس قدر
 ضرورت ہو اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ طبیعت کو یہ بات واجب ہے کہ مرض کی طرف
 غم کرے پس اگر منتہا مرض کا طویل ہو تو احتیاج قوت کی ہوتی ہے تاکہ برداشت کرے و مقابلت
 کشیدہ اور مقابلت لذیذہ کو پس اسوقت میں واجب ہے یہ کہ غذا نہ کم کریں اسواسطے مگر اور
 ہے کہ رعایت قوت کی امراض منہ مثل ریح اور غب خالص کے زیادہ کریں اور جبکہ منتہا
 مرض قریب ہو تو طیب پر یہ بات لازم ہے کہ غذائے گذشتہ کی قوت کے اعتماد پر اور اس
 سبب سے کہ قوت کے اوپر وقت جہاد کے تخفیف ہو غذا کو کم کریں اسواسطے کہ منتہائے مرض
 قریب ہے اور منتہا اور کا جہاد کا وقت ہے اور وہ مرض کہ جبکہ منتہا چوتھے دن ہو یا تیسرے دن
 اور کو حافی الغایب کہتے ہیں یہ احتراز ہے حادث علی الاطلاق سے اور یہ چودہ دن زیادہ
 تجاوز نہیں کرتا ہے اس میں غذا کی حاجت نہیں ہے اسواسطے کہ قوت کا باقی رہا اس مدت میں
 ظاہر ہے پس طیب کو چاہئے کہ اس میں مریض کو غذا نہ دے بلکہ کہ وہ کا پانی اور صلاب اور
 سکنجبین اگر تھوڑی سی قوت کی حاجت ہو وے اور حکم منع کرنے غذا کا قوت کے احتمال پر
 ہے اسواسطے کہ قوت جو قوت کہ ضعیف ہو غذا واجب ہے اگرچہ بحال ہی کا دن کہیں نہ ہو
 اسواسطے کہ مرض کے دفع کرنے والے حکم خدا قوت ہے پس جو قوت کہ وہ ساقط ہو جائے گی
 تو علاج میں کیا نفع ہوگا۔

علاج بالا دو تین قانون پر مشتمل ہے قانون اول اختیار کرنا کیفیت دوا کا ہے بعد شناخت نوع مرض کے تاکہ علاج بالصد ہو۔

ح

قانون اول اختیار کرنا کیفیت دوا کا ہے من جہت حرارت و برودت و رطوبت و یسوست کے بعد شناخت کرنے نوع مرض کے اس واسطے کہ علاج بالصد ہوتا ہے پس مرض حار میں ضرور ہے کہ دوائے بار ددی جاوے اور مرض بار دین ضرور ہے کہ دوائی حار دی جاوے و الیہ صی کلام ہے رطب و یابس میں پس حسب وقت تک کہ کیفیت دوا کی نہ معلوم کریں علاج دوا سے کرنا ممکن نہیں ہے پس اختیار کرنا دوا کی کیفیت کا ایک او کے قوانین سے ہوا۔

ن

دوسرے اختیار کرنا وزن دوا اور درجہ کیفیت دوا کا ہے اور یہہ امر طبیعت عضو و مقدار مرض اور جنس اور فصل اور سن اور عادت اور صناعت اور سکونت اور سحرہ اور قوت کے دریافت کرنے سے حاصل ہوتا ہے اور طبیعت عضو کا دریافت کرنا چار چیزوں کے دریافت کرنے پر متضمن ہے اول مزاج عضو ہے پس حسب وقت کہ مزاج صحیح اور مرضی کا دریافت ہو جائے تو کیفیت خروج مزاج صحیح کی معلوم ہوگی کہ حسب قدرت سے خارج ہوا ہے پس وہ دوا اختیار کی جائیگی کہ جو اس کے مقابل ہو دوسرے خلقت عضو ہے اس واسطے کہ بعض اعضاء میں سے ایسے ہیں کہ بسبب متخلخل ہونے اُن اعضاء کے یا بسبب اسکے کہ اُن میں دو نو جانب سے تجوین ہے یا ایک جانب سے او کو دوائے لطیف قناعت کرتی ہے اور بعض ایسے نہیں ہیں پس وہ دوائے قوی کے محتاج ہیں تیسرے وضع کا دریافت کرنا ہے پس عضو قریب کو وہ دوا کہ جسکی قوت اوس علت کے مقابلہ میں ہو کافی ہے اور بعید اقوی کے محتاج ہوتے ہیں چوتھے قوت کا دریافت کرنا ہے عضو ذی الحس اور شریف اور رئیس کو دوائے قوی نہ دیتا چاہیے اور نہ وہ دوا دینی چاہئے کہ جو بہت سرد ہو اور نہ وہ دوا دینی چاہئے کہ جو مواد کو تحلیل کرے

بغیر قبض کے تاکہ حفظ اوسکی قوت کار ہے اور نہ وہ دوا استعمال کریں کہ جو کیفیت میں مخالفت ہو مثل زنگار کے اور نہ اوسکا مواد دفعۃً خارج کرنا چاہئے پانچویں مقدار مرض کی دریافت کرنا ہے پس جو مرض ضعیف ہیں اونکو دوائے ضعیف کافی ہے اور قوی دوائے قوی کے محتاج ہوتے ہیں اور باقی ظاہر ہیں۔

ح

تائون دوسرا دوا کے وزن کا اختیار کرنا ہے اور اس کے درجہ کی کیفیت کا دریافت کرنا اگر اس واسطے کہ بعض مرض ایسے ہیں کہ اونکو دوائے قلیل کافی ہے اور بعض مرض ایسے ہیں کہ اونکو دوائے کثیر کافی ہے دوسرے یہ کہ بعض خروین میں سے مثلاً وہ ہیں کہ اون کو وہ دوا کافی ہے کہ جو درجہ اول میں بار دہے اور بعض ایسے ہیں کہ اونکو وہ دوا کافی ہے کہ جو درجہ درجہ میں بار دہے ایسے ہی کلام ہے مہرودین میں پس دوا کے وزن کا اختیار کرنا اور اس کے درجہ کی کیفیت کا اختیار کرنا اوس تو انہیں سے ہے کہ دوا سے علاج کیا جاتا ہے ہوا اور اختیار کرنا وزن اور درجہ کا دس امور کے جاننے سے معلوم ہوتا ہے اول جاننا عضو کی طبیعت کا ہے اور اسکا جاننا چار باتوں کے جاننے پر موقوف ہے بعض اون میں سردی کے مزاج کا دریافت کرنا ہے پس جس وقت کہ معلوم ہوگا مزاج عضو صحیحہ کا حرارت و بروزت و رطوبت و بیہوشی سے تو پہچانا جائیگا اسے مزاج مرض کا میں اسے اندازہ اوسکے خارج ہونیکا مزاج صحیح معلوم ہوگا یعنی مزاج صحیحہ کے سقد خارج ہوا پس اس وقت میں اس کے واسطے دوا وغیرہ اور درجہ میں کہ جو اس کے مقابل ہو اختیار کریں گے مثال اوس کی یہ ہے کہ مثلاً مزاج عضو کا سرد ہے اور مرض گرم ہے تو اس میں استعمال وزن کثیرہ اور درجہ قویہ کا دوائے بار دہے واجب ہے اس واسطے کہ عضو کو مزاج صحیح سے بہت بعد ہو گیا ہے اور جس وقت کہ مزاج صحیح کا حار ہوا اور مرض بھی حار ہو تو واجب ہے استعمال وزن قلیل اور درجہ ضعیف کا دوائے بار دہے اس واسطے کہ عضو کو مزاج صحیح سے بعد کثیر نہیں ہوا ہے اور بعض اُنہیں سے

خلق کا دریافت کرنا ہے اس واسطے کہ بعض اعضا متخلف ہیں یعنی اس کے سام کٹاؤہ میں مثل
ریہ کے اور بعض شکاٹ میں یعنی سام اونکے نگ میں مثل گروہ کے کہ متخلف ہو وہ دوا
طیف پر قناعت کرتا ہے اور جو شکاٹ ہو وہ دوائے اقوی کا محتاج ہوتا ہے اس واسطے کہ جو
عضو متخلف ہوتا ہے اس میں دوا باطن کی طرف سہولت سے نفوذ کر جاتی ہے مختلف شکاٹوں
کے اور نیز بعض اعضا وہ ہیں کہ اول میں تجویف نہیں ہے مثل ہاتھ کے پٹھون کے اور پیر کے
پٹھون کے کہ یہ پٹھے ہوئے ہیں بعض ایسے ہیں کہ اول میں تجویف میں ایک جانب سے دوا دونوں
جانب سے جس میں ایک جانب سے تجویف ہے وہ مثل اور دہ اور شرائین کے ہیں اور جب کسی
دوا کو جانب سے تجویف میں مثل پیشہ کے ہے اس واسطے کہ اس میں ایک تجویف داخل ہے
ہے اور ایک تجویف خارج سے داخلی قناعت قصبہ ریکہ ہے اور وہ قضا کہ جو درمیان اسکے
اور درمیان مدد کے ہے یہ خارجی ہے پس وہ عضو کہ جس میں تجویف نہیں ہے وہ دوائے
قوی کا محتاج ہے اس واسطے کہ فضول اور شکل سے رفع ہو تو ہیں اور جس میں ایک تجویف ہے دوا تجویف
میں سبب اسکے کہ فضلات اور سہولت سے رفع ہو تو ہیں دوا قوی کی محتاج نہیں جو میں دوا تجویف
میں نہیں آئے کہ جس میں ایک تجویف ہو دوائے قوی کی زیادہ ہوتی ہے بعض میں دوا قوی کی ہو اور بعض اعضا
ایسے ہیں کہ وضع اونکی منفذ دوا سے قریب ہے مثل مدہ کے یہ دوا اقوی کے محتاج نہیں ہیں
اس واسطے کہ دوا اسکی طرف پہنچتی ہے اور قوت اسکی اپنے حال پر باقی رہتی ہے اور بعض
اعضائی وضع بعید ہے مثل کلیہ کے کہ محتاج ہیں دوا قوی کے اس واسطے کہ قوت دوا
کی سبب سختی ہونے کے لئے طویل میں اور سبب اسکے کہ اس میں دیر تک ٹھہرتی ہے قوت
اسکی ٹوٹ جاتی ہے اس واسطے کہ بھی عضو بعید کی دوا میں بدرقہ کے ملائے کی حاجت ہوتی ہے
جیسا کہ اعضائی بول کی دوائیوں میں مدرات بلائی جاتی ہیں اور دوا یہ قلب میں نہ صرف
ملائی جاتی ہے اور بعض اول میں سے قوی ہیں یعنی بعض اعضا اول میں قوت کشیر سے
یعنی کشیر اٹھس ہوتی ہیں مثل عصب کے کہ کثرت حس اسکی سبب کثرت قوت نقصانہ کے

ہوتی ہے یا وہ عضو شریف ہوتی ہیں اور عضو شریف وہ ہیں کہ اس کے فضل سے کل بدن
 نفع پاوے غیر اسباب سے کہ وہ مبداء داخل ہوں واسطے تو اسے حیوانیہ اور طبعیہ اور انسانیہ
 کے مثل معدہ کے کہ سارا بدن اس سے نفع پاتا ہے بسبب کثرت قوت اس کی کے یا عضو پیش
 اس کی تفسیر صدر کتاب میں معلوم ہو چکی ہے ریاست اس کی بسبب کثرت قوت اس کی
 کے ہے اور بعض اول میں سے وہ ہیں کہ اول میں قوت کشیہ نہ ہو یعنی کشیہ شمس نہ ہو اور
 نہ شریف ہوں اور نہ رئیس ہوں پس جو کشیہ القوت ہو اس کو دوائے قوی نہ دینا چاہیے
 اس واسطے کہ ساری دوائیں طبیعت کے مخالف ہیں پس وارد کرنا دوائے قوی کا عضو کشیہ
 پر بہت مضر ہے اور یہ ضرر تمام بدن کو شامل ہوتا ہے یا اس کی طرف پہنچتا ہے اور جو
 کشیہ القوت ہے اس کو تہہ قوی ہی نہ دینا چاہیے اس واسطے کہ برودت اور راح اور حرارت
 وغیرہ کو بوجھاتی ہے اور اس کا منطقی ہونا مثل اس عضو کے ضرر عظیم کرنا ہے اور نیز اس پر
 وہ دوا کہ اس کے مواد کو تحلیل کرے بغیر قابض کے نہ وارد کرنی چاہیے مثل رنجار اور اسفیداج
 اور جلے ہوئے تانبے کے اور نیز اس کا مواد بھی دفعۃً نہ مستغرق کرنا چاہیے اس واسطے کہ اسے
 اور راح کشیہ کا خارج ہونا دفعۃً لازم آتا ہے اور اس میں ضرر عظیم ہے اور جو عضو کشیہ القوت
 نہیں ہے حکم اس کے خلاف ہے دوسرے مقدار مرض کی ہے اس واسطے کہ مرض ضعیف میں
 دوائے ضعیف کافی ہے اور قوی قوی کا محتاج ہے تیسرے جنس ہے اس واسطے کہ جنس مذکور
 میں بہ نسبت جنس اناث کے دوا قوی دی جاتی ہے چوتھے سن ہے شباب بہ نسبت
 انکوں کے دوائے قوی کے محتاج ہوتے ہیں پانچویں عادت ہے پس جب عادت مریض کا
 دوائے قوی اور ضعیف دینی چاہیے یعنی اگر مریض عادت دوائے قوی کی رکھتا ہے
 دوائے قوی دینی چاہیے اور اگر دوائے ضعیف کا عادی ہوا اس کو دوائے ضعیف دینی
 چاہیے چھٹے فصل ہے صیغہ میں احتیاج متقی ضعیف کے ہوتی ہے بخلاف جائزوں کے ساتویں
 اور آٹھویں اور نویں اور دسویں مناعت اور سکونت اور خندہ اور قوت مریض ہے پس

توت اور ضعف دوا کا اعتبار ان امور یا قیہ میں جیسا کہ امور ستہ میں بیان کیا قیاس کرنا چاہئے۔

ن

تیسرا قانون وقت کا دریافت کرنا ہے یعنی منجملہ اوقات اربعہ کے کون وقت مرض کا ہے پس اگر ورم ابتدا میں ہو تو فقط رواج اور انتہا میں محلات فقط اور اس میں کہ جو درمیان ان دونوں کے ہو وہ کہ جو درمیان رواج اور محمل کے ہو استعمال کرنا چاہئے اور انحطاط میں محلات صرف کے اوپر اختصار کرنا چاہئے۔

ح

بیہ ظاہر ہے اور مثالیں رواج اور محلات کے مباحث معالجات میں آویں گے۔

ن

معالجات حیدہ میں سے کہ جو اکثر امراض میں مشترک ہیں فرج ہے اور اس شخص سے ملاقات کرنا ہے کہ جبکہ دیکھنے سے خوشی ہو اور اسکی ملافت کرنا ہے کہ جسے حیا کرے اور نیز اس سے انس کرنا ہے بسا اوقات جو عاشق معشوق کو مدت سے نہیں دیکھتے ہیں دفعۃً اس کے دیکھنے سے اچھے ہو جاتے ہیں ایسے ہی خوشبودار چیزوں کا سونگھنا اور آواز نفیس اور خوب کا سنا

ح

بیہ امور قوی کو تقویت دیتے ہیں اور حرارت غریزیہ کو برا بکھینچتے کرتے ہیں نفس کو منبسط کرتے ہیں اور اسکو بدن کی تدبیر کے واسطے آمادہ کرتے ہیں اور ان سے اکثر امراض دفع ہوتے ہیں تجربہ اسکے اور پر شاہد ہے اور ادوائے معنی قبول اور نہال کے ہیں۔

ن

بسا اوقات ایک ہوا سے طرف دوسری ہوا کے اور ایک مسکن سے طرف دوسری مسکن کے اور ایک فصل سے طرف دوسری فصل کے منتقل ہونا نفع دیتا ہے اور کبھی ہیئت کا

تغیر بھی نفع دیتا ہے جیسا کہ نفع ہوتا ہے سیدھے ہوئے سے اس شخص کو کہ جسے درد پشت ہو
نظر شہرز سے۔ کسی کی طرف دیکھنا حول کو نفع دیتا ہے۔

ح

یہ امور ضروریہ میں کہ جبکا ذکر کیا داخل ہیں ایسے ہی فرح اور ملنا اس شخص سے
کہ جبکو دیکھ کر سرور ہو اور مثل اسکی یہہ ہے اوسی میں داخل ہے مگر یہاں ذکر کرنا اس کا
عمدہ ہے اس واسطے مولف نے یہاں ذکر کیا ہے اور نظر شہرز سے مراد غضب کی نظر سے ہے
کہ متحرک ہوتی ہے آنکہہ اس شخص کی طرف کہ جسے غصہ آئے کہتے ہیں فلان بنظرانی لیتیم
شہرز اور حول میں اسے کون کو نفع بہت جلد ہوتا ہے کہ ان کا عضو بہت جلد
قبول کر لیتا ہے اور بہت جلد اس میں تاثیر ہوتی ہے۔

ن

امراض ترکیب اور تفرق اتصال کا بیان کرنا کلام خبری میں اولی ہے۔

ح

اس واسطے کہ ان دونوں کے قواعد کلیہ کم ہیں بخلاف قواعد معالجات سوء المزاج کے۔

ن

سوء مزاج کے امراض کا علاج بیان کیا جاتا ہے سوء مزاج تو مستحکم ہوتا ہے تدبیر اسکی
اسکی ضد سے معالجب کرنا ہے بار و ابتدا میں بہت جلدی جاتا رہتا ہے اور انتہا میں مشکل ہو
جاتا ہے اور حار اسکی بالاضد ہے اور یالیں آہل ہوتا ہے اور مدت اسکی رطب سے
تہوری ہوتی ہے اور یا سوء مزاج ہونے کو ہوتا ہے تدبیر اسکی اس کے سبب کو دور کرنے
کے واسطے پہلو ہی سے حفاظت کریں اور یا سوء مزاج ہونا شروع ہوتا ہے تدبیر اسکی
یہہ ہے کہ دونوں کے ساتھ معاً تدبیر کریں۔

ح

سود مزاج کے مجسب ظاہر ترین قسم میں اول سود مزاج مستحکم ہے مراد اسے یہ ہے کہ عضو میں سود مزاج ہو جاوے اور یہ حالت اس میں کامل ہو راسخ ہو یا نہ ہو دوسرے یہ کہ سود مزاج ہونے والا ہو مراد اسے یہ ہے کہ سود مزاج عضو میں نہ ہو لیکن وہ عضو سود مزاج کے واسطے آمادہ ہو اور یہ حقیقت میں سود مزاج نہیں ہے اس واسطے کہ یہ تقسیم پنج مجسب ظاہر کیا ہے تیسرے یہ کہ سود مزاج شروع ہوا ہو اور یہ حالت اس میں کامل نہ ہوئی ہو اور درجہ صحت کی یہ ہے کہ سود مزاج یا تو بالفعل حاصل ہو گا یا بالقوت قریب ہو گا یعنی ہونے والا ہو گا وہ یہ ہے کہ سبب اس کا حاصل ہوا سو واسطے کہ وہ کہ چہ نہ حاصل ہو یعنی نہ بالفعل حاصل ہو اور نہ بالقوت قریب حاصل ہو اسکے علاج میں طبیب درپے نہیں ہوتے پس اگر اول ہو پس یا تو کامل ہو گا یا نہ ہو گا پس یہ تین قسم ہیں کہ سود مزاج کا انحصار اس میں ہے علاج قسم اول کا المصد ہوتا ہے جیسا کہ گذرا پس اگر حار ہے تو علاج اس کا تبرید سے ہوتا ہے اگر بارد ہو علاج اس کا تسخین سے ہوتا ہے اگر یالیں ہو علاج اس کا رطب سے ہوتا ہے اگر رطب ہو علاج اس کا تخفیف سے ہوتا ہے اور سود مزاج بارد ابتدا میں بہت جلد عاثر ہوتا ہے اور انتہا میں بہت مشکل سے جاتا ہے اول تو اس سبب سے کہ حرارت غریزیہ ابھی تک ضعیف نہیں ہوتی ہے یہ اور دوا کی تسخین معاون ہوتی ہیں سود مزاج مایہ کے دفع کرنے پر دوسرے اس سبب سے کہ حرارت غریزیہ ضعیف ہو جاتی ہے کہ مرض کی مدت تک مقاومت کرتی ہے پس تسخین دوا کی مقاومت کے صلاحیت نہیں رکھتی اور سود مزاج حار اسکے بالمصد ہوتا ہے یعنی ابتدا میں مشکل سے جاتا ہے اور انتہا میں اس کا جانا بہت سہل ہے اس میں تو واسطے سہل ہے کہ حرارت غریزیہ ابھی تک ضعیف نہیں ہوتی ہے یہ اور سخت مزاج غریبہ کے یہ وہ دوا کی بروقت کو دبا لیتے ہیں اور دوسرا سوجہ سے ہے کہ حرارت غریزیہ ضعیف ہو جاتی ہے پس وہ معاونت کی صلاحیت نہیں رکھتی ہے اور تخفیف سود مزاج رطب کے سہل ہوتی ہے

اور مدت او مکی ترطیب سود مزاج سے کم ہوتی ہے اس واسطے کہ جمیع اسباب محلکہ کر او کو بدن خالی نہیں ہے محض بین علاج قسم ثانی کا یہ ہے کہ اس کے سبب کے پہلے ہے سے حفاظت کریں یہ ہی امن کے واسطے کافی ہے علاج قسم ثالث کا دوامرون سے کیا جائیگا یعنی علاج بالصد سے اور تقدم حفظ سے بالصد تو علاج اسوجہ سے کرتے ہیں کہ اوستی اسیتدر حاصل ہوتا ہے اور تقدم بالحفظ اسوجہ سے کرتے ہیں کہ جو حاصل نہیں ہوا اوستی اسوجہ سے سبب کا زایل کرنا ضرور ہے۔

ن

اگر سود مزاج سازج ہو تو واسمین تبدیل ہی کافی ہے اگر مادی ہو تو مادہ کو اسے مستفرغ کریں اگر اسے فائدہ نہ ہو تبدیل مزاج کریں۔

ح

جو سود مزاج مادی نہ ہو اس کے علاج میں تبدیل مزاج ہی کافی ہے یعنی اس کیفیت کو اس کیفیت سے کہ جو اسکی ضد ہو زایل کریں اسمین حاجت استفرغ کی نہیں ہے اس واسطے کہ مادہ کہ جو اسکا موجب ہی نہیں ہے اور جو سود مزاج کہ مادی ہو اس کے علاج میں استفرغ اوستی مادہ کا کہ جو اسکا موجب ہے واجب ہے پس اگر سود مزاج استفرغ سے زایل ہوا چہا ہے ورنہ تبدیل مزاج کی کریں جیس کہ سازج میں کرتے ہیں۔

ن

دس باتوں کا لحاظ ہر استفرغ میں ضرور ہے ایک امتلا ہے پس خلا مانع ہے دوسری قوت ہے پس ضعف مانع استفرغ ہے اگر ضعف اوستی شخص کو ہوتا ہے کہ جو استفرغ کو ترک کریں اور اگر استفرغ کریں تو قوت اوستی قوی ہو جاتی ہے۔

ح

خلا مانع استفرغ ہے اس واسطے کہ موجب استفرغ کا امتلا ہے اور جسوقت کہ موجب نہ ہو

تو موجب کی حاجت نہیں ہے اور ضعف اسوجہ سے مانع ہے کہ استفراغ ضعف میں زیادتی کرتا ہے اور حیثیت کہ ضعف زیادہ ہو تو طبیعت مرعی کی مقاومت نہیں کر سکتی ہے اور یہ مہلک ہے اور صورت مذکورہ کا اسواسطے استسنا کیا ہے کہ ضعف کا تدارک ممکن ہے اور ترک استفراغ کا تدارک ممکن نہیں ہے۔

ن

تیسرے مزاج ہے پس زیادتی حرارت اور بیہوشی اور برودت کی اور قلت خون مانع استفراغ

ح

افراط ان کے کہ جو ذکر کیا مانع استفراغ ہے اسواسطے کہ رطوبات فضلیہ ان میں کہ جو ذکر کیا کر ہوتی ہے اگر استفراغ اس میں واقع ہو تو رطوبات محمودہ خارج ہوتے ہیں۔

ن

چوتھے سمجھنے ہے پس زیادہ دہلا ہونا اور زیادہ موٹا ہونا اور تداخل بدن قانع استفراغ ہے۔

ح

سمجھنے بدن کے دہلے ہونے کو کہتے ہیں زیادہ دہلا ہونا اور تداخل بسبب کم ہونے رطوبات فضلیہ کے مانع استفراغ میں اگر استفراغ کیا جائیگا تو رطوبات محمودہ خارج ہوں گے اور زیادہ موٹا ہونا اسوجہ سے مانع استفراغ ہے کہ عروق حیثیت کہ رطوبات سے خالی ہونگے تو بسبب نہ ہونے رطوبت کے لحم فریہ اون کو دبا و گیا پس ریح اور حرارت غریزہ اس وقت میں محقق ہونگے اور عارض ہوگی اسودہ بات کہ جو سدسی عارض ہوتی ہے۔

ن

پانچویں اعراض لازم ہیں پس استقداد و قرب اور قروح امعا کے مانع استفراغ ہی چھٹے سن ہے پس ٹہرایا اور پچھتا مانع استفراغ ہیں۔

ح

بڑا پا اور طفولیت بسبب ان دونوں کے قوت کے قاصر ہونے کے مانع استقرار ہیں اور بڑے میں بربستہ طفولیت کے زیادہ منع ہے اس واسطے کہ نرگوں میں حرارت بہ سبب نمونے کے براہیگنہ ہوتی ہے۔

ن

ساتویں وقت ہے پس شدت کی گرمی اور شدت کی سردی مانع استقرار ہے۔

ح

شدت حرارت اسوجہ سے مانع ہے کہ اس میں بسبب تحلیل کو زیادہ ہونے کی اخلاط قلیل ہوتی ہیں اور قوی ضعیف ہوتی ہیں اور استقرار ضعف میں زیادتی کرتا ہے اور نیز اکثر ادویہ سہلہ حار ہوتے ہیں پس ان کا استعمال زمان شدید الحرارة میں مناسب نہیں ہے اس واسطے کہ یہ حرارت کو دوگنا کر دیگی اور تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ استقرار اس میں کرنا موثر تپ ہے اور شدت برودت میں اسوجہ سے منع ہے کہ اخلاط بسبب برودت کے منجمد ہوتے ہیں پس دوا ان کو مشکل سے نکالتی ہے اور نیز قوت ماسک برودت میں قوی ہوتی ہے پس وہ فعل استقرار کو متعارض ہوتی ہے۔

ن

آٹھویں شہر ہے پس وہ شہر کہ جو بہت گرم ہو اور وہ کہ جو بہت سرد ہو مانع استقرار ہیں نوین وہ پیشہ کہ جس میں زیادہ تحلیل ہو مثل پیشہ حامی کے مانع ہے دسویں عادت ہے جو شخص استقرار کی عادت نہ رکھتا ہو اس کو استقرار نہ کرائیں۔

ح

وجہ اس کی کہ شہر میں کہ جو بہت گرم ہو اور اس شہر میں کہ جو بہت سرد ہو اور جو شدید تحلیل ہو استقرار منع ہے اس کے جوہم بیان کر چکے ہیں سبھی جاتی ہے اور جو شخص کہ عادت استقرار کی نہ رکھتا ہو اسوجہ سے منع ہے کہ طبیعت اس کے فصول کے تحلیل کرنے میں دوسری طریق

کوشش کرتی ہے پس اوس کو استفراغ موافق نہیں ہے اس سبب سے کہ اوس میں
وہ چیز کہ استفراغ اوس کا واجب ہے کم ہوتی ہے بخلاف اون لوگوں کے کہ جو عادی آکر
ہوتے ہیں کہ طبیعت اون کی بدن میں فضول کو جمع کرتی ہے پس اون کو استفراغ سے نفع
ہوتا ہے اور نیز فعل دوائی مستفراغ کا فعل طبیعت کے منافی ہوتا ہے یعنی اوسکو تعب پہنچتا
ہے اسی واسطے کہا ہے کہ انتقال ضد سے طرف دوسری ضد کے طبیعت کا دشمن ہوا اور کہا ہے
کہ عادت طبیعت ثانی ہے۔

ن

ہر استفراغ میں پانچ امور کا لحاظ رکھنا چاہئے اول نکالنا اوس مادہ کا کہ جو بدن کو اذیت دیتا ہے
با اعتبار کمیت کے ہو یا کیفیت کے۔

ح

اس واسطے کہ سبب سبب کے دفع کرنے سے دفع ہوتا ہے علامت اوس کی یہ ہے کہ مریض
کو استفراغ میں تعلق اور اضطراب کہ جب قدر مواد کی حرکت کے واسطے موجب ہے اوسے
زیادہ نہ ہونا چاہئے اس واسطے کہ جب استفراغ لائق نہیں ہے مریض اوس کے استفراغ
ہونے سے مضطرب ہوتا ہے اس واسطے کہ طبیعت روا کو دفع کرتی ہے اور اسکی ہوت میں تفاوت کرتی

ن

دوسرے یہ کہ استفراغ مادہ کا بقدر تحمل اور برداشت مریض کی ہو جبکہ جبکہ خارج ہونا
ضروری ہو جب تک وہ خارج ہوا اور مریض بھی متحمل ہو کثرت استفراغ کا خوف نہ کریں
اور جو وقت کہ سبقت کریں مہل صفا پر تو منتہی ہوگا بلغم کو پس مبالغہ کریں اس امر میں کہ
نیمہ پوچھ بہ استفراغ سے زیادہ کو لیکن حکم خون مشکل اور دشوار ہے اور عطش اور پیاسی سمجھے
مہل حال اور قے کے اسبات پر دلالت کرتے ہیں کہ بدن پاک ہو گیا ہے۔

ح

استفراغ جس قدر مریض برداشت کر سکے کرنا چاہئے اور علامت اس کی یہ ہے کہ پیچھے اس کے خفت حاصل ہوا اور پیچھے گئے کہ جب تک وہ مادہ کہ جب کا خارج ہونا ضروری ہو وہ خارج ہو اور مریض ہی اس کی برداشت کر سکے کثرت استفراغ سے خوف نہ کریں اور جس وقت کہ مریض کو سہل صفر کا پلائین اور صفر اکل کر بلغم کے نکلنے کی نوبت پہنچے یعنی صفر سے نفا حاصل ہو تو اس وقت میں جس واجب ہے اس واسطے کہ انقطاع صفر کا یا تو اس کے ہوتا ہے کہ قوت دوا کی باطل ہو گئی ہے یا اس میں ضعف ہو گیا ہے یا وہ صفر کہ جب کا دفع کرنا واجب ہے نہیں رہا ہے بلکہ اور ثانی پر تو کوئی سبب نہیں ہے اس واسطے کہ اخراج خلط خالص یا دوایت کا اس کے غیر کے خارج ہونے سے اس پر سہل ہوتا ہے پس اگر قوت اس کی باطل ہو گئی ہے اور ضعیف ہو گئی ہے تو بلغم کو کیوں خارج کریگا اور تقدیر اس کے خلاف ہے پس تیسری بات مقرر ہوئی اور وہ مراد ہے نفا صفر سے اگر بلغم بھی نکل چکا اور سودا اسہال میں نکلے یہ زیادہ تر صفر کے نفا ہونے پر دلالت کرتا ہے جس میں زیادہ تر واجب ہے اس واسطے کہ سودا بدن میں کم ہے اور اگر نوبت بانقطاع دم پہنچے نہیں اس میں خطرہ عظیم ہے اس واسطے کہ خون افضل اخلاط اور طبیعت اس کے نکالنے پر نکل کرتی ہے اور انتقال طرف اس کی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دوائے طبیعت پر قہر کیا ہے اور پیاس اور پیٹنگی معتدل پیچھے اسہال اور قے کے نفا کامل پر دلالت کرتے ہیں اس واسطے کہ زایل ہونا رطوبات کا کہ جو واجب الانقطاع ہے مقتضی اعتدال رطوبات باقیہ اور استراحت مریض کا ہے اور یہ دونو موجب عطش اور پیٹنگی کے ہیں اور عطش مفرد استفراغ مفرد کے ہونے پر سبب استیلا میں عطش کے دلالت کرتے ہیں۔

ن

تیسرے استفراغ حسب میل مادہ کے کرنا چاہئے یعنی اگر غشیان ہو تو استفراغ بالیقہ اور

قبض ہو تو بالاسہال ہونا چاہئے۔

ح

وجہ اسکی یہ ہے کہ طبیعت پراسہل ہوتا ہے اور کلفت اور پراو کے کم ہوتی ہے اور اگر کوئی اسکا مانع ہو یعنی مانع کو قے سے تکلیف پہنچے غشیان میں تے ترک کرنا چاہئے اسی پراسہال کو قیاس کرنا چاہئے۔

ن

چوتھے یہ کہ اخراج مادہ کا مخرج طبعی سے کرنا چاہئے اور وہ عضو کہ جسکی طرف مادہ منقول ہو اس اور عضو مائوف کے مشارک ہو مثل فصد باسلیق کے کہ داہنے ہاتھ سے جگر کے امراض کو مفید ہے اور وہ عضو اس مادہ کے کہ جو اوپر وارد ہو برداشت کر سکے۔

ح

وجہ اسکی یہ ہے کہ خروج مخرج طبعی سے اسہل ہوتا ہے اور طبیعت کے اور جس کی طرف مادہ منقول ہو اگر وہ اشرف ہو تو مادہ کا متوجہ ہونا اسکی طرف ضرر کرتا ہے اور مشارکت ہونا درمیان دو عضووں کے ایک سے دوسرے کی طرف مادہ کے دفع کرنے کے واسطے زیادہ مددگار ہے اگر وہ عضو اس کے کہ جو غلط مستفرغ اوپر وارد ہو برداشت نہ کر سکے مثلاً مخرج معادین دوم ہو تو اسکی طرف مادہ کا متوجہ کرنا بہت ضرر کرتا ہے اور مثال اسکی کہ ذکر کیا گیا ہے اس واسطے کہ باسلیق کا داہنے ہاتھ سے کہولنا طریق اندام فضلات جگر کا ہے اور یہ زیادہ ہی مددگار ہے دفع کرنے پر خواہیے

ن

پانچویں یہ کہ استفراغ بعد نفع کے چاہئے اور انتظار نفع کا امراض مزمنہ میں واجب ہے اور امراض حادہ میں مستحب ہے مگر جبکہ مادہ بھان میں آوے پس اس صورت میں بہ تقدم نفع کے استفراغ مادہ کا کرنا چاہئے اس واسطے کہ ضرر عدم اخراج مادہ کا زیادہ ہے

ضرر اخراج مادہ غیر نفعی سے

ح

نفع ایک حالت ہے واسطے فضلہ کے کہ ارادہ اوکے دفع کا کریں کہ جس طریق سے دفع ہونا سہل ہو وہ یہ ہے کہ حاصل ہو واسطے اوکے اعتدال قوام کا اس واسطے کہ ہر ایک وہ غلطت اور رقت اور لزوجت سے مانع لیسہولت دفع میں غلیظ اور لزوجت تو ظاہر ہے کہ یہ دونوں مانع ہیں اور رقت اسوجہ سے مانع ہے کہ رقیق کو وہ عضو کہ جس میں وہ پی لیتا ہے پس لیسہولت دفع نہیں ہوتا ہے جسوقت کہ یہ پچا ناب جاننا چاہئے کہ جسوقت مادہ کے ناقص کر نیکارادہ کریں تو انتظار نفع کا باتفاق اطباء واجب نہیں ہے اور اگر اوکے استیصال کا ارادہ کریں یعنی اوکو سکوڑے اوکھاڑیں پس اگر کوئی انتظار نفع کا نفع ہو یعنی تشدید الہیجان ہو تو انتظار نفع کا نہیں کرتے مین اسوقت میں انتظار نفع سے یہ خوف ہوتا ہے کہ مادہ بعض اعضائے رئیسہ یا شریفہ کی طرف متحرک نہ ہو جاوے اور ضرر اسکا زیادہ ہے اخراج مادہ غیر نفعی سے جیسا کہ جسوقت قوت غیروافی ہوتی ہے انتظار نفع کا نہیں کرتے ہیں یا مانع نہ ہوگا پس اگر اول ہو تو استفرغ قبل نفع کی وجہ سے ہے اور اگر ثانی ہو پس مرض یا تو مزمن ہوگا یا حاد ہوگا پس اگر اول ہو تو انتظار نفع کا وجہ ہے اور اگر ثانی ہو تو جانیہ انتظام اسکا اور ترک اسکا جو اچھا معلوم ہو وہ کرے اطباء نے اس میں اختلاف کیا ہے بعض تو کہتے ہیں کہ انتظار واجب ہے اور ضعف نے بھی یہی اختیار کیا ہے اور حق بھی یہی ہے اسواسطے کہ نفع کی وجہ سے لیسہولت مادہ دفع ہوتا ہے اور جو طریق کہ سہل ہو و نو طریقوں میں سے وہ اولیٰ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ استفرغ قبل نفع اس سبب کہ طبیعت پختہ ہوتی ہے اچھا ہے یعنی ضعف نہیں ہوتا اور اس میں کہ بعد نفع کے متغلیغ کریں ضعف ہوتا ہے اور ضعف ہونا اس کا ظاہر ہے۔

ن

تک یہ طبیعت میں تعجب پیدا کرتا ہے بلکہ دو قطرون میں جو اطول ہو اسکی طرف جذب کریں
اسواسطے کہ وہ ابجد سے پس جسوقت کہ ورم داہنے ماتہ میں ہو تو بائیں پائوں کی طرف
جذب کرنا جائز نہیں ہے اسواسطے کہ اس جذب میں مخالفت دو قطرون میں ہوتی ہے
یعنی یوں کہ طرف یسار کے اور اعلیٰ سے طرف اسفل کے بلکہ جذب قطر واحد میں ہو۔۔۔
..... اور وہ یہ ہے کہ منجذب ہو اس صورت میں یا تو طرف بائیں یا تہ
کے یاد اپنے میر کے اور دوسرا اوٹے ہے اسواسطے کہ ابجد سے اور شرط جذب میں یہ ہے کہ بدن
مستلی نہ ہوتا کہ نہ منجذب ہو طرف عضو منذب الیہ کے مادہ کثیر کہ مشکل ہو دفع اس کا
اور سے اور نیز یہ شرط ہے کہ نہ متوجہ ہو مادہ طرف عضو منذب عنہ کے اسواسطے کہ جذب
منذب عنہ کے طرف دوسرے مادہ کے دفع کرنے میں معین ہوتا ہے اور اس مادہ کا
دفع کرنا جہاں سے جذب کرتے ہیں مشکل ہوتا ہے اور نیز یہ شرط یہ ہے کہ اگر عضو منذب
عنہ میں درو ہو تو اول اسکو ساکن کریں اسواسطے کہ درو مادہ کو اپنے موضع کی طرف
جذب کرتا ہے پس دو جذبوں میں تعارض واقع ہوتا ہے۔

ل

جسوقت فصدا اور اسہال دونو واجب ہوں پس اگر اخلاط نسبت طبعی پر ہوں تو ابتدا
فصد سے کی جائے اگر خلط غالب ہو تو استفراغ کیا جائے اور اگر ایسا نہ ہو تو خلط غالب کا
بخوبی تمام اخراج کریں بعد اس کے فصد کی جائے اور ہوتا مہلت کا درمیان میں ضرور
ہے اور حیان کہیں کہ فصد واجب ہے اور روان دوا پلائی جاوے تو اس صورت میں تپ
اور اضطراب لاحق ہوتا ہے۔

ح

جسوقت استلا کی وجہ سے حاجت فصدا اور اسہال دونو کی معاً ہو پس یا تو اخلاط بدن کی
نسبت طبعی پر ہونگے یعنی مقدار ہر ایک کی اون میں سے زیادہ اقتضائے طبع سے نہ ہو اور

نہ او سے کم ہو یا ایسا نہ ہو وے پس اگر اول ہے تو ابتدا فصد سے واجب ہے اور دلیل
اس پر یہ ہے کہ فصد میں علاوہ خون کے بھی اخلاط خارج ہوتے ہیں پس اگر اسہال سے
واسطے خارج کرنے دوسری اخلاط کے ابتدا کیجاویگی اور جبکہ کہ خارج ہونا چاہیے
خارج کیا جائیگا تو فصد بعد اسکے اس خلط کو اور خارج کرے گی اور یہ خارج ہونا
بیشمارہ مقدار واجب ہے ہوگا اور اسکا خارج ہونا نہیں چاہئے اور جسوقت کہ ابتدا فصد سے
کیجاویگی تو او سے کس قدر خلط دوسری خارج ہوگی پس اگر فصد ہی کرنا کافی ہو تو فصد
ورنہ جواز سے باقی رہے او کو مستغرق کرین اور یہاں ایک شبہ ہے وہ یہ ہے کہ جبکہ
فصد کرنا کافی ہو گیا تو فصد اور اسہال سے ابتدا کرنے کی حاجت مغانہین رہی جیسا کہ فرض
کیا ہے اولی یہ ہے کہ یوں کہا جائے کہ جسوقت کس قدر فصد میں خارج ہو تو باقی کا اخراج
اسہال سے بعد اسکے واجب ہے اور بعد فصد کے اگر خلط غالب ہو تو اسکا اخراج ہی چاہیے
ہے اگر دوسری شکل ہو تو اول خلط غالب کو مستغرق کرین بعد اسکے فصد کرین اس واسطے کہ اگر
اسکے برعکس کیا جائیگا تو خلط غالب اول امراض کو کہ جواز کے مناسب ہونگے سبب نزاع ہونی
خون کے کہ جواز کے شرکاء سے پیدا کریں گے اور جسوقت کہ فصد اور اسہال دونوں کوئی جوا میں
تو واجب ہے کہ درمیان دونوں کے چند ایام کی مہلت دیں کہ یہ مہلت دینا امر قوت
کی محافظت کرتا ہے اس واسطے کہ دونوں استغراق خون کا جمع ہونا مضرت عظیم ہے اور
جس صورت میں کہ فصد واجب ہے اور دوا پلائی جاوے تو اتنی تپ اور اضطراب اور
قلق ہو جاتا ہے اس واسطے کہ خون کو غالب فرض کیا ہے اور خون گرم ہے اور اکثر مسہلات
گرم ہوتے ہیں پس حرارت بدن پرستولی ہوتی ہے او سے تپ اور قلق عارض ہوتا ہے۔

ن

استغراق اخلاط کی زیادتی نہی کی وجہ سے نہیں کیا جاتا ہے بلکہ او کی کیفیت کے ردی
ہونے کی وجہ سے کیا جاتا ہے یا واسطے استغراق کے کیا جاتا ہے یا واسطے تقدم حفظ کے

کہ جو شخص مرض کا عادی ہو گیا جاتا ہے خصوصاً ربیع میں -

ح

یہ واجب نہیں ہے کہ استفراغ بسبب زیادتی مقدار اخلاط کے ہو بلکہ کبھی استفراغ کا حکم اور سبب سے کہ جو علاوہ اسکے ہیں کیا جاتا ہے بعض اوتھین سے یہ ہے کہ کیفیت اخلاط کی تغیر مثلاً ح سے طین روایت کے اور بعض اوتھین سے یہ ہے کہ حادث کرے وقوع مرض کو پس واسطے استظهار کے اور واسطے امن کے اس مرض سے مادہ کا استفراغ کیا جاتا ہے بعض اوتھین سے یہ ہے کہ معاد ہو بدن اس بات کا کہ اس کو فصل مخصوص میں مرض حاضر ہو پس جب وقت کہ یہ فصل قریب ہو تو اس مرض کے مادہ کو واسطے تقدم حفظ کے استفراغ کریں اور ربیع کو اس حکم میں اس واسطے خاص کہا ہے کہ یہ وقت سیلان اخلاط کا ہے جیسا کہ گذرا اور فرق درمیان استظهار اور تقدم بالمحفظ کے یہ ہے کہ اول بیج حق غیر معاد کو ہوتا ہے اور دوسرا حق معاد کے ہوتا ہے اور اکثر ایک کا اطلاق دوسرے کے اوپر کیا جاتا ہے۔

ن

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ استفراغ نہیں کر سکتی اس وقت میں اس کا بدل روزہ اور سوئیے کیا جاتا ہے اور یہ اوس .. سو مزاج کا کہ جو موجب اس امثلاً کا ہے تدارک کرتے ہیں۔

ح

کبھی بدن مستحلی ہوتا ہے اور استفراغ بوجہ کسی مانع کے نہیں کر سکتے میں اس وقت میں یہ کہا جاتا ہے کہ استفراغ کا بدل روزہ اور سونے سے کرتے ہیں پس مادہ ناقص ہو جاتا ہے اور یہ ہوتا اور روزہ اوس سو مزاج کا کہ جو موجب اس امثلاً کا ہے تعدیل سے تدارک کرتا ہے پس یہ مادہ کی کیفیت کو ٹوڑتے ہیں پس اس کو اعتدال کما اور کیفیاً حاصل ہوتا ہے اور حاجت استفراغ کی نہیں رہتی اور بعض نسخوں میں یہی تدارک سو مزاج الذی بوقت ذلک کر یہ تدارک کرتی ہیں سو مزاج کی کہ جو موجب اس کا یہ ہے یہ معنی یہی صحیح ہے یعنی

یہ تدارک کرتے ہیں سو مزاج کے کہ جو موجب اس استفراغ کا ہے۔

ن

کبھی نجفیات سے استفراغ کیا جاتا ہے خارج سے مثل ریت پر سونیکہ واسطے مستقی کر کر تو ہر

ح

ممكن ہے کہ یہ کلام تہہ کلام سابق کا ہوا اور یہ بھی ممکن ہے کہ دوسرا قاعدہ ہو کہ واسطے افادہ جدید کے بیان کیا ہو اور معنی اس کے ظاہر ہیں۔

ن

کبھی استفراغ میں حاجت اور ادویہ کی ہوتی ہے کہ جو مناسب ہو کیفیت میں مستفرغ کے پس یہی صورت میں وہ کہ جو اسہال میں اور اس کے موافق ہو اور اسکی کیفیت کی تعدیل کر دلائی میں مثل ریت کہ جب سقمونیا کو صفر کے استفراغ کے واسطے استعمال کر تو یہ تو ہر کو اسکی تعدیل کو واسطے ملائی ہیں

ح

کبھی بدن اخلاط سے متلی ہوتا ہے اور طبیب کو احتیاج اس خلط کے استفراغ کی ان ادویہ سے ہوتی ہے کہ جو کیفیت میں اور اس کے مناسب ہیں اور ان کے استعمال کرنے سے کسی طرح کا خوف ہوتا ہے تو اسوقت میں طبیب پر واجب ہے کہ ان ادویہ کی کیفیت کے دوسری دوائیوں سے کہ جو کیفیت میں اور اسکی مضاد ہوں اور اس خلط کے استفراغ میں موافق ہوں تعدیل کرے تاکہ ان ادویہ کی کیفیت سے بسبب اور اس کے ملنے کے کیفیت خلط مستفرغ سے بدن کو ضرر نہ پہنچے مثال اسکی یہ ہے کہ صفر کے استفراغ کرنے کے واسطے کہ وہ حار ہے سقمونیا کی حاجت ہے اور سقمونیا حار ہے پس طبیب کو چاہئے کہ اسکی زبرد ہٹے کہ سقمونیا کے اسہال میں موافق ہو اور اسکی کیفیت میں مضاد ہو کہ بار دہر تعدیل کریں۔

ن

کبھی بسبب ضعف معدہ کے یا بسبب اس کے کہ پیڑ والے کو تخمہ عارض یا ثقل خشک ہو

یا سبب کراہت دوا کے قبل قے سے پلٹ جاتا ہے۔

ح

سبب اول کا یہ ہے کہ امعاء معدہ سے مقابولت کرتے ہیں اور معدہ ضعیف ہے پس اس خلط کو کہ جسکو سہل حرکت دیتا ہے معدہ قبول نہیں کرتا پس وہ امعاء مقابولت نہیں کر سکتا اس خلط کو اوپر کی طرف سڈالتا ہے اور سبب دوسرے کا یہ ہے کہ جس شخص کو تنخمہ ہوتا ہے اس کا معدہ اس کے قبول کر نیسے کہ جو وارد ہوتا ہے کراہت کرتا ہے پس اس کو ڈالتا ہے اور نیز ضعیف معدہ کو از م تنخمہ سے ہے اور سبب تیسرے کا یہ ہے کہ دفع کرنا افضل کی طرف بسبب خشک ہونے ثفل کے مشکل ہوتا ہے پس طبیعت مادہ کو فوقی سے دفع کرتی ہے اس سبب سے کہ یہ اوپر سہل ہوتا ہے اور سبب چوتھے کا یہ ہے کہ کراہت دوا کی منع کرتی ہے معدہ کو اس کے قبول کر نیسے پس اس کو اوپر نیز اس کو کہ جو اسکو ساتھ وارد ہوتی ہو ڈالتا ہے

ن

کبھی بسبب شدت گرنگی کے یا سبب اس کے کپینے والا ذریعہ یعنی اسہال معدی میں مبتلا ہوا یا قی کا عادی نہ ہوتے سہل سے پلٹ جاتی ہے۔

ح

سبب اول کا یہ ہے کہ مقلی میں غذایت غالب ہوتی ہے اور ہوک کی شدت اس بات کی موجب ہے کہ معدہ اس کے اوپر پھر قتل ہو اور اس کی تجویز میں مستقر ہو پس اس سبب سے میل اس کا طرف فوقی کے مشکل ہوتا ہے اور چونکہ وہ دوا ہے لازم ہے کہ طبیعت اس کو خارج کرے اور اسفل سے اخراج اس وقت میں اسہل ہوتا ہے طبیعت اس کو اس سے خارج کرتی ہے اور سبب دوسرے کا یہ ہے کہ طبیعت ذرا ب کے اس خلط کو اسفل کی طرف دفع کرنے کی عادی ہوتی ہے پس یہ اوپر سہل ہوتا ہے اور اسی سے تیسرے کا سبب جانا جاتا ہے۔

ن

جوان کو بسبب اسکے کہ صفر قے کے مطیع ہوتا ہے جسے صفری اور اکثر ہوتی ہے بخلاف سودا کے اور بلغم میں میں ہے۔

ح

اسکی شرح کی حاجت نہیں ہے۔

ن

دوائے مسہل بسبب قوت جاذبہ کے کہ اسکو مخصوص ہے اسہال لاتی ہے یہ بسبب مشاکلت کے نہیں ہے اگر بسبب مشاکلت کے جذب کرے تو سوئے کا ہڑا لگا اچھوٹے ٹکڑے کو کھینچ لیتا اور جالینوس یہ کہتا ہے اور گمان کیا ہے اسنے کہ جس دوائی مسہل میں سمیت نہ ہو اور اسہال نہ پیدا کرے تو وہ ہی خلط کہ جس کو جذب کرتے ہے بسبب مشاکلت کی پیدا کرتی ہے اور یہ بہ بھی اسنے کہا ہے کہ اسی سبب سے یہ خلط زیادہ ہو جاتی ہے اور حق یہ ہے کہ ایسا نہیں ہے یہ کثرت بسبب متحرک ہونے اور منتشر ہونے اس خلط کے ہوتی ہے اور بسبب غلبہ کے غیر یہی اسکی طرف مستحیل ہوتا ہے۔

ح

دوائی مسہل کے اسہال لانے کی دو سبب ہیں اول تو یہ ہے کہ اس میں خلط کو جذب کرنے کی قوت ہے اور یہ خاصہ سے سنی ہے مثل قوت جاذبہ مقناطیس کے کہ لوہے کو جذب کرتی ہے اور یہ کیفیت کیفیات میں سے نہیں ہے اور نہ مزاج ہے اس قوت کا فیضان واجب صورت کے طرف سے بسبب استعداد مرکب کے ہے کہ وہ بمقادیر مخصوصہ اجرام عناصر سے مرکب ہوا ہے نہیں ہے کیفیات مخصوصہ میں سے سمجھاؤ کے واسطے میں اور یہ فی الحقیقت صورت ہے کہ اس مخرج کو دی گئی ہے اور کبھی مثلاً سقمونیا سے اسہال نہیں آتے ہیں اسکا یہ سبب ہے کہ جو بالخاصیت فعل کرتی ہے اس میں یہ شرط ہے کہ کوئی مانع نہ ہو جیسا کہ مقناطیس کہ جسوقت لہسن سے مس کیا جائے حدید کو جذب نہیں کرتا

اور کھینے والے اس کو دوفرقتے ہیں بعض اول میں سے وہ ہیں کہ کہتے ہیں کہ کل دو امین تو
جاذبہ واسطے اس کے جذب کرنے کے کہ جبکہ واسطے مخصوص ہے جیسا کہ ستھو نیا صفر کے اسہال
میں مخصوص ہے اور خرق سودا کے ساتھ مخصوص ہے اور شحم حنظل بلغم کیا تہہ مخصوص ہے
اور غار یقون سودا کے رقیق کرنے میں مخصوص ہے اور شرب بلغم کی لطیف کرنے کے واسطے
مخصوص ہے اور شراب ورد کمر صفر کو لطیف کرتا ہے اور سورنجان بلغم کو زرج کرتا ہے
اور سنار سوداوی محرقہ کے ساتھ مخصوص ہے ایسے ہی اور دواؤں کا حال ہے اور بعض
دوائیں ایک خلط سے زیادہ نکالتے ہیں یعنی اوس میں خاصیت کے فعل کے کرنے کی ہے
مثلاً خارج کرنے صبر کے بلغم اور صفر کو اس قول پر اکثر اطباء ہیں اسکو مولف نے اختیار
کیا ہے اور بعض دواؤں میں سے وہ ہیں کہ کہتے ہیں کہ کل ادویہ سہلہ میں خاصیت کل
خلط کے اسہال کی ہے مگر یہ ہے کہ پہلے رقیق کو جذب کرتے ہیں اور بعد میں غلیظ کو یہ قول
باطل ہے اس واسطے کہ سہل سودا کے مشاہدہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکو خارج کرتا ہے
اور اخلاط باقیہ کو باقی رکھتا ہے طریق دوسرا یہ ہے کہ درمیان دواؤں خلط مستقر خ کے
جوہر میں مشاکلت ہو بسبب مشترک ہونے اون دواؤں کی طبیعت میں اوسکی طرف جذب
ہوتا ہے اور خارج ہوتا ہے ساتھ اوس کے اس واسطے کہ جنسیت علت ملنے کی ہے اور اس
طریق کے کہنے والوں نے یوں کہا ہے کہ اس واسطے چھلی پیاس لگاتی ہے اگرچہ وہ بڑی
ہی کیون نہ ہو اس واسطے کہ طبیعت اوس کے پانے سے مشاکل ہے اور جالینوس
بھی یہی کہتا ہے اور وہ اس کا قائل ہے کہ جس دوائی سہل میں سمیت نہ ہو
اور اسہال نہ پیدا کرے تو اس خلط کو کہ جس کو خارج کرتی ہے پیدا کرتی ہے اور دلیل
اسکی یہ ہے کہ جو دوا خلط کی سہل ہے جو قوت کہ وہ اسہال نہ لاوے تو یہ خلط بدن
میں اوسکے پیٹنے کے بعد زیادہ ہوگی اور غیر سمی دواؤں کو اس واسطے کہا ہے کہ یہی خلط
کو پیدا نہیں کرتی بلکہ اسکو طبیعت دفع کرتی ہے اور اس سے عاجز ہوتی ہے پس فاسد ہونے

اور موعظ نے اس طریق کو اس طرح باطل کیا ہے کہ جذب اگر بسبب مشاکلت کے ہوتا تو بڑے سونے کا ٹکڑا چھوٹے ٹکڑے کو جذب کرتا اور تالی باطل ہے پس مقدم بھی مثال کے ہے اور ملازمت اسوجہ سے باطل ہے کہ افراد نوع واحد کی متشاکل ہوتے ہیں اور مجذوب میں جو قید زیادتی کی کمی ہے یہ اسواسطے ہے کہ الزام ساتھ اسکے انہر ہے اسواسطے کہ ایک وانگ سقمونیا اسہال کثیر صفر کا کرتی ہے اور بطلان تالی کا مشاہدہ ہے اور استدلال جالینوس کا یہ جواب دیا ہے کہ کثرت خلط کی جسوقت کہ وہ اسہال نہ لاوے بسبب متحرک ہونے مادہ کے اور بسبب منتشر ہونے مادہ کے ہے بدن میں اور غبار کا بھی اسکی طرف بسبب غلبہ اور حرکت کے مستحیل ہوتا ہے جانتا چاہئے کہ قول بالمشاکلت باطل ہے اسواسطے کہ اگر بالمشاکلت ہوتا تو خلط دو کو زیادہ جذب کرتے اسواسطے کہ سبب مشاکلت کا کثیر میں زیادہ ہوتا ہے اور واجب ہے یہ کہ جانا جاوے کہ جذب اسباب کا مقتضی ہے کہ لین جاذب اور مجذوب فقط اور اخراج مواد مجذوبہ کا بعد جذب کے یہ فعل طبیعت سے ہے حال مقتضا طبع کا کہ لوہے کو جذب کرتا ہے غور کرنا چاہئے

ن

حام کرنا قبل دوا کے معین دوا ہے اور دوا کے ایک دن بعد بقا یا فضول کو تحلیل کرتا ہے اور اس کے ساتھ یعنی دوا پیوین اور اویسوقت حام کرین دوا کے فعل کو قطع کرتا ہے۔

ح

اول تو اسواسطے ہے کہ حام اخلاط کو لطیف کرتا ہے اور مجاری کو کشادہ کرتا ہے اور ان فضلات کو کہ جو مانع اسہال ہیں اور سائلک میں مجاری کے واقع ہوئے ہیں تحلیل کرتا ہے اور دوسرا اسواسطے ہے کہ فضلات جلد کے نیچے ہوتے ہیں او سے دوا بسبب بعد ہونے کے عاجز ہوتی ہے اور حرارت بسبب اسہال میں مشغول ہونے کے باطن کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور حمام ان فضلات کا محال ہے اور تیسرا اسواسطے ہے کہ حام بسبب اپنی حرارت کے

اخلاط کو خارج کی طرف جذب کرتا ہے پس یہ برعکس دوا کے فعل کی کرتا ہے پس عمل دوا کا قطع ہوتا ہے اسبواسطے کہ جو وقت اسہال کا ارادہ کرتے ہیں تو حمام کرتے ہیں اور عرق لاتے ہیں یعنی گرم پانی سے انکباب کرتے ہیں۔

ن

کہانا اکثر دوا کیونکہ عمل کو قطع کرتا ہے کہ طبیعت غذا کے ہضم کرنے میں مشغول ہو جاتی ہے دفع سے بے پروائی کرتی ہے اور بسبب ملنے دوا کے غذا میں قوت دوا کی ٹوٹ جاتی ہے اور اگر کوئی صبر نہ کر سکے تو مرہل غذا پر تو اس کو چاہئے کہ قبل پینے دوا کے کسی قدر آتش جو یا آب انار شیرین یا ترشش نوش کرین اور بعد استعمال دوا کے آب انار بسبب عصر کے بیا اوقات مرہل کی اعانت کرتا ہے۔

ح

کھل دوائیں اسواسطے نہیں کہا کہ جائز ہے کہ نہ قطع کرے بعض دوا کے عمل کو یعنی جس وقت کہ قوی الانسہال ہوں اور قول مؤلف کا کہ دفع سے بے پروائی کرتی ہے یہ معنی ہے اوسپر کہ جو ذکر کیا کہ اسہال فقط جذب دوا سے نہیں ہے اور مرہل پیکر غذا پر صبر نہ ہونے کا سبب ضعف قوت ہے اور انار اسواسطے اسہال لاتا ہے کہ یہ معدہ کو قبض کرتا ہے اور اسکو نچوڑتا ہے اسواسطے کہ نچوڑنا اس چیز کو کہ جو معدہ میں خارج کرتا ہے

ن

دوائے ضعیف پر سونا دوا کے فعل کو ضعیف اور قطع کرتا ہے اور دوائے قوی پر سونا اوسکے فعل کو قوی کرتا ہے اور ان دونوں کے عمل کے بعد سونا دوا کے فعل کا قاطع ہے۔

ح

جس وقت کہ دوا کا پینے والا سووے پس یا تو قبل شروع دوا کے عمل کے سووے گا

یہ بعد میں اوسکے پس اگر اول میں سووی پس یہ دوا یا تو قوی ہوگی یا ضعیف ہوگی اگر قوی ہو تو سونا اوسکے فعل کو قوی کرے گا اس واسطے کہ حرارت غریزیہ بسبب سونے کے باطن کی طرف متوجہ ہوتی ہے پس عمل دوا کا ظاہر ہوتا ہے اور قوی ہوتا ہے اس واسطے کہ دوا جب تک اوس میں حرارت غریزیہ نہیں اثر کرتی وہ اثر نہیں کرتی ہے اور مضر فرض ہے کہ دوا قوی ہے اور ضرور ہے واسطے اوسکے موثر قوی سے پس وہ اوس کی اعانت کرتی ہے اس واسطے کہ غلبہ کرتا ہے دفعۃً پس مصاحب ہوتی ہے اوسکی خلط اکثر اور اگر ضعیف ہو تو عمل اوس کا قطع ہوتا ہے یہاں تک کہ باطل ہو جاتا ہے اس واسطے کہ مفروض ہے کہ سونا قبل عمل دوا کے اوسکے عمل کو باطل کرتا ہے اس واسطے کہ حرارت غریزیہ باطن کی طرف متوجہ ہوتی ہے حالت نوم میں بسبب ضعف کے اور نیز بسبب ہونے اوسکے کے عود طبیعت مفہور ہوتی ہے اگر نافی ہو تو سونا دوا کے عمل کو قطع کرتا ہے برابر ہے کہ قوی ہو یا ضعیف لیکن جس وقت کہ ضعیف ہو تو ظاہر ہے اوسے کہ جو ذکر کیا لیکن اگر قوی ہو اس وجہ سے ہے کہ وہ ضعیف ہوتی ہے شروع عمل میں اسے جانا گیا کہ سونا اٹائے عمل میں مضر ہے اس واسطے کہ اوس خلط کو کہ جس کا دفع کرنا بدن سے واجب ہے باقی رکھتی ہے۔

ن

جو شخص دوا کے پینے سے کراہت کرتا ہو اسکو چاہئے کہ واسطے تخذیر ذائقہ کے طرخون کے پتے چباوے اور عناب کے پتے اسباب میں زیادہ قوی ہیں اور کبھی تخذیر ذائقہ برون اور جمد سے کرتے ہیں اور جو شخص دوا کی بو سے نفرت کرے اسکو چاہئے کہ تخفون کو بند کر کے پیوے اور جو شخص کہ دوا کے بعد تھکے کرے اس کے ہاتھ اور بازو باندھے اور بعد اوس کے قابض اور مقوی معدہ تناول کریں مثل انار اور ریاس اور افلاج کے اور گرم پانی پیانے مسہل کے کہ وہ مسہل گولیوں کا ہو

معین اس کے عمل کا ہے اور نزدیک قطع کرنے عمل دوا کے تھوڑا پانی گرم پائین پختہ
دوا نکل جاوے اور واسطے تسکین معفن کے تھوڑا تھوڑا سبب تھوڑا دین یعنی گھونٹ گھوٹ
اور چند قدم ہلاوین اور بعد دوا کے عمل کرنے کے گرم مزاج کو اسفول شربت سیب یا سرور
پانی میں ہلاوین اور سکر اور گلاب ہلاوین اور معتدل مزاج ان چیزوں کے ساتھ بجائے
اسفول کے تخم ریحان دین اور بار د مزاج کو صرف تخم ریحان دین سوائے اسفول
کے اور بعد اسہال اور تھکے کے غذا لذیذ اور عمدہ مثل قروح وغیرہ کے کھاوین
اور کم کھاوین اس واسطے کہ اعضا بسبب خالی ہونے کے بقوت جذب
کرتے ہیں اور اگر معین ہوا اعضا کو عمدہ بھی تو حادث ہونگے سدی اور مشکل
ہوگا یہ امر۔

ح

جو شخص دوا کے پینے سے کراہت اور نفرت کرے تو اس کو چاہئے
کہ جو مولف نے بیان کیا چاہا وے کہ یہ قوت ذائقہ کو بسبب تحذیر کے
باطل کرتا ہے یہاں تک کہ چبانا عذاب کے چتون کا درمیان حلوا اور مر
کے فرق نہیں کرتا اور نہ خون کو پکڑنا اس واسطے ہے کہ بواوس کی دماغ کی
طریق چڑھے اور باندھنا اطراف کا اس واسطے ہے کہ یہ مانع قے سے
اس واسطے کہ بسبب درد کے روح کو جمع کرتا ہے کہ جو موجب پیش بادہ کا ہے
قے کی طرف سے اور جو شے کہ مشابہ ہے جنوب کے مثل قرص و سفوف
وغیرہ کے ان کے پگھلانے کی احتیاج ہے بعد دوا کے سکینجین سے دو
تین روز پرہیز کرنا چاہئے اس واسطے کہ یہ سچ پیدا کرتی ہے اور جو کہ متن
میں لکھا ہے طریق اوستی تدبیر کا ظاہر ہے۔

ن

مخوش شخص دو اپویے اور دست نہ آوین اور تسکین ہو تو ویسے ہی چھوڑ دیا جاوے
ورنہ قوا بض کے کھانے سے حرکت دی جاوے یا حقنہ فلیتہ سے یا قلیلہ
مہلہ سے اور دو مہلون کا ایک دن مین دینا برا ہے کبھی بسبب نہ آئے
دست کے مہل کے روز کہ چیکہ اعراض منکرہ ہوں اور مادہ عضو ریش کی
طرف مایل ہو فصد کی حاجت ہوتی ہے۔

ح

مراد تسکین سے یہ ہے کہ احوال منکرہ مثل منقض اور سداوردوار اور قلق
اور کرب اور اضطراب نہ ہوا اور قوا بض سے وہ مراد ہیں کہ جو مدہ
کو پھوپھ میں مثل رمان مر اور سیب اور ریاس اور حقنہ لینہ اور قلیلہ مہلہ
کے نسخے آگے بیان کئے جاویں گے انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن مین دوسرا
مہل پلا نا خطا ہے کہ یہ تعب مین ڈالتا ہے اور قوی کو ضعیف کرتا ہے
اور موجب الہباب فصول رو یہ ہے طرف اسکا کے اور یہہ اوس کو
مضر ہے اور اعراض منکرہ مثل تمد اور حجز العین اور اضطراب کی وجہ
سے حاجت فصد کی ہوتی ہے اس واسطے کہ یہہ از دیا و مواد اور ہجیان مواد
پر دلالت کرتے ہیں اور فصد استفراغ کلی ہے کہ اسے او کو نفع پہنچتا ہے۔

ن

جس شخص کو دو از دیا دتی کرے یعنی زیادہ دست آئین تو اوس کے اطراف
باندھیں اور قوا بضات پلائیں اور قابض چیزیں شکم پر فساد کریں اور
عروق لاوین اور مکان کو خوشبو وارد وائیون سے بھریں۔

ح

باندھ پیرون کو اس واسطے باندھتے ہیں کہ یہہ جامع روح ہے اور مواد کو

درو کے اطراف بدن کی طرف جذب کرتا ہے اور مراد قوا بض سے وہ خیرین
ہیں کہ جو عصر کرتی ہیں مثل سفوف طین اور مثل اسکے اشربہ ادویہ سے کہ جبکہ
ذکر کیا علاج اسہال میں بیان کئے جاوینگے اور تغریق اور حمام میں داخل
ہونا اور مثل اس کے عمل کرنا اوس وقت جائیے کہ جس وقت منفع کا
خوف نہ ہو اور طیوب بارودہ مثل صندل اور کا فور اور مثل ان کے ہے
تین درم حب الرشاد بھون کر دوغ میں پکاوین کہ بستہ ہو جاوے
اسہال مفرط کے قطع کرنے کے واسطے بہت مجرب ہے اسی وقت
قطع کرتا ہے۔

ن

قے معدہ کو پاک کرتی ہے اور معدہ کو قوت دیتی ہے اور بصارت کو
تیز کرتی ہے اور گرانی سر کو زایل کرتی ہے اور گردہ کے زخم اور
مشانہ کے زخم کو اور امراض کہنہ کو مثل جذام اور استسقاء اور فالج
اور رعشہ اور سیرقان کو رفع کرتی ہے۔

ح

معدہ کا پاک کرنا ظاہر ہے اور تقویت اس واسطے دیتی ہے کہ ضعف او سکو
بسبب فضلات کے کہ جو قے سے دفع ہوتے ہیں ہوتا ہے اور تیز ہونا بصر کا
اور ثقل راس کا زایل ہونا اس واسطے ہے کہ کلال بصر اور ثقل راس یہ
دونوں ان فضلات کے انجروں کی وجہ سے ہوتے ہیں اور قروح اور
قروح مشانہ کو اس وجہ سے نفع ہوتا ہے کہ یہ فضلات جس وقت ان دونوں
کی طرف منحدر ہوتے ہیں نہ خیم کے اندمال کو مانع ہوتے ہیں اور امراض
کہنہ کو اس وجہ سے نفع ہوتا ہے کہ ان فضلات سے امراض مذکورہ مدیا پھین

اور یرقان کو اس وجہ سے نفع ہوتا ہے کہ قے صفر کو مسبب اس کے کہ وہ طافی ہوتا ہے زایل کرتی ہے پس وہ ظاہر بدن کی طرف منتشر نہیں ہوتا ہے یہ بھی عبارت یرقان سے ہے۔

ن

صحیح آدمی کو سزاوار ہے کہ ایک مہینہ میں دو دفعہ متواتر قے کریں تاکہ وہ غلط کہ پہلے دن اپنی جگہ سے حرکت کرے اور نہ کچھ دوسرے دن کھل آتی ہے اور جو فضلات کہ بسبب اول قے کے گری ہیں اون کو یہ دوسری قہ پاک کرتی ہے

ح

مصنف نے کئی قیدیں بیان کی ہیں اول یہ ہے کہ قے دو مرتبہ کرنی چاہئے اور اسے کہ ایک قے اون فضلات کو کہ جو ایک مہینہ میں جمع ہوتے ہیں اون کے ناقص کرنے میں ظاہر ہے کہ وافی نہیں ہوتی ہے دوسرے یہ کہ دو قے پے درپے کرنی چاہئے اس واسطے کہ دوسری قے اوس کا کہ جو اول کی وجہ سے قصور رہ گیا ہے اوس کا نذر رک کرتی ہے اور اوس فضلہ کو کہ جو اول قے کے وجہ سے گرتا ہے اوس کو پاک کرتی ہے اور نیز ایک قے پر اختصار نہ کرنا اسی سے جانا جاتا ہے تیسرے یہ کہ جس تاریخ پہلے مہینہ میں قے کریں اسی تاریخ دوسرے مہینہ میں قے نہ کریں اس کی کئی وجہ ہیں ایک یہ ہے کہ جب اوس کو ایک تاریخ میں قے کرنے کی عادت ہو جاوے گی اور کبھی احتیاج قے کی غیر ایام میں ہوتی ہے تو اوس دن قے کرنا مشکل ہوگا اور نیز یہ بھی بات ہے کہ اگر اوسے تاریخ میں کی جاوے گی تو فضول بھی اسی تاریخ معہہ پر گرنے کے عادی

ہونگی اور کسی وجہ سے اس دن تھے کے کرنے کا اتفاق نہ ہوا ہو تو اس سے
ضرر ہوگا اور نیز یہ بات ہے کہ اس دن غشیان اور قلب نفس
عارض ہو تا ہے اور یہ مرض ہے۔

ن

تھے کی کثرت معدہ کو ضرر کرتی ہے اور اس کو قابل فصول کے گردانتی ہے
اور دانتوں کو ضرر کرتی ہے خصوصاً تھے ترش اور بصر اور سیم کو ضرر
کرتی ہے اور ب اوقات تھے کرنے سے کینٹی کے رگین پیٹ جاتی
ہیں جس شخص کے حلق میں ورم ہو یا سینہ میں اس کے ضعف ہو اور جو
دبلی گردن کا ہو یا اس شخص میں استقداد نفث الدم یا عسرا حابت کے ہو
ان سب کو تھے سے احتراز کرنا چاہئے اور بعض آدمی بوجہ حرص کھانا
بہت کھا جاتے ہیں بعد اس کے تھے کرتے ہیں اس سے بڑھاپا چلدا جاتا
ہے اور امراض رویہ واقع ہوتے ہیں اور اسے عادت تھے کی ہو جاتی ہے۔

ح

معدہ کو اس واسطے مضر ہے کہ اس میں جو حرکات غیر طبعیہ ہوتے ہیں یہ معدہ کو
ضعیف کرتی ہیں اور دانتوں کو اس واسطے مضر ہے کہ اخلاط اولیٰ پر
گزرتے ہیں اور کسی قدر اس اخلاط میں سے درمیان دانتوں کے رہ جاتے
ہیں اس واسطے دانت تھے کی زیادتی سے زرد ہو جاتے ہیں اور کانوں کو
اور آنکھ کو سبب متوجہ ہوئے مواد کے سرکی طرف اور سبب مرتفع ہونے
انجرہ رویہ کے اس وقت میں اس کی طرف مضر ہے اور یہ اس کو منافعی
نہیں ہے کہ جو بیان کیا ہے کہ تھے بصارت کو تیز کرتی ہے اور ثقل سر کو زایل
کرتی ہے اس واسطے کہ یہ بات تھے معتدل میں ہوتی ہے اور یہ مضر میں ہوتی ہے

اور رگون کا پھٹنا ظاہر ہے اور اگرچہ رگ پیڑہ ہی کیون نہ ہو اس کے پھٹنے سے
سل حادث ہوتی ہے یہ شرعظیم ہے اور یہ جو کہا کہ گھر ص سے زیادہ کہانا
کہا وے اور بعد اس کے تے کرے اس کو وہ مرض جوڑ کر کئے اسوجہ سے
عارض ہوتے ہیں کہ یہ معدہ کو ضعیف کرتی ہے پس ہضم جید نہیں ہوتا ہے
اور مواد فحجہ جمع ہوتا ہے اور اس سے بڑھاپا جلد آجاتا ہے اور امراض
رویہ بسبب اس کے پیدا ہوتے ہیں اور بسبب اس کے اعضا کی
طرف غذا کے جید نہیں پہنچتی ہے۔

ن

جس وقت کہ بدن پاک ہو اور ثقل خشک اور احتضا ضعیف ہو اور
مراق دبلا ہو اسہال اور قے کرنا سنت خطرناک ہے۔

ح

جس وقت بدن پاک ہو اور ثقل خشک ہو اسوجہ سے خطرہ ہے
کہ طبیعت ساتھ ان دونوں کے رطوبات کا بخل کرتی ہے اور قے
اور اسہال ان دونوں کے اند فاع کے موجب ہیں پس بدن میں
دو حالت کہ جو آپس میں عندہین حادث ہوتی ہے اور جس وقت کہ احتضا
ضعیف ہو اور مراق دبلا ہو اسوجہ سے خطرناک ہے کہ تفرق اتصا کا
خوف ہے اور مراق تشدید قاف سے جمع خرق با تشدید کی ہے
کہ فارسی میں نرمہ شکم کہتے ہیں قانون میں لکھا ہے کہ یہ شکم کی جلد سے
کرنچے اس کے غشا اور عضلے ہوتے ہیں۔

ن

زمانہ قے کرنے کا فصل گرما اور بیج ہے نہ جاڑا اور خریف اسہال گریو نکل

تپ پیدا کرتا ہے اور بسبب متعارض ہونے جذب و داکے اور جذب حرارت کے دشواری ہوتی ہے اور جارٹے میں بسبب جمود و اخلاط کے بہت دشواری ہوتی ہے اور ریمج کے چونکہ قریب صیف محل ہے اس میں استعمال اوس کا جائز ہے کہ جو لطیف ہو پس خریف وقت اس حال کا ہے

ح

علتین ان احکام کی مباحث سابقہ سے پہچانی جاتی ہیں طوالت کی حاجت نہیں ہے

ن

تھے کے وقت آنکھوں پر پیٹی باندھیں اور پیٹ پر رومال باندھیں اور جس وقت کہ تھے سے فارغ ہوں تو مونہہ کو سرد پانی سے کہ اوس میں تھوڑا سا سرکہ ملا یا ہو ہومین یہہ گرانی سرکو مانع ہے اور تھوڑی مصطکی شربت سیب اور سرد پانی میں ملا کر بلاوین۔

ح

پیشی اس وجہ سے باندھتے ہیں کہ بسبب حرکت عنیفہ اور بسبب متوجہ ہونے اخلاط کی طرف راس کے مجوز عین کا خوف سے اور بسبب شدت حرکت کے پیشنے کا خوف ہے اس وجہ سے شکم پکڑتے ہیں اور مونہہ کو سرد پانی اور سرکہ سے اس واسطے دہوتے ہیں کہ یہ ثقل راس کو دفع کرتا ہے اس واسطے کہ ثقل اوس میں بسبب چڑھنے مواد کے ہوتا ہے اور سرد پانی اور سرکہ اوس کو لوٹاتے ہیں اور پینا شربت سیب کا مصطکی کے ساتھ اور گلاب کے تھے کی

وجہ سے جو معدہ میں ضعف ہوا ہے اوس کا تدارک کرتا ہے اس واسطے کہ اوس کو یہہ تقویت دیتا ہے اور سزاوار ہے یہہ کہ قے کے بعد کہانے میں تاخیر کریں اس واسطے کہ کہانا غشیان پیدا کرتا ہے۔

ن

قے نیچے کے مادہ کو جذب کرتی ہے اور اسہال اوپر کے مادہ کو جذب کرتا ہے

ح

وجہ اس کی ظاہر ہے اس واسطے نفرس اور امراض اسافل اور درد گردہ اور مٹھانہ میں قے کا حکم کیا ہے اور درد سرا اور امراض عالی میں اسہال کا حکم کیا ہے۔

ن

نفسہ باسلیق تنور بدن کا تنقیہ کرتی ہے اور فصہ سرور و اوجہل الذراع گردن اور رافوق گردن کا تنقیہ کرتی ہے اور اکحل مشرک ہے اور اسلم واسنہ ماتہ سے کہولنا درد جگر کو اور بائین ماتہ سے درد طحال کو نفع کرتی ہے اور فصہ عرق النساء کی درد عرق النساء کو بہت فائدہ کرتی ہے اور دوالی اور نفرس کو بھی مفید ہے صافن واسطے ادراار حیض کے نافع ہے اور عرق النساء کو بھی مفید ہے۔

ح

فصہ استفراغ کلی ہے اور معنے کلی ہونے کے یہہ ہیں کہ اس میں کل اخلاط تہوڑے تہوڑے خارج ہوتے ہیں اور قریب اوس نسبت کے حاج ہوتے ہیں کہ جو اخلاط کو آپس میں ایک دوسرے سے عروق میں نسبت ہے بخلاص اسہال کے کہ اوس میں مثلاً فقط صفرا ہے خارج ہوتا ہے

اور معنی قرب نسبت کے یہ ہیں کہ اخلاط جو خارج ہوتے ہیں تو نسبت بعض کے ساتھ بعض کے قریب ہے اور نسبت کے کہ جو بعض کو ہے ساتھ بعض کے عرق میں اس واسطے کہ وہ عرق میں محصور ہیں پس وہ علیٰ حالہا خارج ہوتے ہیں مگر یہ کہ ارق غلیظ سے زیادہ خارج ہوتا ہے اور محمود کے خارج کرنے میں طبیعت بخل کرتی ہے کہ مذموم سے کم خارج ہوتا ہے اس واسطے قرب کا اعتبار کیا ہے نہ مماثلت کا اور جن عروق کی فصد کی جاتی ہے بہت ہیں مولف نے جو عروق کہ اون میں سے بہت مشہور ہیں ذکر کر رکھے ہیں اور ہم بھی انہیں کی شرح کرتے ہیں پس بیان کیا جاتا ہے کہ قیصال وہ رگ ہے کہ نزدیک قابض کے ظاہر ہوتی ہے اور مابین اعلیٰ ساعد اور انشی ساعد کی ہے اور مابض اور س جگہ کا نام ہے کہ جہاں عضلہ اور ساعد متصل ہوتی ہیں اور یہ بھی مراد ہے اس جگہ اور کبھی اس کا اطلاق اس پر ہوتا ہے کہ جہاں رگبہ اور ساق متصل ہے اور یہ بھی مراد اون کے قول سے ہے کہ جو عرق مابض کی بواسطہ میں فصد کرتے ہیں اور اکحل وہ رگ ہے کہ قیصال سے ورے ظاہر ہوتی ہے اور وسط انشی ساعد سے اعلیٰ ساعد کی طرف مایل ہے اور بابسلیق وہ رگ ہے کہ اسے بھی ورے ظاہر ہوتی ہے اور وسط انشی ساعد سے اعلیٰ ساعد کی طرف زیادہ مایل ہے اور جبل الذراع وہ رگ ہے کہ انشی ساعد سے ظاہر ہو کر اعلیٰ ساعد کی طرف ممتد ہوئی ہے بعد اس کے طرف وحشی گئی ہے اور اسیدم وہ رگ ہے کہ درمیان خضر اور بنجر کے ہے یہ عروق ہاتھ سے کہولی جاتی ہیں عرق النساء وہ رگ ہے کہ پاؤں سے کہولی جاتی ہے اور وہ وہ رگ ہے کہ دراز ہوتی ہے پاؤں پر جانب

وحشی سے طرف کعب کے اور یہ قریب کعب کے کہولی جاتی ہے چونکہ گوشت اس جگہ کم ہوتا ہے اسوجہ سے اس جگہ ظاہر ہوتی ہے جس وقت کہ یہ پیچا نا پس اب ہم بیان کرتے ہیں کہ فصد باسلیق کے تنور بدن کا تنقیہ کرتی ہے شیخ نے شفا میں کہا ہے کہ تنورہ بدن وہ چیز ہے کہ جو احشا پر شامل ہے اور باسلیق اس واسطے اس کا تنقیہ کرتی ہے کہ باسلیق کی فصد اسفل کی طرف مایل ہے اور اسافل بدن کی علتوں کو فائدہ کرتی ہے داہنے ہاتھ سے سدہ جگر اور اورام جگر اور اورام حجاب اور درومعدہ کو اور ذات الحجب کو فائدہ کرتی ہے اور بائیں ہاتھ سے درد طحال اور جمیع امراض کو کہ جو خلبہ سودا اور دم سے ہوتے ہیں فائدہ کرتی ہے اور فصد قیصال اور جیل الذراع کے خون کو گردن اور بافوق گردن سے زیادہ خارج کرتی ہے اور جو علاوہ گردن کے ہیں اوس سے کم خارج کرتی ہے اور ناحیہ حذکبہ سے تجاوز نہیں کرتی ہے مگر کسی قدر کہ جو قابل اعتبار نہیں ہے اور اسافل کا تنقیہ کم کرتی ہے اور یہ کھل بسبب بعید ہونے اوس کے کے ہے مسافت سے اور اکھل مشترک ہے یعنی متوسط الحکم ہے درمیان قیصال اور باسلیق کے بسبب واقع ہونے اوس کے کے درمیان اون دونوں کو داہنے ہاتھ سے درد جگر کو نافع ہے اور بائیں ہاتھ سے طحال کو فائدہ کرتی ہے اور فصد اسلم کی داہنے ہاتھ سے درد جگر کو فائدہ کرتی ہے اور بائیں ہاتھ سے درد طحال کو فائدہ کرتی ہے یہ جالینوس سے منقول ہے اور فصد عرق النسا کی درد عرق النسا کو نفع عظیم بخشتی ہے اور درد و رک کو بھی فائدہ کرتی ہے اس واسطے کہ جذب کرتی ہے مادہ کو درد کی جگہ سے لیکن سزاوار ہے یہ کہ اس وقت فصد کریں کہ خون کا انقباض

نہ ہوا سوا سٹے کہ فصد اس وقت میں مضر ہے اور بعد استقرار کے
نفع کرتی ہے اور نیز دوالی اور نفرس کو بھی بسبب مستفرغ ہونے
ماورہ کے اقرب مواضع سے طرف موضع مرض کے فائدہ کرتی ہے اور
فصد صافن کی بسبب مایل ہونے خون کے اعلیٰ بدن سے طرف اسفل
بدن کے حیض کو جاری کرتی ہے اور نیز ورم خستین اور ورم مخدین
اور ساقین کو مفید ہے اور نیز جو عرق النسا نفع کرتی ہے وہ بھی نفع
یہ کرتی ہے صاحب کا مل نے کہا ہے کہ جو خون اس عرق سے
خارج ہوتا ہے وہ بارد ہوتا ہے بسبب اس کے کہ وہ دم بلغمی ہے

ن

پنڈلیوں پر حجامت کرنا فصد کے منافع کے قریب ہے اور مدد طشت
ہے اور خون کا تنقیہ کرتی ہے اور گردن پر حجامت کرنا اشوب چشم
اور مونہ آنے کو اور درد سر کو خصوصاً اس درد کو کہ جو مقدم
سر میں ہو مفید ہے لیکن نسیان پیدا کرتی ہے اور اکثر مقدم اس
کی حجامت سے کراہت کرتی ہیں کہ یہہ جس کو ضعیف کرتا ہے اور
حجامت کے کئی فائدے ہیں ایک تو یہہ ہے کہ نفس عضو کا تنقیہ کرتی
ہے دوسرے یہہ ہے کہ جو ہر روح اس میں کم خارج ہوتا ہے
تیسرے یہہ کہ اس کو اعضائے رئیسہ سے تعرض کم ہوتا ہے۔

ح

پنڈلیوں پر حجامت کرنا قریب فصد کے ہے اور حیض کو جاری کرتی ہے
اور دم کا تنقیہ کرتی ہے اور حجامت کرنا گردن پر زہ اور گندہ
وہنی اور مونہ آنے کو اور درد سر کو خصوصاً وہ کہ جو مقدم سر میں ہو

فائدہ کرتی ہے لیکن مورث نسیان ہے بسبب جذب کرنے خون کے اور اکثر آدمی مقدم راس میں حجامت کرنے سے کراہت کرتے ہیں .. اس واسطے کہ یہہ جس کو ضعیف کرتا ہے اس واسطے کہ حجامت خاص کر نفس عضو مستفرغ کرتی ہے زیادہ تر جو حجامت سے خارج ہوتا ہے وہ دم لطیف ہے کہ حرارت اور ارواح کثیرہ اس پر غالب ہوتے ہیں اور اس میں شک نہیں ہے کہ یہہ اس قوت کو کہ جو اس موضع سے قریب ہے ضعیف کرتی ہیں اور جو کہ مؤلف نے فائدے حجامت کے ذکر کے میں ظاہر میں اور مراد اس سے کہ اس میں جو ہر روح کا استفراغ کم ہوتا ہے یہہ ہے کہ اس میں اس عضو سے کہ جس پر حجامت نہیں کی جاتی ہے روح مستفرغ نہیں ہوتی ہے جس پر حجامت کی جاتی ہے اس سے روح کے خارج ہونے میں تو شک نہیں ہے مگر اس سے مستفرغ نہیں ہوتی ہے یہہ خلاف فصد کے ہے کہ اس میں روح کا استفراغ کسی عضو سے مخصوص نہیں ہے کہ جس جگہ فصد کی جائے وہیں سے خارج ہو اور جگہ سے خارج نہ ہو بلکہ اور جگہ سے بھی خارج ہوتا ہے اور حجامت میں تعرض اعضائے رئیسہ سے نہیں ہوتا ہے اس واسطے کہ یہہ عروق صفارے کے سطح جلد پر متشبث ہوتی ہے جذب کرتی ہے پس اشراؤس کا ایسا کہ جس کا اعتبار ہوا اعضائے رئیسہ کی طرف نہیں پہنچتا ہے بخلاف فصد کے۔

ن

حقہ فصول کے ناقص کرنے میں اور اعلیٰ سے جذب کرنے میں اور قولنج میں عمدہ معالجہ سے ہے اور وقت اس کا دن کے جو وقت سرد ہیں وہ ہے۔

ح

حقنہ کی کئی قسم ہیں جو کہ فضول کو ناقص کرتا ہے وہ حقنہ مہلہ ہے اور سولت ہے اسی سے مراد ملی ہے اور جذب اعلیٰ بدن سے بسبب خالی ہونے اسافل کے ہوتا ہے اخلاط سے اور خلا محال ہے پس اعلیٰ سے انجذاب واجب ہوتا ہے تو لنج اگر مادی ہو تو اون کو حقنہ مہلہ نفع کرتا ہے اور اگر ریخی ہو تو اس کو وہ حقنہ کہ جو ریاح کا کاسر ہے نفع کرتا ہے اور وقت حقنہ کا وہ دو وقت دن کے ہیں کہ جو سرد ہیں اور وہ دونوں وقت طرف دن کے ہوتے ہیں یعنی صبح و شام اسواٹے کہ حقنہ میں کرب و قلق اور اضطراب بسبب دوا مر کے ہوتا ہے اول یہ کہ اس کی وجہ سے بخارات قلب و معدہ کی طرف صعود کرتے ہیں دوسرے یہ کہ جو ہوا امعائین ہوتی ہے اس کا صعود ان دونوں کی طرف بسبب خالی ہونے مکان کے بسبب حقنہ کے ہوتا ہے اور وقت گرمی کے ان اعراض کو اشتداد ہوتا ہے۔

ن

اس فن کو امر معالجات کی وصیت میں ختم کرنا چاہئے معالج کو چاہئے کہ مریض کی طبیعت پر کس کی عادت نہ ڈالے اور ادویہ سہل اور متقی کے پینے کی عادت نہ ڈالے اور جس وقت کہ اس سہل سے تدبیر ہو سکے صعب سے نہ تعدیل کریں اگر اضعف کافی نہ ہو تو بتدریج اضعف سے اقویٰ کو استعمال کریں مگر جس وقت کہ قوت کی قوت ہوئے کا خوف ہو تو اس وقت میں واجب ہے کہ ابتدا ہی میں اقویٰ کو استعمال کریں اور ایک دوا پر دواومت نہ کریں اسواٹے کہ طبیعت اس کی مالوت ہو جاتی ہے پس اس سے اس کو انفعال کم ہوتا ہے اور غلطی پر ہمیشگی نہ کریں اور

صواب سے نہ پہاگین اس واسطے کہ اثران و ونون کا بعد میں ہوتا ہے اور فصول قویہ میں دوائے قوی کے استعمال کرنے کی جرات نہ کریں جب تک اغذیہ سے تدبیر ممکن ہو اور وہ یہ سے تعدیل نہ کریں اور جب قوت کہ مشکل ہو دریافت کرنا مرض کا کہ آیا گرم ہے یا سرد تو دوائے مفرط الحرات اور برودت کا تجربہ نہ کریں اور تاثیر عرضی کی غلطی سے پرہیز کرنا چاہئے۔

ح

بیہ وصیتین ہیں اور وجوہ ان کے ظاہر ہیں اور مراد غلطی سے اور صواب سے وہ ہے کہ جانا جاتا ہے ہونا اس کا غلط اور صواب قیاس اور برہان سے اور مراد فصول قویہ سے صیف شدید الحرات اور شتاء شدید البرد ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد نفس صیف اور شتاء ہو اس واسطے کہ بیہ دونوں بہ نسبت خریف اور ربیع کے قوی ہیں اور مفرط الحرات یا برودت سے تجربہ کرنے میں خطرہ ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ ظاہر ہے کہ بیہ مرض گرم ہو مثلاً اور تجربہ اس سے کیا کہ جو حرارت میں مفرط ہو اس میں شرعظیم ہے اور مراد غلطی عرضی سے یہ ہے کہ استعمال کرے طبیب دوا کو تاثیر فاتی اس کے مرض میں کہ جس کا علاج کرے خفی ہو وے اور تاثیر عرضی اس کی دوسری حیثیت سے بدن میں ظاہر ہو پس طبیب تاثیر عرضی سے خوف کرتا ہے پس اس دوا کو ترک کرتا ہے بیہ غلطی ہے پس واجب ہے طبیب پر کہ پرہیز کرے اس غلطی سے اس واسطے کہ تاثیر عرضی جلدی زایل ہو جاوے گی اور تاثیر ذاتی کہ جو علاج میں عمدہ ہے وہ فوت ہو جاوے گی۔

جس وقت کئی مرض اس طرح پر مجتمع ہوں کہ ایک کا اچھا ہونا دوسرے کے اچھے ہونے پر موقوف ہو مثل ورم اور قرحہ کے پس چاہئے کہ اول ورم کا علاج کریں یا ایک سبب دوسرے کا ہو مثل سده اور تب عفنہ کے پس چاہئے کہ پہلے سبب کو زایل کریں اگر سکنجبین دینا کافی نہ ہو تو گرم دوائیوں کا استعمال کریں اس واسطے نفع اوس کی تفتیح کا اس وقت میں اوس کی تسخین کے ضرر سے زائد ہے یا ایک بہ نسبت دوسرے کے مشکل ہو مانند حاد اور مزمن کے تو اس وقت میں حاد کا علاج کریں اور دوسری کی بھی رعایت ملحوظ رکھیں اور جس وقت کہ مرض اور عرض جمع ہوں تو اس وقت میں علاج مرض کا کریں مگر جس وقت کہ عرض قوی ہو مثل قولنج کے اس وقت میں علاج درد کا کریں بعد اس کے سده کا علاج کریں

فن اول تمام ہوا

ح

اچھا ہونا قرحہ کا ورم کے اچھے ہونے پر موقوف ہے اس واسطے کہ جب تک مزاج عضو کا صالح نہ ہو کہ وہ غذائے لحم کو قبول کرے التیام نہیں پاتا اس واسطے کہ سود مزاج مانع فعل طبیعت ہے اور جب تک کہ ورم باقی ہوگا سود مزاج عضو کا زایل نہیں ہوگا اور سده تب عفنہ کا سبب ہے اس واسطے کہ وہ مانع ترویج اخلاط ہے اور یہ ہی اوس کے تعفن کا سبب ہے اگر سده مثل سکنجبین وغیرہ کے کھل جائے تو فبہا ورنہ اس وقت میں مسخبات کا استعمال حالانکہ یہ تب کو مضر ہیں واجب ہے کیونکہ مرون دفع سبب کے ازالہ سبب کا نہیں ہو سکتا ہے اس وقت میں تفتیح سده کا نفع زیادہ ہوگا اس واسطے کہ زوال اوس کا

تپ کے زوال کا موجب ہے پس یہ نفع اوس کے ضرر تسخیر سے زیادہ
 ہوا چونکہ علاج حادثہ کا اہم ہے کہ وہ بسبب ثوران اور ہیجان کے
 شدید الکایت ہے اور مزمن ساکن ہے اس سبب سے پہلے حادثہ کا
 علاج کرنا چاہئے مگر اس وقت میں مزمن سے بھی غافل نہ رہیں مثال
 اس کی سولہ خس اور فالج ہے پس واجب ہے کہ پہلے علاج سولہ خس
 میں تطفیہ اور فصد سے مشغول ہوں اور رعایت فالج کی یہی ملحوظ
 رکھیں مثال اجتماع مرض اور عرض کے جمع ہونا تپ اور درد
 کا ہے کہ تپ کے زایل ہونے سے سبب اس کے کہ درد
 اس کا تابع ہے زایل ہو جاتا ہے اور وہ درد کہ جو قولنج کا عرض ہے
 جس وقت کہ اس کے سبب سے قوت کھلی ہو جانے کا خوف ہو
 اگرچہ ممکن قولنج کو مضر ہے مگر اس وقت میں اول درد کی تسکین
 واجب ہے کہ اوس سے ہلاکت کی نوبت پہنچتی ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلٰی بِالْاَصْوَابِ وَالِیْہِ الْمَجْعُ وَالْمَا
 وَصَلَّى اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّہِ وَالْہِیْمَا ابْنِ عَمَّہِ وَوَصِیِّہِ وَخَلِیْقَتِہِ مِنْ بَعْدِہٖ

تبر

خاتمۃ الطبع

بعد حمد حکیم مطلق و نعت طیب برحق طالبان علم طب کو بشارت ہو کہ اس
 زمانہ بھیک اقتران میں **اول افصرانی** اور **ترجمہ قدوہ حکمائے**
 روزگار سرآمد اطباء عالمی مقدار افلاطون حکمت ارسطو طبیعت مقبول زمر میں جناب
 حکیم محمد حسن صاحب مخلص حادق ہیں میری کہ جنکی تصنیف سے بہت کتابیں نکل چکی ہیں
 و تفارق الامراض و تفارق الادویہ و شہرت وصال و نصاب الطب و ریاض
 و منقح الادویہ و توضیح الادویہ و ام الصبیان و سجون حیات و منطق کی پہلی کتاب
 و نور محمدی وغیرہ وغیرہ چھپکر مطبوع طبائع خاص و عام مقبول خواطر حملہ انام
 ہو چکے ہیں طبیع گلزار محمدی میری ٹیپ میں نشی محمد خلیل صاحب کے اہتمام سے
 ماہ شعبان المعظم ۱۲۹۹ھ ہجری نبوی صلعم مطابق ماہ مارچ سنہ ۱۸۹۲ء
 میں چھپکر مشہور انام و عزیز دلحائے خاص و عام ہوا و رفتن دوزم و سوم و چہارم
 بھی زیر طبع ہیں انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ہدیہ ناظرین ہونگے

بقلم ناقل قلم سید محمد کرم حسین عفی عنہ متوطن قصبہ تجارتی متعلقہ ریاست راج الور

کتب خانہ رائی بہوانی پرشاد صاحب بہار گیو واقع دہلی دریا بکھان

نصایف حکیم محمد حسین شاہ صاحب ترجمہ کتاب ہذا

مفتاح الادویہ۔ اس کتاب میں حکیم صاحب نے بیہ التزام فرمایا ہے کہ بین زبان کے نام کی ہدویات کو روایت و ارتین باب میں تقسیم کیا ہے اولی عربی زبان میں ہر ایک دوا کا نام اور اس کے مقابل فارسی ہندی نام اس طرح دوسرے باب میں فارسی زبان میں ادویات کے نام اور اس کے مقابل عربی ہندی نام علی ہذا القیاس تیسرے باب میں بھی یہی التزام کیا ہے۔ ماسوا اس کے ہر ایک دوا کی مامیت۔ طبیعت اور خواص بتصریح تحریر فرمایا۔ مین غرض تلاش کی تلافی اور خواہش پوری ہونے کے لئے مفردات میں نہایت ہی نایاب کتاب ہے بغرض استفادہ عام قیمت بھی نہایت ارزان مناسب تجویز کی گئی ہے یعنی صرف عہدہ بلا حصول۔

توضیح الادویہ۔ میران ہون کہ حکیم صاحب کی رسائی طبع اور کوشش کی بیج کروں یا کتاب کے نفس پر تالیف کے مدارج و فوائد کی تصریح کر کے تعریف کروں۔ دونوں باتوں کو چھوڑ کر جو عمدگی نفس کتاب کے لئے حکیم صاحب نے ترتیب کتاب میں رکھی ہے اول کے بیان کرنے سے دونوں مقصد حاصل ہوتے ہیں۔ اور وہ ترتیب یہ ہے کہ مفتاح الادویہ میں تین زبان کے ناموں کے لئے تین باب عربی فارسی ہندی رکھے ہیں۔ اس قدر توضیح پر بھی حکیم صاحب نے کسی قدر تلاش اور توضیح کے لئے وقت سمجھی۔ لہذا اس کتاب میں مجمل و مشتق تینوں زبان یعنی عربی فارسی ہندی کے روایت و ارتنام تحریر کئے اور خوبی یہہ رکھی ہے کہ کوئی دوا کسی نام کی کسی زبان میں ہو روایت میں دیکھنے سے فوراً جس زبان میں دوا کا نام دیکھنا چاہو دیکھ لو اور اس سے اس کے مقابل دوسری زبان میں

یعنی عربی نام ہو تو فارسی بندی نام ہونگے۔ اور کئی کئی نام ایک ایک زبان میں جہاں تک کہ دریافت ہونا ممکن ہے درج فرمائے ہیں اور پہراون کی طبیعت اور مضر اور مصلح اور بدل اور غدار و ماہیت اور افعال و خواص درج فرمائے ہیں۔ ناظرین بنظر انصاف غور فرمائیگے کہ آج تک ایسی کتاب مفردات میں سہل طریقوں اور فائدوں بہرہ صراحت کے ساتھ اردو زبان میں کوئی ہے؟ اس کتاب کی تعریف اسی فقرہ پر ختم ہوتی ہے کہ یہ کتاب اپنے فن و تعریف میں اس وقت لا جواب ہے۔ قیمت ۶۔

معجون حیات۔ جس میں زندگی کے دراز کرنے کی تدبیر ہیں۔ اور طریقہ حفظ صحت و معاشرت و طہیز عیش و نشاط بتصریح بیان کئے گئے ہیں۔ اور جن چیزوں سے انسان کو نقصان پہنچتا ہے اور ان سے محفوظ رہنے کے لئے نہایت ہی عمدہ تدبیریں مصنف صاحب نے بیان کی ہیں جو قابل دید اور عمل پر انسان کے ہیں قیمت ۶۔ بلا محصول۔

ایم الصبیان۔ یہ کتاب بچوں کی پرورش اور تربیت اور ان کے امراض کی تشخیص و علاج میں ایک سچی دایہ ہے اور قابل و مرضہ دونوں کے صفات و علامات و عمل نہایت خوبی سے حکیم صاحب نے درج فرمائے ہیں قیمت بلا محصول ڈھائی آنہ۔

ترباق آتشک۔ امراض سوداوی کے دفعیہ کے لئے اور کجراہ و نامہوار راستہ کے چلنے والوں کے لئے اپنے نام میں اسم باسملی ہے قیمت بلا محصول چار آنے۔

شریت وصال۔ یہ رسالہ نافع باہ و مانع اعمال و نقصان باہ میں ایسا رہنما ہے کہ جیسے دن میں آفتاب شب میں ماہتاب۔ یہ نہیں کہ صرف بیان ہی بیان ہو۔ بلکہ ان کے تراکیب اور ان کے علاج اور عمل اور ان کے اسباب پرانی و پہلائی نہایت ہی صحت اور صراحت کے ساتھ حکیم صاحب نے تحریر فرمائے ہیں مشک آئینہ کہ خود موبد۔ نہ کہ عطار گوید۔ قیمت چار آنے۔

نصاب الطب۔ مبتدیوں کے لئے علم طب میں نہایت ہی نادر و نایاب ہے اور نام

ادویات یاد رکھنے کے لئے ایک عمدہ آلہ ہے فضل خدا سے اسکی اشاعت خالق باری

سے کم نہیں ہے۔ قیمت امر

تفارق الامراض [یہ رسالہ سوال و جواب تفارق و امراض ادویہ میں عجیب ہے
و تفارق الادویہ] جس کو نئے ڈینگ سے زیور اشاعت پہنایا ہے جہاں مطابق

امراض و مشابہت ادویہ دشوار ہے اور ارون کے امتیاز کے لئے کتب مطولات کو دیکھتے
سے انسان لاچار ہے ایسا آسان کر دکھلایا ہے کہ جو واقعی قابلِ داد ہے۔ قیمت امر

خلاصہ مخزن الادویہ۔ یہ کتاب نایاب ادویہ مفردہ کی تشریح و انکشاف میں
ایک قدیم مشہور لا جواب ہے اوس کا یہ خلاصہ ہی اپنے عدیل میں بے عدیل ہے۔

جسین اگر دوائے ضروری و مستقل جو مخزن میں نہیں ہیں کتب معتبرہ سے اس خلاصہ میں
درج کی گئی ہیں اور خلاصہ ہی ایسا خلاصہ ہے کہ جو تلاش کا خلاص کرے والا ہے ایسا

نہیں ہے کہ تلاشی کو معطل اور مطلب کو حذف کرے۔ پھر

منطق کی پہلی کتاب۔ یہ کتاب اصول منطق میں پہلے وزن کی ہے۔ کتاب عمدہ سلسلہ ہے۔

قیمت ڈائی آئے۔

قصانیت جناب مولانا امرا و مرزا صاحب حیرت دہلوی

پیرنا بالغ اول حصہ۔ جوانوں کی رندانہ طبیعت تو سب نے دیکھی ہوگی لیکن اس پیرنا بالغ
کی رنگینی طبیعت نے آج تک جتنے رند دنیا میں پیدا ہوئے اور ہو گئے سب کی رنگینی کا ٹھیکہ

لے لیا ہے ممکن ہے کہ کوئی تجبی ہوئی طبیعت والا پڑھے اور رقص نہ کرنے لگے قیمت بلا معصوم

الف لیلہ۔ گواہ تک کہی الف لیلہ طبع ہو چکی ہیں مگر اس الف لیلہ کی اشاعت نہایت

پسندیدہ اور نئے ڈینگ سے ہوئی ہے اول تو یہ خوبی اس میں سب سے بڑی ہے کہ اسکی

زبان دہلی کے روزمرہ سے پُر اور با محاورہ ہے بس یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک شیریں زبان

میٹھی میٹھی باتیں کر رہا ہے ویم اس میں بڑی بات یہ ہے کہ یہ اوس الف لیلہ عربی کا

ایک چیدہ و با محاورہ ترجمہ ہے جو خاص خلیفہ مارون الرشید کے زمانہ میں تیار ہوئی تھی
ساترہ قصہ کہ جو اور ترجموں کو نہیں ملے تھے وہ اس الف لیلا میں بطور ضمیمہ کتاب
لگائے گئے ہیں تاکہ ناظرین کو علیحدہ معلوم ہوں لیکن دوسرے ایڈیشن میں ان کو
جہان کا تہان لگا دیا جائیگا اس الف لیلا میں تصویریں نہایت ہی نایاب اور نفیس
بنوائی گئی ہیں جسکا ڈھنگ یورپین تصویروں سے ملتا ہے خط پاکیزہ اور چہا پہ
بہت اچھا ہے کاغذ نفیس و سبز ہے قیمت بلا محصول عکس۔

افشا کے حیرت۔ یہ عجیب انشا ہے جو آج تک تیار نہیں ہوئی تھی یہ ناظرین سے
اس میں تین قسم کے رقعہ ہیں اول مغز باپ کے ۵۰ خط بیٹے کے نام ہیں جنہیں ہمارے بچوں کی
اس طرز معاشرت کی اصلاح ہے کہ چکے باعث سے ان کی تعلیمی حالت نہایت ردی
ہے جتنی باتیں کہ طلبائے ہند میں قابل اصلاح ہیں سب کو باپ کے شفقت پر غلطوین
ادا کر دیے اور ایسے ایسے چھوٹے چھوٹے جملوں میں عقلا اور حکمائے فرنگ کے پیر
مغز قولوں اور تہذیب آمیز نصیحتوں کو ادا کیا ہے کہ بچوں کی حالت درست کرنے کو
لے آکر اس کا حکم رکھتی ہے دوسرا حصہ یا پارٹ اس انشا کا وہ ہے جس میں دوستوں
نے دوستوں کو خط بھیجے ہیں ان میں بھی انہیں باتوں کی اصلاح ہے جو یا ہم برابر کو دوست
خواہ بوجہ تعصب خواہ بوجہ کم عقلی دوستوں کیساتھ کیا کرتے ہیں کہ جنہیں ہندو دنیا کے
نوجوان تائب کرتے ہیں تیسرا پارٹ حصہ میں مانتا بہری مان کی بچاس خطوط پیاری بیوی کے
نام ہیں ان خطوط میں صرف عورتوں کے ان خراب خراب عقائد اور جیو وہ خیالات کی اصلاح ہے
جس سے ہمارے بچوں کی تعلیمی حالت بہت خراب ہے اس میں کوئی بات اٹھا نہیں رکھی ہے اور آخر
پارٹ کے بعد متفرقات خطوط ہیں کہ جنہیں یہ باتیں درج ہیں جو یہ بیان ہوئی ہیں
مسدس حیرت حصہ دوم۔ اس میں جناب مولانا الطاف حسین صاحب کے مسدس کی
تردید بڑی لیاقت سے کی گئی ہے قیمت مع محصول سات آنہ۔

اطلاع

کوئی صاحب بلا اجازت ترجمہ سب قائلوں اہم کلام
 اس کتاب کو طبع نہ فرمائیں عوض نفع کی نقصان نہ اٹھائیں
 ان جس قدر جلدیں مطلوب ہوں کتبخانہ جناب رائی ہوانی پر شاہ
 صاحب و رائی گرد ہر لال صاحب بہار کیو و یک سید واقع منظر
 دہلی دریاہ کلان سی کہ جنھوں نے اس کتاب کو اجازت فقیر
 بصرف زر کشیدہ طبع کرایا ہی طلب فرمائیں

السلام
 خادم الاطبا محمد حسن عفی عنہ ترجمہ کتاب ہذا

داخل نمبر	۹۱۶۲
فر	ح ۵۳
نمبر	۴۳

Checked
 1987

